خاص نمبر
عمران سیریز
سپریم فورس
Pakistanipoint
Waqar
Azeem
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''سپریم فائٹرز'' پیش خدمت ہے۔ یہ ناول عمران اور اس کے ساتھیوں اور سپریم فائٹرز کے درمیان ہونے والی بھرپور، جان لیوا جدوجہد اور مسلسل ایکشن پر مشتمل ہے۔ اس ناول میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حقیقی معنوں میں دانتوں پسینہ آ گیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول اپنے انتہائی تیز رفتار ٹیمپو، بے پناہ ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس کے ساتھ ساتھ ہولناک اور جان لیوا جدوجہد کی بنا پر آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ سپریم فائٹرز کے کردار اس ناول میں اپنے بھرپور انداز میں سامنے آئے ہیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو جس طرح اپنا مشن مکمل کرنے کے لئے لحہ لحہ موت کی بھیانک دلدل میں ڈوبنا اور ابھرنا پڑا ہے وہ یقیناً خراج تحسین حاصل کرے گا۔ حسب سابق آپ کی آراء کا منتظر رہوں گا۔ اب آپ اپنے چند خطوط بھی پڑھ لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہیں۔

سوہادہ سے محمد جبران لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول پڑھ کر مجھے احساس ہوا ہے کہ موجودہ دور میں کسی بھی ملک کی سلامتی کے خلاف کس قدر خوفناک سازشیں کی جاتی ہیں۔ آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول اپنے موضوع کے لحاظ سے واقعی جاسوسی ادب میں منفرد

اور شہکار ناولوں کا درجہ رکھتے ہیں۔ جس انداز میں آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جدوجہد دکھاتے ہیں اسے پڑھ کر بے اختیار آپ کے حق میں دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر اس محب وطن کو جو اپنے ملک کی سلامتی کے لئے کام کرتا ہے اپنی حفظ و امان میں رکھے اور آپ کو بھی اپنی امان میں رکھے تاکہ آپ ہمارے لئے ایسے ہی دلچسپ اور اچھوتے موضوعات کے حامل ناول لکھ سکیں۔

محترم محمد جبران صاحب۔ سب سے پہلے خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ میرے ناول واقعی جاسوسی ادب میں منفرد موضوع کے حامل ہیں اور میرے قارئین ان ناولوں کو جس انداز میں سراہتے ہیں میں ان سب کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ آپ سمیت تمام قارئین کی پسندیدگی ہی میری محنت کا ثمر اور میرے لئے مسلسل حوصلہ افزائی کا سبب بنتی ہے۔ آپ نے جس محبت اور خلوص سے میرے حق میں دعا کی ہے اس کے لئے آپ کا میں دلی طور پر ممنون ہوں اور مجھے واقعی آپ کی دعاؤں، آپ کی محبتوں اور آپ کی چاہتوں کی ضرورت ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ساہیوال سے احسن رضا لکھتے ہیں۔ یوں تو آپ کے تمام ناول مجھے بے حد پسند ہیں اور میں انہیں بار بار پڑھتا ہوں بلکہ میرے دوست اور عزیز بھی یہ ناول مجھ سے لے کر پڑھتے ہیں اور آپ کی تحریروں کی خوب داد دیتے ہیں۔ البتہ آپ نے جتنے بھی ناول لکھے ہیں ان میں مجھے بلیک تھنڈر سلسلے کے ناول زیادہ پسند آتے ہیں لیکن آپ نے کافی عرصے سے بلیک تھنڈر پر مبنی کوئی ناول لکھا ہی نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر بھی ابھی تک خفیہ ہے۔ اگر آپ نے اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ نہیں کرنا تو کم از کم یہ تو بتا دیں کہ یہ ہیڈ کوارٹر آخر کرۂ ارض پر کہاں واقع ہے۔ امید ہے جلد ہی کسی ناول میں آپ اس کی نشاندہی ضرور کریں گے۔

محترم احسن رضا صاحب۔ آپ کا، آپ کے دوستوں اور عزیزوں کا بے حد شکریہ کہ وہ میرے لکھے ہوئے ناول پسند کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کا خط لکھنے کا بھی شکریہ۔ آپ کے ساتھ ساتھ بے شمار قارئین نے بھی بلیک تھنڈر کے سلسلے کو انتہائی پذیرائی بخشی ہے اور میں نے اب تک اس سلسلے میں کئی ناول لکھے ہیں۔ مزید ناول بھی جلد یا بدیر آپ تک پہنچتے رہیں گے۔ جہاں تک بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کی نشاندہی کی بات ہے تو اس کے لئے عرض ہے کہ میں تو محض ایک لکھاری ہوں۔ بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا، اسے تباہ کرنا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کا کام ہے۔ جب ابھی تک عمران ہی بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس نہیں کر پایا ہے تو بھلا مجھ جیسا ناتواں آدمی اسے کیسے ٹریس کر سکتا ہے اور اس بات کا کیسے فیصلہ کر سکتا ہے کہ اسے تباہ کرنا

ہے یا نہیں۔ بظاہر تو بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر ٹریس ہونا آسان نہیں
لگ رہا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ جب عمران کو واقعی اس کی تلاش
کی ضرورت پڑی تو وہ اسے ڈھونڈ نکالے گا۔ ویسے بھی آپ سب
جانتے ہیں کہ بلیک تھنڈر ہی ہمیشہ عمران کے خلاف حرکت میں آتا
ہے اور اس کا مقصد عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نقصان پہنچانا
ہوتا ہے۔ اب تک بلیک تھنڈر نے کھل کر پاکیشیا کی سلامتی کے
خلاف کام نہیں کیا ہے۔ ایسا ہوا تو عمران سب کچھ چھوڑ کر اس کے
ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں لگ جائے گا اور ایک بار عمران کسی ہیڈ
کوارٹر، لیبارٹری یا کسی ٹاپ سیکرٹ جگہ کو تلاش کرنے کے لئے نکل
کھڑا ہو تو پھر وہ ناممکن کو بھی ممکن کرنا جانتا ہے اور مجھے یقین ہے
کہ ایک روز ایسا ہی ہو گا۔ تب تک ظاہر ہے آپ کو اور مجھے بھی
انتظار ہی کرنا پڑے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں
گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

سیاہ رنگ کی خوبصورت اور جدید ماڈل رولس رائس کار کی
ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر نیوی کلر کا
تھری پیس سوٹ تھا اور کوٹ کے کالر پر خوبصورت سنہری پٹی لگی
ہوئی تھی۔ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔

عمران نے سفید سلک کی شیروانی کے ساتھ پاجامہ اور پیروں
میں سلیم شاہی جوتی پہنی ہوئی تھی جبکہ عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا
خاکی وردی میں ملبوس بیٹھے ہوئے تھے۔ کار اس وقت پاکیشیا کے
ایک بڑے شہر ہاشم پور کی ایک سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی
جا رہی تھی۔ ہاشم پور پاکیشیا کا کافی بڑا شہر تھا۔ اس شہر میں چونکہ
بے شمار ٹیکسٹائل ملیں اور انڈسٹریز تھیں اس لئے اسے پاکیشیا کا
مانچسٹر بھی کہا جاتا تھا۔ جس سڑک پر اس وقت کار چلی جا رہی تھی
وہ شہر کی سب سے معروف سڑک تھی اور سڑک پر جدید ماڈلوں کی
رنگ برنگی کاروں کی خاصی بہتات تھی۔

"باس"...... اچانک ٹائیگر نے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران جو اپنے خیالوں میں کھویا ہوا تھا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم شاید کچھ پوچھنا چاہتے ہو"...... عمران نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پوچھو۔ گھبرا کیوں رہے ہو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"ہاشم پور میں ہمیں جانا کہاں ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"لائٹ ہوٹل میں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لائٹ ہوٹل۔ اس ہوٹل میں کوئی خاص بات ہے جو آپ اتنا طویل سفر طے کر کے وہاں جا رہے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا کیونکہ اسے قطعی علم نہ تھا کہ عمران کس مقصد کے لئے ہاشم پور جا رہا ہے۔ ہاشم پور دارالحکومت سے ساڑھے تین سو کلو میٹر کے فاصلے پر تھا۔ لیکن چونکہ کار رولس رائس اور جدید ماڈل کی تھی اس لئے وہ صرف تین گھنٹوں کی ڈرائیونگ کے بعد ہاشم پور پہنچ گئے تھے سارے راستے خاموشی طاری رہی تھی کیونکہ عمران سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا تھا۔ جب کار ہاشم پور میں داخل ہوئی تو عمران نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ یہی وجہ تھی کہ ٹائیگر نے یہ سوال اب عمران سے کیا تھا۔

"اس ہوٹل کا نام لائٹ ہے۔ یہ سیون سٹار ہوٹل ہے جو دارالحکومت کے سیون سٹار ہوٹلوں سے بھی بڑھ کر ہے جسے برملا ایٹ نائن بلکہ ٹین سٹار ہوٹل کہا جا سکتا ہے اس لئے ظاہر ہے وہاں پرنس ہی جا سکتے ہوں گے۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ٹین سٹار ہوٹل ہو لیکن وہاں جانے والے پھٹیچر سے لوگ ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آج اس ہوٹل میں کوئی خاص فنکشن ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ وہاں دلہنوں کا فیشن شو ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"دلہنوں کا فیشن شو۔ کیا مطلب"...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"دلہنوں کا مطلب بتاؤں یا......" عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا مطلب ہے دلہنوں کا فیشن شو کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ تو بالکل نئی بات ہے"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ اگر لباسوں کا، کوٹوں کا، لیڈیز ہیٹس کا، پھڑیوں کا، ہیئر اسٹائلز کا، زیورات اور یہاں تک کہ جوتوں کا فیشن شو ہو سکتا ہے تو دلہنوں کا کیوں نہیں ہو سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہاں ماڈل گرلز دلہنیں بن کر آئیں گی"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دلہنیں بن کر آئیں گی اور اپنے لئے بر بھی تلاش کریں گی اور دلہن نے جسے ایک بار پسند کر لیا تو پھر سمجھ لو وہ ساری زندگی اسی بندے کے سر پر بیٹھ کر راج کرے گی اسی لئے یہاں جدید طرز پر فیشن شو کا اہتمام کیا گیا ہے"...... عمران نے مسکرا کر جواب دیا اور ٹائیگر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ وہاں اپنی دلہن کی تلاش میں جا رہے ہیں"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو تمہیں ساتھ لے کر جا رہا ہوں تاکہ میرے ساتھ ساتھ تمہیں بھی کوئی پسند کر لے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"باس۔ کیا آپ واقعی وہاں دلہن دیکھنے جا رہے ہیں۔ آپ نے تو کہا تھا کہ آپ وہاں اپنے کسی بزرگ رشتہ دار سے ملاقات کرنے جا رہے ہیں"...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بزرگ رشتہ دار کے ساتھ اس کی نوجوان لڑکی بھی ہو گی اور ظاہر ہے اس نے بھی تو کبھی نہ کبھی کسی کی دلہن بننا ہی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار ٹائیگر نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے اب اصل بات کی سمجھ آئی ہو۔

"یہ بزرگ رشتہ دار کون ہیں۔ کیا آپ ان کا پیشگی تعارف نہیں کرائیں گے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بزرگ صاحب ڈیڈی کے بہت زیادہ دور کے رشتہ دار ہیں۔ نام ہے نواب عظمت علی خان۔ مستقل طور پر ایکریمیا میں رہتے ہیں۔ ان کی اکلوتی صاحبزادی ہے جس کا نام مریم عرف میگی ہے۔ وہ ایکریمیا کی کسی یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے۔ ہاشم پور میں نواب عظمت علی خان صاحب کی بہت بڑی آبائی جاگیر ہے۔ ہاشم پور میں ان کی حویلی بھی ہے لیکن ان کی صاحبزادی اس پرانی حویلی میں رہنا آؤٹ آف فیشن سمجھتی ہے۔ اس لئے وہ ہوٹل میں رہ رہی ہے۔ نواب صاحب انہیں یہاں رشتہ داروں سے ملوانے لائے ہیں اور اس سلسلے میں وہ دو روز اپنی اس صاحبزادی کے ساتھ ڈیڈی کی کوٹھی میں بھی رہ چکے ہیں۔ اماں بی کو ان کی صاحبزادی بے حد پسند آئی ہے۔ میں ان دنوں دارالحکومت سے باہر تھا اس لئے اماں بی نے واپسی پر نادر شاہی حکم دے دیا کہ میں فوراً جا کر ان سے ملوں تاکہ اگر نواب صاحب مجھے پسند کر لیں تو اماں بی ان کی صاحبزادی سے فوراً میرا رشتہ طے کر سکیں"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن آپ تو پرنس آف ڈھمپ کے روپ میں وہاں جا رہے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ کے روپ میں۔ یہ اندازہ تم نے کیسے لگا

لیا''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''آپ کے مخصوص لباس۔ جوزف اور جوانا کی مخصوص یونیفارمز اور خاص طور پر میرا یہ سوٹ۔ پھر جدید ماڈل کی رولس رائس کار یہ سارے رنگ تو پرنس آف ڈھمپ والے ہی ہیں۔ البتہ آپ نے گلے میں وہ سچے موتیوں والا ہار نہیں پہنا۔ ہوسکتا ہے یہ ہار جوزف کی جیب میں ہو اور آپ وہاں جا کر پہن لیں''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''لیکن کار پر ریاست ڈھمپ کا جھنڈا تو لگا ہوا نہیں ہے اور بغیر جھنڈے والی کار میں پرنس کیسے سفر کرسکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''جھنڈا لگایا بھی تو جا سکتا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لگایا جا سکتا ہے لیکن میں نے سنا ہے کہ نواب عظمت علی خان صاحب جمہوریت پسند انسان ہیں انہیں ڈکٹیٹر شپ سے بے حد نفرت ہے۔ خاص طور پر وہ بادشاہوں اور پرنسز سے بے حد الرجک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ گریٹ لینڈ کی کوئین سے بھی ملاقات سے انکار کر دیا تھا حالانکہ گریٹ لینڈ کی کوئین کی بڑی خواہش تھی کہ نواب صاحب ان سے ملاقات کر کے ان کی عزت افزائی کریں۔ اس لئے وہاں پرنس کے روپ میں جانے کا مطلب ملاقات سے انکار بھی ہوسکتا ہے اور ملاقات سے

انکار ڈیڈی کے لئے انتہائی پریشانی کا باعث بھی بن سکتا ہے اور یہ پریشانی ڈیڈی کے ہارڈ جوتوں کی شکل میں میرے سر پر برس سکتی ہے اور وہ بھی دھڑا دھڑ''...... عمران نے جواب دیا۔

''آپ کے ڈیڈی کے لئے پریشانی۔ میں سمجھا نہیں''...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''نواب صاحب ڈیڈی کے رشتہ دار ہیں اور میں معصوم اور اماں بی کا اکلوتا صاحبزادہ۔ مجھ سے اگر نواب صاحب نے ملاقات سے انکار کر دیا تو تم جانتے ہو کہ یہ اماں بی کی براہ راست توہین ہے اور جب توہین کرنے والا ڈیڈی کا رشتہ دار ہو گا تو پھر نتیجے کا اندازہ تم خود لگا سکتے ہو۔ مطلب یہ کی کی جوتیاں ہوں گی اور میرا سر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اچھا تو یہ بات ہے۔ پھر تو ہم دعا کریں گے کہ نواب صاحب آپ کو پسند کر لیں''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سوچ لو۔ محترمہ میگی صاحبہ کو چڑیا گھر کا بھی شوق ہو سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ عمران کی بات سمجھ گیا تھا کہ چڑیا گھر سے عمران کا اشارہ ٹائیگر کی طرف ہی تھا۔

اسی لمحے ٹائیگر نے کار لائٹ ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی اور اسے ایک طرف بنی ہوئی وسیع و عریض پارکنگ کی طرف لے جانے لگا۔ لائٹ ہوٹل کی بارہ منزلہ عمارت کا ڈیزائن انتہائی شاندار

اور پرشکوہ تھا۔ پارکنگ بھی کاروں سے بھری ہوئی تھی۔

ٹائیگر نے کار ایک خالی جگہ پر روکی تو عمران دروازہ کھول کر نیچے آیا۔ اس کے ساتھ ہی عقبی سیٹ سے جوزف اور جوانا بھی نیچے اتر آئے۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر بھی کار سے اترا اور پھر اس نے کار لاک کر دی۔

پارکنگ میں آنے والے افراد بڑی حیرت بھری نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ پارکنگ بوائے نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا اور پھر پارکنگ کارڈ ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

''سنو۔ کیا نواب عظمت علی خان صاحب کی کار یہاں موجود ہے''...... عمران نے پارکنگ بوائے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر۔ وہ سامنے نیلے رنگ کی جدید ہنڈائی کھڑی ہے۔ یہی نواب صاحب کی کار ہے''...... پارکنگ بوائے نے جدید ماڈل کی ایک خوبصورت اور انتہائی قیمتی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ارے واہ۔ نئی اور خاصی جدید کار ہے۔ اس کار کو دیکھ کر تو لگتا ہے کہ وہ نام کے نہیں بلکہ واقعی نواب ہی ہوں گے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا جبکہ جوزف اور جوانا ان کے عقب میں اس طرح چل رہے تھے جیسے وہ ان کے

باڈی گارڈز ہوں۔ ان کے سائیڈ ہولسٹروں میں بھاری ریوالوروں کے ابھرے ہوئے دستے دور سے نظر آ رہے تھے اور لوگ انہیں واقعی حیرت اور تحسین بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

ہوٹل کا ہال تقریباً بھرا ہوا تھا اور ہال میں موجود افراد اعلیٰ سوسائٹی کے افراد ہی نظر آ رہے تھے۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی ہال میں داخل ہوئے۔ ہال میں موجود سب افراد چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران نے ایک سرسری سی نظر ہال پر ڈالی اور پھر وہ کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا۔ وسیع و عریض کاؤنٹر پر دو خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن کی نظریں بھی عمران اور ان کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں اور ان کے چہروں پر پسندیدگی کے ساتھ ساتھ انتہائی حد تک مرعوبیت کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

''یس سر۔ فرمائیں''...... ایک لڑکی نے عمران کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ خالصتاً کاروباری سا تھا۔

''نواب عظمت علی خان اپنی اکلوتی صاحبزادی کے ساتھ اس ہوٹل میں فروکش ہیں اور ہم بنفس نفیس ان سے ملاقات کے لئے آئے ہیں''...... عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ وہ اس وقت اپنے سوٹ میں موجود ہیں۔ ویسے ان

کی میز یہاں ہال میں ریزرو ہے“...... لڑکی نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا نمبر ہے ان کی میز کا“...... عمران نے پوچھا۔

”ڈبل ون جناب۔ کیا میں نواب صاحب کو آپ کی آمد کی اطلاع کر دوں“...... لڑکی نے کہا۔

”ہاں۔ انہیں اطلاع دے دیں کہ دارالحکومت سے سرعبدالرحمٰن کا صاحبزادہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بنفس نفیس ان سے ملاقات کے لئے مع اپنے گارڈز اور منیجر کے ہوٹل میں پہنچ چکا ہے“...... عمران نے بڑے دبنگ لہجے میں کہا تو لڑکی نے جلدی سے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔

”تھرڈ سٹوری۔ سوٹ نمبر ون زیرو میں کال ملا دو“...... لڑکی نے شاید ہوٹل کی ایکسچینج کے آپریٹر سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”سر۔ میں کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ دارالحکومت سے سر عبدالرحمٰن کے صاحبزادے جناب علی عمران صاحب آپ سے ملاقات کے لئے ہوٹل پہنچ چکے ہیں“...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”نہیں جناب۔ وہ اکیلے نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ تین افراد اور ہیں۔ دو ان کے باڈی گارڈز اور ایک ان کا منیجر“...... لڑکی نے دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد کہا۔

”ٹھیک ہے سر“...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سنتے

ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

”نواب صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ ہال میں تشریف رکھیں۔ وہ ہال میں ہی آپ سے ملاقات کریں گے۔ میں ان کی میز کے ساتھ ایکسٹرا چار سیٹیں لگوا دیتی ہوں“...... لڑکی نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”چار نہیں صرف دو سیٹیں۔ ہم باڈی گارڈز کو اپنے ساتھ بٹھانے کے قائل نہیں ہیں“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یس سر۔ یس سر“...... لڑکی نے چونک کر جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر کے پاس کھڑے ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔ جس کی یونیفارم پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

”نواب صاحب کے مہمانوں کی ٹیبل نمبر ڈبل ون تک رہنمائی کرو اور دو ایکسٹرا کرسیاں بھی وہاں لگوا دو“...... لڑکی نے سپروائزر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس سر۔ آیئے سر“...... سپروائزر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف کو چل پڑا۔

”شکریہ۔ پہلے میں نواب صاحب کی اکلوتی صاحبزادی سے مل لوں اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ آپ سے بھی تفصیلی ملاقات کی نوبت آ جائے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے لڑکی سے کہا اور تیزی سے سپروائزر کے پیچھے بڑھ گیا۔ لڑکی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے اس طویل سانس کی آواز عمران کے

کانوں تک بھی پہنچ گئی تھی اور وہ دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔ میز کے گرد دو کرسیاں موجود تھیں۔

"آپ تشریف رکھیں۔ میں یہاں پر ایکسٹرا کرسیاں لگواتا ہوں"...... سپروائزر نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ اس نے دوسری کرسی پر ٹائیگر کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ٹائیگر خاموشی سے دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

جوزف اور جوانا عمران کی کرسی کے عقب میں اس طرح کھڑے ہو گئے جیسے وہ اس کے غلام دیو ہوں اور حکم ملتے ہی عمران کو کرسی سمیت اٹھا کر ہوا میں اڑ جائیں گے۔ ہال میں موجود افراد جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ سب مسلسل ان کی طرف متوجہ تھے لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ سب ایک بار پھر اپنی اپنی مصروفیات میں مشغول ہو گئے۔ عمران کی نظریں ان لفٹوں کی طرف لگی ہوئی تھیں جو مسلسل لوگوں کو ہوٹل کی اوپر والی منزلوں پر لے جا اور نیچے لا رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد دو ایکسٹرا کرسیاں بھی میز کے گرد لگا دی گئیں ایک ویٹر مؤدبانہ انداز میں ان کے قریب آ گیا۔ اس کے ہاتھ نوٹ بک تھی۔

"آرڈر سر"...... ویٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سر پر تیل کی مالش کرو"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"جج۔ جی۔ صاحب۔ کیا مطلب۔ کیا فرمایا آپ نے"......

ویٹر نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا تم سر پر تیل کی مالش کرنے کے بارے میں نہیں جانتے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سمجھا نہیں"...... ویٹر نے اسی انداز میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم شادی شدہ ہو یا کنوارے"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"جج۔ جی ہاں صاحب۔ میں شادی شدہ ہوں جناب۔ مگر......" ویٹر اس سوال پر اور زیادہ بوکھلا گیا تھا۔

"اوہ۔ پھر تو تم سے اپنے سر مالش کرانے اور پیر دبوانے والی موجود ہے۔ چلو ایسا کرو کہ ہوٹل کا جو ویٹر کنوارہ ہو اسے بھیج دو"...... عمران نے جواب دیا۔

"مم۔ مم۔ مگر۔ سر"...... ویٹر اس قدر بوکھلا گیا تھا کہ اب اس سے بات بھی نہ ہو رہی تھی۔

"تم ابھی جاؤ۔ ہم نواب صاحب کے مہمان ہیں۔ وہ آئیں گے تو خود ہی آرڈر دیں گے"...... ٹائیگر نے ویٹر کو مشکل سے نکالتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ بالکل سر"...... ویٹر نے جلدی سے کہا اور پھر اس قدر تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا جیسے اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو نجانے اس پر کیا قیامت ٹوٹ پڑے گی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب لفٹ رکی اور اس میں سے ایک لمبے قد اور

بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی باہر نکلا جس کا چوڑا چکلا چہرہ اور سرخ و سفید رنگت دیکھ کر ہی عمران سمجھ گیا کہ یہی نواب عظمت علی خان ہوں گے۔

ان کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش کا تھری پیس سوٹ تھا۔ ان کے ساتھ ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی جس نے مقامی لباس ہی پہنا ہوا تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ دور سے ہی نظر آ رہی تھی۔ لفٹ سے اترتے ہی ان کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہی پڑی تھیں اور عمران نے نہ صرف اس لڑکی بلکہ نواب صاحب کو بھی چونکتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ دونوں تیزی سے اس میز کی طرف ہی بڑھے تھے جس پر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ جب وہ قریب آئے تو عمران احتراماً اٹھ کھڑا ہوا اور ظاہر ہے اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بھی کھڑا ہو گیا۔

''ہمیں نواب عظمت علی خان کہتے ہیں اور یہ ہماری صاحبزادی ہیں میگی''...... نواب صاحب نے عمران اور ٹائیگر کے ساتھ ساتھ عمران کے عقب میں کھڑے ہوئے جوزف اور جوانا کو بھی غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے دوست ہیں عبدالعلی اور یہ ہمارے باڈی گارڈز ہیں۔ جوزف اور جوانا''...... عمران نے بڑے مہذب انداز میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا

اور نواب صاحب نے بڑے پرجوش انداز میں عمران اور ٹائیگر سے مصافحہ کیا جبکہ میگی نے صرف سلام کیا اور پھر وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ میز کی ایک طرف عمران اور ٹائیگر تھے جبکہ دوسری طرف نواب صاحب اپنی صاحبزادی سمیت بیٹھے تھے۔

''تم عبدالرحمٰن کے صاحبزادے ہو''...... نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ اگر آپ کو کوئی شک ہو تو بے شک آپ ڈیڈی سے کنفرم کر سکتے ہیں۔ ویسے ان کے نام ۔ سے پہلے سر بھی لگتا ہے اور بغیر سر کے وہ خود کو ادھورا سمجھتے ہیں''...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو نواب صاحب بے اختیار مسکرا دیئے جبکہ میگی بڑی مترنم آواز میں ہنس دی تھی۔

''کنفرمیشن کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ تم میں سر عبدالرحمٰن کی جھلکیاں موجود ہیں لیکن یہ باڈی گارڈز تم نے ساتھ کیوں رکھے ہوئے ہیں۔ کیا تمہیں کسی سے کوئی خطرہ ہے''...... نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ دونوں باڈی گارڈز اماں بی کی طرف سے رکھے گئے ہیں۔ انہیں ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ ان کے معصوم اور بھولے بھالے بیٹے کو کوئی حسن آراء اچک کر نہ لے جائے''...... عمران نے جواب دیا تو نواب صاحب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

''آپ اتنے بھولے بھالے بھی نہیں لگتے۔ جتنے آپ کی اماں

بی آپ کو سمجھتی ہیں''...... اس بار میگی نے براہ راست عمران سے بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں طنز کا عنصر تھا۔

''جتنا بھی لگتا ہوں اماں بی کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کنوارے لڑکے کی عزت کسی لڑکی سے بھی زیادہ قیمتی ہوتی ہے''...... عمران نے جواب دیا تو اس بار میگی کے ساتھ ساتھ نواب صاحب بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

''بہت خوب۔ تم واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہو۔ مجھے تمہارے ڈیڈی نے بتایا تھا کہ تم کوٹھی کی بجائے کسی معمولی سے فلیٹ میں رہتے ہو کیا یہ درست ہے''...... نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ویٹر کو اشارہ سے بلایا اور اسے جوس لانے کا کہہ دیا۔

''جی ہاں۔ انہوں نے درست فرمایا ہے۔ انتہائی معمولی سا فلیٹ ہے۔ چھوٹا بہت ہی تنگ سا ہے۔ اماں بی تو اسے صابن دانی کہتی ہیں اور خاص طور پر اس کی سیڑھیاں تو اس قدر تنگ ہیں کہ مجھے بھی ٹیڑھا ہو کر اور جھک کر اوپر جانا پڑتا ہے''...... عمران نے اسی طرح بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''اگر فلیٹ اتنا ہی تنگ ہے تو پھر آپ وہاں کیوں رہتے ہیں۔ کوٹھی میں کیوں نہیں رہتے''...... اس بار میگی نے بات کرتے ہوئے کہا۔

''سچ پوچھیں تو مجھے اس دور کے جدید ڈیزائنوں سے وحشت

ہوتی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے آدمی کسی رہائش گاہ کی بجائے کسی کلب یا کمرشل پلازہ میں رہ رہا ہو۔ بڑی سی مگر انتہائی بے ڈھنگی رہائش گاہ میں''...... عمران نے جواب دیا اور اس بار میگی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''بہت خوب۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تمہارا شغل کیا ہے''...... نواب صاحب تو جیسے اس کا مکمل انٹرویو لینے پر تلے ہوئے تھے۔

''شغل۔ لگتا ہے ڈیڈی نے میرے بارے میں آپ کو کچھ نہیں بتایا ہے''...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں اس طرح کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کے شغل کے بارے میں سر عبدالرحمن نے انہیں کچھ نہ بتایا ہو گا۔

''انہوں نے تو بتایا تھا کہ تم کوئی کام نہیں کرتے۔ بس آوارہ گردی کرتے رہتے ہو''...... نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ میگی بھی عمران کی طرف بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔

''اب کیا کہوں نواب صاحب۔ میں نے تو ڈیڈی کو کئی بار سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ آوارہ گردی بھی ایک کام ہوتا ہے۔ بڑی محنت کا کام ہے لیکن وہ اسے تسلیم ہی نہیں کرتے۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کریں آوارہ گردی کتنا بڑا اور محنت طلب کام ہے۔ بلاوجہ سڑکوں پر گھومتے رہو۔ جوتے گھساتے رہو۔ میرے خیال میں اس سے بڑھ کر محنت طلب کام کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا لیکن ڈیڈی کو کون سمجھائے''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو نواب

صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''ہاں۔ واقعی کام تو محنت طلب ہے لیکن تم اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تم نے آکسفورڈ سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ تم کوئی اچھا سا عہدہ کیوں نہیں حاصل کر لیتے۔ عبدالرحمٰن تمہیں اپنے محکمے میں بھی تو جاب دلا سکتا ہے۔ کسی ٹاپ لیول کے آفیسر کی جاب''...... نواب صاحب نے کہا۔

''اچھا عہدہ سفارش سے ملتا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ڈیڈی سفارش کے قائل ہی نہیں ہیں اور ڈیڈی کے علاوہ میرا کوئی اور بڑا آدمی واقف ہی نہیں ہے کہ اس سے سفارش کرا سکوں۔ اس لئے مجبوری ہے کہ میں آوارہ گردی ہی کرتا رہوں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو نواب صاحب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ اسی لمحے ویٹر نے جوس کے گلاس لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ میرے یہاں اعلیٰ حکام سے تعلقات ہیں۔ میں بات کروں گا''...... نواب صاحب نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

''مثلاً کن اعلیٰ حکام سے آپ کے تعلقات ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''یہاں وزارت خارجہ کے سیکرٹری ہیں سر سلطان۔ ان سے میرے دیرینہ تعلقات ہیں۔ میں ان سے بات کروں گا ان کے علاوہ کئی منسٹرز ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں ان سے بھی بات کر سکتا

ہوں اور تمہیں اچھی سی جاب دلا سکتا ہوں جو کم از کم تمہارے لیول کی تو ہو''...... نواب صاحب نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''سر سلطان سے میں کئی بار بات کر چکا ہوں۔ وہ ڈیڈی کے بھی دوست ہیں لیکن سر سلطان کا کہنا ہے کہ وہ پہلے میری ڈگریاں چیک کرائیں گے اور یہی بات مجھے منظور نہیں ہے''...... عمران نے بھی جوس کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کیا مطلب''...... نواب صاحب نے چونک کر کہا۔ لڑکی بھی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگی۔

''اب آپ سے کیا چھپانا ہے۔ میری ساری کی ساری ڈگریاں ہی ایسی ہیں''...... عمران نے بڑے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

''ایسی ہی ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے ڈاکٹریٹ نہیں کی ہوئی۔ کیا تمہاری ساری ڈگریاں فیک ہیں''...... نواب صاحب کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''میں نے تو ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہیں لیکن آکسفورڈ یونیورسٹی والے مجھے ڈاکٹر ہی نہیں مانتے تھے چنانچہ مجبوراً مجھے کچھ دے دلا کر ڈگری حاصل کرنا پڑی''...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں جواب دیا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آکسفورڈ کی ڈگری دے دلا کر کیسے مل سکتی ہے اور وہ بھی ڈاکٹریٹ کی''...... نواب صاحب نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی سچ ہے''...... عمران نے کہا تو نواب صاحب کے چہرے پر غصہ لہرانے لگا۔

''کیا تم میرا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو''...... نواب صاحب کے لہجے میں اب تلخی عود کر آئی تھی۔

''میں نے آپ کی ڈگری پر تو کوئی اعتراض نہیں کیا جناب۔ میں تو اپنی ڈگری کی بات کر رہا ہوں۔ آکسفورڈ یا کوئی بھی یونیورسٹی ہو، بغیر کچھ دیئے ڈگری کون دیتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ تم کہنا کیا چاہتے ہو کیا تمہارے ڈیڈی نے تمہاری تعلیم کے حوالے سے جو کچھ بتایا ہے وہ غلط ہے۔ تم نے آکسفورڈ سے تعلیم حاصل نہیں کی اور تم نے ڈگریاں حاصل نہیں کیں''...... نواب صاحب نے اور زیادہ اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے تعلیم بھی حاصل کی ہے اور میرے پاس ان گنت ڈگریاں ہیں لیکن ساری کی ساری ڈگریاں ایسی ہیں جنہیں میں دکھا تو سکتا ہوں لیکن انہیں چیک کراتے ہوئے ڈرتا ہوں کیونکہ اگر ڈگریاں چیک ہو گئیں تو میری ساری علمیت ناک کے راستے بہہ جائے گی''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔

''تمہارا مطلب ہے تمہارے پاس ساری جعلی ڈگریاں ہیں جو

چیک ہو جائیں تو ان کی اصلیت کھل جائے گی۔ بولو۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا تم''...... نواب صاحب نے غصے سے چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

''آپ زیادہ سمجھدار ہیں''...... عمران نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم......'' نواب صاحب نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ان کا سینہ دھونکنی کی طرح چلنا شروع ہو گیا تھا اور ان کی آنکھوں میں یکلخت جیسے خون اتر آیا تھا۔

''ڈیڈی پلیز۔ عمران صاحب ہمارے مہمان ہیں''...... میگی نے باپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیکن یہ عجیب باتیں کیوں کر رہا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آکسفورڈ جیسی یونیورسٹی سے دے دلا کر ڈگری حاصل کر لی جائے''...... نواب صاحب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اور مسٹر عمران۔ پلیز۔ ڈیڈی ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہیں اس لئے انہیں غصہ مت دلائیں''...... میگی نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر احتجاجی لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے۔ یہ خاندانی نواب صاحب ہیں۔ ان کا بلڈ پریشر ہائی ہی ہو گا۔ غریب ہوتے تو یقیناً بلڈ پریشر لو ہوتا''...... عمران نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے وہ کوئی اٹل حقیقت بیان کر رہا ہو۔

"تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔ نانسنس۔ یو فول"...... نواب صاحب نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ ان کا چہرہ غصے کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے تھے۔

"ڈیڈی۔ ڈیڈی۔ پلیز۔ اپنے آپ کو سنبھالیں۔ پلیز"...... مگی نے جلدی سے نواب صاحب کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ بھلا میری یہ جرأت کیسے ہو سکتی ہے کہ میں ایسی گستاخی کر سکوں۔ میں آپ کو ساری بات بتاتا ہوں۔ ڈگری کے لئے امتحان تو دینا ہی پڑتا ہے۔ بغیر امتحان دیئے بھلا کون ڈگری دیتا ہے اور میں پیسوں کی نہیں امتحان دینے کی بات کر رہا تھا"...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو مگی بے اختیار ہنس پڑی جبکہ نواب صاحب کے چہرے پر بھی یکلخت مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم امتحان دینے کی بات کر رہے تھے۔ میں سمجھا تمہارا مطلب رشوت وغیرہ سے تھا"...... نواب صاحب نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"رشوت۔ لاحول ولاقوۃ۔ ڈیڈی اور رشوت دیں۔ وہ تو شاید رشوت کو دنیا کا سب سے بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔ رشوت کا نام سنتے ہی وہ ریوالور نکالتے ہیں اور پھر ان کے سامنے کوئی بھی ہو وہ خود نہیں بولتے ان کا ریوالور ہی بولتا ہے وہ بھی ٹھائیں ٹھائیں اور پھر

فلش"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے آپ نے اپنے ڈیڈی کو بتائے بغیر ہی ڈگریاں حاصل کرنے کے لئے کوئی چکر چلا دیا ہو"...... اس بار مگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب عمران کی ٹائپ کو سمجھ چکی تھی اس لئے اب وہ انجوائے کر رہی تھی۔

"میں تو طالب علم تھا اور آپ خود جانتی ہیں کہ طالب علم کے پاس سوائے طلب کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یونیورسٹی سے وہ علم طلب کرتا رہتا ہے اور گھر سے رقم۔ اب بھلا جو خود طلب کر رہا ہو اس کے پاس دینے کے لئے کیا ہو سکتا ہے۔ سوائے امتحان کے۔ آپ بھی طالبہ ہیں۔ نواب صاحب کے بارے میں تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ طالب علم رہے ہیں یا بطور نواب انہیں طالب علم بننے کی ضرورت ہی نہ پڑی ہو"...... عمران نے بڑی گہری بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں جاہل نہیں ہوں۔ سمجھے۔ میں نے بھی گریجوایشن کیا ہوا ہے اور جس زمانے میں، میں نے گریجوایشن کی تھی ان دنوں گریجوایشن کی قدر تمہاری ڈاکٹریٹ سے بہت زیادہ ہوا کرتی تھی تمہاری اعلیٰ ڈگریوں سے کہیں زیادہ۔ سمجھے تم"...... نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ واقعی ذہین آدمی تھے کہ عمران کی گہری بات کو فوراً سمجھ گئے تھے۔

"گریجوایٹ۔ یعنی بیچلر کی ڈگری"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بیچلر آف آرٹس۔ لیکن میرے مضامین میں سائیکلوجی بھی شامل تھی"...... نواب صاحب نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن آج کل ڈکشنریوں میں تو بیچلر کا معنی کنوارہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے تو آپ کی صاحبزادی۔ بہرحال کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے زمانے میں اس کا معنی کچھ اور ہو اور اب بدل گیا ہو"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو نواب صاحب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"خوب۔ بہت خوب۔ تم واقعی انتہائی دلچسپ اور گہری باتیں کرتے ہو۔ ہمیں تم سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ میگی یہاں اکیلی بے حد بور ہو رہی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ اگر تم اسے کمپنی دو تو اس کی بوریت یقیناً دور ہو جائے گی"...... نواب صاحب نے اس بار کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"کمپنی۔ یعنی ایک دو عہدے بھی نہیں۔ پوری کمپنی۔ لیکن میں تو خود بیروزگار ہوں نواب صاحب۔ مس میگی کو کمپنی کیسے دے سکتا ہوں"...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا تو میگی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی جبکہ نواب صاحب کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"تم خطرناک حد تک دلچسپ باتیں کرتے ہو۔ میگی کی طبیعت بھی تمہاری طرح ہے۔ اس لئے اب تم دونوں بیٹھو اور آپس میں باتیں کرو۔ میں واپس کمرے میں جا رہا ہوں۔ میرے آرام کرنے

کا وقت ہے"...... نواب صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا وہ تیزی سے مڑے اور لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ عمران اور میگی چونکہ نواب صاحب کے اٹھتے ہی احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور ظاہر ہے ٹائیگر بھی ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا اس لئے انہیں دوبارہ بیٹھنا پڑا۔ میگی کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔ شاید اسے بھی معلوم تھا کہ نواب صاحب اس کا رشتہ عمران سے کرنا چاہتے ہیں اور ان کے اس طرح انہیں اکیلے چھوڑ کر جانے کا مطلب ہے کہ انہوں نے یہ رشتہ منظور کر لیا ہے کیونکہ ان کے چہرے پر اطمینان تھا اور اپنے والد کو اس طرح اسے چھوڑ کر جاتے دیکھ کر میگی کی آنکھوں کی چمک میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا تھا۔

"آپ کی والدہ کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"میری والدہ میرے بچپن میں ہی وفات پا گئی تھیں۔ آپ کی والدہ بے حد شفیق خاتون ہیں۔ میں ان سے ملی ہوں۔ مجھے انہوں نے بے حد پیار کیا۔ مجھے چونکہ اپنی والدہ کی شفقت اور ان کا پیار نہ مل سکا تھا اس لئے آپ کی والدہ سے مل کر مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ ان میں مجھے اپنی والدہ کی ہی جھلک دکھائی دی تھی اور ایک لمحے کے لئے انہیں دیکھ کر مجھے ایسا ہی لگا تھا جیسے وہ میری اصل والدہ ہوں۔ مجھے ابھی تک ان کی شفقت نہیں بھولی"...... میگی نے بڑے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان کی شفقت بڑی مضبوط بھی ہے۔ سر کی ہڈیاں کئی روز تک درد کرتی رہتی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شفقت مضبوط۔ سر کی ہڈیاں درد کرتی رہتی ہیں۔ کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھی نہیں''...... میگی نے چونک کر کہا۔

''ان کی شفقت جب عروج پر آتی ہے تو وہ جوتی اتار کر میرے سر پر مارنا شروع کر دیتی ہیں اور جوتی وہ ہمیشہ ایسی پہنتی ہیں کہ سر تو ٹوٹ سکتا ہے لیکن جوتی نہیں ٹوٹ سکتی''...... عمران نے جواب دیا تو میگی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''بہت خوب۔ آپ کو کنٹرول میں رکھنے کا واقعی صحیح طریقہ بھی یہی ہے''...... میگی نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک میگی کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہونٹ بھینچ لئے تھے اور چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ اس کی نظریں گیٹ پر جمی ہوئی تھیں۔

''کیا ہوا۔ خیریت۔ کیا کوئی دورہ تو نہیں پڑ گیا آپ کو۔ میرا مطلب ہے وہ مرگی ٹائپ کا دورہ''...... عمران نے کہا۔

''میں نے ہزار بار ڈیڈی سے کہا ہے کہ وہ اراضی فروخت کر دیں۔ ہم نے کیا کرنا ہے اسے رکھ کر۔ لیکن وہ میری بات مانتے ہیں نہیں اور یہ لوگ۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ پلیز عمران صاحب۔ آپ ڈیڈی کا سمجھائیں۔ پلیز ورنہ''...... اچانک میگی نے

انتہائی پریشانی سے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ کون سی اراضی اور کون لوگ''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دو لمبے تڑنگے مقامی آدمی جن کے جسموں پر تھری پیس سوٹ تھے لیکن وہ چہرے مہرے اور چال احال سے غنڈے ہی لگتے تھے۔ تیز تیز قدم اٹھاتے ان کی میز کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے اور میگی کی نظریں ان پر ہی جمی ہوئی تھیں اور جیسے جیسے وہ قریب آتے جا رہے تھے میگی کے چہرے کا رنگ زرد پڑتا جا رہا تھا۔

''ہاں۔ مس میگی۔ آپ نے اپنے ڈیڈی سے بات کی۔ کیا فیصلہ کیا ہے انہوں نے''...... ان میں سے ایک نے قریب آ کر بڑے جھٹکے دار لہجے میں میگی سے مخاطب ہو کر کہا انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح نظر انداز کر دیا تھا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہوں۔

''مم۔ مم۔ میں انہیں سمجھا رہی ہوں۔ پلیز آپ کچھ دنوں کی مہلت اور دے دیں۔ پلیز''...... میگی نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ہم پہلے ہی کافی وقت دے چکے ہیں۔ اب ہمارے پاس مزید وقت نہیں ہے۔ سمجھی تم''...... اس آدمی نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"پلیز۔ دو چار دنوں کی مہلت اور دے دیں۔ پلیز پلیز"...... میگی نے کہا تو اس آدمی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ غور سے میگی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"اوکے۔ کل شام تک ہم اور مہلت دے دیتے ہیں لیکن یہ آخری مہلت ہو گی۔ اس کے بعد ہم اپنا انداز اختیار کریں گے۔ نواب صاحب کو بتا دینا"...... اس آدمی نے اسی طرح جھٹکے دار لہجے میں کہا اور پھر کاندھے اچکاتا ہوا وہ واپس مڑ گیا۔ اس نے اچٹتی ہوئی نظر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈالی اور پھر واپس مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"میں کچھ پوچھوں"...... عمران نے ان کے جانے کے بعد میگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ پوچھیں"...... میگی نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"کون لوگ ہیں یہ۔ کیا کوئی خاص معاملہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب میں آپ کو کیا بتاؤں عمران صاحب"...... میگی نے کہا۔

"جو آپ بتا سکتی ہیں وہ بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"سچ پوچھیں تو ہم ایک بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہیں عمران صاحب"...... میگی نے کہا۔

"کیسی مصیبت"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"دراصل ہماری جاگیر میں ایک جنگل آتا ہے۔ خاصا وسیع و

عریض جنگل ہے۔ یہ لوگ چند روز پہلے ڈیڈی سے ملے اور انہوں نے کہا کہ ان کا تعلق کسی انتہائی خطرناک تنظیم سے ہے۔ انہوں نے بقول ان کے اس جنگل میں اپنا خفیہ اڈہ بنایا ہوا ہے اور انہوں نے ڈیڈی سے کہا کہ ان کا باس یہ جنگل ان سے باقاعدہ خریدنا چاہتا ہے اور اس کے معاوضے میں انہوں نے ایک معمولی سی رقم کی آفر کی۔ ڈیڈی کی طبیعت کو اب آپ کسی حد تک سمجھ گئے ہوں گے انہوں نے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ انہیں دھمکی دی کہ اب اگر انہوں نے بات کی تو وہ پولیس کو اطلاع کر دیں گے جس پر انہوں نے حویلی کے دو ملازموں کو گولیاں مار دیں اور ہمیں دھمکیاں دیتے ہوئے واپس چلے گئے۔ ڈیڈی نے پولیس کو اطلاع دی۔ اعلیٰ حکام سے بات کی لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔ پھر ان لوگوں کی طرف سے مسلسل دھمکیاں ملنی شروع ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ڈیڈی اور مجھے بھی ہلاک کرنے کی دھمکیاں دیں۔ جس پر ڈیڈی کو لے کر میں حویلی چھوڑ کر یہاں ہوٹل میں آ گئی۔ لیکن یہ لوگ یہاں بھی پہنچ گئے۔ میں نے ڈیڈی کی منت کی ہے کہ وہ ان خطرناک لوگوں کے منہ نہ لگیں۔ اور یہ جنگل انہیں فروخت کر دیں۔ ہمیں کون سا یہاں مستقل رہنا ہے لیکن ڈیڈی کو بھی ضد ہو گئی ہے۔ اب آپ کے سامنے وہ دھمکی دے گئے ہیں۔ آپ پلیز ڈیڈی کو سمجھائیں کہ وہ ایسے بدمعاش قسم کے لوگوں سے نہ الجھیں اور یہ جو مانگ رہیں ہیں انہیں دے دیں۔ میرا ڈیڈی کے سوا کوئی نہیں ہے اور میں نہیں

چاہتی کہ ڈیڈی اپنی ضد کی وجہ سے ان سے کوئی نقصان اٹھائیں"...... میکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کون لوگ ہیں۔ کیا آپ انہیں جانتی ہیں اور کیا یہاں ہاشم پور کے مقامی بدمعاش ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتی۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی تنظیم انتہائی خطرناک ہے اور پورا پاکیشیا ان کے قبضے میں ہے"...... میکی نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے ان کی تنظیم کا"...... عمران نے پوچھا۔

"نام تو نہیں بتایا انہوں نے اور نہ میں نے ان سے پوچھا ہے"...... میکی نے کہا۔

"تو آپ پوچھ لیتیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میری ہمت نہیں ہوئی۔ انہیں دیکھ کر میں ویسے ہی نروس ہو جاتی ہوں اور ایک عجیب سا خوف طاری ہو جاتا ہے"...... میکی نے کہا۔ اسی لمحے عمران نے قریب سے گزرنے والے ایک ادھیڑ عمر ویٹر کو بلایا۔

"یس سر"...... ویٹر نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ دونوں آدمی جو ابھی ہماری میز پر آئے تھے ان کے متعلق جانتے ہو"...... عمران نے جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"جج۔ جناب۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ہارڈ ماسٹر گروپ کے آدمی ہیں جناب۔ پورے ہاشم پور میں ان کی مرضی کے بغیر

کچھ نہیں ہوتا۔ بس جناب۔ میں اتنا ہی بتا سکتا ہوں۔ میں غریب آدمی ہوں"...... ویٹر نے کہا اور تیزی سے مڑنے لگا۔

"ٹھہرو"...... عمران نے کہا اور ویٹر واپس مڑ آیا۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات تھے۔

"ان دونوں کے نام اور ان کا اڈہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جج۔ جی۔ وہ۔ وہ"...... ویٹر نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک اور بڑا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"بے فکر رہو۔ اس معاملے میں تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا یہ میرا وعدہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی۔ بلیک ڈریگن کلب ان کا اڈہ ہے۔ ان میں سے ایک کا نام مجھے معلوم ہے۔ جو مس صاحبہ سے باتیں کر رہا تھا یہی بلیک ڈریگن ہے اور یہی اس کلب کا مالک ہے۔ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ بے شمار قتل کر رکھے ہیں اس نے"...... ویٹر نے کہا۔

"اس کا اصل نام جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ سب اسے بلیک ڈریگن ہی کہتے ہیں"...... ویٹر نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"دیکھا تم نے عمران۔ یہ کس قدر خطرناک لوگ ہیں۔ پلیز ڈیڈی کو سمجھاؤ کہ وہ بلیک ڈریگن کی بات مان جائیں۔ اسی میں ہماری بھلائی ہے ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... اب میکی نے

سارے تکلفات بالائے طاق رکھتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے مس میگی۔ اس طرح ان غنڈوں کے سامنے سر جھکا دینا غلط ہے۔ آپ ہمیں پہلے بتا دیتیں تو یہ اپنی ٹانگوں پر چل کر یہاں سے واپس نہ جاتے۔ ہم نے تو اس لئے مداخلت نہیں کی کہ ہمیں اصل حالات کا علم ہی نہ تھا لیکن اب آپ بے فکر رہیں۔ آپ اپنے کمرے میں جائیں۔ ہم تھوڑی دیر بعد آئیں گے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ پلیز۔ آپ کوئی ایسا کام نہ کریں۔ جس سے ہمارے لئے خطرہ اور بڑھ جائے۔ پلیز عمران پلیز''...... میگی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''آپ فکر مت کریں۔ کچھ نہیں ہو گا۔ آپ مہربانی کر کے واپس اپنے کمرے میں چلی جائیں''...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

''کک کک۔ کیا آپ وہاں اس کلب میں جا رہے ہیں''...... میگی نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو میگی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر میں آپ کے ساتھ جاؤں گی۔ اگر آپ ہماری خاطر اس جلتی آگ میں کودنا چاہتے ہیں تو یہ کیسے ممکن

ہے کہ ہم اپنے کمرے میں بیٹھے رہیں''...... میگی نے یکلخت بااعتماد لہجے میں کہا۔

''سوچ لیں۔ آپ خود کہہ رہی ہیں کہ وہ خطرناک لوگ ہیں۔ ایسی صورت میں کیا آپ کو ہمارے ساتھ جانا چاہئے''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں ضرور چلوں گی۔ چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو''۔ میگی نے اٹل لہجے میں کہا۔

''او کے آئیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ میگی بھی اس کے ساتھ تھی جبکہ ٹائیگر جوزف اور جوانا خاموشی سے ان کے پیچھے چلتے ہوئے مین گیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جسے جدید آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ سامنے ایک بڑی سی میز رکھی ہوئی تھی جس کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر بھاری جسامت اور چوڑے چہرے والا لمبا تڑنگا اور بدمعاش ٹائپ کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کے ہاتھ میں جام تھا جسے وہ چسکی لے کر پی رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات تھے۔ شراب پیتے ہوئے وہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا اور ٹیلی فون کی طرف دیکھنے لگا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ تپائی پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ استاد جیدا بول رہا ہوں'' ...... اس آدمی نے بھاری لہجے میں کہا۔

''کالا بول رہا ہوں لائٹ ہوٹل سے'' ...... دوسری طرف سے

ایک آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے'' ...... استاد جیدے کا لہجہ اور بھاری ہو گیا۔

''میں آپ کو ایک بہت بڑے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں'' ...... کالے نے جواب دیا۔

''خطرہ۔ کیسا خطرہ۔ کھل کر بات کرو'' ...... استاد جیدے کے لہجے میں حیرت تھی۔

''آپ کو تو معلوم ہے کہ نواب عظمت علی خان اپنی بیٹی میگی کے ساتھ لائٹ ہوٹل میں مقیم ہیں۔ آج ان سے ملنے دارالحکومت کا ایک آدمی آیا ہے اس کا نام علی عمران ہے۔ اس کے ساتھ دارالحکومت کا مشہور غنڈہ کوبرا بھی تھا جو اصل میں عمران کا شاگرد ٹائیگر ہے اور دو دیو قامت سیاہ فام حبشی بھی تھے۔ جو اس عمران کے باڈی گارڈز بنے ہوئے تھے اور یہ عمران سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ سوپر فیاض کا بڑا گہرا دوست ہے اور بظاہر یہ ایک احمق اور مسخرہ سا نوجوان ہے لیکن دارالحکومت کے بڑے بڑے غنڈے اور بدمعاش اس سے ڈرتے ہیں۔ عمران سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن کا اکلوتا بیٹا ہے۔ وہ میگی کے ساتھ ہوٹل کے ہال میں بیٹھا تھا کہ بلیک ڈریگن اپنے ایک ساتھی کے ساتھ وہاں پہنچا اور اس نے ان کے سامنے میگی کو دھمکیاں دیں اور واپس چلا گیا۔ اس وقت نواب صاحب ہال میں موجود نہ

تھے۔ بلیک ڈریگن اور اس کے ساتھی کے جانے کے بعد عمران نے ہوٹل کے ویٹر کو بلا کر اس سے پوچھ گچھ کی اور اسے بڑی مالیت کے نوٹ دیئے۔ میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا میں نے بعد میں اس ویٹر سے بات کی تو اس نے بتا دیا کہ وہ بلیک ڈریگن کے بارے میں پوچھ رہے تھے اور ویٹر نے اسے بلیک ڈریگن اور اس کے کلب کے بارے میں بتا دیا ہے اور اب وہ میکی سمیت بلیک ڈریگن کلب گئے ہیں۔ میں نے پہلے وہاں فون کیا تو معلوم ہوا کہ بلیک ڈریگن وہاں موجود نہیں ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں''...... کالے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس میں خطرے والی کون سی بات ہے۔ یہ بتاؤ''...... استاد جیدے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ آدمی عمران اگر ہارڈ ماسٹر کے پیچھے لگ گیا تو انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے''...... کالے نے جواب دیا تو استاد جیدا بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

''ہارڈ ماسٹر کے لئے خطرناک۔ کیسی بچگانہ بات کر رہے ہو تم نانسنس''...... استاد جیدے نے منہ بنا کر کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ آپ میری بات کا یقین کریں''...... دوسری طرف سے کالے نے جواب دیا۔

''میرا خیال ہے تم نے آج شراب زیادہ پی لی ہے''...... استاد جیدے نے طنزیہ انداز میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ آپ کو ان افراد کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ آپ ایسا کریں کہ شارلے سے بات کر لیں۔ وہ اس سے واقف ہے۔ وہ دارالحکومت میں کافی عرصہ گزار چکا ہے پھر آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کون لوگ ہیں اور کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں''...... کالے نے جس لہجے میں بات کی اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے استاد جیدے کی بات بے حد ناگوار گزری ہے۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں چیک کر لوں گا''...... استاد جیدے نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

''ماسٹر کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''استاد جیدا بول رہا ہوں۔ شارلے سے بات کراؤ''...... استاد جیدے نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ شارلے بول رہا ہوں جناب۔ خیریت۔ آج اتنے دنوں بعد آپ کو میری یاد کیسے آ گئی''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجے میں بے تکلفی تھی۔

''دارالحکومت کے کسی علی عمران کو جانتے ہو''...... استاد جیدے نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سخت لہجے میں پوچھا۔

''علی عمران۔ کون علی عمران''...... شارلے نے چونک کر کہا۔

"وہی جو سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمن کا اکلوتا بیٹا ہے"...... استاد جیدے نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ میں جانتا ہوں اسے۔ بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ کیوں۔ یہ نام تمہاری زبان پر کیسے آ گیا"...... شارلے نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ یہ نام میری زبان پر کیوں نہیں آ سکتا"...... استاد جیدے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جرائم پیشہ افراد کے لئے تو یہ نام موت کے فرشتے جیسا ہے استاد"...... شارلے نے کہا تو استاد جیدا بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... استاد جیدے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ مسئلہ کیا ہے۔ پھر میں تمہیں تفصیل بتاؤں گا"...... شارلے نے کہا اور استاد جیدے نے کالے کے فون کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ۔ کالا نے درست کہا ہے استاد۔ عمران واقعی ہارڈ ماسٹر کے لئے موت کا فرشتہ ہی ثابت ہو گا۔ تم ایسا کرو کہ اپنے چیف کو فوری مشورہ دو کہ وہ تنظیم کو مکمل طور پر کیموفلاج کر کے ملک سے باہر چلا جائے اور نواب سے بھی دوبارہ رابطہ نہ کرے ورنہ پوری ہارڈ ماسٹر تنظیم قبروں میں اتر جائے گی وہ بھی زندہ"...... شارلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کہ ایک آدمی کے لئے ہارڈ ماسٹر کو ختم کر دیا جائے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا تم ہارڈ ماسٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ ایک آدمی تو کیا، پورے پاکیشیا کی فوج بھی ہارڈ ماسٹر کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی"...... استاد جیدے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے جو مشورہ دیا ہے وہ انتہائی خلوص اور نیک نیتی سے دیا ہے۔ سمجھے۔ اس کے بعد تم کیا کرتے ہو یا تمہارا چیف کیا کرتا ہے مجھے اس سے غرض نہیں ہے"...... اس بار شارلے کے لہجے میں تلخی تھی۔

"او کے۔ شکریہ۔ میں دیکھ لوں گا اس عمران کو"...... استاد جیدے نے بھی تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آ جانے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"استاد جیدا بول رہا ہوں"...... استاد جیدا نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ میں ہیڈ کوارٹر سے جیرا بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میری بات دھیان سے سنو جیرے"...... استاد جیدے نے کہا۔

''یس باس''...... جیرے نے کہا۔

'' ایک آدمی ہاشم پور آیا ہوا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ اس کے ساتھ ایک مقامی آدمی اور دو دیو قامت سیاہ فام حبشی ہیں۔ کالے سے اس کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لو اور ہارڈ ماسٹر کے تمام کلنگ ایجنٹوں کو فوری احکامات دے دو کہ اس علی عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے جنرل کلنگ آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔ اسے جہاں بھی دیکھا جائے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس کو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا جائے۔ اسے کسی بھی صورت میں ہاشم پور سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ وہ اور اس کے ساتھ جو بھی افراد ہیں ان سب کے کلنگ آرڈرز دے دو''...... استاد جیدے نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... جیرے نے کہا اور استاد جیدے نے رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ موت کا فرشتہ۔ اب میں دیکھتا ہوں مزید کتنے سانس لے سکتا ہے یہ موت کا فرشتہ جس سے سب ڈرے ہوئے ہیں''...... استاد جیدے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے اسے یقین ہو کہ جیرا، عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور جلد ہی ان کی لاشیں اس کے قدموں میں لا کر پھینک دے گا۔

عمران ڈائریکٹ بلیک ڈریگن کلب جانے کی بجائے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈریگن کلب سے کچھ فاصلے پر موجود ایک ریسٹورنٹ میں آ گیا تھا۔ وہ سب ریسٹورنٹ میں آ کر ایک میز کے گرد بیٹھ گئے۔ ان کے ساتھ میکی بھی موجود تھی۔ ریسٹورنٹ میں آتے ہی عمران نے ٹائیگر کو بلیک ڈریگن کلب بھیج دیا تاکہ وہ بلیک ڈریگن کی کلب میں موجودگی کا معلوم کر سکے اور وہاں کے انتظامات کو چیک کر سکے۔ اسے معلوم تھا کہ جس انداز کا یہ آدمی ہے اس کا کلب بھی اسی انداز کا ہو گا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ میکی کے سامنے وہاں قتل و غارت ہو۔ اس لئے اس نے یہی مناسب سمجھا تھا کہ پہلے بلیک ڈریگن کے بارے میں معلومات حاصل کرے پھر اسے اغوا کرائے اور اس کے بعد اطمینان سے اس سے ساری معلومات حاصل کر لی جائیں اور اس کام کے لئے ٹائیگر بے حد مناسب آدمی تھا۔ وہ سب وہاں بیٹھے کافی پینے میں مصروف تھے۔ تھوڑی

دیر بعد ٹائیگر واپس آ گیا۔

''کیا خبر ہے''...... عمران نے ٹائیگر کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''بلیک ڈریگن، کلب میں نہیں ہے''...... ٹائیگر نے عمران کے ساتھ ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کہاں ہے وہ اور کیا پوزیشن ہے اس کلب کی''...... عمران نے پوچھا۔

''تھرڈ کلاس غنڈوں کی اکثریت ہے وہاں''...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''گیا کہاں ہے بلیک ڈریگن''...... عمران نے پوچھا۔

''اس بارے میں کسی کو کچھ علم نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی کو بتا کر جاتا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''یہ بھی پتہ نہیں چلا کہ وہ کس وقت واپس آئے گا''...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''نو باس۔ اس کی واپسی کا کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے لیکن میں یہ معلوم کر آیا ہوں کہ بلیک ڈریگن بذات خود کوئی حیثیت نہیں رکھتا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''دراصل بلیک ڈریگن کی پشت پر اصل آدمی استاد جیدا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

''استاد جیدا۔ کون ہے یہ''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کسی اسمگلنگ ریکٹ کا سربراہ ہے اور ہاشم پور کا سب سے بڑا بدمعاش سمجھا جاتا ہے۔ اس کے پاس پیشہ ور قاتلوں کا پورا گروہ ہے اور کہا جاتا ہے کہ استاد جیدے کی مرضی کے بغیر پورے ہاشم پور میں کبھی کوئی جرم نہیں ہو سکتا۔ یہاں ہونے والے ہر جرم کے پیچھے یقینی طور پر استاد جیدے کا ہی ہاتھ ہوتا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس استاد جیدے کا کوئی اتہ پتہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''گولڈن سینڈ ہوٹل اس کا خاص اڈہ ہے باس۔ لیکن وہ وہاں کسی کے سامنے نہیں آتا۔ البتہ وہاں کا منیجر جہانگیر خان اس کا خاص آدمی ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر بلیک ڈریگن کا انتظار کرنے کی بجائے اس استاد جیدے کے پاس چلتے ہیں اور کچھ نہیں تو اس سے ہی مذاکرات ہو جائیں''...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''دیکھو عمران۔ میں اب بھی کہتی ہوں کہ تم میری بات مان جاؤ''...... میگی نے کہا۔

''کون سی بات''...... عمران نے کہا۔

''تم بلاوجہ ان غنڈوں، بدمعاشوں کے منہ نہ لگو۔ یہ حد درجہ گھٹیا

لوگ ہیں اور خطرناک بھی۔ میں جس طرح ڈیڈی کو ان سے بچانا
چاہتی ہوں اسی طرح میں تمہیں بھی یہی مشورہ دوں گی کہ تم ان
سے دور ہی رہو۔ میں پھر کوشش کروں گی کہ ڈیڈی ان کی بات مان
جائیں۔ اراضی انہیں دے دیں اور یہ سارا معاملہ ہی ختم ہو
جائے“...... میگی نے ایک بار پھر عمران کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ وہ
اب بے تکلفی سے بات کر رہی تھی۔

”مس میگی۔ اگر تمہیں ڈر لگ رہا ہے تو پھر تمہارے لئے بہتر
یہی ہے کہ تم نواب صاحب کے پاس واپس چلی جاؤ۔ تمہاری وجہ
سے ہم لوگ کھل کر ان غنڈوں کو سبق نہیں سکھا پا رہے۔ ویسے تم
بے فکر رہو۔ ان غنڈوں اور بدمعاشوں کو سیدھا کرنا ہم اچھی طرح
جانتے ہیں۔ آج کے بعد وہ تمہیں دوبارہ کہیں نظر نہیں آئیں
گے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ۔ تو تم میری وجہ سے پریشان ہو رہے ہو“...... میگی
نے چونک کر کہا۔

”ہاں“...... عمران نے صاف لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر میں تمہارے ساتھ
ہوں۔ اب تم سے زیادہ میں خود بھی ان غنڈے اور بدمعاشوں کو
سبق سکھاؤں گی۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں مارشل آرٹ میں
کیمرج یونیورسٹی کی چیمپین ہوں۔ میں تو اس لئے ان کے منہ نہ لگنا
چاہتی تھی کہ ڈیڈی ایسی باتوں کو پسند نہیں کرتے ورنہ ان غنڈے

اور بدمعاشوں میں اتنی جرأت نہیں کہ وہ میرے سامنے اونچی آواز
میں بات بھی کر سکیں“...... میگی نے اس بار بڑے دبنگ لہجے میں
کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران
ویٹر کو بلا کر بل کی ادائیگی کرتا۔ اچانک ریسٹورنٹ کا دروازہ ایک
دھماکے سے کھلا اور دروازے میں سے دو لمبے قد اور بھاری جسموں
کے غنڈے نما آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں بھاری
ریوالور پکڑے ہوئے تھے۔ ان غنڈوں نے اپنے سروں پر نیلے
رنگ کے رومال باندھ رکھے تھے۔ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے
ہی ریسٹورنٹ کے ہال میں موجود لوگ بے اختیار خوفزدہ انداز میں
چیختے ہوئے کرسیوں سے اٹھے اور بے تحاشہ انداز میں دیواروں کی
طرف دوڑنے لگے۔ وہ اس طرح دوڑ رہے تھے جیسے انہیں غنڈوں
کی بجائے موت کے فرشتے نظر آ گئے ہوں۔ عمران اور اس کے
ساتھی حیرت بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

”یہی گروپ ہے۔ بالکل یہی گروپ ہے۔ فائر“...... اچانک
ایک غنڈے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر چیختے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے ہاتھوں میں پکڑے
ہوئے ریوالور بجلی کی سی تیزی سے ان کی طرف سیدھے کئے اور
دوسرے لمحے ریسٹورنٹ کا ہال بھاری ریوالوروں کے دھماکوں اور
انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ لیکن چیخیں ان دونوں کے حلق سے
برآمد ہوئی تھیں جبکہ فائرنگ جوزف اور جوانا کی طرف سے کی گئی

تھی۔ وہ دونوں غنڈے بری طرح چیختے ہوئے اپنے ہاتھ جھٹک رہے تھے۔ ان دونوں کے ریوالور ان کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گرے تھے۔

''رک جاؤ۔ یہاں قتل و غارت نہیں ہونی چاہئے''...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور جوزف اور جوانا سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ دونوں غنڈے ایک جھٹکے سے سیدھے ہوئے۔ ان کے چہرے غصے کے سرخ ہو رہے تھے۔ غصے کی شدت سے ان کے جسم کانپ رہے تھے اور وہ جوزف اور جوانا کی طرف قہر بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''تم ٹھہرو جوانا۔ ان مچھروں کے لئے دو شیروں کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے لئے میں اکیلا ہی کافی ہوں''...... جوزف نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا رک گیا۔ ان دونوں نے یکلخت اپنی جیبوں سے تیز دھار خنجر نکال لئے لیکن دوسرے لمحے ایک بار پھر دو دھماکے ہوئے اور وہ دونوں ایک بار پھر بری طرح چیختے ہوئے اپنے ہاتھوں کو جھٹکنے لگے۔

جوزف نے ایک بار پھر ان پر فائر کھول دیا تھا اور اس بار بھی اس کے ریوالور سے نکلنے والی گولیاں ان کے خنجروں پر پڑی تھیں اور خنجر ان کے ہاتھوں سے نکل کر ٹکڑوں کی صورت میں چھناکے کی آواز کے ساتھ فرش پر گر گئے تھے اور وہ دونوں ایک بار پھر اپنے ہاتھوں کو جھٹکنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اب جوزف ان کے قریب پہنچ

گیا تھا۔ اس کا ریوالور بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ ہولسٹر میں غائب ہو گیا تھا۔ جوزف کے قریب پہنچتے ہی ان دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر جوزف پر بیک وقت حملہ کر دیا۔ وہ دونوں خاصے طاقتور تھے اور ان کے انداز میں پھرتی کے ساتھ ساتھ مہارت بھی تھی لیکن جیسے ہی ان کے جسم اڑتے ہوئے جوزف کی طرف بڑھے، جوزف کا ہاتھ گھوما اور اس کے ساتھ ہی ان میں سے ایک کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی اور وہ اڑتا ہوا ہال کی دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا جبکہ دوسرے کی گردن پر جوزف کا ہاتھ جم گیا تھا اور وہ آدمی اب ہوا میں اٹھا ہوا اس بری طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا جیسے اس کے جسم کے ایک ایک عضو سے جان نکل رہی ہو۔ دیوار سے ٹکرا کر گرنے والا آدمی اب فرش پر کسی مردہ چھپکلی کی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

جوزف اس آدمی کو اس طرح ہوا میں اٹھائے واپس مڑا اور اس نے عمران کے سامنے اس آدمی کو لا کر اس طرح فرش پر پٹخ دیا جیسے دھوبی کپڑے دھوتے ہوئے انہیں پتھر پر مارتے ہیں اور وہ آدمی فرش پر گر کر بری طرح چیختا ہوا پھڑک کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور اس آدمی کا جسم ایک دھماکے سے واپس فرش پر گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ جو پہلے ہی بری طرح بگڑا ہوا تھا اور زیادہ بری طرح بگڑتا چلا گیا۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا تو اس آدمی کے منہ سے

خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں لگیں۔

''کیا نام ہے تمہارا۔ بولو'' ...... عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

''سس۔ سس۔ ساجو۔ ساجو'' ...... اس آدمی کے حلق سے خرخراتی ہوئی آواز نکلی۔

''کس نے بھیجا ہے تمہیں'' ...... عمران نے دوسرا سوال کیا۔

''ہیڈ کوارٹر نے۔ ہارڈ ماسٹر ہیڈ کوارٹر نے'' ...... رستم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔ جیسے الفاظ اس کے منہ سے خود بخود پھسلتے ہوئے باہر نکل رہے ہوں۔

''کہاں ہے یہ ہیڈ کوارٹر'' ...... عمران نے پوچھا۔

''ہمیں نہیں معلوم۔ ہمیں تو بس حکم ملتا ہے اور ہم حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ ہمیں اس کا معاوضہ مل جاتا ہے'' ...... ساجو نے جواب دیا۔

''کون چیف ہے ہیڈ کوارٹر کا'' ...... عمران نے پوچھا۔

''اس۔ استاد جیدا۔ استاد جیدا'' ...... ساجو نے جواب دیا۔

''کیا حکم ملا تھا۔ بولو'' ...... عمران نے پوچھا۔

''تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت ہلاک کرنے کا حکم تھا''۔ ساجو نے جواب دیا۔

''کیا صرف تمہیں حکم ملا ہے یا اور لوگ بھی ہیں'' ...... عمران نے پوچھا۔

''سارے گروپ کو جنرل کلنگ آرڈر ہے'' ...... ساجو نے جواب دیا اور عمران نے پیر کو مخصوص انداز میں موڑ کر یکلخت اٹھا لیا۔ ساجو کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ ریسٹورنٹ کے ہال میں موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ ہر شخص اس طرح خاموش کھڑا ہوا تھا جیسے ان سب کو سانپ سونگھ گیا ہو۔

''آؤ'' ...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ میگی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور جوزف اور جوانا، ٹائیگر کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میگی کے چہرے پر اب شدید خوف کے تاثرات نظر آ رہے تھے۔ شاید وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی اس کارروائی سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم نے۔ یہ سب کیسے کر لیا۔ کیا تم بھی جرائم پیشہ ہو'' ...... اچانک میگی نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ارے۔ تم تو ڈری ہوئی لگ رہی ہو۔ ابھی کچھ دیر پہلے تو تم کہہ رہی تھیں کہ تم مارشل آرٹ میں چیمپئن ہو'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں چیمپئن ہوں۔ لیکن جو کچھ تم لوگوں نے کیا ہے۔

میں تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ تمہارا چہرہ دیکھ کر میں واقعی خوفزدہ ہو گئی تھی۔ اُف خدا کی پناہ تمہارے چہرے پر درندگی تھی۔ انتہائی خونخوار جانور جیسی درندگی۔ تمہارا روپ دیکھ کر میں سچ میں کانپ اٹھی تھی''...... میگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''دشمنوں کے لئے میں ایسا ہی درندہ ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اسی لئے تو میں تم سے ڈر گئی تھی''...... میگی نے کہا۔

تو کیا اب میں تمہیں واپس ہوٹل میں ڈراپ کر دوں۔ امید ہے اب تم ہمارے ساتھ جانے کی ضد نہیں کرو گی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میرا ڈر ختم ہو گیا ہے۔ میں تمہارے ساتھ رہوں گی''...... میگی نے جواب دیا۔

''سوچ لو۔ جنرل کلنگ آرڈر کا مطلب ہے کہ کسی بھی وقت ہم پر کسی بھی جانب سے گولیوں کی بوچھاڑ کی جا سکتی ہے۔ ہمارے ساتھ ساتھ تم بھی شکار بن سکتی ہو''...... عمران نے جواب دیا۔

''کوئی بات نہیں۔ تم میرے ساتھ ہو تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے''...... میگی نے کہا۔

''باس۔ اس طرح تو ان کے والد صاحب کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے''...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی نواب صاحب کو اطلاع کر دینی چاہئے بلکہ میگی تم ایسا کرو کہ نواب صاحب کو لے کر فوراً

حویلی چلی جاؤ۔ ہم وہاں تم سے آ کر ملیں گے''...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک چوک پر پہنچ کر اس نے کار کا رخ موڑ دیا۔

''مم۔ مم۔ مگر۔ میں......'' میگی نے کچھ کہنا چاہا۔

''نہیں میگی۔ ٹائیگر کی بات درست ہے۔ اب خوفناک کھیل کا آغاز ہو چکا ہے اور یہ لوگ انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے ہیں۔ اس لئے ان کی طرف سے کسی بھی قسم کی انتہائی کارروائی ہو سکتی ہے۔ اس لئے تم نواب صاحب کو فوراً حویلی لے جاؤ۔ اسی میں تمہاری اور نواب صاحب کی بھلائی ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

''کیا ہوا۔ تم نے کار کیوں روک دی ہے''...... میگی نے چونک کر پوچھا۔

''تم ٹیکسی پر بیٹھ کر واپس چلی جاؤ۔ ہم اس استاد جیدے پر فوری ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا تو میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترنے لگی۔

''ارے جاتے جاتے کم از کم ہمیں اپنی حویلی کا پتہ تو بتاتی جاؤ ورنہ ہم کہاں ڈھونڈتے رہیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میگی نے مڑ کر اسے پتہ بتا دیا اور پھر نیچے اتر گئی۔ عقبی سیٹ سے ٹائیگر نیچے اترا اور اس نے وہاں سے گزرنے والی ٹیکسی کو ہاتھ

دینا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ایک ٹیکسی رکی تو ٹائیگر نے میگی کو ٹیکسی میں سوار کرایا اور جب ٹیکسی آگے بڑھ گئی تو ٹائیگر آ کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''کار کی ڈگی میں ماسک باکس موجود ہے۔ وہ نکال لاؤ۔ کم از کم حلیئے تو تبدیل کر لیں۔ نجانے کتنے افراد ہماری تاک میں ہوں گے''...... عمران نے کہا اور ٹائیگر ایک بار پھر سیٹ سے نیچے اترا اور کار کی ڈگی کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ماسک باکس موجود تھا۔ اس کے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہی عمران نے کار کا رخ سائیڈ پر موجود درختوں کے جھنڈ کی طرف موڑ دیا۔ جھنڈ میں کار روک کر وہ سب نیچے اتر آئے اور پھر عمران نے پہلے اپنے چہرے اور سر پر ماسک چڑھایا اور دونوں ہاتھوں سے تھپتھپا کر اسے ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے جوزف اور جوانا کے چہروں پر بھی ماسک چڑھائے اور ان کو ایڈجسٹ کر دیا۔ اس دوران ٹائیگر خود ہی اپنے چہرے پر ماسک چڑھا کر اسے ایڈجسٹ کر چکا تھا۔ اب ان چاروں کے چہرے اور بالوں کے ڈیزائن اور رنگ یکسر تبدیل ہو چکے تھے۔

''میرا خیال ہے باس کہ ہمیں یہاں پہلے کوئی ٹھکانہ حاصل کر لینا چاہئے اور لباس بھی تبدیل کر لینے چاہئیں۔ نجانے مجھے یہ گیم طویل اور خطرناک ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے''...... ٹائیگر نے سائیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس میں تو خاصا وقت لگ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''میں کال کرتا ہوں۔ یہاں ہاشم پور میں ایسے افراد موجود ہیں جو کوبرا کا نام سنتے ہی ہمیں سب کچھ مہیا کر دیں گے''...... ٹائیگر نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے جیب سے سیل فون نکالا اور پھر وہ تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔ کچھ دیر وہ کوشش کرتا رہا پھر اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات دکھائی دینے لگے۔

''نمبر ہی انگیج ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ماسٹر۔ آپ آئے تو یہاں کسی اور کام سے تھے لیکن اس چکر میں پھنس گئے۔ آپ یہ کام ہم پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ ہم سنیک کلرز اس ہارڈ ماسٹر کے ٹکڑے اڑا دیں گے''...... جوانا نے کہا۔

''نہیں۔ یہ کام مجھے ہی کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ مس میگی کے سر پر مجھے گھاشا دیوتا منڈلاتا نظر آ رہا ہے''...... اچانک جوزف نے عمران کے جواب دینے سے پہلے کہہ دیا۔

''یہ گھاشا دیوتا شاید کسی گدھ کی نسل کا ہو گا جو منڈلاتا رہتا ہو گا لیکن مس میگی تو زندہ ہے جبکہ گدھوں کے بارے میں تو سنا اور دیکھا ہے کہ وہ تو لاشوں پر منڈلاتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

"گھاشا دیوتا موت کے دیوتا کا نائب ہے باس اور وہ سفید گدھ کی شکل کا ہی ہوتا ہے"...... جوزف نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تو پھر منڈلانے دو اسے۔ جب تک میگی زندہ ہے وہ منڈلانے کے سوا اور کیا کر سکتا ہے اور موت زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے اس لئے موت سے کیا ڈرنا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر اس دوران مسلسل سیل فون پر نمبر پریس کر رہا تھا لیکن وہ جس سے رابطہ کرنا چاہتا تھا اس کا نمبر مسلسل انگیج جا رہا تھا۔

"باس۔ ایک بات پوچھنی ہے"...... جوزف نے کہا۔

"کون سی بات"...... عمران نے کہا۔

"یہ لوگ نواب صاحب سے جنگل کیوں خریدنا چاہتے ہوں گے"......جوزف نے کہا۔

"نواب صاحب کی جاگیر کافرستان کی سرحد پر واقع ہے اور لامحالہ یہ جنگل عین سرحد پر ہو گا اور استاد جیدا سمگلنگ کا دھندہ کرتا ہے۔ اس سے اس کے جنگل خریدنے کا مقصد سامنے آ جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن باس۔ ایسی صورت میں اسے جنگل خریدنے کی کیا ضرورت ہے۔ نواب صاحب نے وہاں جا کر اس کا کیا بگاڑ لینا ہے۔ ویسے بھی وہ ملک سے باہر رہتے ہیں"...... جوزف نے

جواب دیا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی اور چکر چل رہا ہے۔ اب تو مجھے واقعی اس کیس کی تہہ تک پہنچنا ہو گا ورنہ اب تک تو میرا خیال یہی تھا کہ اس استاد جیدا کا خاتمہ کر کے معاملہ ختم کر دیں گے۔ یہ لوگ عام سے غنڈے ہیں۔ اپنے چیف کی موت کے بعد خوفزدہ ہو جائیں گے اور نواب صاحب کا پیچھا چھوڑ دیں گے لیکن اب تمہاری بات سن کر مجھے خیال آ رہا ہے کہ صورتحال اتنی سادہ نہیں ہے جتنی میں سمجھ رہا ہوں ضرور معاملہ گڑبڑ ہے اور اب ہمیں اس گڑبڑ کا پتہ کرنا ہو گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر کا رابطہ قائم ہو گیا۔ وہ کچھ دیر بات کرتا رہا پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں سیل فون بند کیا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

"کیا ہوا"...... اسے مطمئن دیکھ کر عمران نے پوچھا۔

"باس۔ گرین وڈ کالونی۔ ڈی بلاک، کوٹھی نمبر بارہ ہمارے لئے بک ہو چکی ہے۔ وہاں ہمیں ہمارے مطلب کی سب چیزیں بھی مل جائیں گی"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ اس کے چہرے پر اب فکر کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ہو۔

استاد جیدا اپنے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''استاد جیدا بول رہا ہوں''...... استاد جیدے نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

''راکا بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس راکا بولو۔ کیوں کال کیا ہے''...... استاد جیدے نے اسی انداز میں کہا۔

''باس نے بھیجا ہے میں اپنے دس آدمیوں کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کے باہر موجود ہوں''...... دوسری طرف سے راکا کی آواز سنائی دی۔

''ہیڈ کوارٹر کے باہر۔ کیا مطلب''...... استاد جیدے نے چونکتے

ہوئے کہا۔

''میں پوائنٹ سکسٹی کی بات کر رہا ہوں''...... راکا نے جواب دیا۔

''لیکن کیوں۔ باس نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا ہے''...... استاد جیدے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس کو خطرہ ہے کہ کہیں تمہاری کسی غلطی کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی اس ہیڈ کوارٹر میں نہ پہنچ جائیں۔ گو کہ تم نے باس کے کہنے کے مطابق ہیڈ کوارٹر سیلڈ کر دیا ہے اور اسے مکمل طور پر کیموفلاج بھی کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود اس خدشے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیں اس لئے باس نے کہا ہے کہ میں مسلح افراد کے ساتھ ہیڈ کوارٹر میں شفٹ ہو جاؤں تا کہ عمران اور اس کے ساتھی جب بھی ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں میں اور میرے ساتھی انہیں ایک لمحے میں ہلاک کر دیں''۔ راکا نے کہا۔

''یہ کام تو میں اور میرے آدمی بھی کر سکتے ہیں۔ نہ میرے پاس آدمیوں کی کمی ہے اور نہ اسلحے کی۔ پھر باس کو تمہیں یہاں بھیجنے کی کیا ضرورت آن پڑی تھی۔ کیا تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر سکو''...... استاد جیدے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارے اس سوال کا جواب میرے پاس نہیں ہے۔ یہ سوال

پوچھنا ہے تو باس کو کال کر لو۔ کال کر کے باس سے یہ بھی کہہ دینا کہ تم نے اس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے اور یہ بتانے کے باوجود کہ مجھے اور میرے مسلح ساتھیوں کو باس نے بھیجا ہے تم نے ہیڈ کوارٹر اوپن نہیں کیا“...... راکا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اوہ نہیں۔ میں باس سے یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو حکم نہ ماننے کی صورت میں باس مجھے ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار دے گا“...... استاد جیدے نے کہا۔

”تو پھر ہمارے لئے سپیشل وے کھولو اور ہمیں اندر آنے دو۔ بے فکر رہو۔ میں اور میرے آدمی تمہارے ساتھ مکمل تعاون کریں گے۔ یہ سمجھ لو کہ میں اور میرے آدمی تمہاری مدد کے لئے آئے ہیں اور ہم سب مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کریں گے اور ان کی لاشیں گرا دیں گے“...... راکا نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں کھلواتا ہوں راستہ“...... استاد جیدے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”زبیر بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”استاد بول رہا ہوں“...... استاد جیدے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس باس حکم“...... استاد جیدے کی آواز سن کر زبیر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”باس نے راکا اور اس کے ساتھ دس مسلح افراد کو یہاں بھیجا ہے جو ہمارے ہیڈ کوارٹر میں رہ کر ہماری حفاظت کریں گے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئے تو یہ لوگ ہمارے ساتھ مل کر ان کا مقابلہ کریں گے اور ان کی لاشیں گرائیں گے۔ میری راکا سے بات ہو گئی ہے۔ تم ان کے لئے سپیشل وے کھول دو تاکہ وہ اندر آ سکیں“...... استاد جیدے نے کہا۔

”سپیشل وے۔ لیکن باس......“ زبیر نے کہنا چاہا۔

”جیسا کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو نانسنس۔ اور سنو۔ سپیشل وے کھولنے سے پہلے ہنڈرڈ ون بلیو لائٹ سے ان کے میک اپ ضرور چیک کر لینا۔ اگر ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں ہو تو اسے گیٹ پر لگی ہوئی آٹو میٹک گن سے ہلاک کر دینا“...... استاد جیدے نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس باس“...... زبیر نے کہا اور استاد جیدے نے رسیور رکھ دیا۔

”ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا تھا۔ باس نے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے ایسا مسلح گروپ پہلے کبھی نہیں بھیجا تھا۔ پھر اب کیوں“۔ استاد جیدے نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک لمبا تڑنگا بدمعاش ٹائپ کا نوجوان اندر

داخل ہوا۔ اس نوجوان کے چہرے پر خباثت ثبت دکھائی دے رہی تھی۔

''آؤ راکا۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا''...... استاد جیدے نے اسے دیکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم تھا کہ میں سیدھا تمہارے ہی آفس میں آؤں گا''......نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔

''کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تمہیں جو پسند ہے وہ میرے آفس میں ہی موجود ہے''...... استاد جیدے نے کہا۔

''ریڈ وائن کی بات کر رہے ہو''......راکا نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں''......استاد جیدے نے کہا۔

''اس کی طلب تو مجھے واقعی محسوس ہو رہی ہے لیکن میں اس وقت پینے پلانے کے موڈ میں نہیں ہوں''...... راکا نے کہا۔

''کیا مطلب''......استاد جیدے نے چونک کر کہا۔

''بتاتا ہوں تم ایسا کرو کہ پہلے دو بوتلیں منگوا کر میرے سامنے رکھ دو۔ اپنا کام ختم کرتے ہی میں دونوں بوتلیں پی لوں گا''۔ راکا نے کہا۔

''کون سا کام''......استاد جیدے نے کہا۔

''پہلے تم بوتلیں تو منگواؤ پھر کام بھی بتا دوں گا''...... راکا نے

سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ استاد جیدا چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا لیکن راکا کے چہرے پر سوائے خباثت کے کچھ نہ تھا۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''ریڈ وائن کی بگ سائز کی دو بوتلیں میرے آفس میں لے آؤ''......استاد جیدے نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے کہا تو استاد جیدے نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''میں نے بوتلیں منگوا لی ہیں اب تو بتا دو کس کام کی بات کر رہے تھے''......استاد جیدے نے کہا۔

''اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ پہلے بوتلیں تو آ لینے دو۔ کام کرنے کے لئے میں ان بوتلوں کو دیکھ کر ان کا سرور محسوس کرنا چاہتا ہوں تاکہ کام کرنے کا لطف لے سکوں''...... راکا نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم بڑی عجیب اور پراسرار باتیں کر رہے ہو۔ مجھے تمہارے ارادے کچھ ٹھیک نظر نہیں آ رہے''......استاد جیدے نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو راکا بے اختیار ہنس پڑا۔

''بے فکر رہو۔ میرے ارادے بالکل ٹھیک ہیں''...... راکا نے

کہا۔

''اچھا باس کو اس بات کا خدشہ کیوں ہے کہ ہیڈ کوارٹر سیلڈ ہونے کے باوجود عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ جائیں گے''۔ استاد جیدے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''تم نے جن افراد کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے لئے بھیجا تھا ان میں سے ایک نے زبان کھول دی تھی۔ اس نے تمہارا نام بھی عمران کو بتا دیا تھا اور تمہارے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی عمران کو پتہ چل چکا ہے۔ اس لئے باس کو یقین ہے کہ عمران اب ہر صورت میں تم تک پہنچنے کی کوشش کرے گا اور اگر وہ تم تک پہنچ گیا تو باس کے ساتھ ساتھ تنظیم کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اور باس ایسا نہیں چاہتا''...... راکا نے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی ہاتھوں میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ ٹرے میں دو بگ سائز کی شراب کی بوتلیں، دو گلاس اور آئس کیوب کا باکس موجود تھا۔ اس نے ٹرے لا کر راکا کے قریب میز پر رکھ دی۔

''ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں باقی کام خود کر لوں گا''...... راکا نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا تو لڑکی نے استاد جیدے کی طرف دیکھا۔ جیدے نے ہلکا سا سر ہلا کر اسے وہاں سے جانے کا اشارہ کیا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ راکا کی نظریں بوتلوں پر جمی ہوئی

تھیں۔ بوتلوں کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی اور وہ ندیدی نظروں سے ان بوتلوں کو دیکھ رہا تھا۔

''اتنے بے صبرے ہو تو اٹھا کر بوتل کھولو اور چڑھا لو اسے''۔ استاد جیدے نے اس کی نظریں دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ان بوتلوں کو دیکھ کر ہی نشہ طاری ہو گیا ہے۔ ابھی کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ بوتلیں ضرور کھلیں گی لیکن کام پورا ہو جانے کے بعد''...... راکا نے کہا۔

''پھر کام۔ آخر تم کس کام کی بات کر رہے ہو''...... استاد جیدے نے ناگواری سے کہا۔

''ایک منٹ۔ ابھی بتاتا ہوں''...... راکا نے کہا۔ اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا پھر اس نے کال بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''یس باس۔ وحید بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

''کام ہوا''...... راکا نے پوچھا۔

''یس باس۔ میں نے چاروں طرف آدمی پھیلا دیئے۔ بس آپ کے حکم کی دیر ہے''...... وحید نے کہا۔

''او کے۔ کام شروع کر دو''...... راکا نے کہا۔

''یس باس''...... وحید نے کہا تو راکا نے سیل فون کان سے ہٹایا اور بٹن پریس کر کے کال ڈسکنکٹ کر دی اور سیل فون اپنی

جیب میں ڈال لیا۔

''کون سا کام شروع کرنے کا کہا ہے تم نے''...... استاد جیدے نے کہا جو اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ راکا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیسے ہی اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا استاد جیدا یہ دیکھ کر بری طرح سے اچھل پڑا کہ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ راکا نے مشین پسٹل کا رخ استاد جیدے کی طرف کر دیا۔ مشین پسٹل دیکھ کر استاد جیدا ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ تم نے گن کیوں نکالی ہے''...... استاد جیدے نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یہ گن نہیں مشین پسٹل ہے دوست''...... راکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں لیکن......'' استاد جیدے نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''لیکن ویکن کے ساتھ تمہارا وقت بھی ختم ہو چکا ہے دوست۔ باس نے مجھے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ تم سب کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی احکامات ملے ہیں کہ میں تمہارے ہیڈ کوارٹر کو بموں سے اُڑا دوں''...... راکا نے کہا تو اس کی بات سن کر استاد جیدے کا رنگ

زرد پڑ گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... استاد جیدے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایک کڑوا سچ جو تمہیں مجبوراً سننا پڑ رہا ہے''...... راکا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن تم نے تو کہا تھا کہ باس نے تمہیں یہاں میری حفاظت کے لئے بھیجا ہے''...... استاد جیدے نے کہا۔ اس کا ہاتھ آہستہ آہستہ اپنی جیب کی طرف جا رہا تھا۔

''وہ سب تو میں نے تم سے سپیشل وے کھلوانے اور ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے لئے کہا تھا۔ میں یہ سب نہ کہتا تو کیا تم میرے لئے ہیڈ کوارٹر کا سپیشل وے کھلواتے''...... راکا نے طنزیہ لہجے میں کہا تو استاد جیدے نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو تم دھوکے سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے ہو''...... استاد جیدے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''محبت اور جنگ میں سب جائز ہے دوست اور پھر مجھے تو نہ تم سے محبت ہے اور نہ ہی میری تم سے جنگ ہے۔ میں تو حکم کا غلام ہوں۔ باس کا حکم ہے اور مجھے اس پر عمل کرنا ہی پڑے گا''...... راکا نے کہا۔ اسی لمحے استاد جیدے کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف بڑھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جیب میں ہاتھ ڈال کر کچھ نکالتا اسی لمحے تڑتڑاہٹ ہوئی اور استاد جیدے کے حلق سے زور دار چیخ نکلی۔

وہ اچھل کر پیچھے موجود اپنی کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اس کے سینے میں بے شمار سوراخ ہو گئے تھے اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے سینے میں لاتعداد گرم گرم سلاخیں گھس گئی ہوں۔ اس کے دل و دماغ میں دھماکے ہو رہے تھے اس نے سر جھٹک کر دماغ میں چھانے والے اندھیرے کو دور کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ دوسرے لمحے اس کا دماغ گھپ اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔

''میرا کام پورا ہو گیا ہے اب میں اطمینان سے ریڈ وائن پی سکتا ہوں''...... اس کے ڈوبتے دماغ میں راکا کی کھلکھلاتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس کے تمام احساسات فنا ہوتے چلے گئے۔ ہمیشہ کے لئے۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو جدید دفتری انداز میں سجا ہوا تھا۔ میز کے پیچھے اونچی پشت والی کرسی پر ایک غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا جس کے چہرے پر انتہائی بے چینی اور اضطراب کے تاثرات نمایاں تھے۔ میز پر مختلف رنگوں کے چار فون رکھے ہوئے تھے۔ سامنے اس کا جدید سیل فون بھی پڑا ہوا تھا۔ اس کی نظریں بار بار ان فون سیٹوں اور سیل فون پر پڑتیں لیکن جب وہ انہیں خاموش دیکھتا تو ایک بار پھر اسی اضطراب اور بے چینی کے عالم میں ٹہلنا شروع کر دیتا۔ چند لمحوں بعد اچانک سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کے فون کا شدت سے منتظر ہو۔

''یس اسمتھ سپیکنگ''...... غیر ملکی کے لہجے میں غراہٹ تھی۔

''ہیڈلی بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ دیر کیوں لگا دی رپورٹ دینے میں۔ نانسنس“...... اسمتھ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”باس۔ کام اب مکمل ہوا ہے۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے“...... دوسری طرف سے ہیڈلی نے جواب دیا۔

”کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ“...... اسمتھ نے تیز اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”استاد جیدے کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو بموں سے اڑا دیا گیا ہے۔ آپریشن درست طور پر مکمل ہوا ہے۔ استاد جیدے کا کوئی ایک ساتھی بھی زندہ نہیں بچ سکا ہے۔ سب کچھ ختم کر دیا گیا ہے اور یہ سب کام راکا نے کیا ہے“...... ہیڈلی نے جواب دیا اور پھر اس نے اسمتھ کو راکا اور اس کے ساتھیوں کے استاد جیدے کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے اور وہاں ہونے والی تمام کارروائی سے آگاہ کر دیا تو اسمتھ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تمہیں یقین ہے کہ سب کچھ بالکل اسی طرح ہوا ہے جس طرح میں نے تمہیں کرنے کا حکم دیا تھا“...... اس بار اسمتھ کے لہجے میں نرمی تھی۔

”لیں باس۔ آپ کے احکامات کے مطابق ہی آپریشن مکمل کیا گیا ہے“...... دوسری طرف سے ہیڈلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے“...... اسمتھ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ گھوم کر میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ بگ چیف آف ہارڈ ماسٹر کالنگ۔ اوور“...... اس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”لیں۔ ڈبل ون اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... چند لمحوں ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ڈبل ون۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ عمران ہمارے خلاف حرکت میں آ گیا ہے۔ اس لئے میں نے پاکیشیا کا سیٹ اپ مکمل طور پر آف کر دیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ پاکیشیا ہیڈ کوارٹر کو فوری طور پر کیمو فلاج کر دو۔ یہ عمران یقیناً ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں سائٹ ون پر آئے گا۔ اسے وہاں سے کسی قسم کا کلیو نہیں ملنا چاہئے۔ اوور“...... اسمتھ نے کہا۔

”لیکن باس یہاں تو ماسٹر پراجیکٹ پر انتہائی اہم کام ہو رہا ہے۔ سارا کام فوری طور پر ختم کرنا ہو گا۔ اوور“...... دوسری طرف سے ڈبل ون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ بند کر دو۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ ہیڈ کوارٹر ہی ختم ہو جائے۔ جب عمران واپس چلا جائے گا تو ہم اسے دوبارہ شروع کر

دیں گے۔ اوور“...... اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن باس۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ اس آدمی کا ہی خاتمہ کر دیا جائے۔ اوور“...... ڈبل ون نے جھجکتے ہوئے کہا۔

”جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ڈبل ون۔ عمران کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس عمران کے ختم ہوتے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس فوری طور پر حرکت میں آجائے گی اور پھر نہ صرف ہمارا پاکیشیا کا سیٹ اپ بلکہ بھاٹان کا سیٹ اپ بھی ختم ہو جائے گا۔ اس لئے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو۔ اوور“...... اسمتھ نے اس بار سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ لیکن کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ سپیشل انڈر گراؤنڈ ٹنل کے ذریعے اس پراجیکٹ کو بھاٹان سیکشن میں ٹرانسفر کر دیں۔ اس کام میں زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے لگ جائیں گے لیکن اس طرح کام تو ہوتا رہے گا۔ اوور“...... ڈبل ون نے کہا۔

”کیا ایسا ممکن ہے“...... اسمتھ نے پوچھا۔

”یس باس“...... ڈبل ون نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ایسا کر لو۔ لیکن پھر وہاں کسی قسم کا کوئی کلیو باقی نہیں رہنا چاہئے۔ کیونکہ اگر اس عمران کو معمولی سا کلیو بھی مل گیا تو وہ بھاٹان بھی پہنچ جائے گا۔ اوور“...... اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں باس۔ پاکیشیا ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر سیلڈ

کر دیا جائے گا۔ اوور“...... ڈبل ون نے کہا۔

”اوکے۔ ابھی سے کام شروع کر دو۔ اوور اینڈ آل“...... اسمتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

”ایس ون بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”اسمتھ بول رہا ہوں“...... اسمتھ نے کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”میں نے ڈبل ون کو استاد جیدے کے کلنگ آرڈرز دیئے تھے اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو بموں سے اُڑانے کا حکم دیا تھا۔ اس کا مجھے ابھی فون آیا ہے کہ اس نے میری ہدایات پر عمل کر دیا ہے اور استاد جیدے کو ہلاک کر کے اس کا ہیڈ کوارٹر بموں سے اُڑا دیا ہے۔ تم فوری طور پر معلوم کرو کہ ڈبل ون نے مجھے جو اطلاع دی ہے وہ درست ہے یا نہیں“...... اسمتھ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ میں معلوم کرتا ہوں“...... ایس ون نے کہا تو اسمتھ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”اسمتھ بول رہا ہوں“...... اس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ایس ون بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایس ون کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''......اسمتھ نے پوچھا۔

''ڈبل ون نے آپ کو درست رپورٹ دی ہے باس۔ اس نے استاد جیدے کو ہلاک کر دیا ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر بھی مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے''...... دوسری طرف سے ایس ون نے کہا تو اسمتھ کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''اوکے''...... اسمتھ نے کہا اور پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

عمران اور اس کے ساتھی نواب عظمت صاحب کی قدیم طرز تعمیر کی حامل وسیع و عریض لیکن انتہائی شاندار حویلی کے بڑے کمرے میں موجود تھا۔ حویلی میں آنے سے پہلے وہ سب اس جنگل میں گئے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے جنگل کی چیکنگ کی تھی جسے ہارڈ ماسٹر گروپ کا باس بلیک ڈریگن ، نواب صاحب سے ہر صورت میں خریدنا چاہتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس جنگل کا ایک ایک حصہ چھان مارا تھا لیکن وہاں انہیں ایسا کوئی سراغ نہ ملا تھا جس سے انہیں اس بات کا اندازہ ہو سکتا ہو کہ وہاں کوئی ایسا غیر قانونی کام کیا جا رہا تھا جسے مستقل طور پر چھپانے کے لئے بلیک ڈریگن، نواب صاحب سے یہ جنگل خریدنا چاہتا ہو۔ وہ سب ابھی اس جنگل کا دورہ کر کے آئے تھے۔ نواب صاحب کا ایک ملازم انہیں گیسٹ روم میں بٹھانے کے بعد نواب صاحب اور میگی

کو ان کی آمد کی اطلاع دینے گیا ہوا تھا۔ عمران کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔

''باس''...... اچانک ٹائیگر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کچھ کہنا چاہتے ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات دیکھ کر اس میں بات کرنے کی ہمت نہ ہو رہی تھی اسی لئے وہ جھجک رہا تھا۔

''کہو۔ کیا بات ہے''...... عمران نے کہا۔

''باس ۔ استاد جیدے کی موت اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے سارا سیٹ اپ ہی ختم کر دیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں اور اس جنگل میں بھی کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی جس سے معلوم ہوتا کہ ان لوگوں کا وہاں اڈہ ہے اور یہی بات مجھے کھٹک رہی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہو سکتا ہے باس کہ ابھی انہوں نے وہاں اڈہ نہ بنایا ہو۔ پہلے وہ اسے خریدنا چاہتے ہوں اور پھر وہاں اپنا اڈہ قائم کرنا چاہتے ہوں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''نہیں۔ نواب صاحب کافی طویل عرصہ کے بعد واپس آئے

ہیں۔ ایسے لوگ ان کی آمد کا انتظار نہیں کر سکتے اور جس انداز میں یہ سارا سیٹ اپ ختم کیا گیا ہے اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے صرف ہمارے خوف کی وجہ سے اسے وقتی طور پر آف کر دیا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن باس۔ یہ سب تو عام سے غنڈے ہیں۔ انہیں بھلا آپ کے متعلق کیسے معلومات مل سکتی ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ یہی بات تو مجھے کھٹک رہی ہے۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ اس کے پس منظر میں ہیں انہیں میرے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے اور یہ لوگ نہیں چاہتے کہ میں یا پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے کام میں مداخلت کرے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ معاملات ہماری توقع سے کہیں زیادہ گہرے ہیں''...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور نواب صاحب اور میگی اندر داخل ہوئے عمران ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اور ظاہر ہے اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

''بیٹھو۔ بیٹھو۔ میں شرمندہ ہوں کہ میری وجہ سے تم لوگوں کو خاصی پریشانی اٹھانی پڑی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمہاری وجہ سے اب مجھے خاصا اطمینان ہو گیا ہے''...... نواب صاحب نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ ہم نے ان کا مکمل بندوبست کر دیا ہے۔ اب وہ لوگ آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہ کر سکیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ مجھے میگی نے ساری تفصیلات بتا دی ہیں کہ تم کس طرح ان لوگوں سے نمٹتے ہو۔ مجھے یہ سن کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ تم نے واقعی بہت بہادری کا ثبوت دیا ہے اور مجھے تم جیسے بہادر اور جی دار نوجوان بے حد پسند ہیں''...... نواب صاحب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شکریہ نواب صاحب''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''شکریہ تو مجھے تمہارا ادا کرنا چاہئے۔ تم نے واقعی میری مدد کی ہے''...... نواب صاحب نے کہا۔

''چلیں سمجھ لیں کہ میں نے جو شکریہ کہا ہے وہ میرے لئے آپ کی طرف سے ہے''...... عمران نے کہا تو نواب صاحب کے ساتھ میگی بھی ہنس پڑی۔

''تم واقعی شریر ہو''...... نواب صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اب آپ کا پروگرام کیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پروگرام کیا ہونا ہے۔ میں جلد ہی تمہارے ڈیڈی سے ملوں گا۔ اس کے بعد کوئی پروگرام طے کر لیں گے''...... نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ان کے ساتھ بیٹھی ہوئی میگی کے

چہرے پر جگمگاہٹ سی بکھر گئی۔

''ڈیڈی کی بجائے اگر آپ اماں بی سے ملیں گے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ڈیڈی تو دوسری شادی کے سخت خلاف ہیں لیکن اماں بی بہرحال ماں ہیں اور مائیں اپنے شوہروں کو دوسری شادی نہیں کرنے دیتیں لیکن اپنے بیٹوں کی دو چھوڑ چار چار شادیوں کی حسرت دل میں لئے رہتی ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو نواب صاحب کے ساتھ ساتھ میگی بھی چونک پڑی۔ ان دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''دوسری شادی۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کس کی دوسری شادی کی بات کر رہے ہو''...... نواب صاحب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اپنے علاوہ میں کسی اور کی بھلا کیوں بات کروں گا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کک۔ کک کیا تم واقعی شادی شدہ ہو''...... میگی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''اس وقت جیب میں نکاح نامہ نہیں ہے ورنہ دکھا دیتا''۔ عمران نے جواب دیا۔

''اچھا تو تم شادی شدہ ہو''...... نواب صاحب کے چہرے پر قدرے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''جی ہاں۔ اب کیا کہوں۔ آپ بہرحال اماں بی سے ملیں گے

تو وہ آپ کو تفصیل بتا دیں گی“...... عمران نے قدرے شرمیلے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ لیکن میں اپنی بیٹی کی شادی کسی ایسے شخص سے ہرگز کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں جو پہلے ہی شادی شدہ ہو۔ مجھے نہیں کرنی تم سے مگی کی شادی“...... نواب صاحب کے لہجے میں شدید تلخی ابھر آئی تھی۔

”تو پھر یہ عبدالعلی ، جوزف اور جوانا ہیں یہ تینوں کنوارے ہیں۔ مگی کے لئے یہ تینوں بھی ہاں کرنے کے لئے تیار ہیں بس ان کے تین بار ہاں کرنے سے پہلے آپ کی ایک ہاں کرنے کی ضرورت ہے“...... عمران نے کہا تو نواب صاحب بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یو نانسنس۔ تم۔ تم یہاں میرے ہی گھر میں بیٹھ کر مجھ سے ایسی بات کر رہے ہو۔ تم نے کیا میری بیٹی کو لاوارث سمجھ رکھا ہے۔ میں ابھی زندہ ہوں۔ اگر تم یہاں میرے مہمان نہ ہوتے تو میں تمہیں گولی مار دیتا۔ نکل جاؤ یہاں سے ابھی اور اسی وقت۔ جاؤ دور ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے فوراً۔ اسی وقت اور خبردار۔ اگر آئندہ تم نے ادھر کا رخ بھی کیا۔ آئی سے گٹ آؤٹ فرام مائی ہاؤس۔ جاؤ۔ ورنہ تو میں تمہیں گولی مار دوں گا“...... نواب صاحب نے غراتے ہوئے کہا۔ غصے سے اس بری طرح کانپ رہے تھے

جیسے انہیں رعشہ ہو گیا ہو۔

”ڈیڈی۔ ڈیڈی پلیز۔ آپ کا بلڈ پریشر۔ پلیز۔ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھیں۔ پلیز ڈیڈی۔ میری بات سنیں۔ عمران صاحب مذاق کر رہے ہیں۔ ان کی کوئی شادی نہیں ہوئی ہے“...... مگی نے باپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”نہیں مس مگی۔ میری بھلا کیا جرأت کہ میں بزرگوں کے ساتھ مذاق کروں۔ ویسے آخر اس میں ہرج ہی کیا ہے۔ عبدالعلی اچھا اور شریف لڑکا ہے۔ اسی طرح جوزف اور جوانا بھی“...... عمران نے کہا۔

”یو شٹ اَپ نانسنس اینڈ آئی سے گٹ آؤٹ۔ گٹ آؤٹ فرام مائی ہاؤس“...... نواب صاحب نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت دھڑام سے کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کی حالت واقعی تیزی سے بگڑتی چلی جا رہی تھی۔

”ڈیڈی۔ ڈیڈی۔ پلیز۔ ڈیڈی“...... مگی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ عمران نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے جگ سے گلاس میں پانی ڈالا اور آگے بڑھ کر اس نے نواب صاحب کے منہ سے پانی کا گلاس لگا دیا۔ نواب صاحب نے لاشعوری طور پر اس طرح پانی پینا شروع کر دیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے اور پانی جیسے ہی ان کے حلق سے اترا ان کی تیزی سے بگڑتی ہوئی حالت دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گئی۔

’’آئی ایم سوری مس میگی۔ ہم واپس جا رہے ہیں۔ جو حقیقت تھی وہ میں نے بتا دی ہے۔ میں ایسی باتیں چھپانے کا عادی نہیں ہوں‘‘...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

’’یو شٹ اَپ نانسنس۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے اپنی حقیقت سمیت۔ جاؤ۔ جاؤ یہاں سے نکل جاؤ‘‘...... میگی نے بھی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن عمران نے پلٹ کر کچھ نہ کہا اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار حویلی سے نکل کر مین روڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

’’باس۔ آپ کو جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ نے مس میگی سے شادی نہیں کرنی تھی تو کسی اور طریقے سے بھی تو انکار کیا جا سکتا تھا‘‘...... ٹائیگر نے قدرے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید عمران کے اس جھوٹ سے دلی تکلیف پہنچی تھی۔

’’تو تمہارا خیال ہے کہ میں نے جھوٹ بولا ہے‘‘...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’تو۔ تو۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ مگر آپ کی شادی۔ کیا مطلب باس‘‘...... ٹائیگر بری طرح گڑبڑا گیا تھا۔

’’تو کیا ہوا۔ کیا مردوں کی دوسری شادیاں نہیں ہوا کرتیں۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی‘‘...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

’’باس کیا واقعی آپ نے شادی کر رکھی ہے۔ مگر ہمیں تو آج

تک معلوم ہی نہیں ہوا‘‘...... اس بار جوزف کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

’’تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں نے شادی کر رکھی ہے۔ میں خفیہ شادی کا قائل ہی نہیں ہوں۔ میرے نقط نظر سے خفیہ شادی کو شادی کہا ہی نہیں جا سکتا۔ شادی کا مطلب ہی یہی ہے کہ اسے کھلے عام کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کا علم ہو سکے‘‘...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’تو پھر آپ نے دوسری شادی کی بات کیوں کی‘‘...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جوانا اور ٹائیگر خاموش تھے۔

’’اس لئے کہ دوسری شادی ہو سکے‘‘...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

’’دوسری شادی تو تب ہی ہو سکتی ہے جب پہلی شادی ہو چکی ہو‘‘...... جوزف بھی بحث پر اتر آیا تھا۔

’’پہلی شادی اگر نہ ہو سکے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ آدمی دوسری شادی ہی نہ کرے‘‘...... عمران نے جواب دیا تو جوزف کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ عمران بیک مرر میں اس کے چہرے پر نظر آنے والی شدید حیرت کو بخوبی دیکھ رہا تھا۔

’’کیا۔ کیا مطلب باس۔ ابھی آپ کی پہلی شادی نہیں ہوئی اور آپ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ یہی مطلب ہے نا۔ مگر‘‘۔ جوزف نے اٹک اٹک کر کہا۔ شاید شدید حیرت کی وجہ سے وہ پوری

طرح اپنی بات نہ کر پا رہا تھا۔

''میں سمجھ گیا ہوں باس نے نواب صاحب اور میگی سے جان چھڑانے کے لئے دوسری شادی کی بات کر دی ہے''...... ٹائیگر عمران کے بات کرنے سے پہلے ہی بول پڑا۔

''میں نے تو آفر کر دی تھی کہ پہلی شادی کے تین امیدوار موجود ہیں۔ لیکن اب کیا کروں۔ تمہاری قسمت میں پہلی شادی نہیں ہے اور میری قسمت میں دوسری''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''باس۔ اگر نواب صاحب جوزف یا جوانا کو داماد بنانے پر تیار ہو جاتے تو پھر''...... ٹائیگر نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیا۔ کم از کم چھوہارے تو کھانے کو ملتے۔ اب تو چھوہارے کھانے کو بھی ترس گئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ماسٹر۔ اب اس ہارڈ ماسٹر کا کیا ہو گا''...... جوانا نے اچانک کہا وہ شاید موضوع بدلنا چاہتا تھا۔

''ہونا کیا ہے۔ ٹائیں ٹائیں فش۔ اماں بی کو جا کر رپورٹ دے دوں گا کہ نواب صاحب اور میگی کے پیچھے غنڈے لگے ہوئے ہیں کیونکہ میگی یونیورسٹی میں مارشل آرٹ کی چیمپیئن ہے اور اماں بی کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ آئندہ وہ میگی کا نام سننا بھی گوارہ نہ کریں گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیوں باس۔ مارشل آرٹ کا چیمپیئن ہونا بری بات تو نہیں ہے''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارے لئے نہیں ہے۔ لیکن اماں بی کے لئے تو کسی کنواری لڑکی کا تیز قدم اٹھا کر چلنا بھی جرم ہوتا ہے جبکہ مارشل آرٹ کی چیمپیئن لڑکی تو ظاہر ہے ہوا میں اچھل اچھل کر ہاتھ پیر چلاتی ہو گی اور مردوں سے بھی لڑتی رہی ہو گی اور وہ بھی فرنگیوں کے ملک میں''...... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو اس کا مطلب ہے کہ اب آپ اس ہارڈ ماسٹر کے بارے میں مزید کوئی اقدام نہیں کرنا چاہتے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹائیگر نے کہا۔

''کیا اقدام کیا جائے۔ استاد جیدا اپنے ہیڈ کوارٹر سمیت ختم ہو گیا۔ جنگل خالی پڑا ہوا ہے۔ ٹائیگر جنگل چھوڑ کر شہر میں آ بسا ہے۔ نواب صاحب نے ہمیں اپنی حویلی سے شٹ اپ کرا کر گٹ آؤٹ کر دیا ہے۔ اب مزید کرنے کے لئے کیا باقی رہ گیا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پھر بھی استاد جیدے کا اس طرح ہلاک ہونا اور اس کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہونا میرے حلق میں نہیں اتر رہا''...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو اپنے حلق کا علاج کراؤ۔ تر چیزیں کھایا کرو جو آسانی سے

حلق میں اتر سکیں۔ ہارڈ چیزیں تو ویسے ہی حلق میں پھنس جاتی ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس معاملے میں عمران کے ذہن میں ابھی تک کوئی لائحہ عمل واضح نہیں ہو سکا ہے اس لئے وہ ان باتوں سے اجتناب برت رہا ہے اس لئے اس نے بھی خاموش ہو جانے میں ہی عافیت جانی۔

سوپر فیاض اپنے دفتر میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو سوپر فیاض نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... سوپر فیاض نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ چونکہ وہ انٹر کام پر بات کر رہا تھا اس لئے اس نے اپنا نام اور عہدہ بتانے سے گریز کیا تھا ورنہ اس کی عادت تھی کہ وہ اپنا پورا تعارف نام، عہدہ اور محکمے سمیت ضرور کراتا تھا۔

”میرے دفتر میں آ جاؤ“...... دوسری طرف سے عبدالرحمٰن کی سخت اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

”یس سر۔ ابھی آیا سر“...... سوپر فیاض نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے فائل بند کی اور اسے میز کی دراز میں رکھ کر وہ اٹھا۔ میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی پی کیپ اٹھا کر اس نے اپنے سر پر رکھی اور اسے ایڈجسٹ کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا

دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سر عبدالرحمٰن کے وسیع و عریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں داخل ہو رہا تھا۔

"یس سر"...... سوپر فیاض نے میز کے قریب جا کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سر عبدالرحمٰن کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو"...... سر عبدالرحمٰن نے خشک لہجے میں کہا اور سوپر فیاض خاموشی سے سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چونکہ اسے سر عبدالرحمٰن کے ساتھ کام کرتے ہوئے طویل عرصہ گزر گیا تھا اس لئے وہ اب ان کے موڈ کو اچھی طرح پہچانتا تھا اور اس کی ریڈنگ کے مطابق اس وقت سر عبدالرحمٰن خاصے غصے میں تھے اس لئے اس نے خاموشی سے کرسی پر بیٹھنے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔ سر عبدالرحمٰن چند لمحے غور سے سوپر فیاض کو دیکھتے رہے۔ ان کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور آنکھوں سے انتہائی سختی کے تاثرات ظاہر ہو رہے تھے۔

"تم عمران کے دوست ہو"...... سر عبدالرحمٰن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ مگر......" سوپر فیاض نے کہنا چاہا۔

"اگر مگر چھوڑو۔ جو پوچھوں اس کا جواب دو"...... سر عبدالرحمٰن نے غرا کر کہا۔

"یس سر"...... سوپر فیاض نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران تم سے ہر بات شیئر کرتا ہے"...... سر عبدالرحمٰن نے اسی انداز میں پوچھا۔

"ہر بات تو نہیں لیکن وہ کچھ چھپاتا بھی نہیں ہے مجھ سے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"تب پھر اس نے تمہیں یقیناً یہ بھی بتایا ہو گا کہ اس نے شادی کر لی ہے"...... سر سلطان نے کہا تو سوپر فیاض یکلخت اچھل پڑا۔

"عمران نے شادی۔ کک کک۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تمہارے انداز سے پتہ چل رہا ہے کہ یہ بات سچ ہے۔ تو تم نے عمران کی شادی کے بارے میں مجھے کیوں نہیں بتایا تھا"...... اچانک سر عبدالرحمٰن نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"جج۔ جی۔ جی۔ شادی۔ کیا مطلب۔ عمران کی شادی۔ کیسی شادی"...... سوپر فیاض کے لئے سر عبدالرحمٰن کا یہ سوال اس قدر غیر متوقع تھا کہ حیرت کی شدت سے اس کے منہ سے فقرہ ہی درست طور پر نہ نکل رہا تھا۔

"بولو۔ جواب دو۔ تم جانتے تھے مگر تم نے مجھے اس راز سے کیوں آگاہ نہیں کیا تھا بولو"...... سر عبدالرحمٰن نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر جناب۔ اس نے تو شادی ہی نہیں کی۔ وہ۔ وہ تو

ابھی تک غیر شادی شدہ ہے''...... سوپر فیاض نے حیرت کی شدت سے اٹک اٹک کر بولتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ تم جانتے ہو کہ مجھے جھوٹ سے کس قدر نفرت ہے اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ میں جھوٹ بولنے والے کی زبان اس کے حلق سے کھینچ لیا کرتا ہوں۔ اس لئے یہ میری طرف سے لاسٹ وارننگ ہے۔ جو سچ ہے وہ بتا دو۔ کب شادی کی ہے اس نے اور وہ لڑکی کون ہے۔ اس کا بیک گراؤنڈ کیا ہے۔ مجھے ساری تفصیل بتاؤ۔ ابھی اور اسی وقت''...... سرعبدالرحمٰن نے غراتے ہوئے کہا۔

''لل لل۔ لیکن مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں جناب۔ اس نے شادی نہیں کی۔ آپ کو کسی نے غلط خبر دی ہے''...... سوپر فیاض نے اس بار قدرے سنبھلتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے اپنے آپ کو نہ سنبھالا تو سرعبدالرحمٰن کا غصہ مزید بڑھ جائے گا۔

''شٹ اَپ یو نانسنس۔ عمران نے خود بتایا ہے کہ اس نے شادی کر رکھی ہے''...... سرعبدالرحمٰن نے غراتے ہوئے کہا۔

''اوہ نو سر۔ ایسا نہیں ہے۔ عمران نے کوئی شادی نہیں کی ہے۔ اس نے مذاقاً کہا ہو گا جناب۔ وہ ایسے خطرناک مذاق کرتا رہتا ہے''...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

''نہیں۔ اس نے جس شخصیت سے اور جس ماحول میں بات کی ہے اس ماحول میں وہ مذاق نہیں کر سکتا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اس

نے سچ ہی کہا ہو گا اور اس سچ کے بارے میں تم بھی جانتے ہو اس لئے میرے سامنے کھل جاؤ۔ یہی تمہارے حق میں اچھا ہو گا۔ سمجھے تم''...... سرعبدالرحمٰن نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں جناب۔ اگر اس نے واقعی شادی کی ہوتی چاہے وہ کس قدر خفیہ بھی ہوتی تب بھی کم از کم مجھے تو ضرور معلوم ہو جاتا''...... سوپر فیاض نے انتہائی بے بس سے لہجے میں کہا۔ سرعبدالرحمٰن اس کی طرف انتہائی گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''ہونہہ۔ تمہارا لہجہ تو بتا رہا ہے کہ تم واقعی سچ بول رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نانجار نے تمہیں بھی اس راز سے آگاہ نہیں کیا کہ اس نے شادی کر رکھی ہے۔ ٹھیک ہے تم جاؤ۔ اب میں خود اس سے نمٹ لوں گا''...... سرعبدالرحمٰن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''لل لل۔ لیکن جناب اگر......'' سوپر فیاض نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

''جاؤ۔ اب میں مزید کوئی بات نہیں سننا چاہتا۔ جاؤ یہاں سے اور خبردار عمران کو اس بات کا پتہ نہیں چلنا چاہئے کہ میں نے اس کی شادی کے سلسلے میں تم سے کوئی بات کی ہے۔ اگر مجھے معلوم ہوا کہ تم نے اسے کچھ بتایا ہے تو تمہارا انجام برا ہو گا''...... سرعبدالرحمٰن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور سوپر فیاض کان دبائے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''سنو''...... اچانک عقب سے سر عبدالرحمٰن کی آواز سنائی دی اور سوپر فیاض تیزی سے مڑا اور واپس میز کی طرف آ گیا۔

''بیٹھو''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا اور سوپر فیاض دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''عمران کو میرے سامنے فون کرو اور اس سے معلوم کرو کہ اس نے کب شادی کی ہے اور کس سے کی ہے۔ معلوم کرو۔ ابھی معلوم کرو میرے سامنے''...... سر عبدالرحمٰن نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ جب تک مجھے اصل واقعات کا علم نہ ہوگا۔ میں اس سے کیسے پوچھ سکتا ہوں۔ وہ تو الٹا میرا مذاق اڑانا شروع کر دے گا''...... سوپر فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ تمہیں پس منظر معلوم ہونا چاہئے تاکہ تم اصل بات اگلوا سکو۔ سنو۔ میرے ایک عزیز ہیں نواب عظمت علی خان۔ ان کی جاگیر ہاشم پور کے قریب ہے۔ ان کی ایک ہی بیٹی ہے جو ایکریمیا کی کسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ نواب صاحب بھی مستقل طور پر ایکریمیا میں ہی رہتے ہیں۔ گزشتہ دنوں وہ اپنی بیٹی کے ساتھ کوٹھی آئے تھے جہاں عمران کی اماں بی نے اس لڑکی کو عمران کے لئے پسند کر لیا۔ عمران ان دنوں دارالحکومت میں موجود نہ تھا اس لئے اسے نواب صاحب سے نہ ملوایا جا سکا۔ مجھے بھی یہ رشتہ پسند تھا۔ اس لئے میں نے بھی حامی بھر لی چنانچہ عمران کی واپسی پر اس کی اماں بی نے اسے حکم دیا کہ وہ جا کر نواب عظمت علی خان سے ملے تاکہ اگر نواب صاحب اسے پسند کر لیں تو بات آگے بڑھائی جا سکے اور نواب صاحب کا ابھی تھوڑی دیر پہلے فون آیا ہے۔ وہ بے حد غصے میں تھے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ عمران ان سے ملا تھا۔ اس کے ساتھ دو حبشی اور ایک مقامی آدمی تھا جس کا نام اس نے عبدالعلی بتایا تھا۔ نواب صاحب نے عمران کو پسند کر لیا لیکن عمران نے انہیں بتایا کہ اس کی شادی ہو چکی ہے اور اس نے نواب صاحب کو ان سیاہ فاموں اور مقامی ساتھی میں سے کسی کے ساتھ ان کی بیٹی کی شادی کی آفر کر دی جو ظاہر ہے نواب صاحب کی انتہائی توہین تھی چنانچہ نواب صاحب نے اسے حویلی سے نکال دیا اور اب انہوں نے مجھے فون کیا ہے اور اپنی انتہائی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ ظاہر ہے عمران نواب صاحب سے جھوٹ تو نہیں بول سکتا۔ اس نے لازماً خفیہ طور پر شادی کر رکھی ہے۔ میرا خیال تھا کہ تم یقیناً اس راز سے واقف ہو گے۔ اس لئے میں نے تمہیں بلوایا تھا''...... سر عبدالرحمٰن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔

''جناب۔ پھر تو سو فیصد عمران نے نواب صاحب کے سامنے غلط بیانی کی ہے۔ وہ شادی کے نام سے بھاگتا ہے اور شادی کی پابندیوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنا چاہتا ہے اور اسے یہ بھی

معلوم ہے کہ نواب صاحب نے اگر ہاں کر دی تو پھر بڑی بیگم صاحبہ کی وجہ سے اسے نواب صاحب کی بیٹی سے مجبوراً شادی کرنا پڑے گی۔ اس لئے اس نے نواب صاحب سے یہ بات کر دی تاکہ نواب صاحب خود ہی انکار کر دیں''...... سوپر فیاض نے واقعی انتہائی دانشمندانہ انداز میں تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ عمران کی رگ رگ سے واقف تھا اس لئے اس کا تجزیہ بھی سو فیصد درست تھا۔

''ہونہہ۔ تمہاری بات درست ہوسکتی ہے۔ لیکن اس طرح اس نے ہماری توہین کی ہے اور اب جب اس کی اماں بی کو معلوم ہو گا تو وہ علیحدہ قیامت برپا کر دیں گی۔ اگر اس نے شادی نہیں کرنی تھی تو انکار کرنے کے اور بھی طریقے تھے۔ ایسی بات اس نے کیوں کی''...... سر عبدالرحمٰن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ وہ بڑی بیگم صاحبہ کو خود ہی منا لے گا۔ وہ ایسے کاموں میں ماہر ہے''...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ وہ مان جائیں۔ انہوں نے ایک قیامت برپا کر دینی ہے۔ نانسنس۔ قطعی احمق ہے یہ لڑکا اپنے ساتھ ساتھ میری جان بھی عذاب میں ڈال دے گا۔ تم جاؤ''...... سر عبدالرحمٰن نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیو اٹھایا اور تیزی سے نمبر ملانے شروع کر دیئے سوپر فیاض نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور دروازہ کھولتے ہی باہر نکل گیا۔ اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔

''جی صاحب''...... دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ملازم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بیگم صاحبہ سے بات کراؤ''...... سر عبدالرحمٰن نے سخت لہجے میں کہا۔

''ج۔ جی صاحب۔ ہولڈ کریں صاحب''...... دوسری طرف سے ملازم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے۔ یہ فون کرنے کا کون سا وقت ہے۔ جانتے نہیں یہ میری عبادت کا وقت ہے اور میں وظیفہ پڑھ رہی تھی''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے عمران کی اماں بی کی آواز سنائی دی۔

''تم نے عمران کو نواب عظمت علی خان کے پاس بھجوایا تھا۔ کیا وہ وہاں گیا ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے لہجے کو دھیما رکھتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اپنی بیگم کے مزاج سے آشنا تھے۔

''ہاں گیا ہے۔ لیکن اب اس نواب اور اس کی بیٹی کا نام آئندہ میرے سامنے مت لینا۔ وہ موئے کافروں کے ملک میں رہ رہ کر خود بھی بے شرم اور بے حیا ہو چکے ہیں اور مجھے بے حیا لوگوں کا نام سننا بھی گوارا نہیں ہے بس''...... عمران کی اماں بی کے لہجے میں بے حد غصہ تھا۔

''بے حیا۔ کیا مطلب۔ وہ بے حیا کیسے ہو گئے''...... سر عبدالرحمٰن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نواب کی لڑکی میگی فوجی لڑائیاں لڑتی ہے۔ کنواری لڑکی ہو کر مردوں کے سامنے اچھلتی کودتی ہے۔ بے حیا کہیں کی اور پھر وہ فخر سے کہتی ہے کہ وہ اس کی چیمپین ویمپئین ہے۔ ہونہہ۔ کیا زمانہ آ گیا ہے۔ شرم و حیا تو نام کی نہیں رہی آج کی لڑکیوں میں۔ مجھے ایسی لڑکیاں سخت ناپسند ہیں۔ اس لئے بھول جائیں آپ اس لڑکی کو عمران کے لئے میں کوئی اور لڑکی ڈھونڈوں گی مجھے ایسی بے شرم لڑکی نہیں چاہئے جو اچھل اچھل کر مردوں کا بھی مقابلہ کرتی ہوں''...... عمران کی اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''فوجی لڑائیاں لڑتی ہے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ وہ تو یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ وہ فوجی لڑائیاں کیسے لڑنے لگ گئی''۔ سر عبدالرحمٰن نے حیرت بھرے اور الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ کیا ہوتا ہے موا آرٹ۔ وہ فوجی آرٹ۔ مرشل، نرشل آرٹ۔ وہ لڑتی ہے''...... عمران کی اماں بی نے کہا۔

''اوہ۔ کہیں تمہارا مطلب مارشل آرٹ سے تو نہیں''...... سر عبدالرحمٰن نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ وہی۔ اب بھلا تم خود سوچو۔ میں ایسی لڑکی کو کیسے بہو بنا سکتی ہوں جو غیر مردوں کے سامنے اچھلتی کودتی ہو۔ ان سے لڑتی ہو۔ بے حیا۔ بے شرم۔ لوگوں کے دیدوں کا پانی ہی مر گیا

ہے''...... عمران کی اماں بی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا یہ بات تمہیں عمران نے بتائی ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور میں نے نواب صاحب کو فون کیا تھا۔ وہاں اس بے شرم لڑکی نے فون اٹھایا۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ ہاں وہ اس موئے آرٹ کی چیمپئین ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ ہماری کوٹھی کا دوبارہ کبھی رخ نہ کرے اور سنو۔ تم نے بھی اب آئندہ ان کا نام میرے سامنے نہیں لینا میں نے اپنے بیٹے کا اس موئی سے رشتہ نہیں کرانا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ ہونہہ دنیا میں صرف وہی ایک لڑکی نہیں رہ گئی ہے جس سے میں اپنے چاند سے بیٹے کی شادی کروں۔ میں اس کے لئے سگھڑ اور چاند سی دلہن لاؤں گی''...... عمران کی اماں بی کا غصہ عروج پر پہنچ گیا تھا۔

''عمران نے وہاں جا کر نواب صاحب سے کہا ہے کہ اس نے خفیہ شادی کر رکھی ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ عمران ایسی بات کہہ ہی نہیں سکتا۔ میں اسے جانتی ہوں وہ مجھ سے چھپ کر شادی کر ہی نہیں سکتا ہے اور بے حیا لوگ ہی جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کی شرم، ان کے دیدوں کا پانی جو مر گیا ہے''...... عمران کی اماں بی نے غصے سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور کریڈل پر پٹخنے کی آواز سنائی دی اور سر عبدالرحمٰن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

رسیور کریڈل پر رکھا۔ ان کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات تھے۔ ادھر دفتر میں آتے ہی سوپر فیاض نے کیپ دوبارہ میز کے کنارے پر رکھی اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے فون سیٹ اٹھایا۔ اس کے نچلے حصے میں لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس۔ علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں“...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”ہونہہ۔ تمہاری زبان ابھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتی اگر میں تمہارے ڈیڈی کو بتا دیتا کہ تم نے واقعی خفیہ شادی کر رکھی ہے“...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا تو تمہیں بھی اس بارے میں علم ہو گیا ہے۔ اوہ۔ پھر تو سلمٰی بھابھی سے ملاقات کرنی ہی پڑے گی تاکہ میں بھی انہیں بتا سکوں کہ اس کے سرتاج کی شامیں آج کل ہوٹل منیلا میں کس کے ساتھ رنگین ہو رہی ہیں“...... دوسری طرف سے عمران نے اسی طرح چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ۔ کیا واقعی تم نے شادی کر رکھی ہے“...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”شادی کرنا جرم تو نہیں ہے۔ آخر تم نے بھی شادی کی ہوئی

ہے۔ کیا تم نے بھی جرم کیا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”میں نے کب کہا ہے کہ شادی کرنا جرم ہے لیکن تم نے شادی کر رکھی ہے تو پھر مجھے کیوں نہیں بتایا“...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”سلمٰی بھابھی نے منع کر دیا تھا“...... عمران نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ اس کا تمہاری شادی سے کیا تعلق“...... سوپر فیاض نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بڑا گہرا تعلق ہے۔ آخر وہ میری بھابھی ہیں اور بھابھی ماں جیسی ہوتی ہے اور ہر ماں کو اپنی اولاد کے سر پر سہرا دیکھنے کا بے حد شوق ہوتا ہے“...... عمران کی زبان چل پڑی۔

”ہونہہ۔ تو سلمٰی کو تمہاری شادی کے بارے میں علم ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود پوچھ لوں گا اس سے اور پھر تمہارے ڈیڈی کو تفصیل بتا دوں گا۔ اس کے بعد کیا ہو گا۔ یہ تم اچھی طرح جانتے ہو“۔ سوپر فیاض نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

”تم میری فکر نہ کرو۔ میں تو اماں بی کی پناہ میں ہوں اور یہ پناہ ایسی ہے جہاں ڈیڈی کی پرچھائیں بھی پر نہیں مار سکتیں البتہ جب ڈیڈی کو بتایا جائے گا کہ شادی تم نے اور سلمٰی بھابھی نے ہی کروائی ہے تو پھر تم خود سمجھ سکتے ہو کہ کیا ہو گا“...... عمران نے الٹا دھمکی دیتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”تت تت۔ تم۔ تم شیطان۔ تم سے کچھ بعید نہیں کہ تم یہ سب جھوٹ بول دو۔ ٹھیک ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے تمہاری شادی کے بارے میں کسی سے پوچھنے کی۔ تم نے کی ہے شادی تو خود ہی بھگتو بھی“...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

”دونوں باپ بیٹا ایک جیسے ہیں“...... سوپر فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی کو بجایا تو دوسرے لمحے اردلی کسی جن کی طرح نمودار ہو گیا۔

”کولڈ ڈرنک لے آؤ“...... سوپر فیاض نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور اردلی تیزی سے مڑا اور جس تیزی سے نمودار ہوا تھا اتنی ہی تیزی سے غائب ہو گیا۔ سوپر فیاض نے ایک بار پھر طویل سانس لیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے وہی فائل دوبارہ باہر نکالی جو وہ پہلے پڑھ رہا تھا اور اسے میز پر رکھ کر اسے کھولا ہی تھا کہ انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔ سوپر فیاض نے چونک کر انٹر کام کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”یہ بتاؤ کہ ہارڈ ماسٹر کے بارے میں تم نے کیا انکوائری کی ہے“...... دوسری طرف سے سرعبدالرحمٰن کی پاٹ دار آواز سنائی دی تو سوپر فیاض چونک پڑا۔

”اسی پر کام ہو رہا ہے جناب۔ اس کی فائل میرے سامنے

پڑی ہوئی ہے۔ اس تنظیم کا ایک آدمی عالم شاہ نامی ٹریس ہوا ہے لیکن اس سے بھی صرف اتنی ہی معلومات مل سکی ہیں کہ ہارڈ ماسٹر نامی تنظیم منشیات اور اسلحہ کی اسمگلنگ کا دھندہ کرتی ہے۔ وہ آدمی اس تنظیم کا ایک معمولی سا کیریئر ہے“...... سوپر فیاض نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تیزی سے کام کیا کرو۔ دو ہفتے ہو گئے ہیں تمہیں اس کیس پر کام کرتے ہوئے اور ابھی تک تم ابتدائی معلومات بھی حاصل نہیں کر سکے۔ منشیات اور اسلحہ کے بڑے اڈوں کا سراغ لگاؤ اور وہاں سے کسی ایسے آدمی کو پکڑو جو تمام حالات کو جانتا ہو۔ میں جلد از جلد اس کیس کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ سمجھے“...... سرعبدالرحمٰن نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس سر“...... سوپر فیاض نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو سوپر فیاض نے بھی رسیور رکھ دیا۔

”ہونہہ۔ میرے قبضے میں جن بھوت تو نہیں ہیں کہ اس قدر جلد اس قدر خفیہ تنظیم کا سراغ لگا لوں“...... سوپر فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پردہ ہٹا اور اردلی ہاتھ میں کولڈ ڈرنک کی بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بوتل سوپر فیاض کے سامنے میز پر رکھ دی۔

”سنو۔ اب مجھے ڈسٹرب نہ کرنا۔ سمجھے“...... سوپر فیاض نے

کہا۔

"یس سر"...... اردلی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب جاؤ"...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اردلی تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ ابھی سوپر فیاض نے بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سوپر فیاض بول رہا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"...... سوپر فیاض نے رسیور اٹھا کر بڑے رعب دار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بولو۔ زور زور سے بولو۔ بھلا تمہیں بولنے سے کون منع کر سکتا ہے"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور سوپر فیاض چونک پڑا۔

"مجھے ڈسٹرب مت کرو۔ سمجھے۔ میں اس وقت انتہائی اہم فائل پر کام کر رہا ہوں۔ ایک تمہارے ڈیڈی ہیں کہ کوئی کیس دے کر فوراً ہی پوچھنا شروع کر دیتے ہیں کہ کیا ہوا۔ تنظیم پکڑی گئی کہ نہیں۔ جیسے میرے ماتحت جن بھوت ہوں جو ایک لمحے میں انتہائی خفیہ تنظیموں کا سراغ بھی لگا لیں گے اور انہیں پکڑ بھی لیں گے اور ایک تم ہو کہ سوائے فضول باتوں کے اور مجھے ڈسٹرب کرنے کے اور تمہیں کچھ آتا ہی نہیں"...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے کیا ہوا۔ اس قدر غصہ۔ کس تنظیم کی فائل پر کام

کر رہے ہو۔ یقیناً شراب کی اسمگلنگ کرنے والی کوئی پارٹی ہو گی اور تم نے حسب عادت اس پارٹی سے حصہ وصول کر لیا ہو گا۔ اس لئے تم نے صرف فائل ہی پڑھنی ہے۔ انہیں پکڑنا نہیں ہے۔ کیوں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا"...... عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بکواس مت کرو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اسمگلروں سے حصہ لیتا ہوں۔ میں لعنت بھیجتا ہوں ایسے کاموں پر اور پھر یہ کیس شراب کی اسمگلنگ کا نہیں۔ منشیات اور اسلحہ کی اسمگلنگ کا ہے۔ سمجھے تم"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ پھر تو تمہیں حصہ ڈبل ملتا ہو گا۔ یہ لوگ تمہارے نام کی طرح بڑے فیاض ہوتے ہیں حصہ دینے میں"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ یہاں تنظیم کا ہی اتہ پتہ نہیں مل رہا اور تم میرے حصے کی بات کر رہے ہو۔ نانسنس"...... سوپر فیاض نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ بھلا وہ کون سی تنظیم ہے جس کا تمہیں اتہ پتہ نہیں مل رہا تمہارے متعلق تو مشہور ہے کہ جہاں سے رقم ملنے کی امید ہو۔ تم ایسے لوگوں کو کینچوؤں کی طرح زمین کی گہرائیوں سے بھی گھسیٹ کر باہر نکال لاتے ہو"...... عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ ایک بار کہا ہے کہ میں حصہ نہ لینے والوں پر لعنت بھیجتا ہوں۔ تم پھر وہی بات کر رہے ہو۔ ویسے یہ تنظیم بھی

نجانے کیسی ہے۔ نام بھی اس کا عجیب سا ہے۔ ہارڈ ماسٹر۔ اب بھلا بتاؤ کہ جس تنظیم کا نام ہی ہارڈ ماسٹر ہو۔ اسے میں کیسے ٹریس کروں“......سوپر فیاض نے کہا۔

”ہارڈ ماسٹر۔ کیا مطلب۔ کیا تم واقعی ہارڈ ماسٹر پر کام کر رہے ہو“......اس بار عمران کے لہجے میں حیرت تھی اور سوپر فیاض اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

”ہاں۔ لیکن تم کیوں چونکے ہو۔ کیا تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو“......سوپر فیاض نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”نہ صرف جانتا ہوں بلکہ اس سے ٹکرا بھی چکا ہوں۔ اس کے ایک آدمی کا خاتمہ بھی میری وجہ سے ہوا ہے“......عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ پھر تو تم اس بارے میں یقیناً کافی کچھ جانتے ہو گے۔ پلیز عمران مجھے بتاؤ تاکہ میں تمہارے ڈیڈی کو کسی حد تک مطمئن کر سکوں۔ پلیز۔ بتاؤ مجھے“......سوپر فیاض نے فوراً ہی منت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا اس کی فائل تمہارے پاس ہے“......عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ کیوں“......سوپر فیاض نے کہا۔

”میں خود آ رہا ہوں تمہارے دفتر۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی۔ ویسے فکر مت کرو۔ سپرنٹنڈنٹ سوپر فیاض کے بے شمار کارناموں میں جلد ہی ایک اور کارنامے کا بھی اضافہ ہو جائے گا“......عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ سوپر فیاض کے چہرے پر یکلخت بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران یقیناً اس تنظیم کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہو گا اور اس طرح واقعی اس کے کارناموں میں ایک اور کارنامے کا اضافہ ہو جائے گا اور اب اسے شدت سے عمران کی آمد کا انتظار تھا۔ اس نے مشروب کی بوتل اٹھائی اور بڑے مطمئن انداز میں اسے سپ کرنا شروع کر دیا۔ وہ جانتا تھا کہ عمران نے اگر اس کا مسئلہ حل کر دیا تو سر عبدالرحمٰن کو اس پر جتنا بھی غصہ تھا وہ کافور ہو جائے گا اور عمران اس کے کارنامے میں ایک اور کارنامے کا اضافہ کر کے اسے سر عبدالرحمٰن کا ویل ڈن کا تمغہ ضرور سینے پر سجانے کا موقع دے گا اس لئے وہ بے حد مسرور تھا۔

تنگ سے پہاڑی راستے پر خاکی رنگ کی بڑی سی ایک جیپ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی بلندی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک چھوٹے قد مگر بھاری جسم کا بھاٹانی نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کے جسم پر بھاٹان کا مقامی لباس تھا۔ اس کے دونوں کانوں میں ٹاپس تھے جن میں انتہائی قیمتی ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ سائیڈ سیٹ پر ایک بھاٹانی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کے جسم پر یورپین لباس تھا۔

لڑکی کے چہرے پر انتہائی گہری سنجیدگی نمایاں تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کم عمر ہونے کے باوجود اسے دنیا کا خاصا تجربہ ہو چکا ہو۔ عقبی سیٹ پر دو بھاٹانی نوجوان بیٹھے ہوئے تھے جن کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔

''مزید کتنا فاصلہ رہ گیا ہے کھاٹان''...... لڑکی نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''بس پہنچنے ہی والے ہیں راج کماری جی۔ زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے تک پہنچ جائیں گے''...... نوجوان نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس لڑکی کا ماتحت ہو اور اس کے ساتھ ہی جیپ کی رفتار کچھ اور بڑھ گئی۔ پھر واقعی تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل اور تیز ڈرائیونگ کے بعد جیپ نے ایک موڑ کاٹا اور سڑک چھوڑ کر وہ ایک انتہائی تنگ اور غیر ہموار راستے سے گزرتی ہوئی ایک ڈھلوان سے نیچے اترتی چلی گئی۔ کچھ آگے جا کر پہاڑیوں کے درمیان ایک لکڑی کا بنا ہوا ہٹ نظر آنے لگ گیا۔ جیپ کا رخ اس ہٹ کی طرف ہی تھا۔ ہٹ ویران سا لگتا تھا لیکن جیسے ہی جیپ اس ہٹ کے قریب پہنچ کر رکی۔ لکڑی کے بنے ہوئے اس ہٹ میں سے دو مسلح نوجوان باہر آ گئے۔ یہ دونوں نوجوان بھی بھاٹانی ہی تھے۔

''آئیں راج کماری جی''...... ڈرائیور نے جس کا نام کھاٹان لیا گیا تھا، جیپ کو روک کر لڑکی سے کہا اور لڑکی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی جیپ سے نیچے اتر آئی۔ عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے دونوں بھاٹانی مسلح افراد بھی نیچے اتر آئے۔ کھاٹان بھی نیچے آ گیا تھا پھر وہ ہٹ کے سامنے کھڑے ہوئے مسلح آدمیوں کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ لڑکی اپنے مسلح باڈی گارڈز سمیت وہیں جیپ کے قریب ہی کھڑی رہی۔

''راج کماری اپنے محافظوں سمیت چیف سے ملاقات کے لئے

تشریف لائی ہیں“...... کھاٹان نے ہٹ کر سامنے کھڑے دونوں مسلح افراد کے قریب جا کر قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”راج کماری کا نام“...... ایک مسلح نوجوان نے سرد لہجے میں کہا۔

”چندر مکھی۔ راج کماری چندر مکھی“...... کھاٹان نے کہا۔

”سپیشل کارڈ دکھاؤ“...... اس نوجوان نے سرد لہجے میں کہا۔

”کوئی کارڈ نہیں ہے۔ ریفرنس کے لئے صرف راج کماری چندر مکھی ہی کافی ہے“...... کھاٹان نے جواب دیا۔

”او کے۔ آؤ میرے ساتھ“...... نوجوان نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر ہٹ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”آئیں راج کماری جی“...... کھاٹان نے مڑ کر راج کماری چندر مکھی سے کہا اور راج کماری چندر مکھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی تو دونوں مسلح آدمی بھی اس کے پیچھے چلنے لگے۔ ہٹ کے ایک کمرے میں پہنچ کر انہیں بیٹھنے کے لئے کہا گیا تو کھاٹان اور راج کماری چندر مکھی کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ باڈی گارڈز راج کماری چندر مکھی کے عقب میں کھڑے ہو گئے تھے۔ ان کی تیز نظریں پورے کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ انہیں لے آنے والا نوجوان واپس چلا گیا تھا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ ایکریمی تھا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ اس کے اندر آتے ہی کھاٹان اٹھ کھڑا ہوا جبکہ راج کماری چندر مکھی ویسے ہی کرسی پر بیٹھی رہی۔

”میرا نام گرے ہے اور میں ہارڈ ماسٹر کا چیف ہوں“...... آنے والے اس آدمی نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کرایا اور راج کماری چندر مکھی کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی کھاٹان بھی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

”راج کماری چندر مکھی“...... کھاٹان نے راج کماری چندر مکھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر رسمی فقروں کی ادائیگی شروع ہو گئی۔ چند لمحوں بعد کمرے کا بیرونی دروازہ کھلا اور وہ مسلح نوجوان اندر داخل ہوا جو راج کماری چندر مکھی اور کھاٹان کو یہاں چھوڑ گیا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں تین گلاس رکھے ہوئے تھے جبکہ دوسرے ہاتھ میں شراب کی ایک بڑی سی بوتل تھی۔ اس نے بوتل درمیانی میز پر رکھی پھر ایک ایک گلاس اٹھا کر اس نے راج کماری چندر مکھی، گرے اور کھاٹان کے سامنے رکھے۔ ٹرے کو میز کے نیچے سائیڈ پر لگا کر رکھا۔ پھر بوتل کھولی اور تینوں گلاس شراب سے آدھے آدھے بھر کر اس نے بوتل بند کی اور ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

”لیں راج کماری جی۔ یہ آپ کی آمد کی خوشی میں“...... گرے نے اپنا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

”شکریہ“...... راج کماری چندر مکھی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھا لیا جبکہ ان دونوں کے گلاس

اٹھانے کے بعد کھاٹان نے بھی گلاس اٹھا لیا اور پھر تینوں نے شراب کی ایک ایک چسکی لے کر گلاس واپس میز پر رکھ دیئے۔

''راج کماری چندر مکھی جی۔ آپ کی یہاں آمد بتا رہی ہے کہ شاہ بھاٹان تھنڈر فلیش میں پوری دلچسپی لے رہے ہیں''...... گرے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہم یہاں شاہ کے حکم پر ہی آئے ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شاہ بھاٹان نے اپنی زندگی کا سب سے بہترین فیصلہ کیا ہے راج کماری چندر مکھی جی۔ تھنڈر فلیش کے حصول کے بعد بھاٹان دنیا کا سب سے طاقتور ملک بن جائے گا''...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ ذرا تفصیل سے بتائیں کہ یہ اسلحہ کیسا ہے۔ اس کی طاقت کیا ہے اور آپ اسے تھنڈر فلیش کیوں کہہ رہے ہیں''...... راج کماری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تھنڈر فلیش کی ایک مائیکرو گرام مقدار ریز انتہائی طاقتور بارود کے ایک لاکھ پاؤنڈ سے زیادہ طاقتور ہوگی راج کماری جی۔ اور آپ خود سوچیں کہ جب تھنڈر فلیش کا اسلحہ سامنے آئے گا تو پھر پوری دنیا کے اسلحے کے ذخیرے تھنڈر فلیش کے صرف ایک معمولی سے پسٹل کے سامنے حقیر لگنے لگیں گے۔ ایسی صورت میں تھنڈر میزائل کی طاقت کا آپ خود اندازہ لگا سکتی ہیں''...... گرے نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن ایسے آلات تو تم باآسانی کسی بھی سپر پاورز کے پاس فروخت کر سکتے ہو۔ پھر تم نے بھاٹان حکومت کو کیوں منتخب کیا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور گرے بے اختیار ہنس پڑا۔

''راج کماری چندر مکھی جی۔ سپر پاورز اسلحہ خریدنے کی بجائے اصل فارمولا حاصل کرنے میں دلچسپی لیں گی اور یہ واقعی سپر پاورز ہوتی ہیں۔ ہوگا یہ کہ ہم سب مارے جائیں گے اور فارمولا وہ لے اڑیں گے''...... گرے نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ کیا تم اس تھنڈر فلیش کا عملی تجربہ کرا سکتے ہو تاکہ میں اس سلسلے میں پوری طرح مطمئن ہو جاؤں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ہاں۔ بالکل کرا سکتا ہوں لیکن یہ تجربہ خوفناک تباہی لائے گا۔ اس لئے یہ سوچنا آپ کا کام ہے کہ یہ تجربہ کہاں ہونا چاہئے''۔ گرے نے جواب دیا۔

''اندازاً کس قدر تباہی ہو گی''...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آسمان پر اُڑتے ہوئے کسی بھی ایئر کرافٹ کو منتخب کر لیں پھر آپ تھنڈر فلیش پسٹل سے صرف ایک فائر کریں گی اور یہ ایئر کرافٹ راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جائے گا اور اس میں موجود

مسافروں کا بھی یہی حشر ہوگا''...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیکن ایسا تجربہ یہاں بھاٹان میں تو نہیں کیا جا سکتا''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''جہاں آپ چاہیں یہ تجربہ کر سکتی ہیں۔ کافرستان میں کر لیں یا پاکیشیا میں۔ اگر آپ چاہیں تو بھاٹان کا کوئی پہاڑ بھی راکھ کا ڈھیر بن سکتا ہے''...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ کافرستان کے ساتھ ہمارے انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں اور شاہ بھاٹان بھی اسے پسند نہیں کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ تجربہ پاکیشیا میں کرنا چاہئے''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جیسا آپ چاہیں''...... گرے نے کہا۔

''کیا یہ تجربہ فوری ہو سکتا ہے یا اس میں وقت لگے گا''۔ راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''نہیں۔ جب آپ چاہیں۔ لیکن اس سے پہلے شاہ بھاٹان کو ہمارے ساتھ خریداری کا معاہدہ کرنا ہوگا''...... گرے نے جواب دیا۔

''کیا تمہاری یہ لیبارٹری یہاں بھاٹان میں ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''نہیں۔ وہ بھاٹان میں نہیں ہے بلکہ تابات کی سرحد کے قریب

پاکیشیا میں ہے''...... گرے نے جواب دیا تو راج کماری چندر مکھی چونک پڑی۔

''اوہ۔ پھر یہ کیسے ممکن ہو گا کہ اسلحہ تو پاکیشیا میں تیار ہو اور اس کا خریدار بھاٹان ہو۔ تمہیں یہاں اس کی لیبارٹری قائم کرنا ہو گی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''راج کماری جی۔ آپ تکنیکی معاملات کو نہیں سمجھ سکتیں۔ تھنڈر فلیش کی تیاری کا بنیادی عنصر ایک نایاب دھات ہے جسے سائنسی زبان میں فلونیم فاس کہا جاتا ہے۔ اس دھات کا ایک کافی بڑا ذخیرہ بھاٹان کے اس سرحدی علاقے میں موجود ہے لیکن اس دھات کی ایک خصوصیت ہے کہ اسے صاف کرنے کے لئے مخصوص جڑی بوٹیوں کے رس کی ضرورت ہوتی ہے اور سرحد کے قریب پاکیشیا کے علاقے میں ایک بڑا میدانی جنگل ہے جہاں مخصوص جڑی بوٹیاں وافر تعداد میں موجود ہیں۔ اس لئے اسے صاف کرنے کے لئے خفیہ لیبارٹری اس جنگل میں بنائی گئی ہے۔ یہ مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ ہے۔ چونکہ اس دھات کو صاف کرنے کے فوراً بعد استعمال میں لانا ہوتا ہے اس لئے اس کی تیاری کی لیبارٹری بھی وہیں بنائی جانی ضروری تھی اس لئے ہم نے پاکیشیا میں یہ لیبارٹری بنائی ہے لیکن اس لیبارٹری سے بھاٹان تک ہم نے ایک خفیہ سرنگ بھی بنا لی ہے۔ اس کا سٹور البتہ پاکیشیا کی بجائے بھاٹان میں بنایا گیا ہے''...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ البتہ اس نے

جان بوجھ کر جڑی بوٹیوں کی بات کر دی تھی تاکہ راج کماری لیبارٹری کو بھاٹان میں بنانے کی ضد نہ کرے کیونکہ اس طرح سب کچھ بھاٹان کے تحت آجاتا اور گرے کے خیال کے مطابق یہ بات غلط تھی۔

"لیکن اس پر لاگت تو بے حد آرہی ہو گی۔ آپ نے اس کے لئے سرمایہ کیسے حاصل کیا ہے جبکہ آپ کو کسی ملک کی سرپرستی بھی حاصل نہیں ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو گرے بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کی بات درست ہے راج کماری جی۔ اس پر بے پناہ لاگت آئی ہے اور آرہی ہے۔ اس لئے ہم نے سرمایہ اکٹھا کرنے کے لئے پاکیشیا اور کافرستان دونوں ملکوں میں منشیات اور روایتی اسلحہ کی سپلائی کا ایک بہت بڑا ریکٹ قائم کیا ہے جو ہارڈ ماسٹر کہلاتا ہے۔ اس طرح ہم آسانی سے سرمایہ اکٹھا کر لیتے ہیں ہمارا یہ ریکٹ انتہائی کامیابی سے کام کر رہا ہے"...... گرے نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے میں شاہ سے بات کروں گی۔ پھر آپ کو شاہی محل میں بلایا جائے گا اور آپ سے باقاعدہ سرکاری سطح پر معاہدہ بھی ہو گا اور شاہ سے مشورہ کے بعد اس کے ابتدائی تجربہ کے لئے ٹارگٹ بھی منتخب کر لیا جائے گا۔ ہم پاکیشیا کے کسی مسافر بردار جہاز کو اپنا ٹارگٹ بنائیں گے"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو گرے بے اختیار اچھل پڑا۔

"مسافر بردار طیارہ۔ اوہ اس طرح تو بے شمار افراد لقمہ اجل ہو جائیں گے"...... گرے نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یہی تو میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ طیارے میں موجود افراد کے ساتھ کیا ہوتا ہے اور ان کی موت کا پاکیشیا پر کیا اثر پڑتا ہے۔ جتنی زیادہ ہلاکتیں ہوں گی مجھے اتنی ہی راحت آئے گی کیونکہ میں نے لاشیں تو دیکھی ہیں لیکن جلی ہوئی اور راکھ بنی لاشوں کا نظارہ کبھی نہیں دیکھا"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ اس وقت خونخوار اور بھوکی شیرنی جیسی دکھائی دے رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی یہ خواہش جلد ہی پوری ہو جائے گی"...... گرے نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"خواہش پوری ہو گی تو یہ معاملہ آگے بڑھے گا"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"شکریہ۔ آپ کی ان باتوں نے ہماری بے حد حوصلہ افزائی فرمائی ہے"...... گرے نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور راج کماری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ انہی راستوں پر جیپ میں اُڑی چلی جا رہی تھی جن راستوں سے وہ اس پہاڑی ہٹ میں آئی تھی۔

عمران تیز تیز چلتا ہوا سوپر فیاض کے آفس کی طرف بڑھا۔ اسے دیکھ کر دفتر کے دروازے پر کھڑے اردلی نے اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''کیسے ہو ساحر خان''...... عمران نے اردلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہوں چھوٹے صاحب''...... اردلی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اچھا پھر تو تم واقعی دنیا میں سب سے مضبوط اعصاب کے مالک ہو کہ سوپر فیاض کی براہ راست ماتحتی میں ہونے کے باوجود ٹھیک ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''صاحب سخت ہیں لیکن وہ دل کے بہت اچھے انسان ہیں اور میں ان کے ساتھ واقعی خوش ہوں''...... ساحر خان نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران مسکراتا ہوا دفتر میں داخل ہو گیا۔

''یہ تم اردلی سے کیا باتیں کر رہے تھے''...... سوپر فیاض نے سلام دعا کے بعد فوراً ہی شکایت کرتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کیا اردلی سے باتیں کرنا کوئی جرم ہے جس کی قانون میں سزا بھی موجود ہے''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''جرم نہیں۔ لیکن یہ سب پروٹوکول کے خلاف ہے۔ ویسے بھی انہیں زیادہ منہ لگایا جائے تو یہ سر پر چڑھ جاتے ہیں''...... سوپر فیاض نے منہ بنا کر جواب دیا۔

''تم فکر نہ کرو۔ تمہارے سر پر چڑھ کر کوئی نہیں رک سکتا۔ فوراً ہی پھسل کر واپس اپنی جگہ پہنچ جائے گا''...... عمران نے اس کے آدھے سے زیادہ گنجے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض کے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔

''اگر تمہارا موڈ اس بات پر خراب ہو گیا ہے تو پھر تم سے مزید بات چیت فضول ہے''...... عمران نے منہ بنا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ کہاں جا رہے ہو۔ رکو۔ بیٹھو۔ وہ تو میں ویسے ہی کہہ رہا تھا''...... عمران کو اٹھتے دیکھ کر سوپر فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ذہن میں شاید فوراً یہ بات آ گئی تھی کہ اگر عمران ناراض ہو کر چلا گیا تو پھر ہارڈ ماسٹر کے بارے میں کام آگے نہ بڑھ سکے گا۔

''نہیں۔ تم نے انسانیت کی توہین کی ہے۔ اردلی بھی تمہاری طرح انسان ہے۔ کیا ہوا اگر مقدر سے تم سپرنٹنڈنٹ بن گئے اور

وہ اردلی اور میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں انسانیت کی توہین بہرحال برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے مجھے جانا ہی ہو گا۔ جہاں انسان کی قدر نہیں وہاں میں نہیں رک سکتا''...... عمران نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''میں کب کہہ رہا ہوں کہ وہ جانور ہے لیکن اب انسان ہونے کا مطلب یہ تو نہیں کہ میں اسے کہوں کہ وہ میرے سر پر جوتے مارنے شروع کر دے''...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ویسے تم حقدار تو اسی بات کے ہو۔ لیکن کیا کروں تمہیں دوست کہہ بیٹھا ہوں۔ بہرحال وہ ہارڈ ماسٹر کی فائل کہاں ہے۔ مجھے دکھاؤ''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم اس تنظیم میں کیوں دلچسپی لے رہے ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے''...... سوپر فیاض نے مشروب سپ کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے یہ نام بے حد پسند آیا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اس نام کی ایک تنظیم بنا لوں۔ کرمنل تنظیم جس کے اکاؤنٹ تمہارے اکاؤنٹس کی طرح ہر وقت بھرے رہیں''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا اب تم منشیات اور اسلحہ کا دھندہ کرنا چاہتے ہو''...... سوپر فیاض نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آخر اس میں کیا حرج ہے۔ تم جانتے ہو کہ میری معاشی صورتحال کیا ہے۔ بڑی مشکل سے رو پیٹ کر زندگی کی گاڑی گھسیٹ رہا ہوں۔ فلیٹ تم سے مانگا ہوا ہے۔ سلیمان کی تنخواہوں کا قرض اب اس قدر زیادہ ہو چکا ہے کہ اب اس کی ادائیگی عام طریقے سے ممکن ہی نہیں ہے۔ تمام دکاندار اب مجھے مزید قرض دینے سے انکاری ہو چکے ہیں۔ ڈیڈی سے کچھ مانگنا خودداری کے خلاف ہے۔ ایک تم برے وقتوں میں کام آجاتے تھے لیکن تم نے بھی ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ میں اگر منشیات اور اسلحہ کا دھندہ نہ کروں تو اور کیا کروں''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

''مطلب ہے کہ اب تمہارا رقم مانگنے کا چرخہ پھر چل پڑا۔ دیکھو عمران۔ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ اب میں نے تمام وصولیاں ختم کر دی ہیں۔ اب صرف تنخواہ میں گزارا کر رہا ہوں اور تم جانتے ہو کہ اس مہنگائی کے دور میں تنخواہ میں کس قدر مشکل سے گزارا ہوتا ہے۔ بچے بھی اب بڑے ہو گئے ہیں۔ ان کی ایجوکیشن کا چرخہ بھی بہت بڑھ گیا ہے۔ پھر مہنگائی اور خاص طور پر بجلی وغیرہ کے بلوں نے تو میرے جیسے انسانوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ اس لئے اب میں واقعی تمہاری اس معاملے مین کوئی مدد نہ کر سکوں گا۔ میں مجبور ہوں''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''تو پھر ایسا کرو کہ تم بھی اس دھندے میں میرے ساتھ شریک

ہو جاؤ۔ وارے نیارے ہو جائیں گے۔ نہ پکڑے جانے کا خوف۔ نہ کوئی رکاوٹ۔ بنک میں بیلنس ہی بیلنس‘‘...... عمران نے جواب دیا۔

’’نانسنس۔ تو تم مجھے اب اس قدر گھٹیا سمجھنے لگے ہو کہ میں یہ لعنتی کام کروں گا‘‘...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’چلو تم نہ کرو۔ میں تو کر سکتا ہوں۔ بس تم نے اتنا کرنا ہو گا کہ میری تنظیم کے خلاف حرکت میں نہ آنا۔ باقی میں خود سنبھال لوں گا البتہ تمہیں تمہارا حصہ باقاعدگی سے ملتا رہے گا‘‘...... عمران نے جواب دیا۔

’’ایک وعدہ کر سکتا ہوں‘‘...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

’’کیسا وعدہ‘‘...... عمران نے چونک کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی کیونکہ اسے سو فیصد یقین تھا کہ سوپر فیاض اس کی بھرپور مخالفت کرے گا جبکہ سوپر فیاض مخالفت کی بجائے مدد کا وعدہ کر رہا تھا۔

’’ظاہر ہے منشیات اور اسلحہ کے دھندے میں جب تم پکڑے جاؤ گے تو تمہیں موت کی سزا ہو گی اور تم چونکہ میرے دوست ہو۔ اس لئے میرا وعدہ ہے کہ جب تمہیں پھانسی پر چڑھایا جائے گا تو پھانسی کا لیور جلاد کی بجائے میں خود کھینچوں گا‘‘...... سوپر فیاض نے جواب دیا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

’’گڈ۔ تم نے واقعی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے یہ وعدہ کر کے۔ تمہارے ہاتھوں تختہ دار پر لٹک کر میں یقیناً امر ہو جاؤں گا اور یہاں سے سیدھا جنت الفردوس میں پہنچ جاؤں گا جہاں تمہارے حصے کی حوریں مجھے مل جائیں گی‘‘...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور سوپر فیاض بے اختیار مسکرا دیا پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

’’ویسے میرا ایک کام تو تم کر ہی دو گے موت کا خوفناک لیور کھینچنے سے پہلے‘‘...... عمران نے فائل لیتے ہوئے کہا۔

’’کون سا کام‘‘...... سوپر فیاض نے چونک کر پوچھا۔

’’ظاہر ہے تم قانونی طور پر مجھ سے میری آخری خواہش تو ضرور پوچھو گے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’چلو پوچھ لوں گا۔ پھر‘‘...... سوپر فیاض نے باقاعدہ لطف لیتے ہوئے کہا۔

’’اور میری آخری خواہش صرف اتنی ہو گی کہ تمہارے سٹی بنک کے سپیشل اکاؤنٹس کی تفصیلات ڈیڈی تک پہنچ جائیں۔ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں‘‘...... عمران نے فائل کھولتے ہوئے جواب دیا تو سوپر فیاض اس طرح کرسی سے اچھلا جیسے کرسی میں اچانک طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

’’کک کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سٹی بنک کے سپیشل اکاؤنٹس کا کیا مطلب۔ بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم‘‘...... سوپر فیاض نے بری

طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سٹی بنک نے ایک خصوصی سکیم شروع کی ہے جسے وہ گولڈن سکیم کا نام دیتے ہیں اور اس سکیم میں سب سے بھاری سرمایہ کاری ایک خاتون نے کر رکھی ہے جس کا نام رابعہ ہے اور محترمہ رابعہ تمہاری سالی ہیں اور یہ بھی میں جانتا ہوں کہ اس محترمہ کو ان اکاؤنٹس کے بارے میں علم ہی نہیں ہے۔ ان کے محترم بہنوئی ہی ان کی جگہ دستخط کر دیتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سوپر فیاض کی آنکھیں حیرت اور خوف کے ساتھ تیزی سے پھیلتی چلی گئیں۔

''تت تت۔ تم۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تم۔ تم کہیں جادوگر تو نہیں ہو''...... سوپر فیاض نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''جادوگر ہوتا تو اس طرح تمہارے سامنے بیٹھا اپنی مفلسی اور قلاشی کے رونے نہ رو رہا ہوتا۔ باقی رہی یہ بات کہ مجھے ان سپیشل اکاؤنٹس کا کیسے پتہ چل گیا تو اصل بات یہ ہے کہ ان سپیشل اکاؤنٹس کو کھولنے کے لئے ریفرنس کی ضرورت بھی پڑتی ہے اور ریفرنس کے طور پر میرے ایک دوست کا نام درج ہے اور میرا یہ دوست ہوٹل التاج کا مالک ہے حاکم مرزا۔ بس اس طرح کڑی سے کڑی جڑ گئی''...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تم واقعی جادوگر نہیں، بلکہ جن ہو۔ تم کسی طور پر انسان ہو ہی

نہیں۔ تم سے کچھ نہیں چھپایا جا سکتا۔ میں حاکم مرزا کو گولی مار دوں گا''...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''بے شک مار دینا۔ پھر مجھے وہی وعدہ کرنا پڑے گا جو تھوڑی دیر پہلے تم کر رہے تھے۔ وہی لیور کھینچنے والا''...... عمران نے جواب دیا اور سوپر فیاض نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

''کاش تم میرے دوست نہ ہوتے۔ کاش۔ کاش''...... سوپر فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''دشمن ہوتا تو اب تک ڈیڈی کے پاس تفصیلات پہنچ چکی ہوتیں اور تم یہاں اردلی پر رعب ڈالنے کی بجائے جیل کی کوٹھڑی میں بیٹھے اپنی بے بسی پر تالیاں بجا بجا کر مچھر مار کر تیس مار خان بن بیٹھے ہوتے''...... عمران نے جواب دیا اور سوپر فیاض نے ایک بار پھر طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر بے بسی کے تاثرات جیسے ثبت ہو گئے تھے۔

''ارے ارے۔ اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تم سے حصہ تو نہیں مانگا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض بے اختیار پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اس طرح چونکا جیسے اسے اچانک کوئی خیال آ گیا ہو۔

''اچھا چھوڑو ان باتوں کو۔ یہ بتاؤ کہ کیا واقعی تم نے شادی کر لی ہے''...... سوپر فیاض نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہیں کس نے بتایا ہے''...... عمران نے فائل پر نظریں

دوڑاتے ہوئے کہا۔

''تمہار۔ے ڈیڈی نے''...... سوپر فیاض نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''ڈیڈی نے۔ انہیں کیسے معلوم ہوا''...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی تو سوپر فیاض نے سر عبدالرحمٰن کی طرف سے کال کئے جانے سے لے کر عمران کی اماں بی سے ہونے والی تمام گفتگو کی تفصیل بتا دی تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو نے مجھے بال بال بچا لیا ہے۔ اگر میں اماں بی کو پہلے ہی بریف نہ کر چکا ہوتا تو اس وقت نجانے میں کس حالت سے گزر رہا ہوتا''...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ کیونکہ اسے بھی اندازہ تھا کہ اگر عمران کی اماں بی بگڑ جاتیں تو پھر عمران کی حالت واقعی قابل دید ہوتی۔

''لیکن یہ سب ہوا کیا ہے''...... سوپر فیاض نے پوچھا۔

''اماں بی کی ضد تھی کہ میں ان نواب صاحب سے جا کر ملوں اور حالانکہ میں نے اپنی طرف سے تو پوری کوشش کی کہ نواب صاحب مجھے پسند نہ کریں لیکن شاید وہ بھی اپنی بیٹی کو زبردستی کسی کے سر منڈھنے کے لئے تیار بیٹھے ہوئے تھے اس لئے مجبوراً مجھے یہ بات کرنی پڑی''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن اس میں حرج کیا تھا۔ کر لینی تھی شادی''...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب میں تمہاری طرح خوش قسمت تو نہیں ہوں کہ مجھے سلمٰی بھابھی جیسی نیک، وفا شعار اور حوصلے والی بیوی مل سکے''...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض بے اختیار مسکرا دیا۔

''یہ بات تو ٹھیک ہے۔ سلمٰی واقعی اچھی بیوی ہے''...... سوپر فیاض نے بڑے فخر سے کہا۔

''کیا سلمٰی بھابھی کی رائے بھی معلوم کی ہے کہ اسے تم سے کیا شکایت ہے''...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

''پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے کبھی اسے شکایت کا موقع ہی نہیں دیا''...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کاش تم میرے دوست نہ ہوتے۔ تب میں دیکھتا کہ شکایت کے موقع کا کیا مطلب ہوتا ہے''...... عمران نے کہا اور سوپر فیاض بے اختیار جھینپ کر رہ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی اور سوپر فیاض نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران تمہارے دفتر میں موجود ہے۔ بولو کیا وہ تمہارے ساتھ ہے''...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمٰن کی

آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ یس سر۔ وہ ابھی آیا ہے اور میرے سامنے ہی موجود ہے''...... سوپر فیاض نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اسے فوراً میرے پاس بھیجو''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''لو طلبی ہو گئی۔ اب بھگتو''...... سوپر فیاض نے رسیور رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''کیسی طلبی''...... عمران نے فائل سے نظریں اٹھاتے ہوئے کہا۔ انٹر کام میں چونکہ لاؤڈر نہ تھا اور ویسے بھی وہ فائل کے مطالعے میں مصروف تھا اس لئے وہ نہ سن سکا تھا کہ کس کا فون تھا اور سوپر فیاض نے کیا بات کی ہے۔

''تمہارے ڈیڈی کو اطلاع مل گئی ہے کہ تم میرے دفتر میں موجود ہو۔ انہوں نے تمہیں فوراً طلب کیا ہے''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''اوہ۔ کہیں ڈیڈی تک ہماری باتوں کی رپورٹ تو نہیں پہنچ گئی''...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو سوپر فیاض چونک پڑا۔

''باتیں۔ کون سی باتیں''...... سوپر فیاض نے چونک کر پوچھا۔

''یہی سٹی بنک والے سپیشل اکاؤنٹس والی باتیں''...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض کے چہرے پر یکلخت شدید ترین تشویش کے

تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ پلیز عمران۔ تم میرے دوست ہو۔ پلیز اگر ایسی بات ہو تو انہیں مطمئن کر دینا۔ ورنہ وہ تو میری کھال اتار دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے بلکہ وہ مجھے شوٹ کرنے میں بھی دیر نہیں لگائیں گے۔ مجھے ان سے بچا لو۔ پلیز''...... سوپر فیاض کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

''لیکن کیوں۔ مجھے اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ میں کیوں انہیں مطمئن کروں۔ ویسے بھی تمہارے نام تو اکاؤنٹس نہیں ہیں پھر تم کیوں پریشان ہو''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ سنو۔ پلیز عمران میری بات سنو۔ دیکھو پلیز۔ تم جس طرح کہو گے میں ویسے ہی کروں گا۔ بالکل پکا وعدہ''...... سوپر فیاض نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''چلو التاج میں ڈنر کا وعدہ کر لو۔ پھر بے فکر ہو جاؤ''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض نے فوراً ہی وعدہ کر لیا۔

''او کے۔ تم نے کہیں جانا نہیں۔ میں ڈیڈی سے مل کر واپس آؤں گا پھر اس ہارڈ ماسٹر کے بارے میں بات کریں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ہارڈ ماسٹر کی کامیابی سپرنٹنڈنٹ سوپر فیاض کے کھاتے میں ہی آئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض کا چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا۔ عمران مسکراتا ہوا دفتر سے نکلا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سر عبدالرحمٰن نے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

دروازے پر موجود اردلی نے عمران کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

''ڈیڈی کا موڈ کیسا ہے عبدالکریم''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''خراب ہے''...... عبدالکریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو ڈیڈی ماریں گے۔ ایسا کرو کہ تم میرے ساتھ چلو۔ مجھے اکیلے جاتے ہوئے ڈر لگ رہا ہے''...... عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو عبدالکریم بے اختیار ہنس پڑا۔

''اب اتنا بھی خراب نہیں ہے چھوٹے صاحب''...... عبدالکریم نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے عبدالکریم کی اس بات نے خاصی تقویت دی ہو۔ پھر اس نے اس طرح دروازہ کھولا جیسے وہ اندر جانے سے ڈر رہا ہو۔

''السلام علیکم۔ ڈیڈی۔ کک۔ کک۔ کیا میں اندر آنے کی حسرت، مم مم میرا مطلب ہے خجالت۔ اوہ نہیں۔ جسارت کر سکتا ہوں''...... عمران نے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آؤ۔ اتنی دیر کیوں لگا دی۔ میں نے فوراً آنے کے لئے کہا تھا''...... سر عبدالرحمٰن نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ۔ وہ مجھے باہر عبدالکریم نے روک لیا تھا''...... عمران نے اسی طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''عبدالکریم نے روک لیا تھا۔ کیا مطلب۔ کیوں روکا تھا اس نے تمہیں''...... سر عبدالرحمٰن نے چونک کر پوچھا۔

''وہ۔ وہ کہہ رہا تھا کہ آیت الکرسی پڑھ کر اندر جانا''...... عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

''کیا کیا مطلب۔ آیت الکرسی پڑھ کر۔ یہ کیا کہہ رہے ہو''...... سر عبدالرحمٰن نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ کہہ رہا تھا کہ بڑے صاحب کا موڈ خراب ہے اور آیت الکرسی بہترین حصار ہوتی ہے''...... عمران نے کہا تو سر عبدالرحمٰن بجائے غصہ کھانے کے بے اختیار مسکرا دیئے۔

''بیٹھو۔ تمہیں باپ کے پاس آنے کے لئے آیت الکرسی پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم میرے اکلوتے بیٹے ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم نکمے، نکھٹو اور احمق ہو۔ لیکن جو بھی ہے بہرحال تم میرے بیٹے تو ہو''...... سر عبدالرحمٰن نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھیں ان کا یہ خلاف توقع رویہ دیکھ کر کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔ اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی جلدی سے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں ملیں پھر کانوں میں انگلیاں ڈال کر انہیں گھمانے لگ گیا۔

''یہ کیا کر رہے ہو نانسنس۔ سیدھے ہو کر بیٹھو۔ اتنی عمر ہو گئی ہے تمہاری۔ لیکن ابھی تک بچپنا نہیں گیا تمہارا''...... سر عبدالرحمٰن کو ایک بار پھر غصہ آنے لگا تھا۔

''وہ۔ وہ۔ ڈیڈی۔ میں چیک کر رہا تھا کہ کہیں کانوں میں کسی

اور کی آواز تو نہیں پڑ گئی۔ ایسی پدرانہ شفقت بھری آواز اور میرے کانوں میں۔ یا حیرت۔ سچ پوچھیں تو آپ کی اس پدرانہ شفقت کے پیچھے مجھے خوفناک طوفان چھپا ہوا دکھائی دے رہا ہے''۔ عمران نے کہا اور سر عبدالرحمٰن ایک بار پھر مسکرا دیئے۔

''دیکھو عمران۔ تم میرے بیٹے ہو اور ہر باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا بیٹا معاشرے میں باعزت اور اعلیٰ مقام حاصل کرے۔ اس کی شادی کسی اچھے خاندان میں ہو۔ یہی خواہش میری بھی ہے۔ گو میری خواہش کا پہلا حصہ تو پورا نہیں ہو سکا لیکن مجھے امید تھی کہ دوسرا حصہ ضرور پورا ہو گا لیکن اب یہ سن کر کہ تم نے خفیہ شادی کر لی ہے۔ مجھے یقیناً دلی دکھ ہوا ہے۔ اس کے باوجود میرا دل یہ ماننے کو تیار نہیں ہے کہ تم میرے اور اپنی اماں بی کے خلاف جا سکتے ہو لیکن پھر بھی اگر تم نے واقعی خفیہ شادی کر لی ہے تو مجھے اس کے بارے میں سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ مجھے بتا دو گے تو میں تمہیں تمہاری اماں کی جوتیوں سے بھی بچا لوں گا ورنہ تم جانتے ہو کہ اگر انہیں پتہ چلا تو وہ تمہاری جان کو آ جائیں گی''۔ سر عبدالرحمٰن کا لہجہ واقعی دکھی سا ہو گیا تھا۔

''خفیہ شادی۔ مگر ڈیڈی میں تو خفیہ شادی کو سرے سے شادی ہی نہیں سمجھتا۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں خفیہ شادی کروں۔ میں جب بھی شادی کروں گا میرے سر پر سہرا آپ ہی باندھیں گے۔ اماں بی اور بہن ثریا ساری رسومات پوری کریں گی۔ یہ سب آپ کے خرچے پر ہو گا۔ میرے پاس تو رہنے کا ٹھکانہ ہی نہیں ہے اور نہ اتنی دولت کہ میں خفیہ شادی کرنے کا سوچ بھی سکوں''...... عمران نے کہا تو سر عبدالرحمٰن کا ستا ہوا چہرہ یکلخت چمک سا اٹھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ لیکن نواب عظمت علی خان نے تو مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ تم نے انہیں کہا ہے کہ تم نے شادی کر لی ہے۔ کیا تم نے ان کے ساتھ جھوٹ بولا تھا''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''نہیں ڈیڈی۔ آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے مجھے ہمیشہ یہی کہا ہے کہ میں کبھی جھوٹ مت بولوں اور آپ کی اور کوئی بات مانوں نہ مانوں یہ بات میں نے ہمیشہ مانی ہے''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تو پھر اس کا مطلب ہے کہ تم نے واقعی شادی کر رکھی ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں نے نواب صاحب سے کہا تھا کہ اگر انہوں نے اپنی بیٹی کے لئے میرا رشتہ منظور کیا تو یہ دوسری شادی ہو گی۔ جس پر وہ ناراض ہو گئے اور انہوں نے مجھے گھر سے نکال دیا۔ بس اتنی سی بات تھی''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم نے پہلی شادی نہیں کی''...... سر عبدالرحمٰن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''واقعی نہیں کی''...... عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو نانسنس۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ میں

واقعی احمق ہوں۔ بولو۔ جواب دو“...... سر عبدالرحمٰن نے یکلخت غصے
سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

”حالانکہ میں ایسا نہیں سمجھتا اور سمجھ بھی نہیں سکتا۔ ورنہ لوگ مجھے
بھی تو ایسا ہی سمجھیں گے۔ میرا مطلب ہے احمق کا بیٹا بھی احمق ہی
ہو گا“...... عمران نے جواب دیا۔

”بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ کہاں شادی کی ہے تم
نے، کب کی ہے اور کس کے ساتھ کی ہے۔ بولو۔ جواب دو میری
بات کا ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ تم میرے بیٹے ہو اور میں تمہیں
سچ مچ شوٹ کر دوں گا۔ بولو۔ جلدی“...... سر عبدالرحمٰن نے غصے
سے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

”ڈیڈی۔ اگر پہلی شادی نہ ہو تو کیا دوسری بھی نہیں ہو سکتی۔ کیا
میرے نصیب میں صرف دکھ ہی ہیں“...... عمران نے بڑے دکھی
سے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمٰن بے اختیار چونک پڑے۔ وہ اب
غور سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

”کیا مطلب۔ یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ
واقعی خراب ہو گیا ہے“...... سر عبدالرحمٰن نے حیرت بھرے لیکن بری
طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی بری
طرح الجھ گئے ہیں۔

”ڈیڈی۔ میں نے اپنی زندگی میں اب تک ایک ہی خوشی دیکھی
ہے کہ میرا تعلق ایک مہذب اور اعلیٰ خاندان سے ہے اس کے علاوہ

اور کوئی سکھ مجھے نہیں ملا اور شادی کا مطلب ہی خوشی ہوتا ہے۔ میں
نے تو نواب صاحب سے یہی کہا تھا کہ اگر انہوں نے اپنی بیٹی
سے میرا رشتہ منظور کر لیا تو یہ میرے لئے دوسری شادی ہو گی یعنی
دوسری خوشی کہ میرا رشتہ ایک اعلیٰ خاندان میں ہو رہا ہے۔ لیکن
انہوں نے میری بات سنتے ہی مجھے اس طرح گھر سے نکال دیا جیسے
میں نے دوسری شادی کی بات کر کے کوئی جرم کر دیا ہو۔ شاید
میرے نصیب میں ہی دوسری شادی نہیں ہے“...... عمران نے رو
دینے والے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمٰن کچھ دیر تک غور سے عمران کو
دیکھتے رہے پھر انہوں نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ان
کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے ان کے ذہن سے
کوئی بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

”تو یہ بات ہے۔ لیکن تم دوسری شادی کی بجائے دوسری خوشی
کے الفاظ بھی تو استعمال کر سکتے تھے۔ تم نے خاص طور پر دوسری
شادی کے الفاظ کیوں کہے“...... سر عبدالرحمٰن نے اس بار نرم لہجے
میں کہا۔

”اماں بی نے کہا تھا کہ نواب صاحب بڑے رکھ رکھاؤ والے
آدمی ہیں۔ اس لئے میں ان سے بات کرتے ہوئے اچھے الفاظ ادا
کروں اور میرے منہ سے خوشی کی بجائے شادی نکل گیا۔ چونکہ
شادی کا مطلب ہی خوشی ہے۔ جس کا مطلب نواب صاحب اور
ان کی بیٹی نے نجانے کیا لے لیا۔ اور......“ عمران نے مسمسے سے

لہجے میں کہا تو سرعبدالرحمٰن اپنے مزاج کے خلاف بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو یہ تمہارے نزدیک اچھے الفاظ تھے نانسنس۔ بہرحال ٹھیک ہے میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں۔ میں نواب صاحب کو فون کر کے وضاحت کر دیتا ہوں امید ہے وہ بھی سمجھ جائیں گے"...... سر عبدالرحمٰن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تو وضاحت فضول ہی رہے گی ڈیڈی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فضول رہے گی۔ کیوں۔ کیا مطلب"...... سرعبدالرحمٰن نے چونک کر کہا۔

"اماں بی کو معلوم ہو گیا کہ ان کی بیٹی مارشل آرٹ میں چیمپئن ہے اور آپ تو مجھ سے بھی زیادہ جانتے ہیں کہ اماں بی کو جب غصہ آ جائے تو پھر وہ مارشل آرٹ کی فیلڈ کی مہان چیمپئن بن جاتی ہیں"...... عمران نے کہا اور سرعبدالرحمٰن بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو تم دراصل شادی ہی نہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن کیوں۔ کیا تمہارے خیال میں یہ رشتہ مناسب نہیں تھا یا پھر تمہیں وہ لڑکی ہی پسند نہیں آئی تھی"...... سرعبدالرحمٰن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"رشتہ تو مناسب تھا ڈیڈی اور میگی شریف اور خاندانی لڑکی ہے لیکن ان کے پیچھے ہارڈ ماسٹر تنظیم لگی ہوئی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ ایسے لوگوں سے رشتہ کروں کہ شادی کے وقت بھی مقامی فلموں والے سین نظر آنے لگ جائیں"...... عمران نے جواب دیا تو سرعبدالرحمٰن بے اختیار اچھل پڑے۔

"ہارڈ ماسٹر۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ہارڈ ماسٹر۔ کیا مطلب۔ ہارڈ ماسٹر کا نواب صاحب اور اس کی بیٹی سے کیا تعلق"...... سرعبدالرحمٰن کے چہرے پر شدید سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور عمران نے انہیں مختصر طور پر ہوٹل میں ہونے والی ملاقات سے لے کر استاد جیدے کے قتل اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی تک کے واقعات سنا دیئے۔

"لیکن مجھے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق تو ہارڈ ماسٹر منشیات اور معمولی اسلحہ کا دھندہ کرنے والی تنظیم ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ ایسی تنظیم کو بھلا اتنا بڑا جنگل خریدنے سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"...... سرعبدالرحمٰن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس جنگل کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ وہ واقعی ایک عام سا جنگل ہے۔ وہاں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے یہ خیال کیا جائے کہ اس تنظیم کو اس جنگل سے آخر ایسی کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ بس اتنی سی بات ہے کہ یہ جنگل بھاٹان کی سرحد پر واقع ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں کوئی انڈر گراؤنڈ منشیات یا اسلحہ کا ذخیرہ کرنا چاہتے ہوں اور اس کے لئے جنگل خرید کر اسے محفوظ کر لینا چاہتے ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے اس سلسلے میں سیکرٹ سروس کے چیف کو رپورٹ دی

ہو گی''...... سرعبدالرحمٰن نے کہا۔

''نہیں۔ یہ عام سے واقعات ہیں۔ ایسے واقعات میں سیکرٹ سروس کے چیف کے دلچسپی لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہ کیس آپ کے محکمے کا بنتا ہے اور وہ کبھی کسی کے دائرہ اختیار میں مداخلت کا سوچ بھی نہیں سکتے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو سنو۔ سوپر فیاض کے پاس ہارڈ ماسٹر کی فائل موجود ہے۔ تم اس کے ساتھ مل کر کام کرو۔ میرا وعدہ کہ اگر تم اس تنظیم کو ٹریس کرنے اور اس کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اس سلسلے میں سرکاری طور پر جو انعامات ملیں گے وہ تمہیں ملیں گے''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''سرکاری طور پر انعامات۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں ڈیڈی۔ یہ سرکاری انعامات کیا ہوتے ہیں''...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

''اب نیا قانون بنایا گیا ہے کہ خاص طور پر منشیات کا سٹاک پکڑنے والے کو حکومت بھاری انعامات دیتی ہے''...... سرعبدالرحمٰن نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو واقعی سکوپ بن جائے گا کہ میں سلیمان کی سابقہ تمام تنخواہیں ادا کر سکوں اور کچھ قرض خواہوں کا منہ بھی بند کر سکوں۔ لیکن اس میں تو خاصا وقت لگ جائے گا''...... عمران نے بات کرتے کرتے آخر میں قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے۔ اب ہارڈ ماسٹر والے ہاتھ باندھ کر تمہارے سامنے

کھڑے ہونے سے تو رہے''...... سرعبدالرحمٰن نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''ڈیڈی۔ کچھ پیشگی نہیں مل سکتا۔ بڑا حوصلہ آ جاتا ہے انسان میں جب اس کی جیب بھاری ہو''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ سرکاری انعامات پیشگی کیسے دئے جا سکتے ہیں''...... سرعبدالرحمٰن نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ۔ آپ بھی تو سرکاری عہدیدار ہیں وہ بھی بہت بڑے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ذاتی طور پر کچھ پیشگی دے دیں۔ وعدہ رہا۔ انعام ملنے پر واپس کر دوں گا بغیر کسی حیل و حجت کے''۔ عمران نے کہا۔

''میرے پاس اس قدر رقم نہیں ہے۔ جاؤ کام کرو۔ کام کئے بغیر رقم کا تقاضا کرنا گھٹیا بات ہوتی ہے''...... سرعبدالرحمٰن بھلا اتنی آسانی سے کہاں ماننے والے تھے۔

''پھر ڈیڈی سوپر فیاض کو کام کرنے دیں۔ بیچارہ تنخواہ پر گزارہ کرتا ہے خاصا محنتی اور ایماندار آدمی ہے۔ اسے انعامات مل جائیں گے تو اس کے کچھ مسائل حل ہو جائیں گے۔ میرا کیا ہے۔ میں تو ایسے بھی نہ تین میں ہو اور نہ تیرہ میں اور......'' عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا اور آخر میں جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

اس کے چہرے پر مایوسی اور بے بسی کے تاثرات پوری شدت سے نمایاں ہو گئے تھے۔

"نہیں۔ تم نے جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد یہ کیس اکیلے سوپر فیاض کے بس کا روگ نہیں رہا اس لئے تمہیں لازماً اس کی مدد کرنی ہو گی۔ تم اس کا ساتھ دو گے تو مجھے یقین ہے کہ یہ کیس جلد حل ہو جائے گا"...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

"آپ اس کے ساتھ دو تین انسپکٹروں کی ڈیوٹی لگا دیں۔ تین تین آدمی مل کر کام کریں گے تو ان کا وزن کم ہو جائے گا اور کیس بھی جلد حل ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کتنی رقم چاہئے تمہیں"...... سر عبدالرحمٰن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"زیادہ نہیں ڈیڈی صرف پیشگی کے طور پر دس بیس لاکھ روپے دے دیں"...... عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ دس بیس لاکھ۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ کیا دس بیس لاکھ تمہاری نظر میں دس بیس روپے ہیں جو میں بٹوے سے نکال کر تمہیں دے دوں گا"...... سر عبدالرحمٰن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ بھول رہے ہیں۔ میں آپ کا ہی بیٹا ہوں ڈیڈی۔ بھلا دس بیس لاکھ جیسی حقیر رقم سے میرا دماغ کیسے خراب ہو سکتا ہے۔ میں کسی ٹٹ پونجیے کا تو بیٹا نہیں ہوں کہ اتنی معمولی سی رقم دیکھ کر

بگڑا نواب بن جاؤں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ تو بہت بڑی رقم ہے۔ اتنا تو انعام بھی نہیں ملے گا۔ چلو میں تمہیں پانچ دس ہزار دے دیتا ہوں۔ بس اس سے زیادہ مجھ سے کوئی توقع نہ رکھنا"...... سر عبدالرحمٰن نے کوٹ کی جیب سے بٹوا نکالتے ہوئے کہا۔

"رہنے دیں ڈیڈی۔ اب آپ کا بیٹا ہو کر میں خیرات لیتا ہوا اچھا تو نہیں لگتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"خیرات۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ یہ خیرات کا لفظ تم نے کیوں استعمال کیا ہے۔ بولو"...... سر عبدالرحمٰن نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی۔ اس زمانے میں تو فقیر حضرات بھی لاکھ دو لاکھ روپے سے کم خیرات ہی نہیں لیتے۔ پانچ دس ہزار تو ویسے ہی دروازے پر آنے والے گداگر کو دے دیئے جاتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ ان کے پاس حرام کی کمائی ہو گی۔ بہرحال چلو میں تمہیں ایک لاکھ کا چیک دے دیتا ہوں۔ لیکن سنو۔ تم نے بہرحال اس ہارڈ ماسٹر تنظیم کے خلاف کام کرنا ہے سمجھے۔ ورنہ جوتیاں مار کر سر توڑ دوں گا بلکہ گولی مار دوں گا"...... سر عبدالرحمٰن نے کہا اور بٹوے سے چیک بک نکال کر انہوں نے ایک چیک لکھا اور اسے بک سے علیحدہ کر کے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ ڈیڈی۔ چلو عبدالکریم کے کچھ دن اچھے گزر جائیں گے"...... عمران نے چیک لے کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ عبدالکریم۔ کیا مطلب۔ کیا تم ہوش میں تو ہو"...... سر عبدالرحمٰن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی۔ آپ کو معلوم ہی نہیں ہے پچھلے دنوں عبدالکریم کا بیٹا ایک حادثے میں شدید زخمی ہو گیا تھا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اس لئے عبدالکریم کافی مشکل میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور عبدالکریم کے بیٹے کا سرکاری طور پر علاج بھی ہو رہا ہے۔ اس لئے تمہیں اس سے ہمدردی کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... سر عبدالرحمٰن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بیٹے کا علاج تو ہو رہا ہے ڈیڈی۔ لیکن بیٹے کے بچوں کے اخراجات کے لئے تو آپ کو کچھ کرنا چاہئے تھا۔ وہ بے چارہ ٹیکسی چلاتا تھا۔ ظاہر ہے اب آمدنی تو بند ہو گئی ہو گی۔ ایک لاکھ کی رقم سے ان کے چند دن اچھے گزر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا بھی دے گا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہی مصیبت ہے۔ اسے اس کی ماں نے ہی بگاڑ رکھا ہے۔ خواہ مخواہ سر پر چڑھا رکھا ہے اور اب یہ مجھے بھی نہیں بخشتا ہے۔ نانسنس"...... سر عبدالرحمٰن کی غصیلی آواز سنائی دی لیکن عمران تیزی

سے قدم بڑھاتا دفتر سے باہر آ گیا۔

"یہ لو چیک رکھ لو۔ اسے کیش کرا لینا اور اپنے پوتوں اور پوتیوں پر خرچ کرنا۔ یہ ایک لاکھ کا چیک ڈیڈی نے خاص طور پر تمہارے لئے دیا ہے"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا چیک عبدالکریم کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بڑے صاحب نے دیا ہے"...... عبدالکریم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سوپر فیاض کے دفتر کی طرف بڑھتا چلا گیا اور عبدالکریم ہونقوں کے انداز میں اسے دیکھتا رہ گیا جیسے اسے سمجھ ہی نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔

رات بے حد تاریک تھی۔ آسمان پر گہرے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے اور کہیں کہیں گرج چمک کے ساتھ ہلکی ہلکی بونداباندی بھی شروع ہو چکی تھی جس سے سڑکیں بھیگی بھیگی اور صاف شفاف دکھائی دے رہی تھیں۔ اس وجہ سے رات کی تاریکی میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا تھا۔

رات کے تقریباً دو بجے تھے اور پاکیشیا کے دارالحکومت کے تقریباً وسط میں بارہ منزلہ جدید تعمیر شدہ انتہائی شاندار وائٹ ایمپائر کی عمارت اس وقت دلہن کی طرح سجی ہوئی تھی۔ پوری عمارت پر انتہائی خوبصورت روشنیوں کی سیٹنگ کی گئی تھی۔ آج پلازہ کا افتتاح تھا اور ایک مرکزی وزیر اس شاندار اور جدید پلازہ کا افتتاح کرنے والے تھے۔ پلازہ کی وسیع و عریض پارکنگ رنگ برنگی گاڑیوں سے تقریباً بھری ہوئی تھی۔ پلازہ کی عمارت بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔ تقریب کا اہتمام انتہائی شاندار پیمانے پر کیا گیا تھا اور گزشتہ ایک

ہفتے سے اخبارات اور ٹیلی ویژن پر دلکش انداز میں اس پلازہ کی مسلسل تشہیری مہم بھی چلائی جا رہی تھی۔ اس پلازہ سے تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلے پر ایک اور رہائشی پلازہ کی چھت پر اس وقت راج کماری چندر مکھی، اس کا سیکرٹری کھاٹان، اس کے دو باڈی گارڈز کے علاوہ ہارڈ ماسٹر کا چیف گرے اور اس کے ساتھ دو اور آدمی کرسیوں پر ایک بڑی سی چھتری کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ چھت سے پلازہ کی شاندار اور سجی ہوئی عمارت صاف اور واضح طور پر دکھائی دے رہی تھی لیکن گرے، راج کماری چندر مکھی اور کھاٹان تینوں نے آنکھوں سے دوربینیں لگائی ہوئی تھیں اور وہ کھلے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''مسٹر گرے''...... راج کماری چندر مکھی نے گرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس راج کماری جی''...... گرے نے کہا۔

''اور کتنی دیر ہے کسی ایروپلین کے آنے میں''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''میرا ایک آدمی ایئر پورٹ پر موجود ہے راج کماری جی۔ اس نے بتایا ہے کہ پاکیشیا کی ایک ایئر بس تھری فور سیون جو مڈل ایسٹ سے پاکیشیائیوں کی بڑی تعداد لے کر آ رہی ہے اب سے بیس منٹ بعد دارالحکومت ایئر پورٹ پر لینڈ کرنے والی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق ایئر بس جلد ہی آنے والی ہے''...... گرے نے

کہا۔

''کیا اس کا یہی روٹ ہے جہاں تم ہمیں لائے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''جی ہاں''...... گرے نے جواب دیا۔

''تو کیا اس خراب موسم میں بھی فلائٹ یہاں لازماً آئے گی''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''خصوصی طیارہ ہے جو ایسے موسم سے لڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ پرواز منسوخ نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اسے کسی اور جانب لے جایا جائے گا''...... گرے نے کہا۔

''تمہاری معلومات کے مطابق طیارہ یہاں سے کتنی بلندی پر سے گزرے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''یہاں سے ایئر پورٹ تقریباً بیس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اس لئے طیارہ خاصی نیچی پرواز کرے گا اور چونکہ موسم بھی خراب ہے اس لئے یہ اور نیچے آ جائے گا اور ہم اسے تھنڈر فلیش گن سے آسانی سے ہٹ کر لیں گے''...... گرے نے جواب دیا۔

''پھر بھی اندازے کے مطابق یہاں سے طیارہ کتنی بلندی پر ہو گا''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یہاں سے پانچ سو میٹر کی بلندی ہو گی اور موسم کی خرابی کے باعث یہ بلندی چار سو بھی ہو سکتی ہے''...... گرے نے جواب دیا۔

''او کے۔ اب یہ بتاؤ کہ تھنڈر فلیش گن کتنی دوری تک ہٹ کر سکتی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''اس گن سے نکلنے والی ریز ایک ہزار میٹر کی بلندی تک فائر کی جا سکتی ہے''...... گرے نے جواب دیا۔

''گڈ۔ پھر تو ہم واقعی آسانی سے یہاں سے گزرنے والے طیارے کو ہٹ کر لیں گے''...... راج کماری نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ ابھی سب کچھ آپ کے سامنے ہو گا اور آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ تھنڈر فلیش کس قدر طاقتور ہے اور یہ بھی اس کی طاقت کا انتہائی معمولی سا مظاہرہ ہو گا''...... گرے نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''لیکن راج کماری جی۔ اس طیارے کی تباہی کے ساتھ ہی پاکیشیا حکومت اور اس کی ایجنسیاں پاگلوں کی طرح اسے تباہ کرنے والوں کی تلاش میں نکل پڑیں گی۔ ایسی صورت میں کیا ہم خطرے کی زد میں نہ ہوں گے''...... کھاٹان نے قدرے پریشان بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں مسٹر کھاٹان۔ ہم ایئر پورٹ سے اتنے فاصلے پر ہیں کہ کسی کے تصور میں بھی نہیں آ سکے گا کہ اس قدر فاصلے سے اتنے بڑے طیارے کو بھی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر کوئی دھماکہ بھی نہ ہو گا اور نہ ہی کوئی میزائل وہاں جاتا دکھائی دے گا۔

بس چمک دار سی ایک لکیر پلک جھپکنے کے لئے نظر آئے گی زور دار کڑاکا ہو گا۔ ایسا معلوم ہو گا جیسے آسمان سے بجلی کی لہر سی چمکی ہو اور اس کے بعد معاملہ ختم''...... گرے نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''کیا گن سے بجلی کی لہر نکلے گی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ہاں۔ ایسی لہراتی ہوئی لہر جیسی بجلی کی لہر ہوتی ہے۔ آسمانی بجلی کی کڑکتی ہوئی لہر''...... گرے نے کہا۔

''پھر بھی آپ کو اندازہ نہیں ہے۔ کھاٹان کی بات درست بھی ہو سکتی ہے۔ اگر اس لہر کو مارک کر لیا گیا تو وہ لوگ واقعی ہماری بوٹیاں اڑا دیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ بھاٹان اور پاکیشیا کے درمیان تعلقات بھی شدید بحران کا شکار ہو جائیں گے''...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ نے خود ہی مسافر بردار طیارے کا انتخاب کیا ہے راج کماری جی۔ آپ نے ہی کہا تھا کہ مسافروں سے بھرے ہوئے طیارے کو نشانہ بنایا جائے گا اور اب آپ خود ہی پریشان ہو رہی ہیں''...... گرے نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

''وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب طیارہ تباہ ہو کر یہاں آبادی میں گرے گا۔ یہ خاصا گنجان علاقہ ہے۔ سینکڑوں افراد یہاں موجود ہیں۔ میرے ذہن میں اس قدر گہما گہمی کا تصور نہ تھا۔ اگر طیارہ

یہاں تباہ کیا گیا تو اس کے ساتھ لامحالہ سینکڑوں لوگ بھی ہلاک ہو جائیں گے''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ جیسے آپ کہیں''...... گرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ تجربہ طیارے پر کرنے کی بجائے کسی عمارت پر کرنا چاہئے جہاں لوگوں کی ہلاکت کا احتمال نہ ہو۔ اس طرح ہمیں مارک نہ کیا جا سکے گا اور نہ ہی بے گناہ لوگ مارے جائیں گے۔ ہمارا مقصد اس اسلحہ کی کارکردگی چیک کرنا ہے اس سے بلا وجہ کسی کی جان لینا نہیں ہے''...... کھاٹان نے کہا۔

''ایسی صورت میں کسی ویران عمارت پر بھی تو تجربہ کیا جا سکتا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے تو آپ کو صرف تجربہ دکھانا ہے۔ مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ وہ عمارت ویران ہو یا آباد''...... گرے نے جواب دیا۔

''مسٹر گرے۔ یہ بتاؤ کہ تھنڈر فلیش ریز کا انسانوں پر کیا اثر ہو گا''...... اچانک راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ وہ پلک جھپکنے میں ہلاک ہو جائیں گے۔ ان کی لاشیں کوئلہ بن جائیں گی۔ بالکل اس طرح جیسے آسمانی بجلی گرنے سے آدمی جل کر کوئلہ بن جاتا ہے''...... گرے نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ آسمان پر گہرے بادل موجود ہیں۔ بجلی بھی چمک رہی ہے۔ ویری گڈ۔ اس صورت میں ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ میں صرف اس لئے خوفزدہ تھی کہ کہیں شک و شبہ کی ڈور کا سرا ہم تک نہ پہنچ جائے۔ اب تمہاری اس بات نے ساری صورتحال ہی تبدیل کر دی ہے کہ انسانی لاشیں اس طرح معلوم ہوں گی جیسے آسمانی بجلی گرنے سے ہوتی ہیں۔ اب تھنڈر فلیش کی لکیر کو بھی آسمانی بجلی ہی سمجھا جائے گا۔ اس طرح یہ سب کچھ قدرتی ہو سمجھا جائے گا اور ہم پر کسی قسم کا شبہ تک نہ کیا جا سکے گا۔ ٹھیک ہے۔ اب یہ تجربہ کیا جا سکتا ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو گرے کے چہرے پر بے اختیار اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔

”اس تجربے کا ایک اور فائدہ بھی ہو گا“...... گرے نے کہا۔

”کون سا فائدہ“...... راج کماری نے چونک کر کہا۔ کھاٹان بھی اس کی طرف دیکھنے لگا۔

”اس واقعہ کی ظاہر ہے تفصیل سے خبریں شائع کی جائیں گی۔ پوری دنیا کے ٹیلی ویژن اس کی تشہیر کریں گے۔ اس طرح شاہ بھاٹان کو بھی اس اسلحہ کی اہمیت کا صحیح معنوں میں احساس ہو جائے گا“...... گرے نے کہا اور اس بار راج کماری چندر مکھی کے ساتھ ساتھ کھاٹان نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ وہ طاقتور دوربینیں آنکھوں سے لگائے ہوئے تھے۔ وہ آسمان پر اس طیارے

کو تلاش کر رہے تھے جسے ہٹ کرنے کا وہ ارادہ کر چکے تھے۔ سامنے موجود پلازہ جس میں تقریب ہو رہی تھی۔ وہاں موجود لوگ انہیں بالکل اس طرح نظر آ رہے تھے جیسے وہ ان سے چند گز کے فاصلے پر موجود ہوں۔

”طیارہ آ رہا ہے“...... اچانک گرے نے کہا تو وہ چونک پڑے۔ راج کماری نے اس طرف دیکھا جس طرف گرے آنکھوں پر دوربین لگائے آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اسے دور بادلوں کے نیچے ایک جگنو سا چمکتا ہوا دکھائی دیا تو اس نے فوراً سامنے رکھی ہوئی دوربین اٹھائی اور اسے آنکھوں پر لگا کر اس روشنی کے جلتے بجھتے نقطے کی طرف دیکھنے لگی۔ اس نے دور بین ایڈجسٹ کی اور پھر اسے پاکیشیا کی مخصوص دیو ہیکل ایئر بس دکھائی دی۔

”ایئر بس۔ اس میں تو کافی تعداد میں لوگ سوار ہوں گے“...... راج کماری نے کہا۔

”جی ہاں۔ اس طیارے میں لگ بھگ سات سو سے زائد افراد موجود ہیں“...... گرے نے جواب دیا۔

”کیا سب پاکیشیائی ہیں“...... راج کماری نے پوچھا۔

”پانچ سو ستر افراد کا تعلق پاکیشیا سے ہے جبکہ باقی افراد کا تعلق مختلف ممالک سے ہے“...... گرے نے جواب دیا۔

”اگر تمہارے پاس معلومات ہیں تو پھر تمہیں یہ بھی پتہ ہو گا کہ ان میں ایکریمیا کے کتنے افراد سوار ہیں“...... راج کماری نے کہا۔

"جی ہاں۔ ان میں تین افراد کا تعلق ایکریمیا سے ہے اور وہ سیاح ہیں"...... گرے نے جواب دیا تو راج کماری چندر مکھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ طیارہ تیزی سے قریب آتا جا رہا تھا اور جیسے جیسے وہ قریب آ رہا تھا اس کی بلندی کم ہوتی جا رہی تھی۔ یہ بلندی اتنی کم ہو گئی تھی کہ اب وہ سب اس طیارے کو دوربین کے بغیر بھی دیکھ سکتے تھے۔ کچھ ہی دیر میں طیارہ گڑگڑاتا ہوا ان کے سروں کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔

"اب ٹارگٹ کو ہٹ کر دو"...... راج کماری چندر مکھی نے گرے سے کہا تو گرے نے بھی اثبات میں سر ہلا کر جیب سے نیلے رنگ کا عجیب ساخت کا ایک پسٹل نکالا جس کا دستہ بڑا اور نال بہت چھوٹی سی تھی۔ نال کا آخری سرا نوکدار سا تھا جس کے درمیان سوئی جیسا باریک سوراخ تھا۔ گرے نے پسٹل کی نال کا رخ اس دیو ہیکل طیارے کی طرف کیا اور عین اسی لمحے بجلی زور سے چمکی۔ اس کے ساتھ ہی گرے نے بھی ٹریگر دبا دیا۔ پسٹل کی نال سے سفید رنگ کی شعاع سی نکلی اور لہریں لیتی ہوئی تیزی سے طیارے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بجلی کی لہر سی لہرائی ہو اور تیزی سے اوپر کی طرف اٹھ گئی ہو۔

چند لمحوں بعد لہر کا آخری سرا اس طیارے سے جا کر ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی خوفناک کڑاکا ہوا اور پھر ہولناک دھماکہ ہوا۔ آگ کا ایک شعلہ سا لپکا اور انہوں نے طیارے کے ٹکڑے اُڑتے

دیکھے۔ طیارے میں یکلخت آگ لگ گئی تھی اور اس کے ٹکڑے فضا میں پھیل گئے تھے۔ دوسرے لمحے طیارے کے جلتے ہوئے ٹکڑے یکلخت ٹھیک اس پلازہ پر گرتے دکھائی دیئے جو برقی قمقموں سے جگمگا رہی تھی اور پھر وہاں ایک ہولناک دھماکہ ہوا کہ پلازہ سے اتنی دور بیٹھے ہوئے وہ سب لوگ بھی بے اختیار اچھل سے پڑے۔ انہیں ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے انتہائی خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔ انہیں کھڑکیوں اور دروازوں پر لگے ہوئے شیشے ٹوٹنے کی آوازیں بھی سنائی دیں اور پوری عمارت ایک لمحے کے لئے اس طرح لرزی کہ جیسے ابھی دھڑام سے گر پڑے گی۔ اس کے بعد طیارے کے جلتے ہوئے ٹکڑوں کے گرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا اور پھر ماحول یکے بعد دیگرے بے شمار زور دار دھماکوں سے گونجنے لگا۔

راج کماری چندر مکھی کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا تھا لیکن دوسرے لمحے سامنے ہر طرف طیارے کے جلتے ہوئے ٹکڑے دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ طیارے کے زیادہ تر ٹکڑے اس نئے بننے والے پلازہ پر گرے تھے اور انتہائی شاندار پلازہ اب واقعی ڈھیر کی صورت میں بکھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔ نہ صرف پلازہ بلکہ اردگرد کی کئی عمارتیں بھی طیارے کے ٹکڑے گرنے سے ملبے کا ڈھیر بن گئی تھیں۔ ہر طرف گہرے سیاہ رنگ کے دھوئیں کے بادل سے پھیل گئے تھے۔ چند لمحوں کے لئے تو اس خوفناک دھماکے کی بازگشت سنائی دیتی رہی پھر اچانک چیخ و پکار اور شور کی

آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس سارے علاقے
میں اچانک قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ لوگ چیختے ہوئے عمارتوں سے
نکل رہے تھے پھر ہر طرف تیز سائرن بجنے کی آوازیں سنائی دینے
لگیں اور ڈھیر ہوئی عمارتوں کے گرد پولیس کی سائرن بجاتی ہوئی
جیپیں اکٹھی ہونا شروع ہو گئیں۔

''حیرت ہے۔ مسٹر گرے اس قدر طاقتور اسلحے کا تو میں تصور بھی
نہیں کر سکتی تھی۔ اتنا بڑا طیارہ ایک لمحے میں تباہ ہو گیا جیسے اس پر
بڑا اور انتہائی طاقتور میزائل فائر کیا گیا ہو''...... راج کماری چندر
مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ یہ اس کھلونے نما پسٹل کا معمولی سا
کرشمہ ہے''...... گرے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن۔ اور اب تم بے فکر رہو۔ اب
بھاٹان اپنے خزانے کا منہ تم پر کھول دے گا اب بھاٹان کو اس اسلحہ
پر مناپلی ہو گی اور بھاٹان سپر پاور بن جائے گا۔ ویل ڈن گرے۔
رئیلی ویل ڈن''...... راج کماری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں
کہا اور گرے کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔

''ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ ورنہ سارا علاقہ پولیس
گھیر لے گی اور ایک ایک عمارت اور ایک ایک آدمی کی تلاشی
شروع ہو جائے گی''...... کھاٹان نے اضطراب بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہمیں فوراً اپنے سفارت خانے پہنچ جانا چاہئے۔ میں

وہاں سے ہاٹ لائن پر شاہ بھاٹان سے خود بات کرنا چاہتی ہوں۔
وہ میری کال کے منتظر ہوں گے۔ مجھے انہیں خوشخبری سنانی ہے ابھی
اور اسی وقت''...... راج کماری نے اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے کہا
اور گرے جس نے وہ عجیب ساخت کا پسٹل واپس جیب میں ڈال
لیا تھا۔ کرسی سے اٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کمرے سے
نکل کر لفٹ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

باہر ہر طرف افراتفری کا سا عالم تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے
کسی کو دوسرے کا کوئی احساس ہی نہ رہا ہو اور لوگ شدید خوف
کے عالم میں بغیر سوچے سمجھے ادھر ادھر بھاگے چلے جا رہے تھے۔
چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی بھاٹان کے
سفارت خانے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر
کھاٹان بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر راج کماری چندر مکھی تھی عقبی
سیٹ پر گرے موجود تھا۔ باڈی گارڈز عقب میں آنے والی دوسری
کار میں تھے۔ ہر طرف پولیس کی گاڑیاں آتی جاتی دکھائی دے رہی
تھیں۔

''دھیان رہے۔ کوئی ہمیں روک نہ لے''...... راج کماری نے
قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

''آپ فکر نہ کریں راج کماری جی۔ اس وقت کسی کو اپنا ہوش
نہیں ہے۔ ہمیں کس نے روکنا ہے ویسے بھی ہمارے پاس سفارت
خانے کے مخصوص کارڈ ہیں''...... کھاٹان نے جواب دیا۔

''تم میری بات سمجھ نہیں رہے۔ مجھے خطرہ صرف تھنڈر فلیش پسٹل سے ہے۔ اگر یہ برآمد ہو گیا تو بہت برا ہو گا''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں راج کماری جی۔ یہ اس انداز میں بنایا گیا ہے کہ اسے مختلف پارٹس میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور میں نے اسے پارٹس میں تبدیل کر دیا ہے۔ اب یہ کسی صورت بھی پسٹل سمجھا ہی نہیں جا سکتا''...... عقب میں بیٹھے ہوئے گرے نے کہا۔

''اچھا۔ وہ کیسے''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پیچھے مڑ کر دیکھنے لگی۔ گرے نے جیب سے ایک ڈبہ نکال کر اسے کھولا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ڈبے میں عجیب ساخت کے چھوٹے چھوٹے پیس موجود تھے جنہیں دیکھ کر یہ گمان نہ کیا جا سکتا تھا کہ یہ ایک تباہ کن ریز پسٹل ہو سکتا ہے۔

''یہ تو واقعی چھوٹے چھوٹے ٹول پارٹس ہیں''...... راج کماری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو گرے نے مسکراتے ہوئے ڈبے کی سائیڈ کو انگوٹھے کی مدد سے مخصوص انداز میں دبایا تو پارٹس والا حصہ سی ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ گیا۔ اب نیچے واقعی تھنڈر فلیش پسٹل مختلف پارٹس کی صورت میں رکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''ویل ڈن گرے۔ ویری ویل ڈن۔ تم تو مجھے قدم قدم پر حیران کئے جا رہے ہو۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ ہمیں کوئی بھی کسی صورت نہیں پکڑ سکتا اور نہ ہی ہم سے تھنڈر فلیش گن برآمد کر

سکتا ہے۔ اب یہ تھنڈر فلیش پسٹل صرف اور صرف بھاٹان کے لئے ہے اور اس پسٹل سے بھاٹان سپر پاورز ممالک میں شامل ہو جائے گا وہ بھی ٹاپ لسٹ پر''...... راج کماری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ آپ بے فکر رہیں راج کماری جی۔ اتنا بڑا پراجیکٹ بنانے والے احمق نہیں ہوا کرتے ہم نے ہر کام سوچ سمجھ کر کیا ہے''...... گرے نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا اور راج کماری نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے گرے کی بات پر مکمل یقین آ گیا ہو اور اب اس کے چہرے پر گہرا اطمینان جھلک رہا تھا۔ کھاٹان نے خالی سڑک دیکھ کر کار کی رفتار میں اضافہ کر دیا اور کار تیزی سے بھاٹانی سفارت خانے کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ سڑکوں اور بازاروں بھی بدستور قیامت برپا تھی۔ لوگ پاگلوں کی طرح سے چیختے چلاتے مدد کے لئے دور بھاگ رہے تھے۔ ہر طرف لاشیں بکھری ہوئی تھیں اور زخمی تڑپ رہے تھے ان زخمیوں اور لاشوں کو دیکھ کر راج کماری کی آنکھوں میں سفاک بھری چمک آ گئی تھی جیسے وہ ان لاشوں اور زخموں کو دیکھ کر سکون محسوس کر رہی ہو اور یہ سب اس کے لئے کھیل تماشے سے زیادہ نہ ہو۔

”آخر کچھ بتاؤ تو سہی کہ تم کہاں جا رہے ہو“...... سوپر فیاض نے خاصے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کے ساتھ کار میں موجود تھا اور عمران کی کار خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت کے مضافاتی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سائیڈ سیٹ پر سوپر فیاض بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

”میں اکیلا تو نہیں۔ تم بھی میرے ساتھ ہی جا رہے ہو اور ہم دونوں ایک ہی کار میں ہیں اس لئے سمجھو کہ ہم اکٹھے ہی کہیں جا رہے ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ لیکن جانا کہاں ہے یہ تو بتا دو“...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم تو ایسے ڈر رہے ہو جیسے تم نوخیز حسینہ ہو اور میں تمہیں اغوا کر کے لے جا رہا ہوں“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”میں ڈر نہیں رہا نانسنس۔ تم سے پوچھ رہا ہوں“...... سوپر فیاض نے اسی انداز میں کہا۔

”کیا پوچھ رہے ہو“...... عمران نے بے نیازی سے کہا۔

”یہی کہ تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”تمہارے سسرال“...... عمران نے جواب دیا۔

”میرے سسرال۔ کیا مطلب“...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہاری فائل میں ایک آدمی سیکارتو کا ذکر موجود ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ وہ کون ہے“...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

”سیکارتو۔ اوہ اوہ۔ یہ نام تو اس عالم شاہ نے اپنے بیان میں لیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اسے اس دھندے میں سیکارتو نے لگایا تھا۔ پھر سیکارتو ملک سے باہر چلا گیا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہی بات تھی“...... سوپر فیاض نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

”تمہاری یادداشت واقعی حیرت انگیز ہے۔ سلیمان کی طرح لگتا ہے تم بھی بھابھی سے چھپ کر مغز بادام اور حریرہ جات کھاتے رہتے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم میری یادداشت کو گولی مارو۔ یہ بتاؤ کہ تم جا کہاں رہے ہو اور تم نے سیکارتو کا ذکر کیوں کیا ہے“...... سوپر فیاض نے کہا۔

”اس آدمی عالم شاہ نے تو یہی بیان دیا ہے کہ سیکارتو ملک

سے باہر جا چکا ہے۔ لیکن تم نے خود بھی تو تحقیقات کی ہو گی کہ اس
کا بیان سچ بھی ہے یا نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کام تو میں اس صورت میں کرتا جب اس کی کوئی اہمیت
ہوتی منشیات اور اسلحے کے دھندے میں تو ہزاروں افراد شامل
ہوتے ہیں۔ میں کس کس کی تحقیقات کرتا پھروں۔ لیکن تم اس بات
میں کیوں اس قدر دلچسپی لے رہے ہو۔ کیا تم سیکارتو کو جانتے
ہو''...... سوپر فیاض نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں میں جانتا ہوں اسے اور اس وقت ہم اسی سیکارتو سے
ملنے ہی جا رہے ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض بری
طرح اچھل پڑا۔

''اوہ۔ کون ہے وہ اور تم اسے کیسے جانتے ہو''...... سوپر فیاض
نے چونک کر پوچھا۔

''سیکارتو بھاٹانی باشندہ ہے لیکن طویل عرصے سے پاکیشیا میں رہ
رہا ہے۔ وہ بھاٹانی سفارت خانے میں کسی اہم عہدے پر بھی فائز
رہا ہے لیکن پھر شاہ بھاٹان کے خلاف ایک سازش کے الزام میں
اسے گرفتار کر لیا گیا لیکن اس پر جرم ثابت نہ ہو سکا تو اسے
ملازمت سے نکال دیا گیا اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ
سیکارتو نے اب پاکیشیا کی شہریت حاصل کر رکھی ہے اور وہ ہوٹل
بزنس سے منسلک ہے شہر کے کئی ہوٹلوں کی ملکیت اس کے پاس
ہے۔ خاصا بااثر آدمی ہے۔ اس کا نام ہارڈ ماسٹر والی فائل میں پڑھ

کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ سیکارتو یقیناً اس ہارڈ ماسٹر میں خاص
اہمیت رکھتا ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خود اس تنظیم کا کوئی بڑا
ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم پہلے اسے ٹٹول لیں''...... عمران
نے کہا تو سوپر فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''اگر ایسا ہے تو واقعی یہ اہم کلیو ہے۔ مجھے تو خیال تک نہ تھا کہ
یہ اس قدر اہم آدمی بھی ہو سکتا ہے لیکن تم اس کے بارے میں اس
قدر تفصیل سے کیسے جانتے ہو''...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

''ایک دو بار اس سے ملاقات ہو چکی ہے۔ میرا ایک دوست
بھی ہوٹل بزنس سے متعلق ہے اور اسی نے مجھے سیکارتو کے بارے
میں تفصیلات بتائی تھیں اور جب میرے دوست نے ڈیڈی کے
حوالے سے میرا تعارف کرایا تو اس نے مجھ میں خاصی دلچسپی لینا
شروع کر دی اور اس نے مجھے اپنا کارڈ دیا تھا کہ میں اس کے گھر
آؤں۔ وہ مجھے اپنی خوبصورت بھاٹانی بیوی سے ملانا چاہتا تھا لیکن
تم جانتے ہو کہ مجھے اس بیوی ٹائپ کے مخلوق سے ملنے کا قطعاً
شوق نہیں ہے اس لئے میں نہ جا سکا۔ اب سیکارتو کا نام فائل
میں پڑھتے ہی میرے ذہن میں اس کا پتہ بھی آ گیا اور ساری
باتیں بھی''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن یہ ملاقاتیں کب ہوئی تھیں۔ تم نے آج تک اس کا کبھی
ذکر ہی نہیں کیا''...... سوپر فیاض نے کہا۔

"تم سے تو ذکر اس وقت کرتا جب میں اس کے گھر جا کر اس سے ملاقات کرتا۔ پھر ہی میں تمہیں بتا سکتا کہ بقول سیکارتو اس کی بیوی واقعی خوبصورت بھی ہے یا نہیں اور ظاہر ہے اس کے بغیر تم نے سیکارتو میں کیا دلچسپی لینی تھی"...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض کے چہرے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہر وقت اور خواہ مخواہ کی بکواس اچھی نہیں ہوتی۔ تمہیں اس سے کیا دلچسپی تھی کہ تم اس سے ملاقاتیں کرتے رہے ہو"...... سوپر فیاض نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے سیکارتو سے زیادہ شاہ بھاٹان کے خلاف اس سازش سے دلچسپی تھی جس میں سیکارتو کو ملوث کیا گیا تھا۔ لیکن پھر میری دلچسپی اس لئے ختم ہو گئی کہ مجھے اس سلسلے میں جو معلومات ملی تھیں ان کے مطابق یہ محض الزام تھا۔ حقیقت میں کوئی سازش نہ ہوئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اس عالم شاہ نے تو بتایا تھا کہ وہ ملک سے باہر جا چکا ہے۔ تمہاری ملاقاتیں بھی کافی عرصہ پہلے ہوئی ہوں گی۔ ہو سکتا ہے وہ تمہیں بتائے ہوئے پتہ پر اب نہ رہتا ہو"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"نہیں۔ عالم شاہ نے یا تو غلط بیانی سے کام لیا ہے یا پھر اسے یہی بتایا گیا ہوگا۔ کیونکہ میں نے گزشتہ روز بھی اخبار میں سیکارتو کا نام پڑھا ہے دارالحکومت میں بننے والے ایک نئے ڈیجیٹل سنیما

کے بارے میں خبر تھی اور سیکارتو کو اس کا مالک بتایا گیا تھا اور سیکارتو اس کے افتتاح میں بھی شامل تھا"...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ سیکارتو صاحب خاصے امیر آدمی ہوں گے۔ لیکن پھر ان کا ایک عام منشیات کے کیریئر عالم شاہ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس ساری امارت کا اصل راز منشیات یا اسلحہ اسمگلنگ ہی ہو اور یہ لوگ کیریئر کی تلاش میں رہتے ہوں کیونکہ کیریئر یعنی منشیات اور اسلحہ سپلائی کرنے اور لے آنے اور لے جانے والے افراد کے سر پر ہی یہ سارا دھندہ ہوتا ہے۔ ایک بااعتماد کیریئر کا مل جانا ان کے نزدیک انتہائی خوش قسمتی سمجھا جاتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ عالم شاہ سے سیکارتو نے ذاتی طور پر ملاقاتیں کی ہوں"...... عمران نے کہا اور سوپر فیاض نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک مضافاتی کالونی میں داخل ہوئی۔

یہ کالونی ابھی حال ہی میں قائم ہوئی تھی۔ یہاں بہت بڑی بڑی جدید، فرنشڈ اور عالیشان کوٹھیاں تھیں۔ عمران نے کافی آگے جا کر ایک عظیم الشان اور انتہائی وسیع و عریض کوٹھی کے گیٹ پر جا کر کار روک دی۔ گیٹ پر واقعی سیکارتو کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ باہر دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ عمران کی کار رکتے ہی ان میں سے ایک مسلح آدمی آگے بڑھ آیا۔

"سیکارتو صاحب سے کہو کہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل کا بیٹا علی عمران اور سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ سوپر فیاض بذات خود ان سے ملنے آئے ہیں"...... عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو سوپر فیاض کا پھولا ہوا سینہ چند انچ مزید پھول گیا اور اس کی گردن اس طرح اکڑ گئی جیسے اچانک گردن میں کسی نے لوہے کا راڈ لگا دیا ہو۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے جناب۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں جناب۔ آپ اندر تشریف لے جائیں"...... دربان نے مرعوب ہوتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھول دیا گیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریض لان کو کراس کر کے اس نے کار پورچ میں روک دی جہاں پہلے ہی ایک جدید ماڈل کی مرسڈیز موجود تھی۔ کار روک کر عمران اور سوپر فیاض نیچے اترے تو برآمدے میں سے ایک نوجوان اتر کر ان کے قریب آ گیا۔

"میں صاحب کا سیکرٹری ہوں جناب اور میرا نام شمشیر خان ہے"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے ایک بار پھر وہی تعارف دوہرا دیا جو اس سے پہلے اس نے دربان کو بتایا تھا۔

"اوہ۔ تشریف لائیں"...... سیکرٹری شمشیر خان نے بھی مرعوبانہ لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد وہ ایک انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے وسیع و عریض ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے۔

"یہ تو واقعی بے حد امیر آدمی ہے"...... سوپر فیاض نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو تمہارا اور ڈیڈی کا تعارف کرایا ہے کہ تم سے تو یہ لازماً ڈر جائے گا اور ملاقات کرے گا۔ اگر میں خالی اپنا نام لیتا تو شاید یہ ملنا بھی گوارا نہ کرتا اور ہمیں باہر سے ہی رخصت ہونا پڑتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض کا اکڑا ہوا جسم مزید اکڑ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد مگر بھاری جسم کا ادھیڑ عمر بھاٹائی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر گو گھریلو لباس تھا لیکن یہ لباس بھی بے حد قیمتی تھا۔ اس کا چہرہ لومڑی جیسا تھا اور وہ شکل و صورت سے ہی انتہائی کائیاں اور عیار معلوم ہو رہا تھا۔ خاص طور پر اس کی گھومتی ہوئی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی اور چہرے اور آنکھوں کی بناوٹ سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ یہ شخص حد درجہ چالاک اور عیار ذہن کا مالک ہے۔

"اتنے طویل عرصے بعد آپ سے دوبارہ ملاقات پر بے حد خوشی ہوئی ہے عمران صاحب"...... آنے والے نے جو سیکارتو تھا نہایت مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے آپ کی دی ہوئی دعوت یاد تھی لیکن فرصت ہی نہ مل رہی تھی۔ یہ سوپر فیاض صاحب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو ہیں اور یہ ان کی مہربانی ہے کہ مجھ جیسے عام آدمی سے دوستی رکھتے ہیں اور یہ مجھے یہاں اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔ ورنہ میں کیا اور میری

اوقات کیا بلکہ ان کے سامنے تو میں نہ تین میں ہوں اور نہ تیرہ میں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سیکارتو بے اختیار ہنس پڑا۔

''جی ہاں۔ میں نے بھی ان کی ذہانت اور کارکردگی کی بے حد تعریفیں سن رکھی ہیں۔ آج ان سے شرف ملاقات بھی ہو گئی''۔ سیکارتو نے کہا اور پھر مصافحے اور رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد وہ آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد ہی ملازم نے کافی لگا دی اور وہ سب کافی سپ کرنے لگے۔

''کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں عمران صاحب''۔ سیکارتو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ضرور پوچھیں۔ پوچھیں گے نہیں تو آپ کی معلومات میں اضافہ کیسے ہو گا''...... عمران نے جواباً مسکرا کر کہا تو سیکارتو بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے صرف یہ پوچھنا ہے کہ آج کیسے میرا غریب خانہ یاد آ گیا''...... سیکارتو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ شاید بھول رہے ہیں۔ آپ نے دعوت دیتے ہوئے ایک وعدہ کیا تھا''...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سیکارتو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اوہ اچھا۔ ہاں۔ مجھے یاد ہے۔ لیکن آپ نے آنے میں بہت دیر کر دی۔ میری بیوی واقعی بہت خوبصورت تھی لیکن ایک سال پہلے

وہ ایک کار کے حادثے میں ہلاک ہو گئی ہے''...... سیکارتو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ بے حد افسوس ہوا۔ پھر تو آپ اتنی بڑی کوٹھی میں اکیلے رہتے ہوں گے''...... عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ فی الحال تو واقعی نوکروں کے ساتھ اکیلا رہتا ہوں لیکن جلد ہی یہ تنہائی ختم ہو جائے گی اور آپ کو یہ سن کر واقعی حیرت ہو گی کہ شاہ بھاٹان کے خلاف سازش کی بنا پر مجھے سفارت خانے سے نکالا گیا تھا اور اب میری شادی شاہ بھاٹان کی ایک رشتہ دار خاتون سے ہی طے پائی ہے۔ چند ماہ بعد شادی ہو جائے گی۔ وہ بھی بے حد خوبصورت خاتون ہے۔ میرا پھر آپ سے وعدہ ہے کہ آپ سے ضرور ملواؤں گا''...... سیکارتو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو آپ کی شادی بھاٹان کے شاہی خاندان میں ہو رہی ہے۔ ویری گڈ۔ آپ واقعی بے حد خوش قسمت ہیں۔ آپ کی ہونے والی بیوی شاہ بھاٹان کی کیا لگتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ شاہ بھاٹان کی رشتے میں بھتیجی ہے۔ راج کماری چندر مکھی کی بڑی بہن۔ جوانی میں ہی بیوہ ہو گئی تھی اور اب تک اس نے شادی نہیں کی۔ اب اس سے میری شادی ہو رہی ہے''...... سیکارتو نے جواب دیا۔

''راج کماری چندر مکھی ۔ یہ وہی راج کماری چندر مکھی تو نہیں ہیں جو بھاٹان کی سپریم فورس کی چیف ہیں''...... عمران نے چونک

کر کہا۔

''ہاں۔ آپ درست کہہ رہے ہیں''...... سیکارتو نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''گڈ۔ رئیلی گڈ''......عمران نے کہا۔

''آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کی آمد کا مقصد کیا ہے''...... چند لمحوں بعد سیکارتو نے ایک بار پھر سوال کرتے ہوئے کہا۔

''ایک آدمی عالم شاہ نامی ہے۔ منشیات اور چھوٹے موٹے اسلحہ ریکٹ میں ملوث ہے۔ وہ پکڑا گیا ہے۔ اس نے بیان دیا ہے کہ آپ نے اسے اس دھندے میں ڈالا ہے۔ سوپر فیاض تو اصرار کر رہا تھا کہ آپ کے وارنٹ گرفتاری جاری کر کے آپ کو گرفتار کر لیا جائے لیکن جب اس نے مجھ سے ذکر کیا تو میں نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا ہے اور اسی لئے میں اسے آپ سے ملانے کے لئے لایا ہوں تاکہ آپ اس سلسلے میں وضاحت کر دیں''۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سوپر فیاض مزید اکڑ کر بیٹھ گیا۔ ظاہر ہے عمران کی بات سے اس کی اہمیت کافی بڑھ گئی تھی۔

''عالم شاہ۔ وہ کون ہے۔ میں تو کسی عالم شاہ کو نہیں جانتا اور پھر میرا منشیات سے کیا تعلق۔ میں نے تو کبھی ایسے مکروہ دھندے میں ملوث ہونے کے بارے میں سوچا تک نہیں''...... سیکارتو نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہی بات میں نے سوپر فیاض سے بھی کی ہے۔ لیکن اس کا

اصرار ہے کہ عالم شاہ کا بیان درست ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سوپر فیاض صاحب۔ آپ یقین کریں کہ میں واقعی کسی عالم شاہ کو نہیں جانتا۔ اس نے یقیناً غلط بیانی کی ہو گی۔ ویسے بھی میرے تعلقات انتہائی اعلیٰ سطح پر ہیں۔ صدر مملکت اور وزیر اعظم تک مجھے ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اپنی شرافت کا صدر مملکت یا وزیر اعظم سے ثبوت دلا دوں''۔ سیکارتو نے درپردہ سوپر فیاض پر رعب ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر آپ اس ریکٹ میں ملوث نہیں ہیں تو پھر عالم شاہ کو آپ کا نام لینے کی کیا ضرورت تھی''...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سوپر فیاض ایسے معاملات میں گھاگ ہے۔ وہ بھلا اتنی آسانی سے رعب میں کہاں آنے والا تھا۔

''ضرور اسے کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی''...... سیکارتو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''جی نہیں۔ کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔ جہاں تک آپ کے اعلیٰ حکام یا صدر مملکت سے تعلقات کی بات ہے تو سنٹرل انٹیلی جنس کی انکوائری کی راہ میں تعلقات رکاوٹ نہیں ڈال سکتے۔ آپ کو بہرحال اپنی پوزیشن کی وضاحت کرنی ہوگی۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ میرے ساتھ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو چلیں تاکہ عالم شاہ کو آپ کے

سامنے لا کر مزید انکوائری کی جا سکے“...... سوپر فیاض کا لہجہ اب بے حد سرد ہو گیا تھا اور سیکارتو کے چہرے پر پہلی بات تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”اس طرح تو میری بے حد بے عزتی ہو گی۔ آپ ایسا کریں کہ اس عالم شاہ کو یہاں لے آئیں۔ اس سلسلے میں آپ جو خدمت کہیں میں کرنے کے لئے تیار ہوں“...... سیکارتو نے اس بار قدرے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے۔ آپ کو ہی وہاں چلنا ہو گا اور یہ بتا دوں کہ میں تو عمران کی وجہ سے آپ کو عزت دے رہا ہوں ورنہ آپ کا وارنٹ گرفتاری میری جیب میں ہے“...... سوپر فیاض اور زیادہ اکڑ گیا۔

”عمران صاحب۔ پلیز۔ آپ سوپر فیاض صاحب کو سمجھائیں۔ آپ میری پوزیشن سمجھتے ہیں“...... سیکارتو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”سیکارتو صاحب۔ مسئلہ بہت سیرئس ہے۔ آپ ڈیڈی کے بارے میں نہیں جانتے۔ وہ ان معاملات میں بے حد اصول پسند ہیں۔ ابھی بات ان تک نہیں پہنچی ورنہ وہ بھی کسی کی سفارش کرنے سے ڈرتے ہیں۔ پھر یہ مسئلہ ایک تنظیم کا ہے کرمنل تنظیم کا“۔ عمران نے جواب دیا۔

”تنظیم۔ کون سی تنظیم“...... سیکارتو نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہارڈ ماسٹر“...... عمران نے جواب دیا تو سیکارتو بری طرح چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ لیکن پھر فوراً ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر مجھے اپنے وکیل کو بلانا ہو گا۔ وہ آپ سے خود ہی قانون کی زبان میں بات کر لیں گے“...... سیکارتو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ تعلقات سے ہٹ کر بات کر رہے ہیں۔ آپ کا ردعمل بتا رہا ہے کہ آپ کوئی نہ کوئی تعلق ہارڈ ماسٹر سے ہے حالانکہ میں اب تک یہی سمجھ رہا تھا کہ عالم شاہ نے آپ کو صرف اس لئے ملوث کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ امیر آدمی ہیں۔ آپ اسے چھڑوا لیں گے“...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

”عمران صاحب آپ یقین کریں۔ میرا کوئی تعلق ہارڈ ماسٹر سے نہیں ہے البتہ میں نے اس کا نام ضرور سنا ہوا ہے اور بس۔ اس کے سوا میں اور کچھ نہیں جانتا“...... سیکارتو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اگر ایسی بات ہے تو بیٹھ جائیں اور مجھے تفصیل بتائیں۔ میرا وعدہ ہے کہ اگر آپ نے اس تنظیم کے بارے میں کوئی کلیو دے دیا تو آپ کا نام ان معاملات سے حذف کر دیا جائے گا۔ ورنہ آپ

انٹیلی جنس کے اختیارات سے تو بخوبی واقف ہی ہوں گے"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا تو سیکارتو واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ یقین کریں کہ مجھے اس بارے میں قطعاً کوئی معلومات نہیں ہیں اور نہ میرا تعلق منشیات کی کسی تنظیم سے ہے۔ البتہ میں اس سلسلے میں ایک کلیو دے سکتا ہوں۔ ہوٹل بزنس سے متعلق ہونے کی وجہ سے مجھے اتنا معلوم ہے کہ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہاشم پور میں ہے اور کوئی استاد جیدا نامی غنڈہ اس کا کرتا دھرتا ہے"...... سیکارتو نے جواب دیا۔

"استاد جیدا تو چند روز پہلے ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سیکارتو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو بہت بڑا غنڈہ تھا۔ اس کے تعلقات تو براہ راست ہارڈ ماسٹر کے چیف سے تھے"...... سیکارتو نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن پھر وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ سیکارتو صاحب۔ صرف ایک منٹ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سوری۔ اب میں مزید وقت نہیں دے سکتا"...... سیکارتو نے دروازے کے قریب پہنچ کر مڑتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک منٹ"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی

نرم لہجے میں کہا تو سیکارتو ہونٹ بھینچے دروازے پر ہی رک گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف قالین پر جا گرا۔ عمران کا بازو اچانک گھوما تھا اور سیکارتو کے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ کی آواز اس قدر زوردار تھی کہ سیکارتو کے حلق سے نکلنے والی چیخ بھی اس میں دب کر رہ گئی تھی۔ سیکارتو نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس طرح اٹھا کر صوفے پر پٹخ دیا جیسے سیکارتو کے جسم میں گوشت اور ہڈیوں کی بجائے صرف ہوا بھری ہوئی ہو۔ سوپر فیاض حیرت سے منہ کھولے کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ اس کی شاید سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ یہ سب کچھ اچانک کیا ہو گیا ہے۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی تو ایک لمحے میں دل میں گولی اتار دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں اب بھاری ریوالور نظر آ رہا تھا۔ سیکارتو کی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی۔ اس کا رنگ زرد ہو گیا اور وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"تت۔ تت۔ تم۔ یہ۔ یہ۔ یہ۔ مم۔ مم۔ میں....." سیکارتو نے کچھ کہنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا عمران۔ تم نے اس پر حملہ کیا ہے۔ اب اس آدمی نے تو قیامت توڑ دینی ہے"...... سوپر فیاض نے پہلی بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارے پاس ہتھکڑی تو ہو گی۔ اسے لگا دو"...... عمران نے مڑ کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر کیوں"...... سوپر فیاض نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میرے پاس اس وقت اس کا وارنٹ گرفتاری نہیں ہے اس لئے میں اسے ہتھکڑی نہیں لگا سکتا۔ تمہارے ڈیڈی کھڑے کھڑے مجھے گولی مار دینی ہے"...... سوپر فیاض نے عمران کے غصے کے باوجود صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ چبائے اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ڈرائنگ روم کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا تھا تاکہ فوری طور پر کوئی مداخلت نہ ہو سکے۔

"تو تم ہارڈ ماسٹر کا مشن مکمل نہیں کرنا چاہتے"...... عمران نے دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"کرنا تو چاہتا ہوں لیکن......" سوپر فیاض نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ یہ ہارڈ ماسٹر کا اہم مہرہ ہے۔ اگر اسے ذرا سی بھی ڈھیل مل گئی تو یہ آئندہ کسی صورت بھی ہاتھ نہ آئے گا۔ ڈیڈی کو میں خود جواب دے دوں گا۔ تم اس کی فکر مت کرو"...... عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں وارنٹ گرفتاری کے بغیر اسے ہتھکڑی نہیں لگا سکتا۔ بس یہ میرا آخری فیصلہ ہے جسے تم بدل نہیں سکتے"...... سوپر فیاض نے ایک بار پھر صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تمہاری بات بھی ٹھیک ہے۔ پھر ایسا کرو کہ تم واپس آفس جاؤ اور اس کا وارنٹ گرفتاری بنوا کر لے آؤ۔ میں اس وقت تک یہیں رہوں گا"...... عمران نے کہا۔

"پھر میں اپنی جیپ منگوا لوں"...... سوپر فیاض نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے اپنے کسی انسپکٹر سے بات کی اور اسے یہاں کا پتہ بتا کر فوری طور پر جیپ لے آنے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کتنی دیر میں جیپ یہاں پہنچے گی"...... عمران نے کہا۔

"بیس پچیس منٹ تو لگ ہی جائیں گے"...... سوپر فیاض نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب بھی وقت ہے عمران۔ اچھی طرح سوچ لو۔ یہ آدمی ہوش میں آتے ہی قیامت برپا کر دے گا اور اس کے خلاف ہمارے پاس کوئی واضح ثبوت بھی موجود نہیں ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ فی الحال تم شک کی بنا پر عارضی وارنٹ گرفتاری بنوا کر لے آؤ۔ ثبوت میں خود مہیا کر

دوں گا“...... عمران نے کہا اور سوپر فیاض نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جب کافی وقت گزر گیا تو عمران نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ کھول دیا۔

”اب باہر جاؤ۔ تمہاری جیپ پہنچنے ہی والی ہو گی“...... عمران نے کہا اور سوپر فیاض سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران بھی سوپر فیاض کے پیچھے باہر آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ باہر پورچ اور لان میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ سیکرٹری بھی کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ سوپر فیاض تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور چند لمحوں بعد وہ پھاٹک کھول کر باہر نکل گیا۔ اسی لمحے ایک راہداری سے وہ سیکرٹری برآمد ہوا۔

”جناب۔ آپ یہاں کھڑے ہیں، صاحب کہاں ہیں“۔ سیکرٹری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اندر ہیں۔ ان کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے۔ میں تمہیں ہی دیکھ رہا تھا۔ آؤ میرے ساتھ“...... عمران نے کہا تو سیکرٹری بوکھلائے ہوئے انداز میں ڈرائنگ روم کی طرف دوڑ پڑا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔ پھر جیسے ہی سیکرٹری کمرے میں داخل ہوا۔ عمران کا ہاتھ گھوما اور سیکرٹری چیخ مار کر اچھل کر قالین پر گرا اور پھر اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران کی لات گھومی اور کنپٹی پر پڑنے والی دوسری ضرب نے اسے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا۔

عمران نے جھک کر صوفے پر پہلو کے بل بے ہوش پڑے

ہوئے سیکارتو کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اسے اٹھا کر کمرے سے باہر آ گیا۔ باہر اب کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران نے سیکارتو کو اپنی کار کی عقبی سیٹ کے درمیان خالی جگہ پر لٹایا اور پھر ڈگی کھول کر اس نے اس میں سے کار پر ڈالے جانے والا کپڑا نکالا اور سیکارتو کے جسم پر ڈال دیا۔ پھر اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار کو بیک کر کے اس نے موڑا اور تیزی سے واپس پھاٹک کی طرف لے گیا۔ پھاٹک کے قریب پہنچ کر اس نے ہارن دیا تو باہر موجود مسلح افراد نے پھاٹک کھول دیا اور عمران کار آگے بڑھا کر لے گیا۔

”سپرنٹنڈنٹ صاحب چلے گئے ہیں“...... عمران نے کار گیٹ سے باہر نکال کر روکتے ہوئے مسلح دربان سے پوچھا۔

”جی ہاں۔ ان کی آفس جیپ آئی تھی۔ وہ اس میں بیٹھ کر چلے گئے ہیں“...... دربان نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے کار آگے بڑھا لے گیا۔

کالونی سے باہر نکل کر اس نے سڑک کی سائیڈ پر کار روکی اور جیب سے سیل فون نکال لیا اور پھر اس نے تیزی سے سوپر فیاض کے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔ اسے اندازہ تھا کہ سوپر فیاض ابھی ہیڈ کوارٹر پہنچا ہو گا۔

”سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس سوپر فیاض بول رہا ہوں“...... رابطہ قائم ہوتے ہی سوپر فیاض کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سوپر فیاض۔ اب وارنٹ گرفتاری کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سیکارتو کو کوٹھی سے نکال لایا ہوں۔ جلد ہی تمہیں دوبارہ فون کروں گا۔ پھر تم اسے مع ثبوت آ کر لے جانا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری طرف سے بات سنے بغیر ہی کال ڈسکنکٹ کی اور چند لمحوں بعد کار تیز رفتاری سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

رانا ہاؤس پہنچ کر عمران نے جوزف کو بلا کر اسے سیکارتو کو اٹھا کر بلیک روم میں لے جا کر راڈز والی کرسی میں جکڑنے کا کہا اور خود اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن پھر اس نے پورے نمبر پریس کئے بغیر ہی رسیور رکھ دیا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ ڈیڈی کو فون کر کے انہیں تفصیل بتا دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا تھا کیونکہ وہ اپنے ڈیڈی کی طبیعت سے واقف تھا۔ وہ بغیر وارنٹ گرفتاری کے کسی آدمی کے اغوا کو بہت بڑا جرم سمجھتے تھے اور اس لحاظ سے الٹا ڈیڈی بھی اس کے گلے پڑ سکتے تھے۔ اس نے سوچا کہ پہلے سیکارتو سے تفصیلی بات چیت کر لے پھر جیسی پوزیشن ہو گی ویسے ہی کرے گا۔ چنانچہ وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے نکلا اور بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک روم میں سیکارتو کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا لیکن اس کی گردن بدستور ڈھلکی ہوئی تھی۔ جوزف اور جوانا دونوں وہیں موجود تھے۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے سیکارتو کی کرسی کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے جوزف سے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ سے سیکارتو کا سر پکڑ کر اسے سیدھا کیا اور دوسرا ہاتھ اس کی ناک اور منہ پر رکھ کر دبا دیا۔ چند لمحوں بعد جب سیکارتو کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جوزف نے ہاتھ ہٹا لیا اور پیچھے ہٹ کر جوانا کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد سیکارتو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں۔ یہ۔ یہ۔ اوہ۔ تم۔ تم۔ مگر یہ کیا ہے۔ یہ تم نے مجھے کیوں جکڑ رکھا ہے"...... سیکارتو نے ہوش میں آتے ہی انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پوری طرح ہوش میں آ جاؤ مسٹر سیکارتو صاحب۔ ورنہ یہ دونوں دیو تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ ڈالیں گے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو سیکارتو کے جسم نے بے اختیار جھٹکا لیا اور اس کی چندھی چندھی آنکھیں پوری طرح پھیل گئیں۔

"تم۔ تم عمران۔ مگر یہ تم نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ یہ۔ یہ۔ یہ......" سیکارتو نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم اس وقت جس جگہ ہو یہاں تمہاری چیخیں ان دیواروں سے ہی ٹکرا کر رہ جائیں گی۔ تمہاری سلامتی اسی میں ہے کہ تم ہارڈ ماسٹر کے بارے میں تمام تفصیلات مجھے بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے

میں کہا۔

''مم۔ میں تو کچھ بھی نہیں جانتا''...... سیکارتو نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جوزف''...... عمران نے گردن موڑ کر ایک طرف کھڑے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے مستعد لہجے میں جواب دیا۔

''سیکارتو کے بازو کی ہڈی توڑ دو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا سیکارتو کی طرف بڑھنے لگا۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ''...... سیکارتو نے جب جوزف کو جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو وہ خوف کے مارے ہذیانی انداز میں چیخ پڑا۔

''ٹھیک ہے۔ اور اب یہ سن لو۔ یہ آخری وارننگ ہے تمہارے لئے۔ اس کے بعد اگر تم نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تو پھر تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی۔ سمجھے''...... عمران کا لہجہ اور بھی سرد ہو گیا۔

''پلیز۔ وعدہ کرو کہ تم مجھے کچھ نہ کہو گے۔ مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔ میں جو کچھ جانتا ہوں تمہیں سب کچھ سچ سچ بتا دیتا ہوں۔ پلیز۔ پلیز''...... سیکارتو نے گھگیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی ساری اکڑ اس طرح غائب ہو چکی تھی جیسے غبارے سے ہوا نکل

جاتی ہے۔

''اوکے۔ تمہاری تسلی کے لئے میں وعدہ کر لیتا ہوں جبکہ میں پہلے بھی تم سے کہہ چکا ہوں کہ اگر تم نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا تو تمہیں آزاد کر دوں گا اس کے ساتھ تم ان دونوں دیوؤں کے ہاتھوں غیر انسانی تشدد سے بھی بچ جاؤ گے۔ ورنہ یقین کرو کہ ایک بار یہ دیو تم پر جھپٹ پڑے تو یہ تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دیں گے اور تمہارے جسم کی جب تک ساری کھال نہ نوچ لیں گے پیچھے نہ ہٹیں گے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باقاعدہ وعدہ بھی کر لیا۔

''نہیں۔ نہیں۔ میں اذیت نہیں سہہ سکتا پلیز۔ انہیں مجھ سے دور رکھو۔ پلیز''...... سیکارتو نے دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر شروع ہو جاؤ اور تمہارے منہ سے سوائے سچ کے اور کچھ نہیں نکلنا چاہئے ورنہ......'' عمران نے اسی طرح سے سرد لہجے میں کہا۔

''ہارڈ ماسٹر منشیات کی اسمگلنگ بہت بڑی تنظیم ہے۔ اس کا چیف گرے ہے۔ جو بھاٹان میں رہتا ہے۔ بھاٹان میں اس کا ہوٹل ہے اس ہوٹل کا نام گولڈن راک ہے۔ یہاں پاکیشیا میں اس تنظیم کا چیف استاد جیدا ہے۔ میں پہلے اس تنظیم سے متعلق تھا لیکن پھر میں نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ میری شادی بھاٹان کے شاہی خاندان میں طے پا گئی تھی اس لئے میں پیچھے ہٹ گیا تھا۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا

تھا کہ شاہ بھاٹان تک یہ بات پہنچ جائے کہ میرا تعلق منشیات سے ہے۔ مجھے اس تنظیم کو چھوڑے ایک سال ہو گیا ہے۔ استاد جیدا میری جگہ یہاں کا چیف بنا تھا اور اس نے چیف بننے کے بعد سارا سیٹ اپ تبدیل کر دیا تھا۔ میرے زمانے کے تمام آدمیوں کو یا تو اس نے ہلاک کر دیا تھا یا انہیں پاکیشیا سے باہر بھجوا دیا تھا۔ عالم شاہ میرا نائب تھا۔ بہرحال جب سے میں نے اس تنظیم کو چھوڑا ہے پھر میں نے اس سے دوبارہ کوئی تعلق نہیں رکھا''...... سیکارتو نے جواب دیا۔

''لیکن ایسی تنظیمیں چھوڑ جانے والوں کو زندہ نہیں چھوڑا کرتیں۔ اس لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ تم اسے چھوڑ دو اور پھر زندہ بھی رہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم درست کہہ رہے ہو۔ لیکن میرے ساتھ ایسا ہوا ہے۔ اس کی بھی ایک وجہ ہے۔ گرے میری بدولت بھاٹان کے شاہ سے تعلقات قائم کرنا چاہتا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ منشیات کے ساتھ ساتھ کوئی خاص دفاعی اسلحہ بنانے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک بار گرے سے میری تفصیلی بات ہوئی تھی۔ وہ اس اسلحہ کو تھنڈر فلیش کہتے ہیں ان کے مطابق اس تھنڈر فلیش میں اتنی طاقت ہے کہ اس کی ایک لہر انتہائی طاقتور بارود سے بھی ہزاروں گنا زیادہ طاقت رکھتی ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ یہ اسلحہ شاہ بھاٹان کی سرپرستی میں باقاعدہ تیار کر کے پوری دنیا کی سپر پاورز کو فروخت کیا

جائے۔ وہ اس سلسلے میں سرکاری سرپرستی کے خواہش مند تھے تاکہ سپر پاورز یا کوئی اور حکومت ان پر ہاتھ نہ ڈال سکے۔ میں نے اس سلسلے میں انہیں بتایا کہ اگر وہ سپریم فورس کی چیف راج کماری چندر مکھی کو کسی طرح قائل کر لیں تو تب ہی ان کا کام ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ تیار ہو گئے لیکن میں براہ راست سامنے نہ آنا چاہتا تھا۔ راج کماری چندر مکھی کا پرسنل سیکرٹری کھاٹان میرا گہرا دوست ہے۔ میں نے اسے گرے سے بھاری رقم دلوا کر اسے اس کام پر آمادہ کر لیا اس وقت راج کماری چندر مکھی سرکاری کام سے دو ہفتوں کے لئے ایکریمیا گئی ہوئی تھی۔ کھاٹان نے گرے سے وعدہ کر لیا کہ جیسے ہی راج کماری چندر مکھی ایکریمیا سے واپس آئیں گی وہ گرے سے ان کی ملاقات کرا دے گا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس لئے جب تم نے بتایا کہ استاد جیدا ہلاک ہو چکا ہے تو میں حیران رہ گیا کیونکہ استاد جیدا تو گرے کا خاص آدمی تھا اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ چیف کا آدمی اس طرح چیف کی مرضی کے بغیر ہلاک کر دیا جائے۔ اس لئے میں نے حیرت کا اظہار کیا تھا''...... سیکارتو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جس اسلحہ کا تم ذکر کر رہے ہو۔ یہ اسلحہ کہاں بنایا جا رہا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ مجھ تو گرے نے بتایا تھا۔ ویسے وہ بھاٹان میں ہی رہتا ہے۔ اس لئے وہیں کام کر رہا ہو گا''...... سیکارتو نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا نام ہے اس اسلحے کا پھر بتانا''...... عمران نے کہا۔

''تھنڈر فلیش گن''...... سیکارتو نے جواب دیا۔

''کیا تم گرے سے میرے سامنے بات کر سکتے ہو۔ اس سے معلوم کرو کہ راج کماری چندر مکھی اس سے ملی ہیں یا نہیں''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ مجھ پر رحم کرو۔ میں ایسا نہیں کر سکتا''۔ سیکارتو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''وہ انتہائی عیار اور چالاک آدمی ہے۔ اگر اسے ذرا بھی شبہ ہو گیا تو پھر میں بھی اپنی رہائش گاہ سمیت جل کر راکھ ہو جاؤں گا''...... سیکارتو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر تم نے دوبارہ انکار کیا تو اس کا مطلب یہی ہو گا کہ تم تعاون نہیں کرنا چاہتے اور تعاون نہ کرنے کی صورت میں میرا وعدہ بھی ختم ہو جائے گا اور پھر میں ان دیوؤں کو نہیں روکوں گا''۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

''پلیز مجھے کچھ نہ کہو۔ چلو ٹھیک ہے۔ میں تمہاری تسلی کے لئے اس سے بات کر لیتا ہوں اس کے بعد تو تم مجھے بخش دو گے نا''...... عمران کا سرد لہجہ سن کر سیکارتو نے خوفزدہ لہجے میں کہا تو

عمران نے اثبات میں سر ہلا کر جوزف کو کہہ کر کارڈ لیس فون منگوایا اور بھاٹان کے رابطہ نمبر پریس کر کے اس نے سیکارتو کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور فون سیکارتو کی گردن سے لگا دیا۔

''یس۔ ٹاپ راک ہوٹل''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران کو بھی بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

''میں پاکیشیا سے سیکارتو بول رہا ہوں۔ بگ چیف سے بات کراؤ''...... سیکارتو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''چیف تو موجود نہیں ہیں۔ آپ مینجر جھنگھو سے بات کر لیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے کراؤ بات''...... سیکارتو نے کہا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اور بھاری آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ جھنگھو بول رہا ہوں۔ مینجر گولڈن راک ہوٹل''۔ بولنے والے کا لہجہ سپاٹ تھا۔

''سیکارتو بول رہا ہوں پاکیشیا سے مسٹر جھنگھو۔ میری چیف گرے سے بات کراؤ۔ فوراً''...... سیکارتو نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ آپ۔ لیکن چیف تو پاکیشیا گئے ہوئے ہیں''...... سیکارتو نے چونک کر پوچھا۔

''کب گیا ہے وہ پاکیشیا اور کہاں ٹھہرے ہوا ہے''...... سیکارتو

نے چونک کر پوچھا۔

''وہ راج کماری چندر مکھی کے ساتھ گئے ہیں۔ آج صبح ہی روانہ ہوئے ہیں۔ ان کا وہاں کا پتہ مجھے معلوم نہیں ہے''...... جھنگھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا''...... سیکارتو نے کہا اور عمران نے فون پیس ہٹا کر اس کا بٹن آف کر دیا۔

''کیسے معلوم کرو گے کہ گرے کہاں ہو گا''...... عمران نے پوچھا۔

''راج کماری چندر مکھی ساتھ آئی ہے تو لامحالہ وہ مجھے فون کرے گی کیونکہ اس کی بہن کے ساتھ میری شادی ہونے والی ہے۔ وہ جب بھی پاکیشیا آتی ہے مجھے فون ضرور کرتی ہے۔ اس کے علاوہ تو میرے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں ہے''...... سیکارتو نے جواب دیا اور عمران نے محسوس کیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

''او کے۔ میں اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں۔ لیکن ایک بات کا وعدہ تمہیں بھی کرنا ہو گا کہ اگر راج کماری چندر مکھی تمہیں فون کرے تو تم نے اس سے گرے کے بارے میں ضرور پوچھنا ہے۔ میں خود ہی تمہیں فون کر کے تم سے معلوم کر لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن پلیز عمران۔ راج کماری چندر مکھی کو یہ معلوم نہ ہو کہ میں نے تمہیں کچھ بتایا ہے ورنہ میری شادی خطرے میں پڑ جائے گی اور میں شاہ بھاٹان کے شاہی خاندان میں ہر صورت میں شادی

کرنا چاہتا ہوں۔ اس طرح میری انا کو تسکین ملے گی کہ جس شاہ بھاٹان نے مجھے ملازمت سے نکالا تھا میں اس کا ہی داماد ہوں''...... سیکارتو نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ تمہارا نام درمیان میں نہیں آئے گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر مکمل اعتماد ہے۔ میں تم سے پورا پورا تعاون کروں گا''...... سیکارتو نے جواب دیا۔

''میرا یہ وعدہ اس وقت تک قائم رہے گا جب تک تم مجھ سے غداری نہیں کرو گے''...... عمران نے کہا۔

''بے فکر رہیں۔ میں آپ کو کوئی دھوکہ نہ دوں گا اور آپ جیسا کہیں گے ویسا ہی کروں گا''...... سیکارتو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ۔ جوزف۔ مسٹر سیکارتو کو آزاد کر کے انہیں عمارت سے باہر چھوڑ آؤ''...... عمران نے پہلے سیکارتو سے اور پھر جوزف سے کہا اور اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

نئے اور جدید طرز کے ہوٹل کے وسیع و عریض لان میں ہر طرف کرسیاں اور میزیں لگی ہوئی تھی۔ اس ہوٹل کا نام ہوٹل گل افشاں تھا۔ چونکہ گرمیوں کا موسم تھا اس لئے اس وقت لان کی تمام میزیں شہر کی اعلیٰ سوسائٹی کے افراد سے بھری ہوئی تھیں۔ شام ہوتے ہی لوگ یہاں آنا شروع ہو جاتے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہاں تل دھرنے کو بھی جگہ نہ ملتی تھی۔ اس ہوٹل کے لان کے ایک کونے میں موجود میز کے گرد کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر بھی موجود تھے چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا۔ اس لئے وہ روزانہ ہی رات کو ہوٹل گل افشاں میں آ کر بیٹھ جاتے اور رات کا کھانا وہ یہیں کھاتے تھے اور پھر رات گئے تک ان کے درمیان گپ شپ ہوتی رہتی۔ گل افشاں ہوٹل کے اس لان سے نوتعمیر شدہ پلازہ کی عالیشان اور اونچی عمارت صاف نظر آ رہی تھی۔ عمارت کو انتہائی شاندار ،نداز میں سجایا گیا تھا اور اس وقت ان کے

درمیان اس پلازہ کے سلسلے میں ہی باتیں ہو رہی تھیں۔

”یہ پاکیشیا کا نیا اور سب سے شاندار پلازہ ہے اور شاید پاکیشیا کا سب سے بڑا اور اونچا بھی“...... تنویر نے دور سے پلازہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اور کچھ نہیں تو پاکیشیا اونچے اور بڑے بڑے پلازہ بنانے میں خاصا کامیاب جا رہا ہے۔ جہاں دیکھو پلازے بنتے چلے جا رہے ہیں اور میرے خیال کے مطابق پاکیشیا میں پلازہ بزنس کافی کامیاب جا رہا ہے۔ ہر جگہ ایک سے بڑھ کر ایک نیا پلازہ تعمیر ہو رہا ہے مجھے تو یوں لگتا ہے کہ کچھ عرصے بعد یہاں ہر طرف پلازے ہی پلازے نظر آئیں گے“...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں واقعی۔ اب اس نوتعمیر شدہ پلازہ کو دیکھو۔ کس قدر شاندار عمارت تعمیر کی گئی ہے“...... صفدر نے جواب دیا۔

”ایسے پلازہ میں چونکہ ہر قسم کے سامان کی دکانیں ایک ہی جگہ اکٹھی مل جاتی ہیں اور یہاں شاپنگ کرنے والوں کو خاصی سہولتیں بھی مہیا ہوتی ہیں اس لئے لوگ ایسے پلازوں میں خریداری کرنے کو ترجیح دیتے ہیں اور اب ہر طرف ایسے ہی کمرشل پلازہ بننے شروع ہو گئے ہیں“...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور صفدر اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”چھوڑو پلازہ کی باتیں تو ہوتی ہی رہیں گی۔ میں عمران

صاحب کے بارے میں سوچ رہا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''عمران صاحب کے بارے میں۔ کیوں''...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

''آج کل نجانے وہ کیا کرتے پھر رہے ہیں۔ میں نے جب بھی ان کے فلیٹ فون کیا وہ فلیٹ پر ملے ہی نہیں''...... صفدر نے کہا۔

''وہ سیلانی آدمی ہیں۔ ایک جگہ ٹک کر کیسے بیٹھ سکتا تھا اور ویسے بھی فارغ دنوں میں اس کی آوارہ گردی عروج پر ہوتی ہے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات تو ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تو پھر تم کیوں ان کے بارے میں سوچتے رہتے ہو''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''دراصل گذشتہ کچھ عرصے سے میں ایک بات بڑی شدت سے محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے کئی بار سوچا کہ سب ساتھیوں سے اس بارے میں بات کی جائے لیکن پھر میں ٹال گیا کہ اسے دوسروں کے ذاتی معاملات میں مداخلت بھی سمجھا جا سکتا ہے''...... صفدر نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں چونک کر صفدر کی طرف دیکھنے لگے۔

''کون سی بات''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے محسوس کیا ہے کہ مس جولیا عمران کے سلسلے میں اپنے

جذبات کی انتہا پر پہنچ چکی ہے لیکن عمران صاحب اسے کبھی سنجیدگی سے لیتے ہی نہیں۔ اگر یہی حال رہا تو مجھے خطرہ ہے کہ کسی روز مس جولیا کا نروس بریک ڈاؤن بھی ہو سکتا ہے اور ہم ایک اچھی ساتھی سے ہاتھ دھو سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ عمران صاحب کو اس بارے میں سنجیدہ کیا جائے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ کسی طرح عمران اور مس جولیا کی شادی کرا دی جائے تو بہتر رہے گا''...... صفدر نے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم ہنس کیوں رہے ہو۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''غلط نہیں بلکہ بچگانہ بات کی ہے۔ جو کچھ تم سوچ رہے ہو۔ ایسا ہونا ہی ناممکن ہے''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے۔ کیا تم اپنی بات کی وضاحت کر سکتے ہو''...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سیکرٹ سروس کی پابندیاں تو اپنی جگہ۔ اصل مسئلہ عمران کی اماں بی ہیں۔ عمران کی اماں بی پرانے خیالات کی خاتون ہیں۔ وہ کسی قیمت پر بھی کسی غیر ملکی لڑکی کو بہو بنانے پر تیار نہ ہوں گی اور مجھے یقین ہے کہ عمران اسی وجہ سے جولیا کو مسلسل ٹالتا چلا آ رہا ہے۔ اگر جولیا پاکیشیائی ہوتی تو اب تک شاید یہ شادی ہو چکی

ہوتی“ ......تنویر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”تنویر کی بات بھی درست ہے۔ واقعی یہ بھی ایک بنیادی وجہ ہے لیکن ایک اور بات بھی اس رشتے کے درمیان حائل ہے اور وہ ہے تنویر کی جذباتیت۔ کیوں تنویر یہ سچ ہے نا“ ...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا تو تنویر خاموش ہو گیا۔

”تو مطلب یہ ہوا کہ میری یہ سوچ احمقانہ ہے۔ یہ دونوں اسی طرح بوڑھے ہو جائیں گے“ ...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تم نے کبھی اپنے بارے میں بھی سوچا ہے“ ...... اچانک تنویر نے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ مجھے کیا ہوا ہے“ ...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”کچھ نہیں ہوا۔ صرف اتنا ہی ہوا ہے کہ تم ابھی تک کنوارے ہو اور بڑھاپا تیزی سے آ رہا ہے تمہارے ساتھ ساتھ صالحہ بھی بوڑھی ہوتی چلی جا رہی ہے اس سے پہلے کہ اس کے سر پر چاندی کی تاریں نمودار ہو جائیں۔ اس کی کمر جھک جائے اور اس کے دانت جھڑ جائیں تم اس سے شادی کر لو“ ...... تنویر نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”نہیں۔ میں شادی نہیں کر سکتا“ ...... صفدر نے کہا۔

”کیوں نہیں کر سکتے۔ اس کی کوئی وجہ بھی تو ہو“ ...... تنویر نے

کہا۔

”ہم نے تو سیکرٹ سروس سے شادی کر لی ہے۔ میں تو مس جولیا کی وجہ سے ایسا سوچ رہا تھا۔ بہرحال چھوڑو۔ دیکھو کیا ہوتا ہے“ ...... صفدر نے موضوع بدلنے کی خاطر کہا اور پھر ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک وہ تینوں بری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ فضا میں سفید رنگ کی بجلی کی لہر سی نیچے سے اوپر جاتی اور ہوا میں موجود ایک بڑے طیارے سے ٹکراتی دکھائی دی۔

یہ منظر صرف پلک جھپکنے کی حد تک ہی تھا دوسرے لمحے خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور انہوں نے یکلخت اس طیارے کو فضا میں پھٹتے اور اس کے ٹکڑوں کو آگ کے گولے بنے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا۔ طیارے کے ٹکڑے توپ سے نکلے ہوئے گولوں کی طرح ہوا میں تیرتے ہوئے اس طرف آ رہے تھے اور پھر ان میں سے طیارے کا اگلا حصہ پوری قوت سے اس نئے پلازہ سے جا ٹکرایا۔ دوسرے لمحے ایک بار پھر ہولناک دھماکہ ہوا۔ اس بار دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ وہ سب اچھل کر کرسیوں سمیت نیچے جا گرے اور پھر طیارے کے ٹکڑے ہر طرف گرتے چلے گئے اور ماحول یکے بعد دیگرے دھماکوں سے گونج اٹھا۔ چند لمحوں تک تو ان خوفناک دھماکوں کی بازگشت سنائی دیتی رہی۔ پھر جیسے ہی یہ بازگشت ختم ہوئی۔ ہر طرف انتہائی شور اور چیخ و پکار کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی بجلی کی سی تیزی سے

اٹھے مگر دوسرے لمحے ان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی بے اختیار ان تینوں کے منہ سے بھی چیخیں نکل گئیں کیونکہ انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے بارہ منزلہ بلند و بالا اور نوتعمیر شدہ پلازہ کی عمارت کو اس طرح بکھر کر زمین پر ڈھیر ہوتے دیکھا جیسے ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے ڈھیر ہوتے ہیں۔

طیارے کے ٹکڑے جو آگ میں لپٹے ہوئے تھے اس پلازہ کے ساتھ والی عمارتوں سے بھی ٹکرا رہے تھے اور زور دار دھماکوں کے ساتھ وہ عمارتیں بھی تباہ ہوتی چلی جا رہی تھیں اور چند لمحوں بعد اس قدر چیخ و پکار اور شور ہر طرف سنائی دینے لگا جیسے قیامت برپا ہو گئی ہو۔ یہاں لان میں موجود لوگ پاگلوں کے سے انداز میں ادھر ادھر دوڑتے پھر رہے تھے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ یہ کیسے ہو گیا۔ وہ طیارہ......“ صفدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”تخریب کاری ہے۔ یہ صریحاً تخریب کاری ہے“...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کی آوازیں دور سے سنائی دینے لگیں اور پھر وہ تینوں تیزی سے دوڑتے ہوئے ہوٹل کے لان سے باہر نکلے اور سڑک پر دوڑتے ہوئے اس پلازہ کی طرف بڑھنے لگے۔ سڑک پر مرد عورتیں اور بچے اس طرح چیختے ہوئے دوڑ رہے تھے جیسے ان سب کے

پیچھے پاگل کتے لگے ہوئے ہوں۔ باہر سڑکوں پر بھی ہڑبونگ مچی ہوئی تھی۔ ہر طرف آگ ہی آگ دکھائی دے رہی تھی۔ اس سڑک سے کچھ فاصلے پر شاید طیارے کا ونگ جس میں فیول بھرا ہوا تھا گر کر پھٹا تھا جس نے ہر طرف آگ ہی آگ لگا دی تھی۔ آگ کے بڑے بڑے شعلے ہر طرف رقص کر رہے تھے۔ لوگوں کی دلدوز چیخوں سے ماحول گونج رہا تھا۔ جس نئے بننے والے پلازہ سے جہاز کا اگلا حصہ ٹکرایا تھا وہ پلازہ اس جگہ سے تقریباً ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر تھا اس لئے جب وہ وہاں پہنچے تو پولیس کی گاڑیوں کے ساتھ ساتھ کئی فلاحی تنظیموں کی ایمبولینس گاڑیاں بھی وہاں پہنچ چکی تھیں۔ جہاز کے ٹکڑے جگہ جگہ بکھرے ہوئے تھے اور ان کی حالت ایسی تھی کہ وہ جل کر سیاہ ہو چکے تھے۔ طیارے کا ملبہ کوئلے کی طرح سیاہ دکھائی دے رہا تھا۔ پولیس نے چاروں طرف سرچ لائٹس نصب کر دی تھیں اور اب ملبہ ہٹانے اور ملبے کے اندر سے لاشیں نکالنے کا کام شروع ہو گیا تھا۔

جب پہلی لاش باہر لائی گئی تو صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ وہاں موجود سب لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ لاش بالکل راکھ ہو گئی تھی اور اس کی صرف ہڈیاں ہی بچی تھیں۔ جسم راکھ کی طرح بکھر گیا تھا۔ جب وہاں اعلیٰ افسران کی کاریں پہنچنا شروع ہوئیں تو صفدر نے سب کو واپس چلنے کے لئے کہا اور وہ سب اس افسوسناک واقعہ پر گفتگو کرتے ہوئے واپس ہوٹل کی طرف بڑھ

گئے۔ وہاں ان کی کار موجود تھی۔

''یوں لگتا ہے جیسے طیارہ آسمانی بجلی کا شکار ہوا ہو''...... اچانک تنویر نے کہا۔

''سفید رنگ کی ایک لہر تو میں نے فضا میں تیرتی ہوئی طیارے کی طرف جاتے دیکھی تھی۔ شاید وہ بجلی کی لہر ہی ہو گی''...... صفدر نے جواب دیا۔

''میں نے بھی اسے دیکھا تھا لیکن یہ بجلی کی لہر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ بجلی آسمان سے گرتی ہے اور اس کا رخ اوپر سے نیچے کی طرف ہوتا ہے جبکہ یہ لہر زمین سے اوپر کی طرف بڑھ رہی تھی جیسے بجلی زمین سے ٹکرائی ہو اور پھر لہر کی صورت میں ہی واپس اوپر اٹھ کر اس طیارے سے ٹکرائی ہو''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور صفدر اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ انہوں نے بھی اسے اس پوزیشن میں ہی دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے اپنے فلیٹس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ چونکہ ان تینوں کے فلیٹ ایک ہی بلڈنگ میں تھے اس لئے وہ ایک ہی کار میں آئے تھے۔ صفدر نے اپنے فلیٹ میں پہنچتے ہی رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''صفدر بول رہا ہوں چیف۔ ایئر بس کی پراسرار تباہی کی خبر

یقیناً آپ تک پہنچ چکی ہو گی۔ میں نے اسے اپنی آنکھوں سے تباہ ہوتے دیکھا ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو رپورٹ دے دوں''...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا گیا تو صفدر نے تنویر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ہوٹل جانے سے لے کر وہاں سے واپس آنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

''تم نے معلوم کیا کہ اس سفید لہر کا منبع کہاں تھا''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر خود بخود انتہائی شرمندگی کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ یہ خیال اس کے ذہن میں ہی نہ آیا تھا۔

''سوری سر۔ میرا ذہن ہی اس طرف نہ کیا گیا تھا''...... صفدر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''حالانکہ تمہارا ذہن سب سے پہلے اس طرف ہی جانا چاہئے تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران تمہارے پاس پہنچے گا۔ تم نے اسے تفصیل بتانی ہے''...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

''یس کم ان''...... صفدر نے اونچی آواز میں کہا کیونکہ وہ دستک کا انداز پہچانتا تھا۔ یہ کیپٹن شکیل کی مخصوص دستک تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن شکیل اندر آ گیا۔

"میں اس خوفناک وقوعہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ایک بدترین واردات ہے اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کی گئی ہے۔ تم نے ٹی وی پر نیوز دیکھی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں چیف کو رپورٹ دینے میں مصروف تھا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا ردعمل تھا چیف کا"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا تو صفدر نے اسے ساری بات بتا دی۔

"چیف کی بات درست ہے۔ ہمیں واقعی اس سلسلے میں سوچنا اور کام کرنا چاہئے تھا جبکہ ہمارا ردعمل بھی عام تماشائیوں جیسا تھا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"واقعی حماقت ہو گئی ہے۔ تم بتاؤ۔ تم خبروں کی بات کر رہے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"خصوصی نیوز بلیٹن دکھایا گیا ہے۔ اس کے مطابق پورا طیارہ راکھ کا ڈھیر بن گیا ہے۔ طیارے میں ایک مرکزی وزیر تھا اور شہر کے بے شمار اعلیٰ طبقے کے افراد جن میں زیادہ تعداد کاروباری افراد کی تھی جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ اب ملبے سے لاشیں نکالی جا رہی ہیں۔ ابھی تک دو سو لاشیں برآمد ہو چکی ہیں۔ پولیس کا خیال ہے کہ یہ تعداد بڑھ کر چار پانچ سو کے قریب ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ طیارے کا ملبہ اس نئے پلازہ اور اس کے اردگرد کی

عمارتوں کی بھی نقصان پہنچا ہے وہاں بھی کافی جانی نقصان ہوا ہے۔ دارالحکومت میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے خبروں کے اہم پوائنٹس بتاتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر اب کیا خیال ہے۔ کیا یہ واقعی تخریب کاری کی واردات ہو سکتی ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں یہ تخریب کاری نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اور کیا ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تخریب کاری تو اس انداز میں ہو سکتی ہے کہ وہاں بم کا دھماکہ کیا جاتا۔ لیکن یہ روشن لہر پھر اس طرح ایسے بڑے اور مضبوط طیارے کا راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جانا۔ انسانی لاشوں کا راکھ ہو جانا۔ مجھے تو یہ سب کچھ کوئی سائنسی تجربہ لگتا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ صفدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"صفدر بول رہا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"عمران بول رہا ہوں صفدر"...... دوسری جانب سے عمران کی

آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ عمران صاحب آپ''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے چیف نے بتایا ہے کہ تم نے اس خوفناک واردات کو اپنی آنکھوں سے وقوع پذیر ہوتے دیکھا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے''...... عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

''ہاں۔ میرے ساتھ کیپٹن شکیل اور تنویر بھی تھے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''او کے۔ تم ایسا کرو کہ موقع پر آجاؤ۔ میں وہیں موجود ہوں۔ پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''آؤ کیپٹن شکیل''...... صفدر نے رسیور رکھ کر کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرا خیال ہے کہ تنویر کو بھی ساتھ لے لیں''...... کیپٹن شکیل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے تم اسے فون کر کے بلا لو''...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا اور جیب سے سیل فون نکال کر تنویر کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔

اچانک سامنے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بڑی اور دفتری میز کے پیچھے اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھے ہوئے گرے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ گرے بول رہا ہوں''...... گرے نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''بگ چیف اسمتھ بول رہا ہوں گرے۔ تم نے ابھی تک تفصیلی رپورٹ نہیں دی''...... دوسری طرف سے بگ چیف اسمتھ کی آواز سنائی دی۔

''معاملات ابھی فائنل نہیں ہوئے ہیں بگ چیف۔ اس لئے میں نے رپورٹ نہیں دی۔ میرا خیال تھا کہ معاملات مکمل ہونے کے بعد آپ کو رپورٹ دوں گا''...... گرے نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جو کچھ اب تک ہوا ہے مجھے اس کے بارے میں رپورٹ

دو“...... اسمتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

”شاہ بھاٹان نے تھنڈر فلیش پسٹلز کی خریداری کا معاہدہ تو کر لیا لیکن اسے تجربے کے ساتھ مشروط کر دیا تھا چنانچہ میں راج کماری چندر مکھی کے ساتھ پاکیشیا گیا اور وہاں ایک مسافر بردار طیارے پر میں نے تھنڈر فلیش ریز فائر کی۔ اس کے بارے میں تفصیلات آپ نے بھی پڑھ لی ہوں گی۔ شاہ بھاٹان تک بھی اس کی تفصیلات پہنچ چکی ہیں اور راج کماری چندر مکھی نے بھی انہیں تفصیلات بتا دی ہیں۔ وہ اس تجربے کی کامیابی سے بے حد خوش ہیں۔ وہ تھنڈر فلیش پسٹلز کی قیمت سے تو مطمئن ہیں لیکن تھنڈر میزائل کی قیمت کے سلسلے میں وہ رعایت مانگ رہے ہیں مگر میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ یہ میزائل انہیں مطلوبہ قیمت پر ہی مل سکتے ہیں۔ جس پر انہوں نے ایک شرط لگا دی ہے کہ سوائے بھاٹان کے تھنڈر فلیش اسلحہ اور کسی ملک کو فروخت نہ کیا جائے گا۔ میں نے فی الحال تو ان کی یہ شرط منظور کر لی ہے کیونکہ جتنا بڑا آرڈر انہوں نے دینا ہے اس کی سپلائی میں ہمیں ایک سال لگ جائے گا۔ اس کے بعد ہم درپردہ اسے دوسرے ملکوں کو بھی فروخت کر دیں گے۔ وہ ہمارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے“...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم نے انہیں یہ بتا دیا ہے کہ یہ رقم کہاں جمع ہونی ہے“...... اسمتھ نے کہا۔

”جی ہاں۔ ساری تفصیلات آپ کے حکم کے مطابق طے ہو گئی ہیں۔ آپ فکر نہ کریں“...... گرے نے جواب دیا۔

”فکر کی بات تو ہے گرے۔ تمہیں یہ تجربہ پاکیشیا میں نہیں کرنا چاہئے تھا۔ کسی دور دراز کے ملک میں بھی یہ تجربہ کیا جا سکتا تھا۔ اس ملک کی ایک ایئر بس تباہ ہونے سے ہر طرف ہلچل مچ گئی ہے۔ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس حد درجہ تیز اور فعال ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہماری راہ پر لگ جائے تو پھر ہماری لیبارٹری بھی تباہ ہو سکتی ہے اور ہم بھی مارے جا سکتے ہیں“...... اسمتھ نے جواب دیا۔

”کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکتا بگ چیف کہ یہ سب کس طرح ہوا ہے تھنڈر فلیش خالصتاً ہماری ایجاد ہے۔ اس کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے اور شاہ بھاٹان اور راج کماری چندر مکھی تک تو وہ پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر پہنچ بھی گئے تو ظاہر ہے وہ انہیں کچھ بتانے سے رہے کیونکہ اس صورت میں وہ خود بین الاقوامی طور پر دباؤ کا شکار ہو جائیں گے اور ہم اسلحہ انہیں سپلائی کرنے کے بعد یہاں سے خاموشی سے شفٹ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کرتی ہے اور کیا نہیں۔ ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہو گی اور نہ ہی وہ کبھی ہم تک پہنچ سکے گی“...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم کوشش کرو کہ جلد از جلد رقم سوئٹزر لینڈ کے بنک میں جمع کرا دی جائے تاکہ اس کی طرف سے تو اطمینان ہو

جائے“...... اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یس بگ چیف۔ آپ فکر مت کریں۔ زیادہ سے زیادہ شام تک یہ کام ہو جائے گا“...... گرے نے جواب دیا۔

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم راج کماری چندر مکھی کے ساتھ اسلحے کے سٹور میں بھی گئے تھے۔ کیا واقعی ایسا ہوا ہے“...... اسمتھ نے پوچھا۔

”یس بگ چیف۔ وہ انتہائی تیز عورت ہے۔ اس نے یہ شرط رکھی تھی کہ وہ خود اس سٹور کو دیکھنا چاہتی ہے تاکہ یہ اطمینان کر سکے کہ ہم فوری طور پر ایک میزائل اور ایک ہزار پسٹل سپلائی کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں اسے سٹور میں لے گیا تھا“...... گرے نے جواب دیا۔

”تم نے اسے لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات تو نہیں بتائیں“...... اسمتھ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”نو بگ چیف۔ میں نے اسے صرف سٹور تک ہی محدود رکھا ہے“...... گرے نے جواب دیا۔

”او کے۔ معاملات فائنل ہوتے ہی تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے میں چند روز کے لئے ایکریمیا جا رہا ہوں۔ واپسی پر مجھے کامیابی کی خبر ملنی چاہئے۔ اس دوران اگر مجھ سے کسی معاملے پر فوری بات کی ضرورت ہو تو ایکریمیا کے سپیشل نمبر پر کر سکتے ہو“...... اسمتھ نے کہا۔

”یس بگ چیف“...... گرے نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔ گرے نے ہاتھ بڑھا کر انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... گرے نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

”شارلے بول رہا ہوں باس۔ راج کماری چندر مکھی اپنے سیکرٹری اور باڈی گارڈز کے ساتھ ہیڈ کوارٹر تشریف لائی ہیں اور آپ سے فوری ملاقات کی خواہشمند ہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہاں ہیڈ کوارٹر میں۔ مگر یہاں کا پتہ انہیں کس نے بتایا ہے“...... گرے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”معلوم نہیں باس۔ بہرحال وہ یہاں موجود ہیں“...... شارلے نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ انہیں میرے دفتر بھجوا دو“...... گرے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس نے اپنے اس خفیہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ابھی تک نہ ہی راج کماری چندر مکھی کو کچھ بتایا تھا اور نہ ان کے سیکرٹری کھاٹان کو اس بارے میں علم تھا۔

اس کے باوجود ان کی یہاں اس طرح اچانک آمد انتہائی حیرت انگیز بھی تھی اور قابل تشویش بھی۔ گرے نے میز کی دراز کھولی اور

اس کے اندر رکھا ہوا تھنڈر فلیش پسٹل نکال کر اس نے کوٹ کی سائیڈ جیب میں رکھ لیا۔ اب اسے راج کماری چندر مکھی اور اس کے سیکرٹری کا انتظار تھا۔ لیکن اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ حیران تھا کہ اس کا ہیڈ کوارٹر سیکرٹ تھا جس کے بارے میں سوائے چند مخصوص لوگوں کے کسی کو علم نہ تھا اس کے باوجود راج کماری چندر مکھی وہاں پہنچ گئی تھی۔ راج کماری یہاں کیوں آئی تھی یہ سوچ کر اس کا دماغ گھوم رہا تھا اسی لئے احتیاط کی خاطر اس نے تھنڈر فلیش پسٹل نکال کر اپنی جیب میں رکھ لیا تھا تاکہ اگر راج کماری چندر مکھی اس کے خلاف حرکت کرے تو وہ اسے تھنڈر فلیش گن سے جلا کر ایک لمحے میں بھسم کر دے۔

عمران نے کار لیبارٹری کی پارکنگ میں روکی اور پھر وہ کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ پارکنگ سے نکل کر وہ لفٹوں کی طرف بڑھ گیا اور پھر ایک لفٹ میں سوار ہو کر لیبارٹری کی عظیم الشان عمارت کے اندر آ گیا اور پھر مختلف مراحل سے گزرتا ہوا وہ سر داور کے مخصوص آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ جیسے ہی سر داور کے آفس دفتر میں داخل ہوا سر داور اسے دیکھ کر بے اختیار اس کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''ارے ارے۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ میرے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو کر آپ کیوں مجھے گناہ گار کرتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چلو اسی بہانے میرے گناہ تو جھڑ جائیں گے''...... سر داور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس عمر میں گناہ نہیں جناب۔ بال جھڑتے ہیں اور آپ کے

سر پر اب بالوں کو تلاش کرنے کے لئے خصوصی سروے کروانا پڑے گا کسی فارن لیبارٹری میں جا کر کسی فارن ٹیم سے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سر داور بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ عمران کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا اور پھر رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد عمران سر داور کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ بھی میز پر رکھ دیا۔

''تم نے فون پر بتایا تھا کہ ایئر بس کے بارے میں تمہیں شک ہے کہ اسے تباہ کرنے کے لئے کوئی جدید سائنسی اسلحہ استعمال کیا گیا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہوا ہے''...... سر داور نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ ماہرین نے تو یہی رپورٹ دی ہے کہ ایئر بس پر آسمانی بجلی گری ہے لیکن میری تحقیقات کے مطابق ایسا نہیں ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے بھی اخبار میں ماہرین کی رپورٹ پڑھی ہے۔ بظاہر تو ان کی رپورٹ درست لگتی ہے۔ جو حالت طیارے کی اور وہاں سے ملنے والی لاشوں کی بتائی گئی ہے اس سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے''...... سر داور نے جواب دیا۔

''ہاں۔ عام حالات میں تو واقعی ایسا ہی لگتا ہے اور اس رپورٹ کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا ہے کہ عوام کی طرف سے کسی ہنگامے کا خدشہ باقی نہیں رہا۔ ظاہر ہے آسمانی بجلی کو گرنے سے حکومت کسی

طرح روک نہ سکتی تھی لیکن میں نے اپنے طور پر جو تحقیقات کی ہیں اس کے مطابق ایسا نہیں ہوا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر مجھے بتاؤ کہ تمہارے ذہن میں کیا ہے اور تمہیں اس بات کا شک کیوں ہے کہ ایئر بس کو جلا کر بھسم کرنے میں سائنسی اسلحے کا استعمال کیا گیا ہے۔ آخر کوئی تو پوائنٹ ہو گا تمہارے ذہن میں''...... سر داور نے کہا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ اس جدید طیارے میں آسمانی بجلی سے بچاؤ کا باقاعدہ انتہائی جدید حفاظتی نظام موجود تھا۔ اس نظام کی موجودگی میں آسمانی بجلی سے اس قدر تباہی نہیں ہو سکتی۔ دوسری بات یہ کہ میں نے محکمہ موسمیات کے ایک ماہر سے جو تفصیلی گفتگو کی ہے اس کے مطابق اس رات آسمان پر موجود بادلوں کی سائنسی پوزیشن ایسی نہ تھی کہ ان سے اس قدر طاقتور بجلی ڈسچارج ہو سکے جس قدر طاقت اس طیارے کی ایسی تباہی کے لئے مطلوب تھی اور تیسری بات یہ کہ میرے تین ساتھیوں نے اس طیارے کو اپنی آنکھوں سے تباہ ہوتے دیکھا ہے۔ وہ اس وقت ایک ہوٹل کے لان میں موجود تھے۔

انہوں نے سب کچھ براہ راست دیکھا ہے اور ان کے کہنے کے مطابق انہوں نے ایک عمارت کی چھت سے سفید رنگ کی لہر کو آسمان کی طرف بلند ہوتے اور اس لہر کو کسی بجلی کی لہر کی طرح طیارے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور پھر یہ لہر جیسے ہی

طیارے سے ٹکرائی ایک خوفناک اور دل ہلا دینے والا کڑاکا ہوا اور پھر ایک زور دار دھماکہ ہوا اور پورا طیارہ پھٹ کر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گیا۔

آسمانی بجلی اگر گرتی تو بجلی کی لہر کا رخ اوپر سے نیچے کی طرف ہو سکتا تھا جبکہ میرے ساتھیوں کے مطابق وہ لہر زمین سے اوپر کی طرف اٹھی تھی۔ بالکل اس طرح جیسے وہ لہر کسی اونچی عمارت سے نکل کر طیارے کی طرف گئی ہو۔ میں نے اپنے ان ساتھیوں کے ساتھ اس ہوٹل کے لان میں جا کر پوری طرح چیکنگ کی ہے۔ اس چیکنگ کی نتیجے میں یہی محسوس ہوتا ہے کہ جہاں طیارہ تباہ ہو کر گرا ہے۔

وہاں سے تقریباً ڈیڑھ کلو میٹر دور اس کی مخالف سمت میں ایک رہائشی پلازہ کی سب سے اوپر والی منزل سے یہ لہر پھینکی گئی ہو۔ اس کے علاوہ آسمانی بجلی گرنے سے دھماکہ ضرور ہوتا ہے لیکن جس انداز کا دھماکہ میرے ساتھیوں نے محسوس کیا ہے وہ آسمانی بجلی گرنے کے دھماکے سے قطعی مختلف تھا اور آخری بات یہ ہے کہ اگر طیارے پر آسمانی بجلی گرتی تو طیارے کے ملبے اور انسانی لاشوں کی راکھ میں ایک خاص قسم کی چمک کسی صورت بھی پیدا نہ ہو سکتی تھی۔ ایسی چمک جیسے فاسفورس کی چمک ہوتی ہے۔ اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس طیارے پر آسمانی بجلی نہیں گری بلکہ اس پر کوئی سائنسی اسلحہ استعمال کیا گیا ہے''...... عمران نے تفصیل سے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ تمہارا پوائنٹ آف ویو ہے''...... سر داور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ اس میں کچھ غلط ہے تو بتا دیں''...... عمران نے کہا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ کیا اس ملبے سے بارود کے ذرات ملے ہیں''...... سر داور نے کہا۔

''بارود کے ذرات۔ اوہ۔ نہیں قطعی نہیں اور یہی بات مجھے حیران کئے ہوئے ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے کوئی انتہائی طاقتور شعاع استعمال کی گئی ہو لیکن اگر شعاع استعمال کی جاتی تو اس کا نتیجہ قطعی مختلف نکلتا۔ طیارہ تباہ ضرور ہوتا لیکن اس طرح مکمل طور پر راکھ کا ڈھیر نہ بن جاتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے اس طیارے کی راکھ کا سائنسی تجزیہ تو کرایا ہو گا۔ اس کی کیا رپورٹ ہے''...... سر داور نے پوچھا۔

''ہاں۔ لیکن یہ رپورٹ میرے نظریے کے خلاف ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق یہ سب کچھ انتہائی شدید حدت کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس سے تو آسمانی بجلی والا نظریہ ہی درست ثابت ہوتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ عام سائنسی تجزیہ اصل حقائق کو سامنے نہیں لا سکتا۔ اس کے لئے خصوصی تجزیہ ضروری ہے۔ اس لئے میں نے آپ سے رابطہ کیا تھا۔ اس بیگ میں طیارے کا ملبہ اور انسانی لاشوں کی راکھ موجود ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کا خود تجزیہ

کریں تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ سب کیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تمہارے خیال میں مجھے کس قسم کا تجزیہ کرنا چاہئے“...... سر داور نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”حقیقت سامنے لانے کے لئے ڈرس تجزیہ کیا جائے تو بہتر ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”ڈرس تجزیہ۔ ہاں تمہارا خیال درست ہے۔ صرف اس طرح ہی حتمی نتیجہ سامنے آ سکتا ہے۔ لیکن اس میں کافی وقت لگ جائے گا“...... سر داور نے کہا۔

”اندازاً کتنا وقت“...... عمران نے کہا۔

”کم از کم چار گھنٹے“...... سر داور نے جواب دیا۔

”کوئی بات نہیں۔ اتنا وقت یہاں بیٹھ کر کوئی سائنسی مقالہ پڑھنے میں اور دو تین بار کافی پی کر گزارا جا سکتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سر داور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے مواد دو“...... سر داور نے کہا تو عمران نے بیگ کھولا اور اس میں سے دو بڑے پیکٹ نکال کر سر داور کے سامنے رکھ دیئے۔

”اس پیکٹ میں طیارے کا ملبہ اور اس دوسرے پیکٹ میں ایک انسانی لاش کی راکھ موجود ہے“...... عمران نے کہا۔

”او کے۔ تم الماری سے اپنے مطلب کی کتاب یا مقالہ نکال لو۔ میں کافی منگواتا ہوں اور پھر میں جا کر اپنا کام شروع کرتا

ہوں“...... سر داور نے دونوں پیکٹ اٹھا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سر داور پیکٹ لے کر دفتر سے باہر چلے گئے تو عمران نے اٹھ کر الماری کھولی اور پھر ریک سے کتاب اٹھا کر دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے کتاب کھولی اور اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ چار گھنٹوں کے صبر آزما انتظار کے بعد آخر کار سر داور واپس دفتر میں داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ایک ملازم تھا جس نے ہاٹ کافی کا سامان اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے ایک ایک پیالی میز پر رکھی اور پھر واپس چلا گیا۔

”کچھ معلوم ہوا“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ اس تجزیے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس مواد میں فلونیم فاس کی کافی مقدار موجود ہے“...... سر داور نے کہا۔

”فلونیم فاس۔ آپ کا مطلب اس انتہائی قیمتی دھات سے ہے جو تقریباً نایاب ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں اسی فلونیم فاس کی بات کر رہا ہوں“...... سر داور نے جواب دیا۔

”لیکن فلونیم فاس کی موجودگی سے آپ کیا نتیجہ نکالتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”آج سے چار سال قبل ایک سائنس کانفرنس میں ایکریمیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے فلونیم فاس پر ایک تحقیقاتی مقالہ پیش کیا تھا۔ اس مقالے میں اس نے فلونیم فاس سے

ایک انتہائی طاقتور ترین اسلحہ تیار کرنے کا ایک انقلابی فارمولا پیش کیا تھا۔

اس تجزیے سے مجھے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے اس مقالے کا خیال آ گیا۔ اس نے جو تفصیلات اسلحہ کے بارے میں بتائی تھیں اس سے بھی ایسا ہی نتیجہ نکلتا تھا جیسا اس طیارے کی تباہی سے نکلا ہے۔ اس وقت یہ فارمولا اپنی ابتدائی شکل میں تھا اور چونکہ یہ فلونیم فاس انتہائی نایاب اور انتہائی قیمتی دھات ہے اس لئے میں نے اس پر توجہ نہ دی تھی لیکن مجھے اس مقالے نے متاثر ضرور کیا تھا۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے نجی ملاقات میں اس پر تفصیل سے بات کی تھی اور اب اس تجزیے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس طیارے پر تھنڈر فلیش کے اس فارمولے کی جدید ترین شکل کو آزمایا گیا ہے''...... سر داور نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئیں۔

''آپ کا مطلب ہے کہ اس پاکیشیائی ایئر بس پر تھنڈر فلیش اسلحہ استعمال کیا گیا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ڈرس تجزیے سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ تھنڈر فلیش اسلحہ صرف ایک فارمولے کی حد تک تو درست ہو سکتا ہے لیکن ایک بات تو یہ ہے کہ ایسے نایاب اور قیمتی عنصر کا حصول ہی بہت مشکل ہے اور پھر اتنی جلدی اسے اس قدر ایڈوانس شکل بھی نہیں دی جا سکتی کہ اسے اس طرح

کھلے عام استعمال بھی کیا جا سکے''...... سر داور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ اس سائنس دان ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے کسی طرح رابطہ کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کوشش کی جا سکتی ہے''...... سر داور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... دوسری طرف سے ان کے اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

''شمشیر خان۔ تیسری الماری سے فارن سائنس دانوں کے پتوں اور فون نمبرز کی ڈائری نکالو۔ اس میں سے کارمن کے معروف سائنس دان ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس سے رابطہ قائم کر کے میری بات کراؤ''...... سر داور نے تفصیل سے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ان کے اسسٹنٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور سر داور نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ تجربہ یہاں پاکیشیا میں کیوں کیا گیا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہو سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا کہا جا سکتا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ایک تو ہمیں قیمتی طیارے سے ہاتھ دھونا پڑا ہے اور پھر بے شمار انسانی جانوں کا

بھی ضیاع ہوا ہے‘‘...... سر داور نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

’’اچھا ایک بات بتائیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’پوچھو‘‘...... سر داور نے کہا۔

’’کیا یہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس یہودی ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’مجھے پوری طرح علم نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے ایسا ہو۔ کیا تم یہ سوچ رہے ہو کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس یہودی ہوگا۔ اس لئے اس نے مسلم دشمنی کی بنا پر یہ ہولناک تجربہ یہاں پاکیشیا میں کیا ہے‘‘...... سر داور نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سر داور نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’لیں‘‘...... سر داور نے کہا۔

’’شمشیر خان بول رہا ہوں جناب۔ میں نے ایکریمیا سے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ سائنس دان ڈاکٹر جیکولین فرینڈس آج سے تقریباً ایک سال قبل اپنی رہائش گاہ میں ڈکیتی کے دوران ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ ان کی رہائش گاہ کا سارا سامان بکھرا ہوا ملا اور ان کے سیف وغیرہ بھی ٹوٹی ہوئی حالت میں ملے اور تمام قیمتی چیزیں بھی غائب تھیں۔ وہاں کی پولیس نے مجرموں کو پکڑنے کی بے حد کوشش کی لیکن ان کا کوئی سراغ نہ مل سکا‘‘...... دوسری طرف

سے شمشیر خان نے جواب دیا۔

’’مجھے دیں رسیور۔ میں بات کرتا ہوں‘‘...... عمران نے سر داور سے کہا۔

’’شمشیر خان۔ عمران سے بات کرو‘‘...... سر داور نے اپنے اسسٹنٹ سے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

’’ہیلو شمشیر خان۔ یہ معلوم کیا ہے کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کی رہائش گاہ ایکریمین میں کہاں تھی‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’جی ہاں۔ ایکریمین کے دارالحکومت میں روز کالونی میں ان کی رہائش گاہ ہے اور ان کی لیبارٹری بھی ان کی رہائش گاہ کے اندر ہی تھی‘‘...... شمشیر خان نے جواب دیا۔

’’ٹھیک ہے۔ شکریہ‘‘...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

’’مجھے اجازت دیں۔ اب میں خود اس بارے میں ساری تفصیلات حاصل کر لوں گا۔ آپ کے تعاون کا شکریہ‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر سر داور سے اجازت لے کر وہ دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ معاملہ اس کی توقع سے کہیں زیادہ خطرناک ہوتا جا رہا تھا۔

ڈاکٹر فرینڈس جیکولین کی ہلاکت نے اس کے دل میں بے شمار وسوسوں کو جنم دینا شروع کر دیا تھا اور اس کے دل و دماغ میں ایک

انجانے مگر انتہائی خوفناک خطرے نے سر ابھارنا شروع کر دیا تھا۔اسے اس بات کا احساس ہونا شروع ہو گیا تھا کہ ایئر بس کی تباہی کسی اہم اور بڑے منصوبے کی طرف ایک اشارہ تھا جو آئندہ پاکیشیا کے لئے مزید پیچیدگیاں اور خوفناک صورتحال پیدا کرسکتا تھا جس کے لئے اسے جلد سے جلد کچھ کرنا تھا اور اصل حقائق تک پہنچنا تھا جو بے حد ضروری تھا۔

اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور دروازہ کھلنے کی آواز سن کر میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا گرے بے اختیار چونک پڑا اور پھر وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دروازے سے راج کماری چندر مکھی اور اس کا سیکرٹری کھاٹان اندر داخل ہو رہے تھے۔ ان کے پیچھے حسب دستور راج کماری کے دو مسلح باڈی گارڈز بھی تھے۔راج کماری کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی تھی اور وہ اندر داخل ہوتے ہی گرے کی طرف تیز نظروں سے گھورنا شروع ہو گئی لیکن دوسرے ہی لمحے اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے اور اس کے چہرے پر سختی کی جگہ ملائمت اور شوخ مسکراہٹ ابھر آئی اور وہ گرے کی طرف انتہائی والہانہ انداز میں دیکھنے لگی۔

''آپ یہاں۔ آپ کی اس طرح اچانک آمد نے مجھے حیران کر دیا ہے''......گرے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے اچانک ہی آپ سے چند باتیں کرنے کی ضرورت

پڑ گئی تھی اس لئے مجھے خصوصی طور پر آنا پڑا وہ بھی بغیر اطلاع کئے''...... راج کماری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ اور کھاٹان ایک طرف رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے جبکہ گرے ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ راج کماری کے باڈی گارڈز راج کماری کے صوفے کے عقب میں کھڑے ہو گئے تھے۔

''لیکن آپ کو میرے اس ہیڈ کوارٹر کا علم کیسے ہو گیا''۔ گرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بھاٹان ہے مسٹر گرے اور میں بھاٹان کی سپریم فورس کی چیف ہوں۔ اس لئے تمہاری حیرت بے جا ہے۔ میری نظروں سے یہاں کی کوئی عمارت یا کوئی آدمی چھپا نہیں رہ سکتا چاہے وہ کتنا ہی سیکرٹ ہو''...... راج کماری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور گرے نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''بہرحال فرمائیں۔ آپ کیا پینا پسند کریں گی۔ آپ پہلی بار میرے ہیڈ کوارٹر تشریف لائی ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کی شاندار انداز میں خدمت کی جائے''...... گرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے''...... راج کماری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر فرمائیں۔ کیسے آپ کو یہاں آنے کی تکلیف کرنا پڑی''...... گرے نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''پہلے تو یہ بتائیں کہ ہارڈ ماسٹر تنظیم کے چیف آپ ہی ہیں یا آپ کے علاوہ کوئی اور بھی ہے''...... راج کماری نے بھی اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میں بھاٹان کا چیف ہوں۔ بگ چیف تو اور ہیں اور ہارڈ ماسٹر کوئی چھوٹی سی تنظیم نہیں ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں اس کے ہیڈ کوارٹر موجود ہیں''...... گرے نے راج کماری چندر مکھی پر رعب ڈالنے کے لئے کہا۔

''میرا بھی یہی خیال تھا اور اسی لئے میں یہاں آئی ہوں آپ میری بات اپنے بگ چیف سے کرا دیں''...... راج کماری نے کہا۔

''وہ کیوں۔ اس کی کیا ضرورت پیش آ گئی ہے''...... گرے نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں تلخی تھی۔

''اس لئے کہ ہم نے انتہائی خطیر رقم ادا کرنی ہے اور معاملہ بھی حکومت بھاٹان کا ہے۔ اس کے علاوہ اس اسلحے کو ہم نے بھاٹان کے دفاع میں بھی استعمال کرنا ہے۔ اس لئے ہم ہر قسم کی ضمانت چاہتے ہیں''...... راج کماری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے میں بات کرا دیتا ہوں وہ ایکریمیا میں ہیں''۔ گرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھ کر میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"گرے بول رہا ہوں چیف آف ہارڈ ماسٹر"...... گرے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں ہلکی سی پریشانی نمایاں تھی اور گرے نے راج کماری چندر مکھی کی اچانک ہیڈ کوارٹر میں آمد اور پھر ا سے ہونے والی تمام گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"رسیور راج کماری کو دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا ا گرے نے راج کماری چندر مکھی کی طرف دیکھا تو راج کمار صوفے سے اٹھ کر میز کے قریب آ گئی۔

"یس۔ راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں"...... راج کمار نے رسیور گرے کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"راج کماری جی۔ میں بگ چیف اسمتھ بول رہا ہوں۔ آ مطمئن رہیں۔ آپ سے جو معاہدہ ہوا ہے اس پر عمل کیا جائے گا گرے کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ میرا سمجھا جائے"...... دو طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب ہمیں مکمل اطمینان ہو گیا ہے۔ لیکن مسٹر چیف۔ آپ یہ بتائیں کہ ہمیں مطلوبہ میزائل کب تک مل سک گے"...... راج کماری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی آپ کا آرڈر تو مجھ تک نہیں پہنچا۔ جب پہنچے گا تو پھر یہ طے کیا جا سکے گا کہ مطلوبہ مال کب تک تیار ہو سکتا ہے۔ بہرحال

انتہائی پیچیدہ سائنسی کام ہے اس لئے اس میں کچھ وقت تو لگے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... راج کماری نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ مڑی اور دوبارہ صوفے پر آ کر بیٹھ گئی۔

"اب تو آپ کو اطمینان ہو گیا ہے۔ اب آپ کارروائی مکمل کریں ہم فوری طور پر اس ڈیل کو مکمل کرنا چاہتے ہیں"...... گرے نے بھی دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر گرے۔ آپ نے بتایا تھا کہ اس اسلحے کی لیبارٹری ہے اور پاکیشیا سے سٹور تک کوئی خصوصی سرنگ بھی آپ نے بنائی ہوئی ہے"...... راج کماری نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے دوسری بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن دوبارہ یہ بات کرنے کی وجہ"...... گرے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مسٹر گرے۔ آپ کو آرڈر اس وقت دیا جا سکتا ہے اور رقم بھی اس وقت آپ کے بتائے ہوئے بنک اکاؤنٹ میں جمع کرائی جا سکتی ہے جب آپ مجھے اپنی لیبارٹری کا وزٹ کرا دیں ورنہ نہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ فیصلہ شاہ بھاٹان کا ہے۔ وہ اس معاملے میں پوری تسلی کرنا چاہتے ہیں"...... راج کماری نے کہا۔

"سوری۔ ایسا ناممکن ہے۔ یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہے۔ آپ کو

مال چاہئے اور آپ کو مال مل جائے گا''...... گرے نے کہا۔

''نہیں مسٹر گرے۔ ہم اس لیبارٹری کا وزٹ کئے بغیر آرڈر نہیں دے سکتے۔ یہ ضروری ہے''...... راج کماری نے جواب دیا۔

''اگر یہ ضروری ہے تو پھر آپ کا ہمارے ساتھ سودا نہیں ہو سکتا۔ بہرحال لیبارٹری کا وزٹ آپ کو کسی قیمت پر بھی نہیں کرایا جا سکتا۔ اس بات کو ذہن میں رکھ لیں''...... گرے نے بھی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مسٹر گرے۔ آپ اس قدر سخت رویہ اختیار نہ کریں۔ آپ صرف راج کماری جی کو وزٹ کرا دیں۔ شاہ بھاٹان کو آپ جانتے نہیں ہیں۔ وہ بے حد وہمی انسان ہیں۔ اس لئے ایسا کرنا بے حد ضروری ہے اور راج کماری جی آپ سے وعدہ کر سکتی ہیں کہ وہ لیبارٹری کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتائیں گی''...... اس بار راج کماری کے سیکرٹری کھاٹان نے بات کرتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے''...... گرے نے جواب دیا۔

''مسٹر گرے۔ یہ بھاٹان ہے۔ اس لئے آپ سوچ سمجھ کر مجھ سے بات کریں۔ چلیں میں اس معاملے میں اس حد تک نرمی کر سکتی ہوں کہ آپ مجھے لیبارٹری کی لوکیشن، اس کے اندر موجود مشینری اور وہاں کام کرنے والے افراد کے بارے میں تفصیلات بتا دیں تاکہ میرا پوری طرح اطمینان ہو جائے اور میں شاہ بھاٹان کو مطمئن کر دوں گی''...... راج کماری نے کہا۔

''سوری راج کماری جی۔ ایسا بھی ممکن نہیں ہے۔ یہ سب ٹاپ سیکرٹ ہے''...... گرے نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ پھر سودا منسوخ کر دیا جائے اور کیا کیا جا سکتا ہے''...... راج کماری نے اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے کہا۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ کی مرضی''...... گرے نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''آخری بار کہہ رہی ہوں مسٹر گرے کہ آپ صورتحال کو نہ بگاڑیں''...... راج کماری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''صورتحال کو میں نہیں آپ خود بگاڑ رہی ہیں راج کماری جی۔ آپ کو مال چاہئے۔ مال مل جائے گا اور بس''...... گرے نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ اچانک راج کماری چندر مکھی کا ہاتھ گھوما اور گرے کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی ناک پر کوئی غبارہ سا پھٹا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر یکلخت تاریکی چھا گئی۔ پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے تھے پھر جیسے انتہائی گہری تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کی ایک کرن سی نمودار ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔

پوری طرح ہوش میں آتے ہی گرے کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر

دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ اپنی جگہ پر بری طرح کسمسا کر رہ گیا۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک اجنبی جگہ پر دیوار کے ساتھ بھاری زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں گذشتہ واقعات کسی فلم کی طرح گھوم گئے اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے وہ سمجھ گیا تھا کہ راج کماری نے اسے بے ہوش کیا تھا اور اب وہ اسی کی قید میں ہے۔ اس کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا۔ جو بند تھا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ یہاں سے آزادی کے لئے کس انداز میں جدوجہد کرے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور راج کماری چندر مکھی اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک پہلوان نما آدمی تھا جس کے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا حرکت ہے راج کماری''...... گرے نے غصیلے لہجے میں کہا تو راج کماری بے اختیار ہنس پڑی۔

''میں نے تمہیں کہا تھا نا کہ یہ بھاٹان ہے اور میں بھاٹان کی سپریم فورس کی چیف ہوں۔ اس کے باوجود تم نے مجھے لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔ ویسے مجھے تمہاری طرف سے ایسے ہی رویے کی توقع تھی اس لئے میں سارا انتظام کر کے ہی تمہارے پاس پہنچی تھی۔ میرے آدمیوں نے تمہارے ہیڈ کوارٹر کو گھیر رکھا تھا اور میری جیب میں فوری طور پر بے ہوش کر دینے والا مخصوص کیپسول موجود تھا۔ جو میں نے اچانک تمہاری ناک پر مارا تو وہ پھٹ گیا اور تم بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد ہیڈ

کوارٹر میں موجود تمہارے آدمیوں کا خاتمہ کر دیا گیا اور تمہیں وہاں سے اٹھوا کر میں یہاں اپنے ایک خاص اڈے پر لے آئی ہوں۔ اب یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہ ہو گا اور یہ جو میرے ساتھ آدمی ہے اس کا نام گھوبن ہے اور گھوبن کو پورے بھاٹان میں درندہ کہا جا ہے اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات مجھے بتا دو۔ اس صورت میں تمہاری جان بھی بچ جائے گی اور جسم بھی''...... راج کماری نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اب اس نے آپ کہنے کا تکلف بھی ختم کر دیا تھا۔

''لیکن تمہیں اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ تم ایسا کیوں چاہتی ہو''...... گرے نے بھی آپ کہنا چھوڑ کر براہ راست اسے تم کہنا شروع کر دیا۔

''ایسا ضروری ہے۔ ہم نے انتہائی کثیر دولت اس ڈیل پر خرچ کرنی ہے۔ اب اگر تم رقم لے کر غائب ہو جاؤ تو پھر ہم کیا کریں گے۔ اس لئے ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ کیا واقعی ایسی لیبارٹری ہے بھی سہی یا نہیں اور اگر ہے تو کہاں ہے۔ ہو سکتا ہے ہم اس کی نگرانی کریں جب تک مطلوبہ مال ہمیں نہیں مل جاتا اس لئے ہمارا وزٹ ضروری ہے بے حد ضروری''...... راج کماری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم نگرانی کس طرح کرا سکو گی۔ لیبارٹری تو پاکیشیا میں

ہے''......گرے نے کہا۔

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ کہیں بھی ہو''...... راج کماری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بہت فرق پڑتا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور خطرناک سروس ہے۔ پہلے بھی تم نے پاکیشیا میں تجربہ کرایا ہے اور چیف نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے کیونکہ اس ہولناک تجربے کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کا کھوج لگانے میں مصروف ہے۔ گو ہمیں معلوم ہے کہ انہیں کسی قیمت پر بھی اس کی اصل وجہ کا علم نہ ہو سکے گی لیکن اگر تم نے نگرانی کرائی تو وہ فوراً چونک پڑیں گے اور پھر نہ لیبارٹری رہے گی اور نہ ہارڈ ماسٹر تنظیم اور نہ تم۔ وہ سب کچھ تہس نہس کر کے رکھ دیں گے''...... گرے نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''تم اس بات کی فکر نہ کرو۔ یہ سوچنا ہمارا کام ہے کہ کیا ٹھیک ہے اور کیا نہیں''...... راج کماری نے جواب دیا۔

''او کے۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ بہرحال تمہیں یہ وعدہ کرنا ہو گا کہ اگر میں سب کچھ تفصیل سے بتا دوں تو تم مجھے زندہ چھوڑ دو گی''...... گرے نے کہا۔

''مجھے کیا ضرورت ہے تمہیں ہلاک کرنے کی میں نے تو اپنا کام کرنا ہے۔ اگر تم وہیں اپنے ہیڈ کوارٹر میں سب کچھ بتا دیتے تو یہاں تک نوبت ہی نہ آتی''...... راج کماری نے اثبات میں سر

ہلاتے ہوئے کہا تو گرے نے اسے تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

''تمہارا مطلب ہے کہ لیبارٹری کا اصل انچارج ڈاکٹر جیکولین فرینڈس ہے اور فارمولا بھی اسی کی ایجاد ہے''...... راج کماری نے کہا۔

''ہاں''...... گرے نے جواب دیا۔

''لیکن وہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گیا جبکہ بقول تمہارے وہ بین الاقوامی شہرت کا مالک سائنس دان ہے اور اس کا تعلق بھی ایکریمیا سے ہے''...... راج کماری نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

''اس نے ایکریمیا چھوڑ دیا ہے اور اب ہماری اس کے ساتھ باقاعدہ حصہ داری ہے۔ لیبارٹری میں کام وہ کرتا ہے۔ لیبارٹری کی حفاظت کا کام ہمارے ذمہ ہے اور بھاٹان میں سارا کام میں کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ منشیات کا ریکٹ چلانا بھی میری ذمہ داری ہے''...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس سے پہلے تم نے اور کس کس ملک سے اس اسلحے کا سودا کیا ہے''...... راج کماری نے پوچھا۔

''کسی سے بھی نہیں۔ ہمارا پروگرام تو یہی تھا کہ ہم کثیر تعداد میں مال تیار کرنے کے بعد براہ راست کسی سپر پاور سے سودا بازی کریں گے لیکن پھر اچانک ہمیں ایسی مشینری کی ضرورت پڑ گئی جس پر انتہائی کثیر دولت خرچ آتی تھی چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ

شاہ بھاٹان سے بات کی جائے۔ اس طرح ہم یہاں محفوظ بھی ہو
جاتے اور ہمیں مطلوبہ دولت بھی مل جاتی اور اس دولت سے ہم کام
بھی مکمل کر لیتے''...... گرے نے جواب دیا۔
''تمہارا مطلب ہے کہ میزائل تیار کرنے کے لئے تمہیں مشینری
کی ضرورت تھی۔ پسٹل تو تم نے تیار کر رکھے ہیں''...... راج کماری
نے کہا۔
''ہاں۔ پہلے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کا پروگرام صرف ان پسٹلز
کی تیاری تک ہی محدود تھا لیکن پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ تھنڈر میزائل
بھی تیار کئے جائیں۔ کیونکہ پسٹلز کی اس قدر اہمیت نہیں ہو سکتی
جس قدر میزائلوں کی ہوتی ہے اور میزائلوں کی تیاری ایک بہت بڑا
پراجیکٹ ہے اس لئے ہمیں انتہائی کثیر دولت کی ضرورت تھی جو
ہمیں غیر معروف ملک سے مل سکتی تھی اور ہماری نظر میں وہ ملک
بھاٹان ہی ہو سکتا تھا''...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''اوکے۔ چونکہ تم نے سب کچھ بتا دیا ہے اس لئے تم زندہ رہو
گے لیکن پہلے میں تمہاری باتوں کی تصدیق کروں گی۔ اس کے بعد
تمہیں رہا کیا جائے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور پھر
تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گئی اور گرے نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔
اسے راج کماری کے چہرے پر ایسے تاثرات نظر آ گئے تھے
جس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ راج کماری کسی بھی قیمت پر اسے زندہ نہ

چھوڑے گی۔ اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ یہاں سے
آزاد ہونے کی بھرپور جدوجہد کرے گا اور اس کے بعد اس کا مشن
سب سے پہلے اس راج کماری کا ہی خاتمہ ہو گا۔ راج کماری اور
اس کے ساتھ آنے والا کوڑا بردار جب کمرے سے باہر چلے گئے تو
گرے نے اپنے آپ کو چھڑوانے کے لئے زنجیروں کا جائزہ لینا
شروع کر دیا لیکن زنجیریں اس انداز کی تھیں کہ بظاہر ان سے رہائی
ناممکن تھی۔ اس نے جدوجہد بھی کی لیکن اس کی ساری جدوجہد
رائیگاں گئی۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور راج کماری اندر
داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔
''تم نے درست تفصیلات بتائی تھیں گرے۔ اب تمہیں یہ
بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تمہارے سارے ساتھی ختم ہو چکے
ہیں۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے ہماری براہ راست بات ہو چکی
ہے۔ شاہ بھاٹان نے اس سے فون پر بات کی ہے اور وہ ہارڈ ماسٹر
کی بجائے براہ راست شاہ بھاٹان کے ساتھ مل کر کام کرنے پر
آمادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اب لیبارٹری اور سٹور روم پر ہمارا قبضہ
ہے۔ اب ہم خود ہی میزائل بنائیں گے اور پھر خود ہی اسے استعمال
کریں گے''...... راج کماری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے اور وہ بھی اتنی جلدی''...... گرے
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''تم ابھی سپریم فورس کی کارکردگی کے بارے میں کچھ نہیں

جانتے تفصیلات مل جانے کے بعد یہ سب کچھ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ ہم نے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے یہ بات بھی طے کر لی ہے کہ لیبارٹری کو پاکیشیا سے ختم کر کے مکمل طور پر بھاٹان میں شفٹ کر دیا جائے تاکہ وہ پوری طرح محفوظ رہ سکے۔ چنانچہ ہنگامی طور پر اس پر کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ یہاں ہمارے پاس پہلے سے ہی ایک جدید لیبارٹری موجود ہے اور اس کا محل وقوع اور اس کا ڈیزائن ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے اوکے کر دیا ہے۔ اب وہاں سے مشینری اٹھا کر اس لیبارٹری میں لے جائی جائے گی اور اسے وہاں نصب کر کے کام کو آگے بڑھایا جائے گا زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر اندر یہ شفٹنگ مکمل ہو جائے گی۔ اس کے بعد پاکیشیا والی لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے گا''......راج کماری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم کیا سمجھتی ہو۔ کیا بگ چیف یہ سب کچھ بھول جائے گا۔ وہ کوئی اقدام نہیں کرے گا''......گرے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے ایکریمیا میں اپنے ایجنٹوں سے کہہ دیا ہے۔ وہ اسے وہیں تلاش کر کے گولی مار دیں گے اور یہاں بھی اس کے خلاف احکامات دے دیئے گئے ہیں۔ جیسے ہی اس نے بھاٹان میں قدم رکھا وہ دوسرا سانس نہ لے سکے گا۔ اس لئے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے''......راج کماری نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اب میرے متعلق تم

نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ یہ سوچ لو کہ تم نے میری رہائی کا وعدہ کیا تھا''......گرے نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے اپنا وعدہ یاد ہے اور میں تمہیں رہا کرنے کے لئے ہی آئی ہوں۔ زنجیروں سے رہائی نہیں بلکہ زندگی سے رہائی۔ کیونکہ یہ ضروری ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ تم زندہ رہو اور اس طرح لیبارٹری سے ہارڈ ماسٹر کا واسطہ باقی رہ جائے''راج کماری نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیکٹ کی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔ ریوالور دیکھ کر گرے کا رنگ بدل گیا اور اس کے چہرے پر موت کا سا خوف پھیل گیا۔

''اوہ اوہ۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں کچھ نہیں کروں گا۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ''......گرے نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے دھماکے کے ساتھ ہی راج کماری چندر مکھی کے ہاتھ میں موجود ریوالور سے یکے بعد دیگرے دو شعلے ابھرے اور گرے کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سینے میں اچانک یکے بعد دیگرے دو گرم سلاخیں اترتی چلی گئی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا سانس جیسے حلق میں ہی اٹک گیا۔ اس نے سانس باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔ ہمیشہ کے لئے۔

عمران نے کار سیکارتو کی شاندار رہائش گاہ کے گیٹ پر روکی تو گیٹ پر موجود مسلح دربان تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

''اپنے صاحب سے کہو کہ علی عمران آیا ہے''...... عمران نے مسلح محافظ سے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور گیٹ کے ساتھ بنے ہوئے کیبن میں داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر آیا اور اس نے چھوٹا گیٹ کھولا اور اندر چلا گیا۔ اس کے بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ اس نے کار جیسے ہی پورچ میں روکی۔ سیکارتو خود برآمدے سے اتر کر نیچے پورچ کی طرف آتا دکھائی دیا۔

''آپ نے مجھے بلوا لینا تھا عمران صاحب۔ میں سر کے بل آپ کے پاس چلا آتا''...... سیکارتو نے کہا۔

''نہیں۔ اس طرح تفصیل سے بات نہ ہو سکتی تھی''...... عمران نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے آئیں''...... سیکارتو نے کہا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لے کر اسی ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا جہاں پہلے اس سے عمران کی ملاقات ہوئی تھی۔

''راج کماری کی کال نہیں آئی''...... عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ میں انتظار کرتا رہا ہوں''...... سیکارتو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''معلوم کرو کہ وہ واپس بھاٹان پہنچ گئی ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا اور سیکارتو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ نمبر پریس کر کے اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

''یس۔ راج کماری پیلس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے سیکارتو بول رہا ہوں۔ راج کماری چندر مکھی سے بات کراؤ''...... سیکارتو نے باوقار لہجے میں کہا۔

''راج کماری جی پیلس میں موجود نہیں ہیں جناب۔ کوئی پیغام ہو تو دے دیں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ راج کماری جی بھاٹان میں ہیں یا بھاٹان سے باہر گئی ہوئی ہیں''...... سیکارتو نے پوچھا۔

''وہ بھاٹان میں ہی ہیں اور شاہ سے ملنے گئی ہوئی ہیں ان کی

واپسی کا کچھ پتہ نہیں کہ کس وقت ہو“...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور سیکارتو نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”شاہی محل میں فون کر کے معلوم کرو“...... عمران نے کہا۔

”اب یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ وہ واپس بھاٹان پہنچ گئی ہے۔ اب آپ مزید کیا چاہتے ہیں“...... سیکارتو نے کہا۔

”میں اس گرے کے بارے میں کوئی کلیو چاہتا ہوں اور بس“...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

”لیکن ہوسکتا ہے کہ وہ اس بارے میں کچھ نہ بتائے۔ وہ ایسی ہی لڑکی ہے۔ انتہائی پراسرار سی اور خطرناک بھی اس سے کچھ اگلوانا ناممکن ہے“...... سیکارتو نے خوف بھرے لہجے کہا۔

”تم اس سے رابطہ تو کرو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ بتا دے“۔ عمران نے کہا تو سیکارتو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”راج محل“...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے سیکارتو بول رہا ہوں۔ راج کماری چندر مکھی یہاں تشریف لائی ہوئی ہیں۔ ان سے میں نے فوری اور انتہائی اہم بات کرنی ہے۔ کیا آپ ان سے رابطہ کرا سکتی ہیں“...... سیکارتو نے کہا۔

”ابھی دس منٹ پہلے وہ راج محل سے واپس جا چکی ہیں۔ اب

وہ یہاں نہیں ہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کہاں گئی ہیں۔ کیا اس بارے میں معلوم ہو سکے گا“۔ سیکارتو نے پوچھا۔

”وہ شاہ بھاٹان سے خصوصی ملاقات کرنے تشریف لائی تھیں۔ پھر چلی گئیں۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ کہاں گئی ہیں“۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور سیکارتو نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”اس گرے کو ٹریس کرنے کا کوئی اور ذریعہ بتاؤ۔ راج کماری تو بے حد متحرک خاتون ثابت ہو رہی ہیں۔ انہیں تو پک کرنا ہی مشکل ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سیکارتو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ وہ واقعی بے حد متحرک لڑکی ہے۔ ہر وقت پارے کی طرح اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر آتی جاتی رہتی ہے جہاں تک گرے کو ٹریس کرنے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ایک اور ٹپ استعمال کی جا سکتی ہے لیکن میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ یہ ٹپ واقعی فائدہ مند ثابت ہو گی یا نہیں“...... سیکارتو نے جواب دیا۔

”تم بتاؤ تو سہی“...... عمران نے کہا۔

”گرے کی بھاٹان میں ایک دوست لڑکی ہے مس مایا ہراج۔ وہ بھاٹان کے دارالحکومت کے راج کلب کی ڈانسر ہے۔ انتہائی خوبصورت لڑکی ہے۔ گرے سے اس کے بے حد گہرے تعلقات

ہیں۔ ہو سکتا ہے اسے معلوم ہو کہ گرے سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے''...... سیکارتو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس کلب کا نمبر پریس کرو اور مس مایا ہراج کے بارے میں معلوم کرو کہ وہ وہاں موجود ہے یا نہیں۔ اگر نہ ہو تو اس کی رہائش گاہ کا فون نمبر معلوم کرو۔ بات میں خود کروں گا''۔ عمران نے کہا تو سیکارتو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

''راج کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ مس مایا ہراج سے بات کراؤ''...... سیکارتو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''آپ کا نام''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر سیکارتو سے رسیور لے لیا۔

''مس مایا ہراج میرا نام نہیں جانتی۔ لیکن میں انہیں ان کے دوست گرے کا ایک ضروری پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔ ویسے میرا نام گراہم ہے''...... عمران نے سیکارتو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''مس مایا ہراج اپنی رہائش گاہ پر ہوں گی۔ یہاں کلب میں وہ گذشتہ دو روز سے نہیں آ رہی۔ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ آپ وہاں فون کر لیں''...... لڑکی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ

ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا۔

''اب یہ نمبر پریس کرو''...... عمران نے کریڈل دباتے ہوئے کہا اور سیکارتو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پہلے بھاٹان کا اور پھر بھاٹان کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد اس لڑکی کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

''مایا ہراج ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''گراہم بول رہا ہوں ایکریمیا سے۔ مس مایا ہراج سے بات کرائیں ان سے کہیں کہ گرے کے بارے میں چند باتیں کرنی ہیں''...... عمران نے اس بار ایکریمیا کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو سیکارتو حیرت سے عمران کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے عمران کوئی مافوق الفطرت مخلوق ہو جو اس قدر جلد اور اس قدر کامیابی سے لہجے اور آوازیں بدلنے میں ماہر ہو۔

''یس۔ مایا ہراج بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''گراہم بول رہا ہوں ایکریمیا سے مس مایا ہراج۔ گرے سے ان کے مفاد میں انتہائی ضروری بات کرنی ہے لیکن وہ کہیں ٹریس نہیں ہو رہا۔ گرے نے مجھے خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ اگر کسی وقت وہ ٹریس نہ ہو سکے تو میں آپ کو فون کر کے اسے ٹریس کر سکتا

ہوں''......عمران نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیکن پہلے تو کبھی تم نے بات نہیں کی اور گرے نے بھی کبھی تمہارے متعلق کچھ نہیں بتایا''...... مایا ہراج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے اس کی کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی مس مایا''...... عمران نے جواب دیا۔

''تم نے اس کے ہیڈ کوارٹر فون کیا تھا۔ وہ وہیں ہوگا''...... مایا ہراج نے جواب دیا۔

''ہاں۔ میں نے فون کیا تھا۔ لیکن وہاں سے کوئی جواب ہی نہیں دے رہا۔ فون اٹنڈ ہی نہیں کیا جا رہا''...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کس نمبر پر فون کیا تھا تم نے''۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے راج کلب کے نمبروں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایک فرضی نمبر بتا دیا۔

''اوہ نہیں۔ یہ نمبر تو اس کے ہیڈ کوارٹر کا نہیں ہے۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر تو اور ہے''...... مایا ہراج نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر وہ نمبر بھی دوہرا دیا۔

''لیکن مجھے تو اس نے یہی نمبر بتایا تھا اور اس نمبر پر پہلے اس سے بات ہوتی رہی ہے''...... عمران نے لہجے میں بے پناہ حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے یہ اس کے کسی اور اڈے کا نمبر ہو۔ بہرحال جو نمبر میں نے بتایا ہے وہاں فون کر لیں۔ وہ مل جائے گا''...... مایا ہراج نے جواب دیا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا اور پھر خود ہی اس نے بھاٹان کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کیونکہ سیکارتو کو نمبر پریس کرتے ہوئے وہ غور سے دیکھ چکا تھا۔ دوسری طرف مسلسل گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔ عمران نے بار بار نمبر پریس کیئے لیکن ہر بار صرف گھنٹی بجنے کی آواز ہی سنائی دی۔

''کیا مطلب۔ کیا مایا ہراج نے غلط نمبر بتایا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر اس نے مایا ہراج کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہیلو مس مایا ہراج۔ میں گراہم بول رہا ہوں۔ آپ نے جو نمبر بتایا ہے اس پر بھی کوئی اٹنڈ نہیں کر رہا''...... عمران نے مایا ہراج سے رابطہ ہوتے ہی کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ دس منٹ بعد دوبارہ فون کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں''...... دوسری طرف سے مایا ہراج نے کہا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

''مس مایا ہراج غلط نہیں بتا سکتی۔ ضرور کوئی گڑبڑ ہے''۔ سیکارتو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دس منٹ بعد عمران نے پھر مایا ہراج سے رابطہ کیا۔

"گراہم بول رہا ہوں مس مایا ہراج۔ گرے سے رابطہ ہوا آپ کا"...... عمران نے کہا۔

"گرے غائب ہے مسٹر گراہم اور اس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اسے یقیناً اغوا کر لیا گیا ہے۔ میں نے پہلے خود فون کیا۔ لیکن جب وہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو پھر میں نے گرے کے ہیڈ کوارٹر میں اپنا آدمی بھیجا اس آدمی نے وہاں سے فون کر کے مجھے یہ تفصیل بتائی ہے"...... دوسری طرف سے مایا ہراج نے انتہائی دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے مس مایا ہراج۔ گرے اتنا کمزور آدمی تو نہ تھا کہ اس طرح اغوا ہو جاتا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ میں نے اپنے آدمیوں کو اصل حقائق معلوم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ میرے آدمی جلد ہی اسے تلاش کر لیں گے اور ان آدمیوں کو بھی جنہوں نے یہ حرکت کی ہے"...... مایا ہراج نے کہا۔

"کب تک معلومات مل جائیں گی آپ کو۔ تاکہ میں پھر آپ کو فون کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ آدھے گھنٹے بعد فون کریں۔ تب تک یقیناً کچھ نہ کچھ معلوم ہو جائے گا۔ لیکن آپ اس معاملے میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہیں"...... مس مایا ہراج نے کہا۔

"آپ کو معلوم نہیں ہے۔ گرے کا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم سے ہے۔ میں اس تنظیم کا ایکریمیا سیکشن کا انچارج ہوں۔ اب مجھے حالات کے بارے میں چیف کو اطلاع دینی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ آپ نصف گھنٹے بعد پھر فون کر لیں"...... دوسری طرف سے مایا ہراج نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کی فراخ پیشانی پر کافی تعداد میں شکنیں ابھر آئی تھیں۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ایسا کس نے کیا ہو گا"...... سیکارتو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہ کچھ ضرور ہوا ہے۔ دیکھو شاید پتہ معلوم ہو جائے"۔ عمران نے کہا اور سیکارتو نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر نصف گھنٹے کے بعد عمران نے ایک بار پھر مایا ہراج کے نمبر پریس کر دیئے۔

"گراہم بول رہا ہوں مس مایا ہراج۔ کچھ پتہ چلا"...... عمران نے پہلے والے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ انتہائی حیرت انگیز بات سامنے آئی ہے۔ انتہائی حیرت انگیز۔ گرے کو بھاٹان کی سپریم فورس کی چیف راج کماری نے اغوا کرایا ہے اور اب تم بھی گرے کو بھول جاؤ۔ کیونکہ یہاں کی سپریم فورس اس قدر بااختیار ہے کہ اگر اسے ذرا بھی شک ہو جائے کہ اس کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہیں تو وہ پورے

بھاٹان کو گولیوں سے اڑا سکتی ہے اور کوئی اس کا ہاتھ روکنے والا نہیں ہو گا اور سنو۔ اب تم نے مجھے بھی فون نہیں کرنا۔ اس لمحے کے بعد میرا گرے سے کوئی تعلق نہ ہو گا بلکہ میں کسی گرے کو جانتی ہی نہیں ہوں''...... دوسری طرف سے تیز تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''راج کماری چندر مکھی نے اسے اغوا کیا ہے۔ کیوں۔ کیا وہ غدار تھا۔ کیا وہ شاہی خاندان کے خلاف کام کر رہا تھا۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ گرے تو منشیات اور ہلکے پھلکے اسلحہ کی سپلائی کرتا تھا۔ وہ کیسے غدار ہو سکتا ہے''...... عمران کے رسیور رکھتے ہی سیکارتو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے خود بھی سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ یہ سب کیسے ہو گیا''۔ سیکارتو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا بھاٹان میں سپریم فورس صرف غداروں کے خلاف کام کرتی ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ اسے قائم ہی اسی مقصد کے لئے کیا گیا ہے وہ اور کسی معاملے میں قطعی مداخلت نہیں کرتی''...... سیکارتو نے جواب دیا۔

''پھر واقعی ایسا ہی ہو گا۔ گرے یقیناً شاہی خاندان کے خلاف کسی غیر ملک کے اشارے پر کام کر رہا ہو گا اور اسے غداری کے جرم میں ہلاک کر دیا گیا ہو گا اور ایسی صورت میں اب مجھے بھی اس سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اب اجازت دو''...... عمران نے کرسی

سے اٹھتے ہوئے کہا اور سیکارتو بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سے پھیل گیا تھا۔ واقعات پے در پے بدلتے جا رہے تھے اور وہ جو بھی کلیو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا ناکام ہوتا جا رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر یہ گیم ہے کیا اور اس گیم کے پیچھے اصل ہاتھ کس کا ہے اور اس میں بھاٹان کی سپریم فورس کا کیا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ اس بارے میں وہ جتنا بھی سوچتا چلا جا رہا تھا الجھتا چلا جا رہا تھا۔

راج کماری چندر مکھی کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔ وہ بے حد خوش دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بڑے بااعتماد انداز میں چلتی ہوئی بھاٹان کے شاہی محل کی راہداری میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے خوبصورت اور دلکش چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ نمایاں تھی۔ راہداری میں موجود مسلح سپاہی اسے دیکھتے ہی رکوع کے بل جھک جاتے لیکن راج کماری ان کی طرف دیکھے بغیر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک شاندار اور انتہائی مرصع دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ دروازے کے باہر دو باوردی دربان موجود تھے۔

''ہمیں شاہ بھاٹان نے طلب فرمایا ہے''...... راج کماری نے دربانوں سے مخاطب ہو کر انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''ہمیں حکم دیا گیا ہے راج کماری جی کہ آپ جیسے ہی تشریف لائیں آپ کو شاہ کے حضور پہنچا دیا جائے۔ آئیں''...... ایک دربان

نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھولا اور پھر سر جھکا کر ایک طرف ہٹ گیا۔ راج کماری اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس میں شاندار انداز کی کرسیاں موجود تھیں۔ کمرے کی سجاوٹ واقعی شاہانہ انداز کی تھی۔ راج کماری چندر مکھی دروازے کے قریب کھڑی ہو گئی۔

چند لمحوں بعد کمرے کے ایک کونے میں موجود بند دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور درمیانی جسامت کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر مقامی لباس تھا۔ اس کے سر پر انتہائی قیمتی موتیوں کا ایک چھوٹا سا تاج بھی موجود تھا۔ یہ شاہ بھاٹان تھے بھاٹان کے بادشاہ۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی راج کماری چندر مکھی تیزی سے آگے بڑھی اور پھر اس نے شاہ کے سامنے پہنچ کر سر کو نیچے جھکا دیا۔

''شاہ کی خدمت میں چندر مکھی انتہائی مؤدبانہ سلام عرض کرتی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہم راج کماری کی کارکردگی سے بے حد خوش ہیں اور ہم راج کماری کا سلام قبول کرتے ہیں''...... شاہ بھاٹان نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ راج کماری چندر مکھی کے جھکے ہوئے سر پر رکھ دیا۔

''ہم شاہ کی اس نوازش پر ہمیشہ فخر کرتے رہیں گے۔ ہمیں اس اعزاز پر فخر ہے۔ بے حد فخر''...... راج کماری نے کہا۔

''بیٹھو''...... شاہ بھاٹان نے ایک مرصع کرسی پر بیٹھتے ہوئے راج کماری چندر مکھی سے کہا اور راج کماری چندر مکھی ان کے سامنے ایک کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔

''اب بتاؤ کہ اس مشن کے سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے''...... شاہ بھاٹان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کامیابی۔ مکمل کامیابی شاہ بھاٹان''...... راج کماری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے گرے کو اغوا کرنے سے لے کر اس سے معلومات حاصل کرنے تک تمام تفصیل بتا دی۔

''تم نے اچھا کیا راج کماری کہ تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں لیکن کیا یہ تنظیم خاموش رہے گی۔ کیا اس کی طرف سے کوئی ردعمل نہ ہوگا''...... شاہ نے جواب دیا۔

''ہاں اعلیٰ اقدس۔ میں نے تمام معاملات کو ذہن میں رکھ کر اچھی طرح سوچ سمجھ کر یہ اقدام اٹھایا ہے۔ ہارڈ ماسٹر ایک چھوٹی سی تنظیم ہے۔ اس کا سارا سرمایہ وہ لیبارٹری اور ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے ساتھ شراکت کاری تھی۔ میں نے گرے سے معلومات حاصل کر کے لیبارٹری پر ریڈ کیا۔ گرے کا بگ چیف اسمتھ ایکریمیا گیا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں سب کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اسمتھ کی ہلاکت کے بھی احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ وہ جیسے ہی واپس بھاٹان آیا اسے بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے میں نے بات کی اور جب اسے تمام حالات کا علم ہوا

تو ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے اس جرائم پیشہ تنظیم کی بجائے شاہ بھاٹان کے تحت کام کرنے پر نہ صرف رضامندی کا اظہار کر دیا بلکہ اس نے اس پر بے پناہ مسرت کا اظہار کیا۔ اس نے کہا کہ یہ اس کے حق میں بے حد اچھا ہوا ہے ورنہ اسے ہر لمحے یہی خطرہ رہتا تھا کہ یہ جرائم پیشہ افراد کسی بھی وقت اس سے اس کا فارمولا حاصل کر کے اسے ہلاک بھی کر سکتے ہیں۔ ہارڈ ماسٹر تنظیم کی آمدنی میں اس کا حصہ پچیس فیصد تھا۔ میں نے اسے نصف کر دیا۔ اس طرح تمام معاملات ہماری مرضی سے طے ہو گئے اس کے بعد میں نے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کی مدد سے پاکیشیا میں موجود لیبارٹری کو خفیہ طور پر وہاں سے بھاٹان شفٹ کرا دیا ہے اور اب ڈاکٹر جیکولین فرینڈس بھاٹان کی لیبارٹری میں ان مشینوں کی تنصیب میں مصروف ہے۔ وہاں سپریم فورس کے ارکان تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ جیسے ہی وہاں مشینوں کی تنصیب کا کام مکمل ہو گا تھنڈر میزائلوں کی تیاری شروع ہو جائے گی پھر ان میزائلوں کو بھاٹان کے دفاع میں شامل کر لیا جائے گا۔ اس طرح بھاٹان دنیا میں سپر پاور بن کر ابھرے گا''...... راج کماری نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

''ویل ڈن۔ یہ واقعی انتہائی اچھی خبر ہے۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا راج کماری۔ ہمارے ہمسایہ ممالک خاص طور پر کافرستان، پاکیشیا اور شوگران کسی قیمت پر بھی یہ نہ چاہیں گے کہ بھاٹان جیسا چھوٹا سا اور کمزور ملک اس طرح سپر پاور بن

جائے“ ...... شاہ بھاٹان نے کہا۔

”اعلیٰ اقدس۔ میں نے اس سلسلے میں بھی ایک پلان بنایا ہے اور یہی پلان لے کر میں حاضر ہوئی ہوں۔ اگر آپ اس کی منظوری دے دیں گے تو ہم اس پر پلان پر عمل در آمد شروع کر دیں گے“ ...... راج کماری نے کہا۔

”کیسا پلان“ ...... شاہ بھاٹان نے چونک کر پوچھا۔

”اعلیٰ اقدس۔ آپ جانتے ہیں کہ کافرستان ایک بہت بڑا ملک ہے۔ اسی طرح شوگران بھی ایک بڑا ملک ہے جبکہ پاکیشیا ان دونوں ملکوں کی نسبت چھوٹا ملک ہے۔ اگر ہم پاکیشیا پر اچانک تھنڈر میزائلوں کا حملہ کر دیں تو ہم آسانی سے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور پھر ہماری فوجیں آسانی سے اس پر قبضہ کر لیں گی۔ اس طرح پاکیشیا کا نام و نشان ہی ہمیشہ کے لئے مٹ جائے گا اور پاکیشیا کے سارے علاقے کو ہم بھاٹان میں شامل کر لیں گے۔ اس طرح بھاٹان جو اب ایک چھوٹا اور کمزور ملک ہے وہ بھی کافرستان اور شوگران کی طرح ایک بڑا ملک بن جائے گا۔ پھر تھنڈر میزائلوں کی وجہ سے کافرستان اور شوگران ہمارے خلاف کوئی مزاحمت نہیں کر سکیں گے۔ انہیں اپنی سلامتی کی فکر پڑ جائے گی اور پھر بھاٹان ایک سپر پاور ہو گی۔ اس سارے براعظم ایشیا کی سپر پاور اور آپ اس کے شاہ ہوں گے“ ...... راج کماری نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

”راج کماری۔ تمہارا پلان تو اچھا ہے لیکن تم اسے جس قدر آسان سمجھ رہی ہو۔ یہ اتنا آسان نہیں ہے۔ پاکیشیا پر اچانک تھنڈر میزائلوں کی بارش کر کے اسے تباہ کر دینا تو آسان ہے لیکن اس پر مستقل قبضہ کر لینا انتہائی مشکل ہے۔ پاکیشیا کے لوگ حد درجہ بہادر ہیں۔ ان کا ایک ایک بچہ ہمارے خلاف اٹھ کھڑا ہو گا۔ تم نے بہادرستان کے لوگوں کو تو دیکھا ہی ہے۔ وہ پاکیشیا سے بھی پسماندہ ملک ہے لیکن جب روسیاہ اور اب ایکریمیا نے اس پر قبضہ کیا تو ان لوگوں نے کیا ردعمل ظاہر کیا۔ کس طرح روسیاہ اور ایکریمیا جیسی سپر پاور کے خلاف جنگ کی اور تم جانتی ہو کہ کیا انجام ہوا۔ روسیاہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ایکریمیا بھی وہاں مسلسل شکست سے دوچار ہو رہا ہے۔ پاکیشیا نے کھل کر اس جنگ میں بہادرستان کی مدد کی ہے۔ اس لئے جیسے ہی ہم اس پر قبضہ کریں گے نہ صرف پاکیشیا کے عوام بلکہ بہادرستان کے لوگ بھی ان کے شانہ بشانہ ہمارے مقابلے پر آ کھڑے ہوں گے اور تمہارا کیا خیال ہے کہ کافرستان اور شوگران خاموش رہیں گے شوگران اور پاکیشیا کے درمیان بے حد دوستانہ تعلقات ہیں اور خفیہ دفاعی معاہدہ بھی۔ اس لئے لامحالہ شوگران بھی ہمارے خلاف میدان میں اترے گا۔ باقی رہا کافرستان۔ تو اس نے دوسرا کھیل کھیلنا ہے۔ اس نے کوشش کرنی ہے کہ بھاٹان پر ہی قبضہ کر لے اور پھر اقوام متحدہ اور دوسرے ممالک اس کھلی جنگ کو کیسے برداشت کر لیں گے۔ نہیں

راج کماری۔ یہ پلان جذباتی بھی ہے اور احمقانہ بھی۔ تم بس بھاٹان کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے تھنڈر میزائل تیار کراؤ۔ باقی باتوں کو ذہن سے نکال دو''...... شاہ بھاٹان نے تیز لہجے میں کہا۔

''جیسے آپ کا حکم اعلیٰ اقدس۔ فی الحال تو یہ صرف پلان ہی تھا۔ جب وقت آئے گا تو ہوسکتا ہے کہ آپ قائل ہو جائیں۔ ابھی تو ویسے بھی وہ وقت بے حد دور ہے''...... راج کماری نے کہا۔

''اوکے۔ جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ ہوسکتا ہے کہ چند ضروری ترامیم کے ساتھ تمہارا منصوبہ منظور کرلیا جائے''......شاہ بھاٹان نے مسکراتے ہوئے کہا تو راج کماری کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''بے حد شکریہ اعلیٰ اقدس۔ یہ میری بے حد عزت افزائی ہے''...... راج کماری چندرمکھی نے سر جھکاتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ میزائل کب تک تیار ہوسکیں گے''...... شاہ بھاٹان نے پوچھا۔

''چند ماہ تو لگ ہی جائیں گے اعلیٰ اقدس''...... راج کماری چندرمکھی نے کہا۔

''ہمیں تمہاری سپریم فورس اور اس لیبارٹری کے خلاف ایک

خوفناک خطرے کا علم ہوا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمہیں اس خطرے سے پوری طرح آگاہ کر دیا جائے''...... اچانک شاہ بھاٹان نے کہا تو راج کماری بے اختیار چونک پڑی۔

''خطرہ۔ کیسا خطرہ اعلیٰ اقدس۔ ہارڈ ماسٹر تو ختم ہو چکی ہے اور ڈاکٹر جیکولین فرینڈس ہمارے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔ لیبارٹری بھی شفٹ ہو گئی ہے۔ اب تو کسی خطرے کا کوئی سکوپ ہی نہیں رہا''...... راج کماری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سیکارتو کو جانتی ہو۔ جس سے تمہاری بڑی بہن کی شادی ہونے والی ہے''...... شاہ بھاٹان نے کہا۔ تو راج کماری ایک بار پھر چونک پڑی۔

''سیکارتو۔ ہاں۔ مگر......'' راج کماری چندرمکھی نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شاہ بھاٹان نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے وہی کونے والا دروازہ کھلا اور ایک باوردی ملازم اندر داخل ہوا اور رکوع کے بل جھک کر کھڑا ہو گیا۔

''سیکارتو کو پیش کرو''...... شاہ بھاٹان نے کہا تو ملازم تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

''سیکارتو نے ہمیں فون کر کے ہم سے بات کی تھی۔ ہم نے اسے یہاں طلب کرلیا ہے تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے''...... شاہ بھاٹان نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور سیکارتو اندر داخل ہوا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے رکوع کے بل جھک کر شاہ

بھاٹان کو سلام کیا۔

''آؤ بیٹھو سیکارتو۔ اب تم شاہی خاندان کے فرد بننے والے ہو۔ اس لئے ہم تمہیں اپنے ساتھ بیٹھنے کی عزت دے رہے ہیں''...... شاہ بھاٹان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں تمام عمر شاہ بھاٹان اور شاہی خاندان کی غلامی کروں گا اور مجھے اپنی اس غلامی پر ہمیشہ فخر رہے گا''...... سیکارتو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر راج کماری چندر مکھی کو سلام کر کے وہ اس کے ساتھ موجود ایک کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

''اب جو کچھ تم نے ہمیں بتایا ہے وہ پوری تفصیل سے چندر مکھی کو بتا دو''...... شاہ بھاٹان نے کہا تو سیکارتو نے علی عمران اور سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ سوپر فیاض کے اس کی رہائش گاہ پر آنے اس کو اغوا کر کے اپنی کسی عمارت میں لے جانے پھر وہاں ہونے والی تمام کارروائی۔ اس کے بعد عمران کے اکیلے اپنی رہائش گاہ پر آنے اور وہاں فون پر مایا ہراج سے ہونے والی تمام گفتگو تفصیل سے دوہرا دی۔

''پھر اس سے کیا خطرہ درپیش ہو سکتا ہے''...... راج کماری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں نے علی عمران کے بارے میں تفصیلات حاصل کی ہیں راج کماری چندر مکھی اور ان معلومات کے مطابق عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا

کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے۔ ایکریمیا، کافرستان، کارمن، گریٹ لینڈ سمیت پوری دنیا کی سروسز اور سپریم ایجنٹس اس سے ڈرتے ہیں۔ عمران اگر آپ کی راہ پر چل نکلا اور یقیناً وہ ایسا کرے گا تو پھر سپریم فورس کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا''...... سیکارتو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق اس کا اصل ٹارگٹ تو گرے ہی تھا''...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''راج کماری جی۔ وہ انتہائی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے۔ اسے دراصل یہ شک ہے کہ پاکیشیائی ایئر بس کی تباہی میں گرے اور آپ کا ہاتھ ہے۔ اس لئے وہ گرے کے پیچھے بھاگ رہا تھا تاکہ اس سے اصل حالات معلوم کر سکے اور اب جبکہ اسے یہ اطلاع مل چکی ہے کہ گرے کو آپ نے اغوا کر لیا ہے تو اب اس کی تمام تر توجہ آپ پر مبذول ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کے ساتھ یہاں بھاٹان پہنچ جائے۔ اس لئے میں فوری طور پر یہاں آیا ہوں اور میں نے اعلیٰ اقدس سے براہ راست رابطہ کرنے کی جرأت کی ہے تاکہ معاملات کو اس کے صحیح تناظر میں دیکھا جا سکے''...... سیکارتو نے جواب دیا۔

''لیکن اس کے تمام تر ذمہ داری بھی تم پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اگر تم اسے مایا ہراج کے بارے میں نہ بتاتے تو اسے یہ اطلاع نہ

ملتی“...... راج کماری چندر مکھی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اس وقت تک میرا یہی خیال تھا کہ گرے کا تعلق صرف منشیات کی تنظیم ہارڈ ماسٹر سے ہے۔ مجھے مس مایا ہراج کے فون سے پہلی بار معلوم ہوا کہ آپ اس میں براہ راست ملوث ہو چکی ہیں۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کا کوئی تعلق منشیات سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں سمجھ گیا کہ یہ کوئی اور چکر ہو گا اور چونکہ اطلاع پہلے ہی مل چکی تھی کہ آپ گرے کے ساتھ پاکیشیا آئی ہوئی ہیں اور پھر ایئر بس انتہائی پراسرار انداز میں تباہ ہو گئی۔ اس سے میں نے یہی نتیجہ نکالا کہ آپ اور گرے صرف منشیات کے سلسلے میں کام نہیں کر رہے بلکہ یہ کوئی دوسرا مشن ہے“...... سیکارتو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس عمران کا حلیہ، قدوقامت اور اس کی خاص نشانیاں مجھے بتا دو اس کے بعد میں دیکھوں گی کہ وہ یہاں آ کر کیا کرتا ہے۔ میں کوشش کروں گی کہ وہ اگر یہاں آئے تو اسے فوراً ہلاک کرنے کے انتظامات کئے جا سکیں“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”وہ تو میں بتا دوں گا راج کماری جی۔ لیکن میرا ایک مشورہ ہے۔ اگر آپ اس مشورے پر عمل کریں تو مجھے یقین ہے کہ عمران آپ کے خلاف کوئی اقدام نہ کر سکے گا“...... سیکارتو نے کہا۔

”کیا مشورہ ہے۔ بتاؤ“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کسی قسم کی کوئی

کاروائی نہ کریں۔ وہ اگر آپ سے ملے تو آپ نارمل انداز میں اس سے ملیں بلکہ ہو سکے تو اسے اعلیٰ اقدس سے بھی ملوا دیں۔ گرے کے بارے میں آپ اسے یقین دلا دیں کہ گرے کا تعلق منشیات سے تھا اور آپ اعلیٰ اقدس کے خصوصی حکم پر اس تنظیم کے خلاف کام کر رہی تھیں تاکہ بھاٹان میں منشیات کے اس ریکٹ کا خاتمہ کر سکیں۔ اس کے لئے آپ نے گرے سے قریبی تعلقات قائم کئے۔ اس کے ساتھ آپ پاکیشیا گئیں تاکہ اس کی تنظیم کے مکمل سیٹ اپ سے آگاہ ہو سکیں اور اس کے بعد آپ نے اس پر ہاتھ ڈال دیا۔ اس سلسلے میں آپ شاہی فرمان بھی حاصل کر سکتی ہیں کہ گرے کو خصوصی عدالت کے حکم پر موت کی سزا دی گئی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ سب کچھ نارمل انداز میں کیا جائے کہ اسے کسی طرح کا بھی کوئی شک نہ پڑ سکے اور وہ آخر کار اس نتیجے پر پہنچے کہ آپ نے صرف منشیات کی تنظیم ہارڈ ماسٹر کے خلاف کام کیا ہے۔ اس طرح وہ مطمئن ہو کر واپس چلا جائے گا اور یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ لیکن اس سلسلے میں اصل بات اس کو اطمینان دلانے کی ہے۔ میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ وہ حد درجہ شاطر آدمی ہے۔ اگر اسے معمولی سا بھی شک ہو گیا تو پھر وہ اصل حقائق کی کھوج لگا لے گا اور اس کے بعد خطرہ پوری قوت سے ٹوٹ پڑے گا اور حقیقت میں سپریم فورس کا وجود خطرے کی زد میں آ جائے گا“...... سیکارتو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تمہاری تجویز اچھی ہے سیکارتو۔ تم نے انتہائی ذہانت بھرا مشورہ دیا ہے۔ میں ایسا ہی کروں گی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں اس کی اس انداز میں نگرانی بھی کراؤں گی کہ اسے معمولی سا شک بھی نہ پڑ سکے اور اگر وہ ہمارے مفادات کے خلاف کام کرنے لگے تو اسے اچانک گولیوں سے اڑا دیا جائے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تمہاری تجویز بالکل مناسب ہے چندر مکھی اور ہم اس لائحہ عمل کی منظوری دیتے ہیں''...... اب تک خاموش بیٹھے ہوئے شاہ بھاٹان نے اچانک کہا تو راج کماری چندر مکھی کرسی سے اٹھی اور شاہ بھاٹان کے سامنے جھک گئی۔

''آپ کا یہ فرمان میرے لئے انتہائی عزت افزائی ہے اعلیٰ اقدس''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ہمیں تمہاری صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے راج کماری۔ اسی لئے ہم نے تمہیں سپریم فورس کا چیف بنایا ہے اور ہمیں بے حد مسرت ہے کہ تم اب تک ہمارے اعتماد پر ہر لحاظ سے پوری اتری ہو اور ہمیں یقین ہے کہ آئندہ بھی تم ہمارے اعتماد پر پوری اترو گی''...... شاہ بھاٹان نے کہا اور راج کماری چندر مکھی کا چہرہ مسرت کی شدت سے جگمگانے لگا۔

بھاٹان کے دارالحکومت کے نئے اور انتہائی جدید ایئرپورٹ پر عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ موجود تھا۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ہی پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ سے یہاں پہنچے تھے۔ وہ چاروں اپنے اصل حلیوں میں تھے اور ان کے کاغذات بھی اصل تھے۔ چیکنگ کے مرحلے سے گزرنے کے بعد جب وہ ایئرپورٹ کے بیرونی حصے میں پہنچے تو ایک نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

''آپ علی عمران صاحب ہیں''...... اس نوجوان نے عمران سے ہی مخاطب ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''صاحب تو نہیں البتہ علی عمران ضرور ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''میرا نام گھوش ہے جناب اور میں راج کماری چندر مکھی جی کا پی اے ہوں۔ انہوں نے مجھے آپ کے استقبال کے لئے یہاں

بھجوایا ہے آپ کا حلیہ انہوں نے نے مجھے بتا دیا تھا اس لئے میں آپ کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا''...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم راج کماری چندر مکھی کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ہم جیسے بدصورت آدمی کا حلیہ اس تفصیل سے یاد رکھا ہے کہ آپ نے بھی ہمیں پہچان لینے میں دیر نہیں کی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور گھوش بے اختیار ہنس پڑا۔

''تشریف لائیں۔ راج کماری جی اپنے آفس میں آپ سے ملاقات کی منتظر ہیں''...... گھوش نے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑا اور اس کی رہنمائی میں وہ سب باہر موجود ایک شاندار لیموسین کار میں بیٹھ گئے جس پر بھاٹان کا شاہی جھنڈا لہرا رہا تھا۔

گھوش خود کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ جوزف، جوانا اور ٹائیگر عقبی سیٹ پر پھنس کر بیٹھ گئے تھے۔ لیموسین کار چونکہ خاصی بڑی اور کشادہ باڈی کی ہوتی ہے اس لئے وہ تینوں بہرحال عقبی سیٹ پر بیٹھنے میں کامیاب ہو ہی گئے تھے ورنہ اگر عام کار ہوتی تو شاید جوزف اور جوانا بھی عقبی سیٹ پر بمشکل بیٹھ سکتے۔ ٹائیگر کے ساتھ بیٹھنے کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

''کیا میں تم سے کچھ پوچھ سکتا ہوں''...... عمران نے گھوش سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

''ضرور پوچھیں''...... گھوش نے مسکرا کر کہا۔

''کیا تم شادی شدہ ہو''...... عمران نے کہا تو گھوش چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا مطلب''...... گھوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لو شادی شدہ ہونے کا بھی کوئی مطلب ہوتا ہے۔ میں نے آسان لفظوں میں ہی تو پوچھا ہے کہ تم نے شادی کی ہے یا تم ابھی تک میری طرح کنوارے ہی ہو''...... عمران نے کہا تو گھوش بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے ابھی شادی نہیں کی''...... گھوش نے کہا۔

''کیوں۔ تمہیں کسی نے شادی کے نام سے ڈرایا ہے یا تمہارے پاس شادی کے اخراجات نہیں ہیں''...... عمران نے کہا تو گھوش ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں آزاد لائف پسند کرتا ہوں۔ خواہ مخواہ شادی کے جھنجھٹ میں پڑ کر اپنی لائف برباد نہیں کرنا چاہتا''...... گھوش نے کہا۔

''تو تمہارے خیال میں شادی شدہ حضرات اپنی لائف برباد کر رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ انہوں نے بیوی کی شکل میں اپنے پیروں میں خود ہی زنجیر ڈال رکھی ہے اور اس سے آزاد ہی نہیں ہو پاتے کہ اپنی مرضی کا کوئی بھی کام کر سکیں''...... گھوش نے کہا۔

"زنجیر والی بات تم نے خوب کہی ہے۔ اب میں بھی احتیاط کروں گا کہ کسی زنجیر میں نہ بندھ سکوں"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھا نہیں"...... گھوش نے کہا۔

"نہ ہی سمجھو تو بہتر ہو گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ شادی شدہ ہیں"...... گھوش نے پوچھا۔

"نہیں۔ تمہاری طرح میں بھی ابھی ان زنجیروں میں بندھا ہوا نہیں ہوں البتہ اب کوشش کرنے آیا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کوشش کرنے"...... گھوش نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

"ہاں۔ سنا ہے کہ تمہاری راج کماری چندر مکھی بھاٹان میں اکلوتی حسن کی ملکہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ وہ واقعی بے حد حسین ہیں"...... گھوش نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے یہ بھی سنا ہے کہ راج کماری چندر مکھی مارشل آرٹ کی بھی ماہر ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ راج کماری جی واقعی اس آرٹ میں انتہائی مہارت رکھتی ہیں۔ انہوں نے اس میں باقاعدہ بیلٹس حاصل کی ہوئی ہیں ٹاپ بیلٹس"...... گھوش نے جواب دیا۔

"پھر تو ان کی شادی کا سکوپ انتہائی محدود ہو گیا ہو گا۔ اب

بھلا کون صاحب اس دل گردے کے مالک ہوں گے جو ان کے اس آرٹ کی مہارت کے باوجود اپنی ہڈیاں تڑوانا پسند کریں گے"...... عمران نے جواب دیا تو گھوش اس بار بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"راج کماری جی اتنی خوبصورت ہیں جناب کہ بھاٹان کے تمام نوجوان ان کی ایک جھلک دیکھنے کو ہی اعزاز سمجھتے ہیں"...... گھوش نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ کار مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی ایک وسیع و عریض اور شاندار بلڈنگ کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔

گیٹ کے باہر دو باوردی مسلح دربان موجود تھے۔ جنہوں نے کار دیکھتے ہی تیزی سے آگے بڑھ کر پھاٹک کھول دیا اور گھوش کار کو اندر لے گیا۔ عمران نے دیکھا کہ پوری عمارت میں مشین گنوں سے مسلح افراد جگہ جگہ پر کھڑے چوکنا انداز میں ڈیوٹی دے رہے تھے۔ کار ایک وسیع و عریض پورچ میں جا کر رک گئی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔

"اگر آپ کے پاس اسلحہ ہو تو برائے کرم مجھے دے دیں۔ واپسی پر آپ کو مل جائے گا۔ کیونکہ راج کماری جی تک پہنچنے سے پہلے آپ کو سائنسی طور پر چیک کیا جائے گا اور اگر آپ کے پاس اسلحہ ہوا تو پھر آپ آگے نہ جا سکیں گے"...... گھوش نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے جیب

سے ایک مشین پسٹل نکال کر گھوش کی طرف بڑھا دیا۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر نے بھی ریوالور اور پسٹل نکال کر اسے دے دیئے۔

''شکریہ۔ اب آپ سامنے والی راہداری میں چلے جائیں۔ اس کے اختتام پر دروازہ ہے جو آپ کے وہاں پہنچنے پر خود بخود کھل جائے گا اور آپ کے ملاقات راج کماری جی سے ہو جائے گی''...... گھوش نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ راہداری کی چھت میں مختلف رنگوں کے بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے لیکن وہ سب اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

راہداری کے آخر میں ایک بند دروازہ تھا جو ان کے قریب پہنچتے ہی خود بخود کھل گیا اور عمران اسے کراس کرتا ہوا دوسری طرف ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ خالی تھا۔ ان سب کے اندر آتے ہی اس کمرے کی ایک سائیڈ دیوار میں موجود دروازہ کھلتا چلا گیا۔

''اندر تشریف لے آئیں جناب''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی تو عمران اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس دروازے کو کراس کر کے وہ ایک اور کافی بڑے کمرے میں پہنچ گئے جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن یہاں کا فرنیچر اور سجاوٹ شاہانہ انداز کی تھی۔ بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک سائیڈ پر مشین گنوں سے مسلح چار افراد خاموش

کھڑے تھے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی لڑکی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر میز کی سائیڈ سے نکل کر ان کی طرف بڑھنے لگی۔

''میں راج کماری چندر مکھی ہوں''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''میرا نام علی عمران ہے۔ یہ میرا ساتھی ہے عبدالعلی اور یہ میرے باڈی گارڈز ہیں جوزف اور جوانا''...... عمران نے اس کے مصافحے کے لئے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ راج کماری چندر مکھی کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے شدید ناگواری کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے واپس کھینچ لیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے کے تاثرات بھی نارمل ہو گئے۔

''تشریف رکھیں''...... راج کماری چندر مکھی نے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران اور ٹائیگر ایک صوفے پر بیٹھ گئے جبکہ جوزف اور جوانا اس صوفے کے عقب میں کھڑے ہو گئے۔ راج کماری چندر مکھی سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

''آپ کیا پینا پسند کریں گے''...... راج کماری چندر مکھی نے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا۔

''سوائے شراب کے باقی ہر وہ چیز جو آپ پلانا چاہیں حتیٰ کہ

اگر آپ اپنے ہاتھ سے زہر بھی پلا دیں تو وہ بھی مجھے قبول ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

''مسٹر علی عمران۔ میں راج کماری ہوں۔ اس بات کو ذہن میں رکھیں''...... راج کماری چندر مکھی نے درشت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ لیس''...... عمران نے کہا۔

''مشروب لے آؤ''...... راج کماری چندر مکھی نے ایک طرف کھڑے ہوئے ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''راج کماری چندر مکھی۔ آپ نے صرف ایک طلسم بنانے پر کیوں اکتفا کر لیا ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ ہمیں ہفت طلسم طے کرنے پڑیں گے۔ پھر جا کر گوہر مقصود نظر آئے گا''...... عمران مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے راج کماری چندر مکھی کا پہلا فقرہ سرے سے سنا ہی نہ ہو۔

'' ہفت طلسم۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے چونک کر کہا۔

''بچپن میں جو طلسماتی کہانیاں میں نے پڑھی ہیں ان میں تو یہی لکھا ہوا تھا کہ خوبصورت اور حسین راج کماریوں سے ملاقات کے لئے سات طلسم طے کرنے پڑتے ہیں۔ آپ کی راہداری کو اگر

جدید دور کا طلسم سمجھ لیا جائے تو یہ ایک طلسم ہوا حالانکہ آپ جس قدر خوبصورت اور حسین راج کماری ہیں آپ سے ملاقات تو ہفت کی بجائے چودہ طلسموں کے بعد ہونی چاہئے تھی''...... عمران نے اسی طرح ڈھٹائی سے کہا تو اس بار راج کماری چندر مکھی کے ستے ہوئے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی دوڑ گئی۔

''اس خوبصورت انداز میں تعریف کا شکریہ۔ لیکن آپ نے تو مجھے کہا تھا کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور آپ ایک سرکاری کام کے سلسلے میں خصوصی طور پر مجھ سے ملنا چاہتے ہیں''۔ راج کماری چندر مکھی نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''سرکاری کام تو میں نے اس لئے کہا تھا کہ آپ سے ملاقات ہو جائے۔ ورنہ اصل بات یہ ہے کہ مجھے جب معلوم ہوا کہ بھاٹان کی سپریم فورس کی چیف ایک راج کماری ہے تو میں آپ سے ملنے چلا آیا کیونکہ مجھے راج کماریوں سے ملاقات کا بے حد شوق ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار راج کماری چندر مکھی بھی واضح طور پر مسکرا دی۔

''آپ خاصی دلچسپی باتیں کرتے ہیں۔ ویسے آپ کے فون کے بعد میں نے آپ کے متعلق جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق آپ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں اور بحثیت سیکرٹ ایجنٹ آپ بین الاقوامی شہرت کے مالک بھی ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیا۔

"میرے متعلق جس صاحب نے بھی آپ کو معلومات مہیا کی ہیں میں اس کا بے حد مشکور ہوں کہ اس نے میرے متعلق خاصے حسن ظن سے کام لیا ہے۔ لیکن اگر آپ بتا دیں کہ یہ کون صاحب ہیں تو میں انہیں کم از کم شکریہ کا خط لکھ دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں سپریم فورس کی چیف ہوں۔ ایسی معلومات حاصل کرنا میرے لئے مشکل کام نہیں ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے وہی آدمی جسے راج کماری چندر مکھی نے مشروبات لانے کے لئے کہا تھا اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں مشروبات کی تین گلاس رکھے ہوئے تھے۔

"جس صاحب نے آپ کو میرے بارے میں تفصیلات بتائی ہیں اس نے یقیناً میرا حلیہ بھی آپ کو بتایا ہو گا"...... عمران نے مشروب کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"حلیہ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"...... راج کماری چندر مکھی نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کے آدمی نے ایئرپورٹ پر مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔ اسی طرح آپ بھی ہمارے یہاں داخل ہوتے ہی براہ راست مجھ سے مخاطب ہوئیں۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا حلیہ آپ کو معلوم تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہے تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے راج کماری چندر مکھی کہ میں تو میک اپ میں ہوں اور یہ میک اپ میں نے پہلی بار کیا ہے"...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آپ میک اپ میں ہیں۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے سیکارتو نے جو حلیہ بتایا تھا آپ تو اسی حلیے میں ہیں پھر۔ پھر"...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"گھبرائیں نہیں۔ یہ شفاف میک اپ کہلاتا ہے۔ اس سے چہرے کے خد و خال تبدیل نہیں ہوتے۔ البتہ چہرہ ذرا خوبصورت ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ آپ کوئی بات چھپا رہے ہیں۔ اگر آپ واقعی میک اپ میں ہیں تو یہ بات انتہائی حیرت انگیز ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"آپ میرے متعلق اپنی معلومات کا ماخذ چھپا رہی تھیں اس لئے مجھے میک اپ کی بات کرنا پڑی اور آپ نے خود ہی سیکارتو کا نام لے دیا بس اتنی سی بات تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، تو راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ لیکن اب وہ اس طرح غور سے عمران کو دیکھ رہی تھی جیسے اسے

یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران اس حد تک ذہین بھی ہو سکتا ہے۔

”آپ شکل سے تو ذہین نہیں لگتے لیکن آپ نے جس طرح مجھ سے سیکارتو کا نام معلوم کر لیا ہے اس سے مجھے یقین آ گیا ہے کہ آپ واقعی ذہین آدمی ہیں“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”اس تعریف کے لئے مشکور ہوں راج کماری چندر مکھی جی۔ آپ پچھلے دنوں پاکیشیا گئی تھیں آپ کے ساتھ ہارڈ ماسٹر کا چیف گرے بھی تھا۔ آپ کی وہاں کیا مصروفیات رہی ہیں“...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ تو آپ کی یہاں آمد کا مقصد یہ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں سپریم فورس کی چیف ہوں۔ مجھے اطلاعات ملی تھیں کہ بھاٹان میں ایک ایسی تنظیم کام کر رہی ہے جو منشیات اور اسلحے کا دھندہ وسیع پیمانے پر کر رہی ہے اور بھاٹان کے ساتھ ساتھ کافرستان اور پاکیشیا میں بھی اس کے ہیڈ کوارٹر اور شاخیں موجود ہیں۔ آپ کو یقیناً معلوم ہو گا کہ بھاٹان میں منشیات کے خلاف انتہائی سخت ترین قوانین موجود ہیں۔ ایسے لوگوں کو سزائے موت دی جاتی ہے جو اس دھندے میں کسی بھی حیثیت سے ملوث ہوں۔ جب مجھے ہارڈ ماسٹر کے بارے میں اطلاعات ملیں تو میں نے اس کے خلاف کام شروع کر دیا اور میرا طریقہ کار ذرا مختلف ہوتا ہے میں نے گرے سے جو ہارڈ ماسٹر کا چیف تھا۔ دوستی بڑھائی۔ اسے یقین دلایا کہ میں اس کی شریک کار بننا چاہتی ہوں۔ میں دولت

حاصل کرنے کی خواہشمند ہوں اور اس طرح وہ بھاٹان میں کھل کر کام کر سکتا ہے۔ وہ میرے ٹریپ میں آ گیا اور مجھے ہارڈ ماسٹر تنظیم کی آمدنی میں حصہ دینے پر رضامند ہو گیا۔ چنانچہ مجھے اپنا رول پوری طرح نبھانے کے لئے اس کے ساتھ کافرستان کا اور پاکیشیا کا خفیہ دورہ کرنا پڑا۔ اس طرح میں نے ان کے تمام اڈوں اور آدمیوں کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی تھیں۔ پھر میں نے گرے اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔ ان پر شاہی عدالت میں مقدمہ چلا اور انہیں موت کی سزا دے دی گئی اور کل رات فائرنگ اسکواڈ نے اس سزا پر عملدرآمد بھی کر دیا ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا پاکیشیا میں بھی ان کے آدمیوں کو آپ نے گرفتار کیا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ دوسرے ملک میں ہم کیسے یہ کارروائی کر سکتے تھے البتہ ان لوگوں کے بارے میں تفصیلات میں نے اپنے آدمیوں کو مہیا کر دی ہیں۔ ان میں سے جب بھی کوئی بھاٹان میں داخل ہوا تو اسے گرفتار کر لیا جائے گا“...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیا۔

”کیا ہارڈ ماسٹر تنظیم کا تعلق صرف منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ سے ہے یا یہ کسی اور سرگرمی میں بھی ملوث تھی“...... عمران نے پوچھا۔

"اور کوئی سرگرمی۔ میں سمجھی نہیں"...... راج کماری چندر مکھی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مثلاً کسی سائنسی اسلحہ کی تیاری وغیرہ"...... عمران نے غور سے راج کماری چندر مکھی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سائنسی اسلحہ۔ کیا مطلب۔ منشیات فروشوں کا کسی سائنسی اسلحہ سے کیا تعلق"...... راج کماری چندر مکھی نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا لیکن عمران اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے ابھر آنے والے تاثرات سے ہی سمجھ گیا تھا کہ معاملات وہ نہیں ہیں جو راج کماری چندر مکھی بتا رہی ہے۔

"دیکھیں راج کماری چندر مکھی جی۔ یہ درست ہے کہ آپ کا تعلق شاہی خاندان سے ہے اور آپ بھاٹان کی سپریم فورس کی چیف بھی ہیں اور ان دونوں حیثیتوں سے ہمارے دلوں میں آپ کے لئے بے پناہ احترام موجود ہے لیکن پچھلے دنوں پاکیشیا کی ایک جدید ایئر بس طیارے جو مسافروں سے بھرا ہوا تھا کو کسی پراسرار سائنسی اسلحہ سے تباہ کیا گیا ہے اور نہ صرف طیارہ تباہ ہوا ہے بلکہ بے شمار افراد بھی ساتھ ہی جل کر راکھ ہوئے ہیں جن میں پاکیشیا کے ایک مرکزی وزیر بھی شامل تھے اور اس کے ساتھ ساتھ کئی اعلیٰ سرکاری افسر بھی اور جس وقت یہ سانحہ ہوا اس وقت آپ اور گرے پاکیشیا میں تھے۔ میں آپ پر کسی قسم کا الزام نہیں لگا رہا۔ لیکن اس قتل عام کے خلاف تحقیقات کرنا میری ڈیوٹی میں شامل ہے اور آج

کی ملاقات کا مقصد بھی یہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس سلسلے میں مجھ سے مکمل تعاون کریں گی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی اخبارات میں اس واقعہ کے بارے میں پڑھا تھا لیکن گرے تو منشیات فروش تھا۔ اس قسم کے واقعات سے اس کا کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"یہ بتائیں کہ آپ گرے کے ساتھ پاکیشیا میں کہاں ٹھہری تھیں"...... عمران نے پوچھا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تو آپ یہاں میری انکوائری کرنے آئے ہیں۔ آئی ایم سوری اب میں آپ کے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گی اور اس ملاقات کو بھی ختم سمجھیں۔ میں آپ کی عزت کرتی ہوں ورنہ مجھ پر الزام لگانے والے دوسرا سانس بھی نہیں لیا کرتے۔ آپ جا سکتے ہیں"...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری۔ میرا مقصد آپ کو تکلیف پہنچانا نہیں تھا لیکن......" عمران نے کچھ کہنا چاہا۔

"جب میں نے کہہ دیا کہ آپ جائیں تو بس اب آپ چلے جائیں"...... راج کماری چندر مکھی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا

چہرہ اس وقت شدید غصے سے کسی بھوکی بلی کی طرح بگڑ سا گیا تھا۔

''اوکے۔ شکریہ''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''ایک بات یاد رکھیں راج کماری چندر مکھی۔ اگر آپ میرے ملک میں ہونے والے اس قتل عام میں کسی طرح بھی ملوث ثابت ہوئیں تو آپ کے پاس واپسی کا کوئی راستہ نہ رہے گا میں آپ کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لوں گا اور یہ میرا آپ سے عہد ہے''...... عمران نے دروازے کے قریب رک کر مڑتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازہ کھول کر دوسری طرف چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کے چہرے پر سختی موجود تھی۔ عمران کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے عقب میں اس کمرے میں آئے اور پھر وہ پہلے کی طرح راہداری میں سے گزرتے ہوئے باہر آ گئے۔ یہاں پورچ میں گھوش موجود تھا۔

''آئیں جناب۔ راج کماری جی نے آپ کے متعلق مجھے ہدایات دے دی ہیں آپ جہاں ٹھہرنا چاہیں میں وہاں آپ کو ڈراپ کر دوں گا''...... گھوش نے آگے بڑھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان سے لیا ہوا اسلحہ بھی انہیں واپس کر دیا۔

''شکریہ مسٹر گھوش۔ میں آپ کو یا آپ کی راج کماری جی کو مزید تکلیف نہیں دینا چاہتا۔ ہمیں ٹیکسی مل جائے گی''...... عمران

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر چند لمحے پہلے جو سنجیدگی طاری تھی وہ یکلخت جیسے دھواں بن کر غائب ہو گئی تھی۔ وہ اب پہلے کی طرح نارمل اور شگفتہ لہجے میں بات کر رہا تھا۔ جبکہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا تینوں کے چہرے اسی طرح ستے ہوئے تھے۔ ان تینوں کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور آنکھوں میں غصے کے شعلے باقاعدہ بھڑکتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ صرف عمران کی وجہ سے اپنے غصے کو دبائے ہوئے ہیں ورنہ شاید اب تک یہ عمارت کسی شدید بھونچال کی زد میں آ چکی ہوتی۔

''اوہ نہیں جناب۔ ایسا ناممکن ہے۔ راج کماری جی اپنے احکامات کی ہر صورت میں تعمیل چاہتی ہیں۔ اگر میں نے ان کے احکامات کی تعمیل نہ کی تو میں دوسرا سانس بھی نہ لے سکوں گا''۔ گھوش نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ پھر آپ ہمیں کلائیڈ ہوٹل ڈراپ کر دیں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور گھوش نے اطمینان بھرے انداز میں سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور پورچ میں کھڑی ہوئی کار کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی کار میں بیٹھ گئے اور چند لمحوں بعد کار اس عمارت سے نکل کر ایک بار پھر سڑکوں پر دوڑنے لگی۔

''مسٹر گھوش۔ کیا سپریم فورس کا ہیڈ کوارٹر یہی عمارت ہے جس

میں آپ ہمیں لے گئے تھے“...... عمران نے گھوش سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ نہیں جناب۔ یہ عمارت تو راج کماری جی کا آفس کہلاتی ہے۔ یہاں تو راج کماری جی کبھی کبھار آتی ہیں“...... گھوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر سپریم فورس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”اس کا علم صرف راج کماری جی کو ہے یا سپریم فورس کے اراکین کو ہوگا اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ یہ سروس انتہائی خفیہ ہے جناب“...... گھوش نے جواب دیا اور عمران نے اس کے لہجے سے ہی اندازہ لگا لیا کہ گھوش سچ بول رہا ہے۔ اس لئے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار بھاٹان کے دارالحکومت کے مشہور ہوٹل کلائیڈ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوگئی۔ یہ دس منزلہ عمارت تھی اس کا طرز تعمیر گو خاصا قدیم تھا لیکن اس کے باوجود اس کی عمارت پر شکوہ اور خوبصورت تھی۔ کہا جاتا تھا کہ کلائیڈ ہوٹل دارالحکومت میں بننے والا پہلا غیر ملکی ہوٹل تھا۔ ورنہ اس سے پہلے یہاں عام سے مقامی ہوٹل تھے جہاں غیر ملکی سیاح جاتے ہوئے گھبراتے تھے کیونکہ ان مقامی ہوٹلوں کا معیار انتہائی گھٹیا اور غیر معیاری ہوتا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ کلائیڈ ہوٹل غیر ملکی سیاحوں اور کاروباری افراد کا

گڑھ بن گیا تھا اور گو اب دارالحکومت میں اس سے بھی جدید اور اعلیٰ کئی ہوٹل بن چکے تھے لیکن غیر ملکی سیاح آج بھی کلائیڈ ہوٹل کو ہی ترجیح دیتے تھے کیونکہ اس کا معیار آج بھی پہلے کی طرح اچھا تھا۔ گھوش نے کار وسیع و عریض پارکنگ میں روکی اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہی کار سے نیچے اتر آیا۔

”آئیں جناب۔ میں آپ کو آپ کے کمروں تک پہنچا دیتا ہوں“...... گھوش نے کار لاک کرتے ہوئے کہا۔

”شکریہ مسٹر گھوش۔ ہم اپنے کمروں میں خود ہی چلے جائیں گے۔ اب آپ جا سکتے ہیں“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”نہیں جناب۔ میرا آپ کے ساتھ جانا ضروری ہے۔ کیونکہ راج کماری جی کے حکم پر کلائیڈ ہوٹل میں آپ کے لئے کمرے بک ہو چکے ہوں گے اور انہوں نے ہوٹل کی انتظامیہ کو بتا دیا ہوگا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں گا“...... گھوش نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیا مطلب۔ راج کماری کو کیسے معلوم ہو گیا کہ ہم کلائیڈ ہوٹل جائیں گے“...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اس عمارت میں جو لفظ بھی جہاں بھی بولا جائے وہ لفظ راج کماری جی کے کانوں تک بہرحال پہنچ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کار میں بھی ایسے آلات موجود ہیں کہ آپ کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ راج کماری جی تک پہنچ گیا ہوگا اور مسٹر عمران میرے کوٹ کی

جیب میں بھی آلہ موجود ہے۔ کار سے باہر بھی جو بات چیت ہو گی وہ بھی ان تک پہنچ جائے گی‘‘...... گھوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ویل ڈن۔ تمہاری یہ راج کماری کافی تیز معلوم ہوتی ہیں‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’جی۔ کیا فرمایا آپ نے‘‘...... گھوش نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

’’مطلب ہے کہ وہ صرف نام کی ہی راج کماری نہیں ہیں بلکہ واقعی راج کماری ہیں‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’جی ہاں۔ وہ واقعی راج کماری ہیں۔ ان کا ہر انداز راج کماریوں جیسا ہی ہوتا ہے‘‘...... گھوش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

’’اس کا مطلب ہے کہ راج کماری نے ہمارے ساتھ جو شاندار سلوک کیا ہے اس کا علم تمہیں بھی ساتھ ساتھ ہوتا رہا ہے‘‘۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’جی ہاں۔ کمرے میں جو کچھ بھی ہوا اور جو گفتگو بھی ہوئی وہ میں باہر پورچ میں کھڑا دیکھتا اور سنتا رہا اور جناب۔ آپ واقعی خوش قسمت ہیں کہ آپ نے غصے میں آ کر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا ورنہ اب تک آپ کی لاشیں کسی گٹر میں تیر رہی ہوتیں۔ اس پوری عمارت میں ایسے ایسے انتظامات ہیں کہ شاید آپ کے تصور میں بھی نہ ہوں۔ ویسے میں نے آپ کے ساتھیوں کے چہروں پر شدید

غصے کے تاثرات دیکھے تھے۔ میری گذارش ہے کہ جب تک آپ بھاٹان میں رہیں۔ پلیز راج کماری جی کے خلاف ایسے تاثرات چہرے پر لانے سے گریز کریں‘‘...... گھوش نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ہوٹل کا مین گیٹ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

’’آؤ بھئی۔ یہ لوگ تو مارتے بھی ہیں اور رونے بھی نہیں دیتے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ گھوش کے پیچھے ہوٹل کے وسیع و عریض اور انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے ہال میں داخل ہو گیا۔ گھوش ایک طرف بنے ہوئے بڑے سے کاؤنٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جس پر چار غیر ملکی لڑکیاں موجود تھیں۔

’’یس سر‘‘...... ایک لڑکی نے گھوش کے قریب آنے پر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے گھوش کسی ملک کا بادشاہ ہو اور وہ لڑکی اس کی ادنیٰ کنیز۔

’’راج کماری جی کے مہمانوں کے لئے کمرے بک ہو چکے ہیں‘‘...... گھوش نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

’’یس سر‘‘...... لڑکی نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے ہوئے ایک نوجوان کی طرف اشارہ کیا۔

’’جاؤ اور راج کماری جی کے مہمانوں کو ان کے کمروں تک پہنچا آؤ‘‘...... لڑکی نے اس نوجوان سے کہا۔

"یس مس"...... اس نوجوان نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر ایک سائیڈ میں بنی ہوئی لفٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"آئیں جناب"...... گھوش نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن رجسٹر پر اندراجات وغیرہ تو ہوں گے۔ ہم بہرحال یہاں غیر ملکی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں جناب۔ جہاں راج کماری جی کا نام آجائے وہاں باقی سب باتیں ختم ہو جاتی ہیں"...... گھوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم سے یہاں چارجز وغیرہ بھی نہیں لئے جائیں گے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس بات پر بے حد مسرت ہو رہی ہو۔

"بالکل جناب۔ آپ راج کماری جی کے مہمان ہیں"۔ گھوش نے بھی ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چوتھی منزل پر پہنچ گئے جہاں ان کے لئے چار کمرے بک تھے۔ کمروں کے باہر کارڈز پر گیسٹ آف راج کماری چندر مکھی کا درج تھا۔ کمرے بے حد شاندار اور انتہائی پرتکلف انداز میں سجے ہوئے تھے۔

"میں پہلے بھی اس ہوٹل میں کئی بار ٹھہر چکا ہوں لیکن کمروں کی ایسی سجاوٹ پہلے تو نہیں تھی"...... عمران نے کمرے میں داخل ہو کر حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس ہوٹل کی چوتھی منزل مکمل طور پر راج کماری جی کے مہمانوں کے لئے مخصوص ہے جناب اور ظاہر ہے راج کماری جی بہرحال راج کماری ہی ہیں"...... گھوش نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بالکل ٹھیک کہا ہے آپ نے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"اب مجھے اجازت دیں جناب اور ہاں۔ صرف ایک گذارش آپ سے کرنی ہے کہ آپ برائے کرم راج کماری جی کے خلاف کوئی خیال تک ذہن میں نہ لائیں کیونکہ آپ کے الفاظ تو ایک طرف آپ کے ذہن میں ابھرنے والے خیالات تک کا علم راج کماری جی کو ہو جائے گا اور اگر ان کا موڈ بگڑ گیا تو پھر۔ بہرحال میں مزید کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ آپ خود سمجھدار ہیں۔ گڈ بائی"۔ گھوش نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے مڑا اور کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"حیرت ہے۔ راج کماری تو واقعی راج کماری ہی ثابت ہوئی ہیں۔ میرے ذہن میں تو یہ تصور تک نہ تھا کہ یہاں راج کماری کا اس قدر ہولڈ بھی ہو سکتا ہے بہرحال ٹھیک ہے۔ ہمارا کام تو ختم ہو گیا ہے۔ گرے کا خاتمہ ہو گیا ہے اس کے ساتھ ہی اس کی تنظیم ہارڈ ماسٹر کا بھی۔ باقی رہی اس ایئر بس مسافر بردار طیارے کی تباہی تو ابھی اس سلسلے میں کوئی حتمی بات سامنے نہیں آئی۔ جب آئے گی تو دیکھا جائے گا تب تک ہم آرام کر سکتے ہیں"......

عمران نے مسلسل بات کرتے ہوئے کہا۔

''آپ نے درست کہا ہے باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا جبکہ جوزف اور جوانا خاموش کھڑے رہے تھے۔

''تم لوگ اپنے اپنے کمروں میں جاؤ۔ میں کچھ دیر آرام کروں گا۔ پھر ہم بھاٹان کی سیر کا پروگرام بنائیں گے''...... عمران نے کہا اور ٹائیگر، جوزف اور جوانا تینوں سر ہلاتے ہوئے مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ واش روم میں داخل ہو گیا۔ اسے بہرحال یہ بات تو معلوم ہو گئی تھی کہ یہ کمرے خصوصی کمرے ہیں اس لئے یقیناً یہاں ایسے انتظامات موجود ہوں گے کہ ان کی باتیں اور شاید ان کی تصویریں بھی راج کماری تک پہنچ رہی ہوں گی۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے جان بوجھ کر اپنے ساتھیوں سے ایسی باتیں کی تھیں کہ راج کماری چندر مکھی اس کی طرف سے پوری طرح مطمئن ہو جائے۔ واش روم سے نکل کر وہ بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ اب کافی دیر تک سونے کا پروگرام بنا چکا ہو البتہ اس کے دماغ میں مسلسل راج کماری چندر مکھی کا چہرہ گھوم رہا تھا جو شکل سے ہی بے حد کائیاں اور سفاک معلوم ہو رہی تھی اور اس کے بات کرنے کے انداز سے ہی عمران کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ آسانی سے اس کے ہاتھ آنے والی نہیں ہے اور نہ ہی اس سے آسانی سے اصل معلومات حاصل کی جا سکتی ہے۔

راج کماری چندر مکھی اپنے آفس میں بیٹھی ایک فائل کا مطالعہ کر رہی تھی کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راج کماری نے چونک کر ٹیلی فون کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... راج کماری چندر مکھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''بھاشو بول رہا ہوں راج کماری جی''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... راج کماری نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس پاکیشیا چلا گیا ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کب کی بات ہے''...... راج کماری نے پوچھا۔

”دو گھنٹے پہلے ان کی فلائٹ گئی ہے۔ میں نے پاکیشیا میں اپنے آدمیوں کو خصوصی ہدایات دے کر الرٹ کر دیا تھا۔ انہوں نے ابھی مجھے رپورٹ دی ہے کہ وہ پاکیشیا پہنچ گئے ہیں“...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ لیکن تم نے ابھی مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ جانا۔ عمران جس ٹائپ کا آدمی ہے مجھے یقین ہے کہ وہ صرف ہمیں مطمئن کرنے کی غرض سے واپس گیا ہے اور اب میک اپ کر کے دوبارہ واپس آئے گا۔ اس لئے تم نے کم از کم ایک ماہ تک بھاٹان دارالحکومت میں داخل ہونے والے ہر راستے کی انتہائی سخت نگرانی کرانی ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس راج کماری جی۔ میرے ذہن میں یہ خدشہ موجود تھا اس لئے میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تصویریں خصوصی کیمرے سے حاصل کر لی ہیں۔ اب اگر عمران اور اس کے ساتھی چاہے کسی بھی میک اپ میں دارالحکومت میں آئے تو ان تصویروں کی مدد سے ہم انہیں چیک کر لیں گے“...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو بھاشو۔ تم نے واقعی نہایت ہی عقلمندی سے کام لیا ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کی اس حوصلہ افزائی پر میں بے حد ممنون ہوں راج کماری جی“...... دوسری طرف سے بھاشو نے مسرت بھرے

میں جواب دیا۔

”جیسے ہی عمران دوبارہ یہاں پہنچے۔ تم نے فوراً مجھے اطلاع کرنی ہے۔ بغیر کوئی وقت ضائع کئے۔ سمجھ گئے تم“...... راج کماری نے کہا اور پھر دوسری طرف سے کوئی جواب سنے بغیر اس نے رسیور رکھا اور پھر ساتھ ہی پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

”یس“...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کھاٹان کو میرے پاس بھیجو“...... راج کماری نے کہا اور رسیور رکھ دیا چند منٹ بعد دروازے پر ہلکی سی دستک کی آواز سنائی دی۔

”یس کم ان“...... راج کماری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور کھاٹان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں راج کماری کو سلام کیا۔

”بیٹھو“...... راج کماری نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کھاٹان کرسی پر بیٹھ گیا۔

”عمران واپس چلا گیا ہے اور بھاشو نے ایسا سیٹ اپ کر لیا ہے کہ اگر وہ واپس یہاں آیا تو ہمیں فوراً اطلاع مل جائے گی۔ اس لئے فی الحال اس کی طرف سے ہمیں کسی قسم کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہا“...... راج کماری نے کھاٹان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس راج کماری جی“...... کھاٹان نے جواب دیا۔

”اب ہمیں اپنی پوری توجہ تھنڈر میزائل کی تیاری کی طرف مرکوز

کرنی ہے۔ اس کے لئے انتہائی قیمتی مشینری کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے اس سلسلے میں تمام انتظامات کر لئے ہیں اور شاہ بھاٹان نے بھی اس مشینری کی خریداری کے لئے مطلوبہ رقم کی منظوری دے دی ہے۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس میک اپ میں اس مشینری کی خریداری کے لئے ایکریمیا جائے گا۔ لیکن میں اسے اکیلا نہیں بھیجنا چاہتی۔ تم اس کے ساتھ جاؤ گے اور سائے کی طرح اس کے ساتھ رہو گے تا کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کوئی ایسی حرکت نہ کر سکے جو ہمارے مفادات کے خلاف ہو۔ اس کے لئے اگر تم چاہو تو گروپ کے آدمیوں کو بھی ساتھ لے جا سکتے ہو سمجھ گئے ہو تم''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... کھاٹان نے کہا۔

''گڈ''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یہ ٹور کتنے دنوں کا ہو گا راج کماری جی''...... کھاٹان نے پوچھا۔

''بقول ڈاکٹر جیکولین فرینڈس۔ ایک ہفتے کا۔ لیکن زیادہ دن بھی لگ سکتے ہیں بہرحال پندرہ دن سے زیادہ نہیں لگیں گے''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے راج کماری جی۔ آپ کے احکامات کی تعمیل ہو گی۔ ہم نے کب روانہ ہونا ہے''...... کھاٹان نے پوچھا۔

''جب ڈاکٹر جیکولین فرینڈس روانہ ہو گا تو میں تمہیں اطلاع کر

دوں گی۔ ڈاکٹر کے ساتھ ساتھ تمہارے کاغذات بھی تیار ہو جائیں گے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ میں نے تمہیں یہ سب کچھ اس لئے بتایا ہے کہ تم ذہنی طور پر اس کے لئے تیار رہو''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو کھاٹان کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اس نے سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جب وہ باہر چلا گیا تو راج کماری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا۔ فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن اس نے پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کابران ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''راج کماری بول رہی ہوں۔ کابران سے بات کراؤ۔ فوراً''...... راج کماری چندر مکھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی''...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ کابران بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک گمبھیر مردانہ آواز سنائی دی۔

''چندر مکھی بول رہی ہوں کابران۔ کیا کر رہے ہو''...... اس بار راج کماری کا لہجہ بے حد تکلفانہ تھا۔ اس نے راج کماری کا لفظ بھی اپنے نام کے ساتھ نہ لگایا تھا۔

''اوہ چندر مکھی ڈیئر تم۔ بڑے عرصے بعد میری یاد آئی ہے

تمہیں۔ جبکہ میرا یہ حال ہے کہ ایک ایک لمحہ مشکل سے گزر رہا ہے"...... اس بار کابران نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بکواس مت کرو۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے شب و روز کیسی مصروفیات میں گزرتے ہیں"...... راج کماری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے وہ تو دنیا کے دھندے ہیں ڈیئر۔ وہ تو بہرحال کرنے ہی پڑتے ہیں۔ لیکن میرا دل تو تمہارے لئے دھڑکتا ہے۔ صرف تمہارے لئے۔ تم میری بات کا یقین کرو یا نہ کرو لیکن میں سچ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کابران نے کہا اور چندر مکھی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہاری یہی باتیں تو مجھے تمہارا گرویدہ کئے ہوئے ہیں کابران اور تمہارے سوا مجھے دوسرا کوئی پسند بھی تو نہیں آتا"...... راج کماری چندر مکھی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن تمہیں معلوم ہے کہ آج کتنے روز ہو گئے ہیں۔ تم نے سرے سے رابطہ ہی نہیں کیا۔ اگر تم نے خاص طور پر منع نہ کیا ہوتا کہ تم سے رابطہ نہ کیا جائے تو نجانے میں اب تک کتنی بار رابطہ کر چکا ہوتا"...... کابران نے کہا۔

"بس میں ایک سرکاری کام میں مصروف رہی تھی۔ اس لئے رابطہ نہ کر سکی۔ اب فارغ ہوتے ہی تمہیں فون کیا ہے۔ کیا پروگرام

ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"ایسا کون سا کام پڑ گیا تھا تمہیں کہ اتنی مصروف رہی ہو۔ تم نے جو سیٹ اپ کر رکھا ہے اس میں تو بڑے سے بڑا پرابلم بھی تمہارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا"...... کابران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس تھا ایک بڑا کام۔ وہ مکمل ہوا تو ایک پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ سے ٹکراؤ ہو گیا۔ اب اس سے پیچھا چھوٹا ہے تو میں ذہنی طور پر فارغ ہوئی ہوں"...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیا۔

"پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ۔ اوہ۔ اوہ کہیں تمہارا مطلب علی عمران سے تو نہیں ہے جو بھاٹان آیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کابران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بری طرح اچھل پڑی۔

"ہاں۔ میں اسی کے متعلق بات کر رہی تھی۔ لیکن تم اسے کیسے جانتے ہو اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ یہاں آیا تھا"...... راج کماری چندر مکھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے دیکھا تھا یہاں دارالحکومت میں۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ تمہارے لئے آیا ہے۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ تو دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے"...... کابران نے کہا۔

"ہاں۔ کہا تو یہی جاتا ہے لیکن میرے مقابلے میں وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ مجھ سے ہی خوف کھا کر یہاں سے بھاگ

جانے پر مجبور ہوا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے بڑا بااعتماد لہجے میں کہا۔

''پلیز چندر مکھی۔ اسے ایزی نہ لو۔ وہ ایسا زہریلا ناگ ہے جو بظاہر انتہائی معصوم اور بے ضرر کینچوا نظر آتا ہے۔ تمہیں اس کے متعلق یقیناً کچھ معلوم نہیں ہے۔ ورنہ تم اس لہجے میں اس کے بارے میں بات نہ کرتی۔ جبکہ میں اسے جانتا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے بھاٹان آنے سے پہلے دس سال تک ایکریمیا کی ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کے ساتھ کام کیا ہے۔ یہ تنظیم بے پناہ باوسائل اور طاقتور تھی لیکن پھر عمران سے ٹکرا گئی اور اس کے بعد یہ تنظیم تنکوں کی طرح بکھر کر رہ گئی۔ پورا سیٹ اپ ہی ختم ہو گیا اور میں جان بچا کر یہاں بھاٹان آ گیا۔ ویسے اس تنظیم میں میری کوئی خاص اہمیت بھی نہ تھی ورنہ شاید عمران مجھے اتنی آسانی سے یہاں بھی نہ آنے دیتا۔ لیکن اس خوفناک ٹکراؤ کے دوران میں نے اسے قریب سے دیکھا ہے۔ وہ واقعی دنیا کا انتہائی خطرناک بلکہ خوفناک ترین آدمی ہے''...... کابران نے کہا۔

''ہو گا خطرناک اور خوفناک۔ لیکن تم بے فکر رہو۔ وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ البتہ میں جب چاہوں اسے کسی چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دوں اور سنو۔ اب تم نے میرے سامنے اس کی تعریف کی تو پھر میں آئندہ تم سے کوئی تعلق نہ رکھوں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ آئی ایم سوری۔ تم ناراض نہ ہو۔ میں اب کوئی بات نہیں کروں گا۔ آج رات کیوں نہ ہوٹل سانگھل میں خصوصی جشن منایا جائے۔ کیا خیال ہے''...... کابران نے کہا۔

''سانگھل۔ اوہ۔ گڈ آئیڈیا۔ واقعی شاندار جشن منایا جانا چاہئے۔ ار کے۔ رات دس بجے وہاں پہنچ جانا۔ میں بھی وقت پر وہاں آ جاؤں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ جسے دیکھو اس عمران سے رعوب نظر آتا ہے۔ اب اگر یہ دوبارہ بھاٹان آیا تو پھر میں اسے بتاؤں گی کہ راج کماری چندر مکھی کے مقابلے میں وہ کیا حیثیت رکھتا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ وہ فلیٹ میں سٹنگ روم میں بیٹھا ایک سائنسی میگزین کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اس وقت کون آ گیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر میگزین اس نے میز پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سلیمان سودا سلف خریدنے مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ اس لئے عمران فلیٹ میں اکیلا تھا اور ظاہر ہے اب دروازہ کھولنے کے لئے اسے خود جانا پڑ رہا تھا۔ عمران اور سلیمان کی عادت تھی کہ وہ جب بھی فلیٹ میں اکیلے ہوتے تھے تو دروازے اندر سے بند رکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سلیمان کے جانے کے بعد اس نے دروازے کو اندر سے لاک لگا دیا تھا۔ سلیمان کے کال بیل بجانے کا مخصوص انداز تھا اس لئے عمران جانتا تھا کہ دروازے پر سلیمان نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی لمحے دوسری بار گھنٹی بجی اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف

بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے کنڈی کھولنے سے پہلے حسب عادت پوچھا۔

"دروازہ کھولو۔ گھنٹے بھر سے کھڑا سوکھ رہا ہوں۔ کیا سوئے ہوئے تھے"...... باہر سے سوپر فیاض کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔

"وہ تمہارا باورچی کہاں مر گیا ہے۔ جو تم خود دروازہ کھولنے آئے ہو"...... سوپر فیاض نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کی چھٹی حس انتہائی طاقتور ہے۔ اسے شاید پہلے ہی تمہاری آمد کا احساس ہو گیا تھا اس لئے وہ تمہارے آنے سے پہلے ہی مارکیٹ چلا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ چھٹی حس۔ اس کی ایک ہی حس کام کرتی ہے رقم لینے والی"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اور تمہاری کون سی حس زیادہ کام کرتی ہے"...... عمران نے دروازہ بند کر کے واپس ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تمہیں جوتیاں مارنے والی حس۔ پتہ ہے تمہیں۔ کیا وعدہ کیا تھا تم نے وہ ہارڈ ماسٹر والے کیس کے سلسلے میں اور اس کے بعد تم اس طرح غائب ہو گئے جس طرح گدھے کے سر سے سینگ اور وہ تمہارے ڈیڈی ہیں کہ پیر تسمہ پا کی طرح ہر وقت میری گردن پر

سوار رہتے ہیں"...... سوپر فیاض نے جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماشاء اللہ۔ کافی بڑے ہو گئے ہو۔ بڑی بامحاورہ گفتگو کرنے لگ گئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"محاورے کو گولی مارو۔ سیدھی طرح جواب دو کہ اس ہارڈ ماسٹر کے سلسلے میں تم نے کچھ کیا ہے یا نہیں۔ تمہارے ڈیڈی نے آج مجھے لاسٹ وارننگ دی ہے کہ اگر ایک ہفتے کے اندر میں نے ہارڈ ماسٹر کا سراغ لگا کر اس کا خاتمہ نہ کیا تو وہ گولی مار کر میرا خاتمہ کر دیں گے"...... سوپر فیاض نے ڈرائنگ روم کے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ پھر تو یہ میرے لئے خوشخبری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب کیسی خوشخبری"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہی تمہارے خاتمہ بالخیر ہونے کی۔ اس کے بعد کم از کم تم مجھے فلیٹ خالی کرنے کی تو دھمکی نہ دے سکو گے۔ اب تو ہر وقت یہی دھڑکا لگا رہتا ہے کہ نجانے کب تمہارا موڈ بگڑ جائے اور تم مجھے اور سلیمان کو کانوں سے پکڑ کر فلیٹ سے باہر نکال دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ میں اس وقت واقعی بے حد پریشان

ہوں"...... سوپر فیاض نے جھلا کر کہا۔

"اللہ اللہ کیا کرو۔ پانچ وقت کی نمازیں پڑھا کرو اور دن کو تلاوت کیا کرو۔ سب پریشانیاں دور ہو جائیں گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو تم میری کوئی مدد نہیں کرو گے۔ یہی بات ہے نا"...... سوپر فیاض نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بالکل مدد کروں گا۔ کیوں نہ کروں گا۔ آخر تم میرے اکلوتے دوست ہو"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"اوہ۔ تو پھر کچھ کرو۔ یہاں بیٹھے یہ میگزین پڑھنے سے تو میری پریشانی دور نہیں ہو سکتی"...... سوپر فیاض نے میز پر رکھے ہوئے میگزین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں چند اچھی کتابوں کے نام بتا دیتا ہوں۔ انہیں بازار سے خرید کر پڑھو۔ ویسے بھی کتابیں خرید کر ہی پڑھنی چاہئیں۔ ان کتابوں سے تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"کتابیں۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"...... سوپر فیاض نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ان کتابوں میں وضو کرنے کا طریقہ۔ غسل کرنے کا شرعی طریقہ اور ذکر الہی کے لئے بڑے اچھے اچھے طریقے لکھے ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

''تو مدد سے تمہارا یہ مطلب تھا۔ کیوں''...... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہ مدد کیا کم ہے۔ دیکھو سوپر فیاض۔ دنیا میں کیا رکھا ہے۔ چند روزہ زندگی ہے۔ اصل تو آخرت کی زندگی ہے۔ اس کے لئے آدمی کو ہر وقت سوچنا بھی چاہئے اور عملی اقدامات بھی کرنے چاہئیں اور جہاں تک ذکر الٰہی کا تعلق ہے تو اس سے تو دوگنا فائدہ ہے۔ دنیا کی پریشانیاں بھی دور ہو جاتی ہیں اور آخرت بھی سنور جاتی ہے''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سوپر فیاض نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی بے بسی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''ارے ارے کیا ہوا۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم ذکر الٰہی کو اپنی عادت تو بناؤ۔ پھر دیکھنا تمہاری پریشانیاں کیسے دور ہوتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں چلتا ہوں۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تمہارے ڈیڈی زیادہ سے زیادہ مجھے گولی مار دیں گے۔ مار دیں۔ اگر میری موت اسی طرح لکھی گئی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ شاید یہی میری قسمت ہے اور قسمت سے تو کوئی نہیں لڑ سکتا ہے''...... سوپر فیاض نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر واپس دروازے کی طرف مڑنے لگا۔

''کمال ہے۔ اس قدر پریشان ہو تم ٹھیک ہے۔ بیٹھو میں ابھی

تمہارا مسئلہ حل کر دیتا ہوں''...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض ایک جھٹکے سے مڑا۔ اس کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اچھا۔ کیا واقعی۔ کیا تمہیں ہارڈ ماسٹر کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں''...... سوپر فیاض نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

''ہارڈ ماسٹر۔ وہ کیا ہوتا ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ چلو ذکر الٰہی تمہاری جگہ میں کرنا شروع کر دوں گا اور دعا بھی تمہارے لئے مانگوں گا۔ اس طرح تمہاری ساری پریشانیاں دور ہو جائیں گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض کے نتھنے تیزی سے پھولنے پچکنے لگے۔

''تو تم باز نہیں آؤ گے۔ نہیں آؤ گے باز''...... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

''یار تم بھی عجیب آدمی ہو۔ نہ خود کچھ کرتے ہو اور نہ مجھے کرنے دیتے ہو۔ پھر کیسے دور ہو گی تمہاری پریشانی''...... عمران نے کہا۔

''میں نے اس کا حل سوچ لیا ہے۔ میں تمہیں گولی مار کر خودکشی کر لوں گا۔ سمجھے''...... سوپر فیاض نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''لیکن اس طرح تو تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا جبکہ میں جنت میں پہنچ جاؤں گا۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ بے گناہ مارا جانے والا شہید ہوتا ہے اور شہید جنت میں جاتے ہیں

جبکہ خودکشی حرام ہے اور ظاہر ہے حرام موت مرنے والے کے حصے میں جہنم ہی آئے گا''...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض ایک جھٹکے سے اٹھا اور بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران اسے روکتا وہ کمرے سے نکل کر راہداری میں دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے قدموں کی آواز سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ غصے اور جھلاہٹ کی عروج پر پہنچ چکا ہے۔

''آہستہ آہستہ کیوں چل رہے ہو۔ فکر مت کرو فلیٹ بڑا مضبوط ہے''...... عمران نے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا تو دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز یکلخت رک گئی اور ایک لمحہ رکنے کے بعد قدموں کی آواز واپس آتی سنائی دی۔ عمران نے جلدی سے میز پر رکھا ہوا میگزین اٹھا کر پڑھنا شروع کر دیا۔

''ہونہہ۔ تو تم مجھے فلیٹ سے نکالنا چاہتے تھے۔ کیوں۔ بولو۔ کیوں۔ کس نے آنا ہے یہاں۔ بولو۔ جواب دو مجھے۔ ابھی فوراً''...... اچانک سوپر فیاض کی آواز دروازے سے سنائی دی۔

''ارے تم پھر آ گئے۔ بڑی مشکل سے تمہیں غصہ دلایا تھا کہ تم غصے میں آ کر چلے جاؤ۔ لیکن پتہ نہیں تم کس مٹی کے بنے ہوئے ہو کہ راہداری بھی کراس نہیں ہوئی اور تمہارا غصہ ختم ہو گیا اور تم واپس بھی آ گئے''...... عمران نے میگزین ایک طرف رکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

''اب میں نہیں جاؤں گا۔ بالکل نہیں جاؤں گا۔ سمجھے۔ تم چاہے کچھ بھی کر لو''...... سوپر فیاض نے دھم سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔

''پلیز سوپر فیاض۔ دیکھو تم میرے بہت اچھے دوست ہو۔ دیکھو پلیز۔ اس وقت چلے جاؤ۔ پھر کبھی آ جانا''...... عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو میرا خیال درست تھا۔ کون آ رہا ہے فلیٹ پر۔ بولو۔ بتاؤ مجھے''...... سوپر فیاض نے پوچھا۔

''اب کیا بتاؤں۔ تم ڈیڈی کو بتا دو گے اور ڈیڈی کو تم جانتے ہو۔ جب انہیں غصہ آتا ہے تو پھر اماں بی بھی ان کے غصے سے ڈر جاتی ہیں میری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اور یہ بات ایسی ہے کہ ڈیڈی کو لامحالہ غصہ آ جائے گا۔ پلیز تم جاؤ یہاں سے''...... عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''چلو وعدہ۔ تمہارے ڈیڈی کو نہیں بتاؤں گا''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''تمہارے وعدے کا کوئی اعتبار نہیں۔ پلیز۔ تم بس چلے جاؤ۔ پلیز پلیز''...... عمران نے کہا۔

''دیکھو عمران۔ تمہیں معلوم ہے کہ جب میں وعدہ کرتا ہوں تو سے بہرحال پورا بھی کرتا ہوں۔ اس لئے جب میں نے وعدہ کر لیا ہے کہ تمہارے ڈیڈی کو نہیں بتاؤں گا تو تمہیں مجھ پر اعتماد کرنا

چاہئے''......سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اچھا تو پھر سنو۔ ذرا آگے کی طرف جھک جاؤ''...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض آگے کی طرف جھک گیا۔ اس کے چہرے پر شدید تجسس کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''راج کماری چندر مکھی کو جانتے ہو''...... عمران نے پراسرار لہجے میں کہا تو سوپر فیاض چونک پڑا۔

''راج کماری چندر مکھی۔ وہ کون ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں''...... سوپر فیاض نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بھاٹان کے شاہی خاندان سے اس کا تعلق ہے۔ انتہائی خوبصورت راج کماری ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہو گی۔ لیکن وہ کیوں آ رہی ہے یہاں۔ اس کا تم سے کیا تعلق''...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''فی الحال تو کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جلد ہی تعلق پیدا ہو جائے گا بس تم جاؤ یہاں سے۔ ورنہ وہ تمہاری موجودگی کی وجہ سے فوراً واپس چلی جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ تو تم اب اس حد تک گر چکے ہو کہ اکیلے فلیٹ میں لڑکیوں کو بلاتے ہو۔ اس لئے تم نے سلیمان کو بھی باہر بھجوایا ہے''...... سوپر فیاض نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

''بس۔ بس۔ اب بزرگ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم خود

کون سے پارسا ہو۔ جہاں کوئی لڑکی دیکھتے ہو۔ تمہاری آنکھوں میں چمک اور گالوں پر سرخی دوڑنے لگ جاتی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن میں نے کبھی کسی لڑکی کو اکیلے فلیٹ یا مکان میں تو نہیں بلایا۔ میں تو صرف دوستی کا قائل ہوں لیکن تم جو کچھ کر رہے ہو یہ دوستی نہیں ہے۔ یہ شیطینت ہے۔ صرف شیطینت۔ سمجھے اور اب میں تمہاری اماں بی کو فون کر کے بتاتا ہوں کہ تم کیا گلچھرے اڑاتے پھر رہے ہو''...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''لیکن تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ کسی کو نہیں بتاؤ گے''...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں نے وعدہ تمہارے ڈیڈی کو نہ بتانے کا کیا تھا اور میں اپنے وعدے پر قائم ہوں''...... سوپر فیاض نے ایسے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے آج عمران اس کے قابو آیا ہو۔

''ٹھیک ہے۔ بتا دو اماں بی کو۔ لیکن پھر مجھے نہ کہنا کہ ہارڈ ماسٹر کے کیس میں مدد کرو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ ہارڈ ماسٹر کے کیس سے اس بھاٹانی راج کماری کا کیا تعلق''...... سوپر فیاض نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ بغیر کسی تعلق کے یہاں آ رہی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہارڈ ماسٹر تنظیم کا نیٹ ورک تو پاکیشیا میں ہے اور تم کہہ

رہے ہو کہ وہ بھاٹان کی راج کماری ہے‘‘......سوپر فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر ابھی تک یقین نہ آیا ہو۔

’’ہارڈ ماسٹر کا اصل ہیڈ کوارٹر بھاٹان میں تھا۔ اس کے چیف کا نام گرے تھا۔ اس کا یہاں صرف سب ہیڈ کوارٹر تھا۔ راج کماری چندر مکھی بھاٹان کی سپریم فورس کی چیف ہے۔ اس نے وہاں ان کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے۔ گرے اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور بھاٹان کی خصوصی عدالت نے انہیں موت کی سزا سنا دی ہے جس پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہے‘‘......عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئیں۔

’’اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویری گڈ۔ پھر تو سمجھو یہ کیس ختم ہو گیا۔ ویری گڈ۔ یہ سنائی ہے نا تم نے خوشخبری‘‘......سوپر فیاض نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’لیکن تم تو اماں بی کو اطلاع کر رہے تھے‘‘......عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’ارے ہاں۔ لیکن وہ بھاٹانی راج کماری تمہارے فلیٹ پر کیوں آ رہی ہے۔ اس کی وجہ‘‘......سوپر فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

’’میں نے اسے بڑی مشکل سے منایا تھا کہ وہ ہارڈ ماسٹر کے یہاں موجود سب ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات مجھے مہیا کر دے تا کہ وہ تفصیلات میں تمہیں بتا کر دوستی کا حق ادا کر دوں اور

تمہارے کارناموں میں ایک اور شاندار کارنامے کا اضافہ ہو جائے لیکن......‘‘ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’لیکن کیا‘‘......سوپر فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

’’لیکن تم بغیر اطلاع کے ٹپک پڑے۔ پھر میں نے کوشش کی کہ تم کسی طرح ناراض ہو کر چلے جاؤ لیکن تم پھر واپس آ گئے اس طرح معاملہ ختم ہو گیا۔ اب بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں‘‘......عمران نے جواب دیا۔

’’کیوں۔ کیوں ختم ہو گیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم بولو۔ جواب دو مجھے‘‘......سوپر فیاض نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں کہا۔

’’ایک تو تمہاری یہ کند ذہنی میرے لئے عذاب بنی ہوئی ہے۔ پتہ نہیں ڈیڈی کو تم میں کیا نظر آتا ہے کہ تمہیں اتنا بڑا عہدہ دے دیا ہے‘‘......عمران نے کہا۔

’’اچھا اچھا۔ بس زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے ڈیڈی اگر تمہیں کچھ سمجھتے تو آج تم بھی میرے جیسے نہ سہی مجھ سے کم کسی عہدے پر ضرور فائز ہوتے‘‘......سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

’’دیکھو۔ وہ بھاٹان کے راج خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور پروٹوکول کے مطابق اگر شاہی خاندان کا کوئی فرد کسی دوسرے ملک

میں جاتا ہے تو باقاعدہ حکومت کو اطلاع دی جاتی ہے۔ پروگرام طے ہوتا ہے اور پھر وہ شخص دوسرے ملک کا دورہ کر سکتا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ اگر باقاعدہ یہ سب کچھ کیا جاتا تو پھر کم از کم میرا فلیٹ اس دورے میں شامل نہ ہوسکتا تھا۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ سرکاری حکام بھی ہوتے اس لئے وہ بڑی مشکل سے اس بات پر رضامند ہوئی تھی کہ وہ خفیہ طور پر میرے فلیٹ پر آئے گی اور مجھے تفصیلات بتا کر واپس چلی جائے گی لیکن شرط یہی تھی کہ اس وقت میرے فلیٹ میں دوسرا کوئی آدمی نہ ہو۔ چنانچہ وقت طے ہو گیا اور اب وہ وقت گزر گیا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اب راج کماری نہیں آئے گی اور اس کے ساتھ ہی معاملہ بھی ختم ہو چکا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن راج کماری کو باہر سے کیسے معلوم ہو گیا کہ میں اندر موجود ہوں''...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم ظاہر ہے پیدل تو نہیں آئے ہو گے اور تمہاری جیپ جو باہر کھڑی ہو گی وہ سرکاری ہے۔ اب مزید کیا سمجھاؤں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن تمہیں چاہئے تھا کہ مجھے فوراً بتا دیتے''...... سوپر فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اب اپنی یہاں آمد پر بری طرح پچھتا رہا ہو۔

''بتا دیتا تو تم ویسے ہی جم جاتے۔ راج کماری ہے وہ اور تمہیں

تو اگر یہ پتہ چل جائے کہ یہاں کوئی عام لڑکی آ رہی ہے تو بھی تم نے نہ جانا تھا۔ راج کماری تو پھر راج کماری ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو میں اب چلا جاتا ہوں۔ تم بلا لو اسے۔ اب وہ آسمان سے تو نہ اترے گی۔ یہاں کسی ہوٹل میں ہی ٹھہری ہوئی ہو گی۔ اسے فون کر کے کہہ دو کہ میں واپس چلا گیا ہوں پھر تو وہ تم سے ملنے آئے گی نا''...... سوپر فیاض نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں اب بے شک بیٹھو۔ وہ بے حد ضدی خاتون ہے۔ اب وہ کسی قیمت پر بھی نہ مانے گی۔ اب تو سارے کا سارا معاملہ ہی ختم ہو گیا''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اس ہارڈ ماسٹر کے بارے میں تفصیلات۔ وہ کیسے ملیں گی''...... سوپر فیاض نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''اب بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں۔ تم خود ہی رکاوٹ بن گئے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''کچھ کرو عمران۔ پلیز کچھ کرو۔ تم میرے اچھے دوست ہو۔ کچھ کرو۔ پلیز۔ میں تمہاری منت کرتا ہوں۔ بلاؤ اسے ابھی بلاؤ اور جیسے بھی ہو اس سے تفصیلات حاصل کرو''...... سوپر فیاض نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

''کرنے کو تو میں بہت کچھ کر سکتا ہوں۔ لیکن دوستی یکطرفہ نہیں ہوا کرتی''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یکطرفہ دوستی کا کیا مطلب''...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

''ظاہر سی بات ہے کہ میں تو دوستی میں تمہاری مدد کروں۔ تمہارے کارناموں میں اضافہ ہو جائے گا۔ ڈیڈی تمہیں شاباش دیں گے۔ اخبارات میں تمہارے کارنامے کی تفصیلات شائع ہوں گی۔ تمہارے فوٹو شائع ہوں گے۔ ہر طرف واہ۔ واہ۔ ہو جائے گی۔ تمہاری کارکردگی اور ذہانت کے قصیدے پڑھے جائیں گے لیکن مجھے اس دوستی میں کیا ملے گا۔ میں جن حالات سے گزر رہا ہوں ان کا تمہیں کوئی احساس ہی نہیں ہے۔ میں کچھ کہہ بھی نہیں سکتا کہ تم فوراً غصے میں آجاتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو یہ ہے تمہاری چال۔ تم مجھے اس انداز میں لوٹنا چاہتے ہو۔ سوری۔ میں تمہیں ایک پیسہ بھی نہیں دے سکتا۔ دوستی بے غرض ہوتی ہے اور بس۔ تم مجھ سے کسی قسم کی کوئی توقع نہ رکھو۔ میں اس بار تمہیں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں دوں گا۔ سمجھ گئے تم''...... سوپر فیاض نے اکڑتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں نے کب کوئی ڈیمانڈ کی ہے تم سے۔ اطمینان سے بیٹھو۔ ابھی سلیمان آجائے گا پھر تمہیں اچھی سی چائے پلواتا ہوں ہوسکتا ہے کچھ کھانے کو بھی مل جائے۔ تب تک دونوں دوست گپیں لگاتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ ہارڈ ماسٹر۔ اس کا کیا ہوگا''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''ہارڈ ماسٹر تو ظاہر ہے اب ہارڈ ہی رہے گی''...... عمران نے جواب دیا۔

''دیکھو عمران۔ تمہارے ڈیڈی نے مجھے اس کیس کے سلسلے میں بے حد تنگ کر رکھا ہے اور میں آیا بھی اسی لئے تھا۔ پلیز تم کچھ کرو''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''تم بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں۔ میری جان و مال سب کچھ تمہارے لئے حاضر ہے۔ آخر تمہارا دوست ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم باز نہیں آؤ گے۔ ٹھیک ہے۔ کیس کی تفصیلات مجھے بتا دو۔ پھر میں سوچوں گا کہ تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں''۔ سوپر فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تفصیلات بھی مل جائیں گی۔ تم پہلے سوچ لو۔ ارے ہاں وہ تمہارے ڈیپارٹمنٹ میں ایک انسپکٹر ہے۔ وہ کیا نام ہے جو پولیس سے ابھی ٹرانسفر ہو کر آیا ہے۔ ڈیڈی بھی اس کی کارکردگی کی تعریف کر رہے تھے۔ کیا نام ہے۔ ارے ہاں۔ انسپکٹر جواد۔ اس کا بھی فون آیا تھا بڑی منتیں کر رہا تھا کہ میں اس سے دوستی کر لوں لیکن میں نے اسے صاف جواب دے دیا کہ میں تو صرف ایک بار دوستی کا قائل ہوں اور میری دوستی تمہارے سپرنٹنڈنٹ سے ہے تو وہ کہنے لگا کہ اس سے دوستی کا آپ کو کیا فائدہ پہنچے گا جبکہ وہ جدی پشتی لینڈ لارڈ ہے۔ اسے رقم کی کبھی پرواہ نہیں رہی۔ وہ تو شوقیہ

نوکری کر رہا ہے۔ میں نے اسے ابھی تو جواب دے دیا ہے لیکن وہ بھی کوئی ڈھیٹ آدمی ہے کہنے لگا کہ دوبارہ فون کرے گا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم اب مجھے بلیک میل کر رہے ہو۔ اب اس حد تک گر گئے ہو کہ مجھے بلیک میل کرو گے''...... سوپر فیاض نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بلیک میل اور میں تمہیں کروں گا۔ اللہ کا خوف کرو۔ یہ تم نے کیسے سوچ لیا۔ میں تو دوستی کی بات کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم سے دوستی مجھے ہمیشہ مہنگی پڑی ہے۔ لیکن کیا کروں۔ اب دوستی تو بہرحال نبھانی ہی پڑتی ہے''...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جیب سے بھاری بٹوہ نکالا اور اس میں سے سو سو روپے کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے عمران کے سامنے میز پر پھینک دی۔

''یہ لو۔ اٹھاؤ اور تفصیلات مجھے بتا دو''...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری سوپر فیاض۔ یہ رقم تم میری طرف سے کسی یتیم خانے میں جمع کرا دینا۔ یا پھر بھابھی سلمیٰ کو دے دینا۔ وہ بچوں کے لئے انڈر وئیر خرید لے گی۔ میں اتنی بھاری رقم کا کیا کروں گا۔ میں تو فقیر منش درویش قسم کا آدمی ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے

جواب دیا۔

''یہ دس ہزار روپے ہیں اور ان کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے''...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''دس لاکھ بھی ہوں تو مجھے کیا''...... عمران نے جواب دیا۔

''دس لاکھ کا کیا مطلب۔ کیا تم نے مجھے کوئی صنعت کار یا سیٹھ سمجھ رکھا ہے''...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم کیسے سیٹھ ہو سکتے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے نام پر کسی بنک میں ایک پیسہ بھی نہیں۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ سلمیٰ بھابھی کے نام سے کھلے ہوئے اکاؤنٹ بھاری مالیت کے ہیں۔ تم فکر نہ کرو۔ سلمیٰ بھابھی تمہاری طرح مفلس نہیں ہیں۔ وہ میری بڑی بہن ہیں۔ میں جب انہیں بتاؤں گا کہ میں کن حالات سے گزر رہا ہوں۔ تو وہ دس لاکھ تو کیا دس کروڑ بھی مجھے دینے پر تیار ہو جائیں گی۔ میں کیوں تمہاری منتیں کروں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یا اللہ۔ میں کس عذاب میں پھنس گیا ہوں۔ دیکھو عمران پلیز مجھے تنگ مت کرو''...... سوپر فیاض نے انتہائی بے بس سے لہجے میں کہا۔

''دیکھ رہا ہوں صرف دس ہزار روپے۔ بالکل دیکھ رہا ہوں بلکہ بہت غور سے دیکھ رہا ہوں''...... عمران نے جواب دیا۔

''اچھا ایک لاکھ لے لو۔ چلو اب تو خوش ہو''...... سوپر فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے

ہزار روپے والے نوٹوں کی گڈی نکال کر میز پر رکھی اور پہلے والی گڈی اٹھا لی۔

''ارے ارے۔ یہ کیوں اٹھا رہے ہو۔ کمال ہے۔ کیا کوئی دے کر بھی واپس لیتا ہے''...... عمران نے جھپٹ کر دونوں گڈیاں اٹھا کر بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سوپر فیاض کچھ کہتا۔ کال بیل کی آواز سنائی دی۔

''سلیمان آیا ہو گا۔ میں دروازہ کھول دوں''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔

''پکا بلیک میلر ہے۔ پکا۔ بس کسی روز داؤ لگنے کی بات ہے۔ سارا اگلا پچھلا حساب برابر کر دوں گا''...... دروازے سے نکلتے ہوئے عمران کے کانوں میں سوپر فیاض کی بڑبڑاہٹ پڑی اور عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

''سوپر فیاض صاحب آئے ہوئے ہیں۔ زہے نصیب۔ زہے نصیب''...... سلیمان کی آواز راہداری میں سنائی دی۔

''جلدی سے چائے بنا کر لے آؤ۔ اتنی دیر لگاتے ہیں مارکیٹ میں۔ دیکھو میرا یار کب سے بغیر چائے کے بیٹھا ہوا ہے''...... عمران نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے سلیمان سے کہا جو دروازے پر آ کر رک گیا تھا۔

''اب کیا کروں صاحب۔ آپ کو تو پتہ ہے کہ ساری مارکیٹ کا

تو قرض ہم پر چڑھا ہوا ہے۔ قرضہ آپ کی وجہ سے لینا پڑتا ہے اور دکانداروں سے چھپنا مجھے پڑتا ہے''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے جب سوپر فیاض جیسا دوست موجود ہو تو قرض داروں کی کون پرواہ کرتا ہے۔ یہ لو ایک لاکھ دس ہزار روپے۔ جا کر مارو ان کی ناک پر اور آئندہ اکڑتے ہوئے جانا مارکیٹ میں''۔ عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور جیب سے سوپر فیاض کی دی ہوئی دونوں گڈیاں نکال کر اس نے سلیمان کی طرف بڑھا دیں۔

''صرف ایک لاکھ دس ہزار۔ بس''...... سلیمان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کے ہاتھ میں ایک لاکھ دس ہزار روپوں کی بجائے صرف دس بارہ روپے ہوں۔

''شٹ اپ۔ ایک تو دونوں مل کر لوٹتے ہو۔ دوسروں کو بلیک میل کرتے ہو۔ پھر بکواس بھی کرتے ہو''...... سوپر فیاض نے غصے سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور اٹھ کر اس طرح سلیمان کی طرف بڑھا جیسے وہ گڈیاں سلیمان کے ہاتھ سے جھپٹ لے گا۔

''جناب۔ کم از کم کچھ حفظ مراتب کا تو خیال رکھا کریں۔ آپ ایک معمولی سے سپرنٹنڈنٹ ہو کر ایسی باتیں مجھ سے کر رہے ہیں۔ میں آل پاکیشیا باورچی ایسوسی ایشن کا چیئر مین ہوں۔ کم از کم کچھ تو خیال کیا کریں''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور راہداری میں غائب ہو

گیا۔

"میں اسے گولی مار دوں گا"...... سوپر فیاض نے غصے کی شدت سے پاگل ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے اپنا سرکاری ریوالور ایک جھٹکے سے نکال لیا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"ارے ارے وہ ڈیڈی کا رکھا ہوا ملازم ہے اور اگر بات ڈیڈی تک پہنچ گئی تو ایک لاکھ دس ہزار روپے تمہیں مصیبت میں بھی مبتلا کر سکتے ہیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو غصے کی شدت سے دروازے کی طرف بڑھتا ہوا سوپر فیاض ایک جھٹکے سے رک گیا۔

"تم۔ تم نے سنا نہیں کہ اس نے کیا بکواس کی ہے اور۔ اور تم"...... غصے کی شدت سے سوپر فیاض کے منہ سے الفاظ تک نہ نکل رہے تھے۔

"غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چھوٹوں کی باتوں کو بڑے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اب کیا کیا جائے۔ آج کل کا زمانہ ہی ایسا آ گیا ہے کہ چھوٹے بڑوں کی عزت ہی نہیں کرتے۔ اب تو بڑوں کو خود اپنی عزت بچانی پڑتی ہے۔ آؤ بیٹھو"...... عمران نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تو مجھے معمولی سپرنٹنڈنٹ کہہ رہا تھا اور اپنے آپ کو بڑا"...... سوپر فیاض نے بڑے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے چھوڑا۔ عہدوں سے کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہو جاتا۔ اصل

چیز تو عمر ہوتی ہے۔ اب دیکھو اگر کسی کا والد چھوٹے عہدے پر ہو اور وہ خود بڑے عہدے پر تو کیا اس طرح اس کا والد اس سے چھوٹا ہو جائے گا تم اس سے عمر میں بڑے ہو۔ وہ بچہ ہے۔ نادان ہے۔ معاف کر دو"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض دانت پیستا ہوا واپس آ کر صوفے پر بیٹھ گیا لیکن اس کا چہرہ اسی طرح غصے کی شدت سے پھڑک رہا تھا۔

"سلیمان۔ جلدی چائے بنا کر لے آؤ اور سنو۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب کے لئے کچھ سنیکس بھی لے آنا"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"آپ کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جناب سوپر فیاض صاحب کی خدمت تو ہم پر فرض ہے"...... دور سے سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو سوپر فیاض بے بسی کے سے انداز میں بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم دونوں شیطان ہو۔ ایک سے بڑھ کر ایک"...... سوپر فیاض نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اب اس کا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا جا رہا تھا۔ سلیمان کے جواب نے واقعی آگ پر پانی والا اثر دکھایا تھا۔

"وہ تفصیلات بتاؤ۔ جلدی کرو"...... اچانک سوپر فیاض نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تفصیلات حاصل کرنے کا سنہری موقع تو تم نے گنوا دیا۔ اب

تو اس کے لئے باقاعدہ کام کرنا پڑے گا''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ کیسا کام۔ دیکھو اب کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔ سمجھے''...... سوپر فیاض کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے ایک بار پھر غصہ آنے لگا ہے۔

''میں کوئی بہانہ نہیں کر رہا۔ اب تفصیلات حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایک بین الاقوامی قانون کا سہارا لینا پڑے گا۔ اقوام متحدہ کے تحت دنیا کے تمام ممالک کے درمیان ایک جنرل معاہدہ ہو چکا ہے کہ پوری دنیا سے منشیات کی لعنت ختم کرنے کے لئے ہر ملک دوسرے ملک کو منشیات کا دھندہ کرنے والی تنظیموں کے بارے میں ہر وہ تفصیل مہیا کرنے کا پابند ہے جو ان کے علم ہو۔ تمہارے پاس سرکاری طور پر یہ کیس ہے۔ میں تمہیں اس کے بارے میں تفصیلات بتا دیتا ہوں۔ تم اپنی رپورٹ بنا کر ڈیڈی کو دے دو۔ وہ خود ہی حکومت بھاٹان سے تمام تفصیلات منگوا لیں گے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن اگر انہوں نے یہ کہہ دیا کہ انہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے تو پھر''...... سوپر فیاض نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''وہ ایسا کہہ ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ سپریم فورس کی چیف راج کماری چندر مکھی یہاں گرے کے ساتھ آئی تھی اور بھاٹان کے سفارت خانے میں اس کی آمد اور روانگی کا باقاعدہ اندراج موجود

ہے اور یہاں اس کی آمد کا مقصد سرکاری طور پر بھی یہی درج ہے کہ وہ منشیات کی بین الاقوامی تنظیم ہارڈ ماسٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آئی ہے۔ میں نے ان اندراجات کی باقاعدہ مصدقہ کاپیاں حاصل کر لیں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گرے کے بارے میں بھی اندراجات موجود ہیں جسے ہارڈ ماسٹر کا مخبر بتایا گیا ہے اور پھر جیسے میں نے تمہیں بتایا ہے کہ بھاٹان میں گرے کو ہارڈ ماسٹر کے چیف کے طور پر گرفتار کیا گیا۔ اس پر خصوصی عدالت میں مقدمہ چلا اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو موت کی سزا دی گئی جس پر سرکاری طور پر عمل درآمد کیا گیا۔ اس بارے میں بھی سرٹیفکیٹس میں نے حاصل کر لئے ہیں۔ اس لئے اب وہ کسی صورت میں بھی ان تفصیلات کو مہیا کرنے سے لاعلمی کا اظہار یا انکار نہیں کر سکتے''...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض کا چہرہ مسرت کی شدت سے گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ پھر تو واقعی کام بن گیا۔ کہاں ہیں وہ سرٹیفکیٹس۔ جلدی دو مجھے''...... سوپر فیاض نے بے چین سے لہجے میں کہا۔ اسی وقت سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے خاموشی سے چائے کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔

''سلیمان۔ وہ فائل لے آؤ۔ وہ بھاٹان والی۔ وہ جو میں نے تمہیں دی تھی کہ اسے سنبھال کر رکھنا ہے''...... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی اچھا۔ میں تلاش کرتا ہوں۔ اگر مل گئی تو لے آؤں گا''......سلیمان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مل گئی تو کا کیا مطلب۔ جاؤ وہ فائل لے آؤ۔ وہ فائل مجھے چاہئے سمجھے تم''......سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

''بہتر صاحب۔ میں ابھی تلاش کرتا ہوں۔ اصل میں ذہنی طور پر آج کل ایسے حالات سے گزر رہا ہوں کہ ذہن ٹھکانے پر نہیں رہتا۔ ہر چیز رکھ کر بھول جاتا ہوں اور یہ فلیٹ ایسا ہے کہ بعض اوقات واقعی وہ چیز نہیں ملتی۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ میں ابھی تلاش کر کے لاتا ہوں''......سلیمان نے ٹرالی ایک طرف کرتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''حالات۔ کیسے حالات۔ کیا مطلب''......سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

''بس جناب۔ بار بار کیا بتاؤں۔ صاحب ہی اب بتائیں گے۔ ہر طرف سے قرض کی ڈیمانڈ نے تو مجھے ذہنی طور پر بیمار کر دیا ہے۔ اب تو دل چاہتا ہے کہ کسی روز فلیٹ سے نیچے سڑک پر چھلانگ لگا دوں۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں۔ میں فائل ابھی تلاش کر کے لے آتا ہوں''.....سلیمان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔

''تم نے اسے فائل دی ہی کیوں تھی۔ اب اگر یہ بھول گیا تو''......سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں ذرا لاابالی قسم کا آدمی ہوں۔ میری تو ہر چیز سلیمان کی تحویل میں ہی ہوتی ہے۔ ویسے بات تو اس کی بھی ٹھیک ہے۔ معاشی ناہمواری واقعی انسان کو ذہنی طور پر غائب دماغ بنا دیتی ہے۔ بہرحال تم فکر نہ کرو۔ مل جائے گی فائل''......عمران نے کہا اور سوپر فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے چائے بنانا شروع کر دی۔

''یہ لو چائے پیو اور یہ سنیکس۔ دیکھو سلیمان کو تمہارا کتنا خیال ہے''......عمران نے چائے کی پیالی اور سنیکس کی پلیٹ سوپر فیاض کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''لعنت بھیجو چائے اور سنیکس پر۔ مجھے اس فائل کی فکر ہو رہی ہے''......سوپر فیاض نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے تم فکر مت کرو۔ وہ لے آئے گا فائل۔ بڑا ذمہ دار آدمی ہے۔ تم چائے پیو''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض نے اس کے ہاتھ سے چائے کی پیالی تو لے لی لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت شدید ذہنی الجھن میں مبتلا ہے جبکہ عمران بڑے اطمینان سے بیٹھا چائے پی رہا تھا اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ تیر رہی تھی جیسے وہ سوپر فیاض کی بدلتی ہوئی حالت کا لطف لے رہا ہو۔

سوپر فیاض بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے سامنے عمران اس طرح مطمئن بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے کسی بات کی فکر

نہ ہو۔ سوپر فیاض جب عمران کے چہرے کی طرف دیکھتا تو بے اختیار اس کے ہونٹ بھنچ جاتے۔ عمران نے اسے بتایا تھا کہ بھاٹان سے اس نے ہارڈ ماسٹر کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے چیف گرے کے خاتمے کی باقاعدہ سرکاری دستاویزات حاصل کر لی ہیں اور سوپر فیاض یہ دستاویزات عمران سے لے جا کر سر عبدالرحمٰن کو دینا چاہتا تھا تاکہ ان پر وہ اپنی کارکردگی ثابت کر سکے۔

عمران نے یہ بات اس سے بھاری رقم وصول کر کے بتائی تھی اور اب سلیمان ان دستاویزات کی فائل لینے گیا ہوا تھا۔ لیکن اس کی واپسی ہی نہ ہو رہی تھی۔ جبکہ سلیمان جاتے ہوئے یہ اشارہ بھی کر گیا تھا کہ وہ قرض خواہوں کے دباؤ کی وجہ سے ذہنی طور پر اپ سیٹ ہو گیا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ اسے فائل نہ ملے۔ یہی وجہ تھی کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا سوپر فیاض کی بے چینی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

''اتنی دیر ہو گئی ہے۔ ابھی تک وہ فائل لے کر نہیں آیا۔ بلاؤ اسے''...... کچھ دیر بعد سوپر فیاض نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

''ابھی آ جائے گا۔ فائل تلاش کر رہا ہو گا''...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

''جناب فائل تو نہیں مل رہی۔ میں نے تو اسے ہر ممکن جگہ پر تلاش کر لیا ہے۔ پتہ نہیں کہاں رکھ بیٹھا ہوں۔ ایک دو روز کی

مہلت دے دیں میں تلاش کر دوں گا''...... کچھ دیر بعد سلیمان نے کمرے میں داخل ہو کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے برتن سمیٹنے شروع کر دیئے۔

''کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ مجھے ابھی چاہئے فائل۔ ابھی۔ اسی وقت۔ سمجھے۔ جہاں سے مرضی آئے لے آؤ فائل''...... سوپر فیاض نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ آپ خواہ مخواہ مجھ غریب پر ناراض ہو رہے ہیں۔ اب مجھے یاد جو نہ آئے تو میں کیا کروں۔ میں نے بتایا تو ہے کہ قرض خواہوں کی ڈیمانڈ نے میرا دماغ خراب کر رکھا ہے۔ بہرحال آپ فکر مت کریں مل جائے گی فائل۔ کہاں جا سکتی ہے۔ ہو گی تو اسی فلیٹ میں۔ البتہ کب ملے گی۔ اس کے بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا''...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سلیمان۔ وہ انتہائی ضروری فائل تھی۔ اسے ملنا چاہئے۔ سمجھے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور سوپر فیاض نے اس طرح عمران کی بات پر سر ہلایا جیسے وہ اس سے پوری طرح متفق ہو۔

''فائل میں پہیئے تو نہیں لگے ہوئے تھے کہ وہ فلیٹ سے باہر نکل گئی ہو۔ پڑی ہو گی کہیں۔ اب میں بھول جو گیا ہوں تو کیا کروں''...... سلیمان نے اس بار جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''لیکن پہلے تو جب بھی تمہیں لمبی رقم ملتی تھی تمہاری یادداشت

فوراً واپس آجاتی تھی اور ابھی تم نے ایک لاکھ دس ہزار روپے وصول کئے ہیں۔ پھر کیوں نہیں آئی تمہاری یادداشت واپس۔ بولو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''اتنی رقم سے جس قدر یادداشت واپس آسکتی ہے اتنی پہلے ہی آچکی ہے کہ مجھے یاد آ گیا ہے کہ آپ نے فائل مجھے دے تھی ورنہ تو شاید مجھے یہ بھی یاد نہ آتا''...... سلیمان نے ٹرالی واپس دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

''سنو سلیمان۔ فائل واقعی بے حد ضروری ہے۔ اسے فوراً ملنا چاہئے دیکھو تم میرے سیف میں پڑے پانچ ہزار روپے لے لو اور فائل سوپر فیاض کو لا دو''...... عمران نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

''وہ پانچ ہزار تو نجانے کب کے خرچ ہو چکے ہیں۔ ایک تو آپ کی یادداشت مجھ سے بھی کمزور ہے''...... سلیمان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ اب کیا کیا جائے۔ اب میرے پاس مزید رقم تو نہیں ہے۔ بٹوے میں دو چار سو روپے پڑے ہوں گے۔ اب کیا کیا جائے۔ مجبوری ہے۔ چلو جاؤ کوشش کرو۔ شاید فائل مل جائے۔ فائل ملنا بے حد ضروری ہے''...... عمران نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا۔

''جی اچھا''...... سلیمان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

''سنو''...... یکلخت سوپر فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

''جی صاحب''...... سلیمان نے واپس مڑتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنو۔ میں تمہیں دس ہزار روپے انعام دوں گا۔ فائل لے آؤ''...... سوپر فیاض کو بھی شاید سمجھ آ گئی تھی کہ سلیمان پر غصہ کرنے کا نتیجہ الٹا اس کے خلاف ہی جائے گا۔ اس لئے وہ اس پٹڑی پر خود ہی چڑھ گیا تھا جس پر عمران اور سلیمان اسے چڑھانا چاہتے تھے۔

''معاف کریں جناب۔ دس ہزار سے تو مجھے فائل کا رنگ ہی یاد آ سکتا ہے ہاں اگر آپ پچاس ہزار روپے دے دیں تو یقیناً میرے ذہن سے بوجھ ہٹ جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ مجھے فوراً یاد آ جائے گا کہ میں نے فائل کہاں رکھی تھی''...... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''پچاس ہزار۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ کیا میں نے نوٹ چھاپنے کی مشین لگا رکھی ہے۔ میں کہاں سے لاؤں پچاس ہزار۔ میرے پاس جو کچھ تھا وہ میں عمران کو اور عمران تمہیں دے چکا ہے ایک لاکھ دس ہزار روپے''...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوپر فیاض درست کہہ رہا ہے سلیمان۔ آخر وہ میرا دوست اور شہر کا انتہائی معزز آدمی ہے۔ اعلیٰ عہدے پر فائز ہے۔ تمہیں اتنی

رقم اس سے نہیں مانگنی چاہئے تھی۔ چلو دس بیس ہزار کم لے لو"۔ عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ تم دونوں پکے شیطان ہو۔ پکے بلیک میلر۔ تم دونوں ڈرامہ باز ہو۔ ایکٹر ہو۔ نکالو فائل۔ جلدی کرو ورنہ......" سوپر فیاض نے عمران کی بات میں موجود طنز پر اور زیادہ غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

"کون سی فائل جناب۔ میں تو باورچی ہوں۔ ریکارڈ کیپر تو نہیں ہوں کہ فائلیں سنبھالتا پھروں اور جناب۔ آپ کو الزام لگانے سے پہلے سوچ لینا چاہئے۔ ہر آدمی کی عزت ہوتی ہے۔ اگر میں نے آپ کو کچھ کہہ دیا تو آپ ناراض ہو جائیں گے"...... سلیمان نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے لڑو نہیں۔ چلا ایسا کرو سوپر فیاض۔ تم اسے پچیس ہزار دے دو۔ گھر بیٹھے اتنا بڑا کیس مکمل ہو رہا ہے تمہارا۔ پچیس ہزار کی کیا اہمیت ہے"...... عمران نے ان کے درمیان صلح کراتے ہوئے کہا اور سوپر فیاض نے غصے کی شدت سے ہونٹ چباتے ہوئے جیب سے بھاری بٹوا نکالا اور پانچ سو روپے کے نوٹوں کی گڈی نکال کر اس نے اس کے نمبر دیکھے۔ گڈی چونکہ نئے نوٹوں کی تھی اس لئے اس نے نمبر دیکھ کر اسے درمیان سے جھٹکا دے کر آدھا کیا اور آدھے نوٹ سامنے میز پر ڈال دیئے۔

"شکریہ جناب۔ آپ واقعی سوپر فیاض ہیں"...... سلیمان نے

جلدی سے نوٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نکالو کہاں ہے فائل۔ اب اگر کوئی بہانہ کیا تو سچ مچ گولی مار دوں گا"...... سوپر فیاض نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ اب مجھے یاد آ گیا۔ صاحب وہ فائل تو آج صبح آپ نے مجھ سے لے لی تھی"...... سلیمان نے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ واقعی۔ اوہ کمال ہے۔ وہ ادھر سٹڈی روم کی الماری میں پڑی ہے۔ لے آؤ جا کر۔ حیرت ہے مجھے بھی یاد نہیں رہا تھا"...... عمران نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو سلیمان تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ سوپر فیاض کھا جانے والی نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"تمہیں پہلے کیوں نہیں یہ بات یاد آئی تھی۔ بولو۔ کیوں یاد نہیں آئی تھی"...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یار اب کیا بتاؤں۔ کچھ بتا بھی نہیں سکتا۔ اب......" عمران نے کہنا شروع کیا۔

"بس۔ بس۔ کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس تم خاموش رہو۔ اب میرے پاس اور رقم نہیں ہے۔ پہلے بھی تم دونوں نے مل کر مجھے لوٹ لیا ہے۔ غضب خدا کا۔ ایک لاکھ پینتیس ہزار روپے لوٹ لئے اور ابھی بھی کیا بتاؤں کی گردان ختم نہیں ہوئی"...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہاری مرضی۔ مت پوچھو۔ خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ بتاؤ اور اب خود ہی کہہ رہے ہو کچھ نہ بتاؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی جو اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے فائل لے کر اسے ایک نظر دیکھا اور پھر فائل سوپر فیاض کی طرف بڑھا دی۔

''یہ لو۔ کیا یاد کرو گے کہ کس سے دوستی کی تھی۔ اتنا بڑا کیس بیٹھے بٹھائے مفت میں حل شدہ مل رہا ہے''...... عمران نے فائل سوپر فیاض کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''مفت۔ ہونہہ''...... سوپر فیاض نے عمران کے ہاتھ سے فائل جھپٹتے ہوئے کہا اور پھر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ فائل میں موجود کاغذات کو دیکھتا جا رہا تھا اس کا چہرہ خوشی سے گلاب کے پھول کی طرح کھلتا جا رہا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اب میں بتاؤں گا تمہارے ڈیڈی کو کہ کیس کس طرح حل کیا جاتا ہے''...... سوپر فیاض نے جلدی سے فائل بند کر کے اسے تہہ کر کے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''ارے ارے۔ ایسی بھی کیا بے مروتی۔ نہ شکریہ ادا کیا۔ نہ دعوت کھلانے کا وعدہ کیا اور بھاگے جا رہے ہو''...... عمران نے

اسے آواز دیتے ہوئے کہا لیکن سوپر فیاض نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر دروازے کھلنے اور بند ہونے کی آواز سن کر عمران بے اختیار مسکرا دیا اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو ڈائریکٹر جنرل''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں۔ ڈیڈی سے بات کراؤ''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد سر عبدالرحمٰن کی گمبھیر اور باوقار آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں ڈیڈی۔ میں نے فائل سپرنٹنڈنٹ سوپر فیاض کو دے دی ہے۔ وہ آپ کے پاس پہنچا دے گا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمام سرٹیفکیٹس مکمل ہو گئے ہیں یا کوئی رہتا ہے''...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''ایک رہتا تھا وہ آج صبح مل گیا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ سوپر فیاض ویسے ملنے آ گیا تھا۔ میں نے اسے فائل دے دی ہے''...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''ڈیڈی۔ وہ ایئر بس مسافر بردار طیارے پر فائرنگ رینج والی ماہرانہ رپورٹ تو آپ کو مل گئی ہو گی'' ...... عمران نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔مل گئی ہے۔ میرے محکمے کے ماہرین کے مطابق زیادہ سے زیادہ فائرنگ رینج دو کلو میٹر بنتی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں''۔ سر عبدالرحمٰن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شکریہ ڈیڈی۔ اب میں آسانی سے چیکنگ کر لوں گا''۔ عمران نے جواب دیا۔

''کیا چیکنگ کرو گے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ کہیں دور سے میزائل فائر کیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو بہرحال میزائل کی مخصوص آواز سنائی دیتی۔ جبکہ ایسی کسی آواز کے بارے میں رپورٹ نہیں ملی اور نہ ہی وہاں سے کسی میزائل کے ٹکڑے ملے تھے''۔ سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''چیف کا خیال ہے ڈیڈی کہ مسافر بردار طیارے کو کسی انتہائی جدید سائنسی اسلحہ سے تباہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہاں کے ایک معروف سائنس دان سے رابطہ کیا۔ اس سائنس دان نے بھی یہی رپورٹ دی ہے کہ ایئر بس مسافر بردار طیارے کو کسی نامعلوم سائنسی اسلحہ سے تباہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ چیف نے مجھے کہا کہ میں اس کی زیادہ سے زیادہ فائرنگ رینج معلوم کر کے اس سارے علاقے کو چیک کروں۔ اگر ایسا کوئی اسلحہ استعمال کیا گیا ہے تو اس

کے بارے میں یقیناً فائرنگ رینج سے شواہد مل جائیں گے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''او کے۔ٹھیک ہے۔ ویسے بھی یہ کیس میرے محکمے سے لے کر تمہارے چیف کو دے دیا گیا ہے۔ اس لئے اب وہ کیا کرتا ہے اور کیا نہیں کرتا۔ مجھے اس سے دلچسپی نہیں ہے'' ...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمٰن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''کاش وہ منظر میں بھی دیکھ سکتا جب سوپر فیاض فائل لے کر ڈیڈی کے پاس جائے گا اور اسے اپنا کارنامہ بنا کر پیش کرے گا'' ...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''چائے لیں صاحب'' ...... اسی لمحے سلیمان نے کمرے میں داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ رکھ دو'' ...... عمران نے کہا اور سلیمان نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ہاتھ میں پکڑی ہوئی چائے کی پیالی میز پر رکھ دی اور واپس جانے لگا۔

''ارے ارے ایک منٹ۔ وہ رقم کہاں ہے۔ نکالو'' ...... عمران نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے اب اس رقم کا خیال آیا ہو جو سوپر فیاض سے فائل کے چکر میں اینٹھی گئی تھی۔

''کون سی رقم صاحب'' ...... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''وہی جو سوپر فیاض کی جیب سے نکلوائی ہے۔ نکالو رقم۔ مجھے خود ضرورت ہے اس کی''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''آپ چائے پئیں۔ ٹھنڈی ہو جائے گی۔ میں تلاش کرتا ہوں کہ میں نے اسے کہاں رکھا ہے۔ ابھی لے آتا ہوں اگر مل گئی تو''...... سلیمان نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا اور واپس مڑنے لگا۔

''اچھا اب تم وہی ڈرامہ میرے ساتھ بھی کرنا چاہتے ہو۔ میرے ساتھ یہ ڈرامہ نہ چلے گا۔ سیدھی طرح رقم نکالو۔ اور وہ بھی پوری۔ ایک روپیہ بھی کم نہیں ہونا چاہئے''...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''صاحب آپ تو خواہ مخواہ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔ کہا تو ہے کہ ذہن پر بڑا بوجھ ہے۔ بہرحال میں تلاش کرتا ہوں۔ جیسے ہی مل گئی آپ کو دے دوں گا۔ میں نے اس کا کیا کرنا ہے۔ میرا تو ذاتی کوئی خرچہ ہی نہیں ہے البتہ مجھے اتنا کرنا ہو گا کہ قرض خواہوں کو بتا دیا کروں گا کہ صاحب کس وقت فلیٹ پر مل سکتے ہیں اور بس''...... سلیمان نے بڑے بھولے بھالے سے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

''ارے ارے سنو۔ ایک منٹ''...... عمران نے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جی صاحب''...... سلیمان نے مڑ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں

کہا۔

''مجھے واقعی رقم کی اشد ضرورت ہے۔ اچھا ایسا کرو۔ ایک لاکھ مجھے دے دو۔ پینتیس ہزار روپے تم رکھ لو''...... عمران نے اس بار منت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ ساری رقم لے لینا صاحب۔ لیکن وہ مل تو جائے''۔ سلیمان نے جواب دیا۔

''کب تک مل جائے گی''...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''دیکھیں۔ ہو سکتا ہے ابھی مل جائے۔ ہو سکتا ہے دو چار روز لگ جائیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو چار سال ہی لگ جائیں۔ اب وقت کا تعین تو میں نہیں کر سکتا''...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''اچھا چلو وعدہ کرو کہ جب رقم مل جائے تو تم نے مجھے لا کر دینی ہے''...... عمران نے بے بس سے لہجے میں کہا۔

''بہتر صاحب۔ پورا حساب لا کر دوں گا۔ ایک ایک پیسے کا حساب درج ہو گا۔ آپ قطعی بے فکر رہیں''...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

''یہ لیں صاحب۔ رقم مل گئی ہے''...... کچھ دیر بعد سلیمان نے

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگا سلیمان کے ہاتھ میں واقعی نوٹوں کی گڈیاں موجود تھیں۔ عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''دیکھ لیں۔ ایک روپیہ بھی کم نہیں ہے''...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور گڈیاں عمران کے سامنے میز پر رکھ دیں اور واپس جانے لگا۔

''سنو''...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جی صاحب''...... سلیمان نے مڑ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا بات ہے۔ کیوں رقم لے آئے ہو''...... عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

''آپ نے حکم دیا تھا صاحب اور آپ کے حکم کی تعمیل مجھ پر فرض ہے''...... سلیمان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''تو پھر میرا دوسرا حکم بھی سن لو کہ رقم اٹھاؤ اور جاؤ اور جس طرح چاہے اسے خرچ کرو''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''معاف کریں صاحب۔ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اب تمام حساب کتاب آپ کے پاس ہی رہے گا۔ آپ خود اخراجات کی رقم مجھے دیا کریں گے''...... سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ اس فیصلے کی وجہ''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس لئے صاحب کہ اب مہنگائی بہت ہو گئی ہے اور اس معمولی سی رقم سے تو ایک روز بھی نہیں گزر سکتا اور مجھے پورا مہینہ چلانا ہوتا ہے۔ ٹیلی فون، گیس، پانی اور بجلی کے بل اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ اب اتنی کم رقم میں گزارا نہیں ہوتا''...... سلیمان نے اور زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیکن ہر ماہ تمہیں جو رقم ملتی ہے وہ کہاں جاتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا مطلب اس دس لاکھ روپے سے ہے جو ہر ماہ ملتے ہیں''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ دس لاکھ کم تو نہیں ہوتے۔ یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو ساری زندگی دس لاکھ روپے بھی اکٹھے نہیں دیکھ سکتے اور تمہیں ہر ماہ دس لاکھ روپے مل جاتے ہیں''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''آپ کو معلوم ہے کہ گذشتہ ماہ آپ کے فون کا بل کتنا آیا تھا''...... سلیمان نے کہا۔

''کتنا آیا ہو گا۔ یہی کوئی دس پندرہ ہزار روپے ہو گا۔ اس سے کیا ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ تو بس رسیور اٹھا کر نمبر گھمانا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ کو اس سے کیا کہ یہ نمبر ایکریمیا کے ہیں یا افریقہ کے۔ پھر آپ کا مذاق اتنا لمبا ہوتا ہے کہ شاید عورتیں بھی فون پر اتنی لمبی بات نہ کرتی ہوں۔ آپ کو تو احساس بھی نہیں ہوتا کہ آپ کی ایک کال کا

کتنا بل آتا ہے پچھلے ماہ آپ کے فون کا بل چار لاکھ پانچ ہزار
روپے آیا تھا۔ کہیں تو دکھاؤں“ ...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران
کی آنکھیں حیرت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

”چار لاکھ پانچ ہزار روپے ایک ماہ کا فون کا بل“ ...... عمران
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جی صاحب۔ پھر بجلی کا بل ہے۔ اب تو یونٹ کے ریٹس سے
زیادہ اس پر سرچارج لگا دیئے جاتے ہیں اور آپ کو تو معلوم ہی
ہے کہ پاکیشیا میں گرمی کا موسم کتنا طویل ہوتا ہے۔ پھر آپ نے
فلیٹ کو سنٹرلی ایئر کنڈیشنڈ کرا رکھا ہے۔ کتنا بل آتا ہوگا۔ اس کے
بعد پانی کا بل ہے۔ گیس کا بل ہے۔ آپ کی چائے، دودھ،
ناشتے، دوپہر کے کھانے، رات کے کھانے کے اخراجات ہیں۔ اس
کے علاوہ دنیا بھر سے آپ کے نام کتابیں، میگزین بھی آتے ہیں۔
ان کے بل کی ادائیگی بھی مجھے ہی کرنی پڑتی ہے۔ مہمانوں کی
خاطر مدارت کے اخراجات بھی مجھے کرنے پڑتے ہیں۔ آپ کے
لباس کے لئے کپڑے بھی میں ہی خریدتا ہوں۔ سلواتا بھی میں
ہوں۔ آپ کے لئے جوتے بھی خریدنے پڑتے ہیں۔ لباس ڈرائی
کلین بھی ہوتے ہیں۔ جس پٹرول پمپ سے آپ پٹرول ڈلواتے
ہیں اس کا بل بھی ہر ماہ مجھے ادا کرنا پڑتا ہے۔ آپ کی کار
ورکشاپ سے ٹیوننگ ہو کر آتی ہے تو اس کا بل بھی آتا ہے۔ فلیٹ
کا پراپرٹی ٹیکس بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔ اب کون کون سا خرچہ گنواؤں

اور آپ کہہ رہے ہیں کہ دس لاکھ روپے کا میں کیا کرتا ہوں۔
صاحب اب آپ خود ہی اخراجات کی رقم دیا کریں۔ میں کب تک
بھیڑوں کے کان بکریوں کو اور بکریوں کے کان بھیڑوں کو لگا کر
گزارہ چلاتا رہوں گا“ ...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ میں نے تو کبھی ان سارے اخراجات کے
بارے میں سوچا تک نہیں تھا۔ میں تو یہی سمجھتا تھا کہ دس لاکھ میں
زیادہ سے زیادہ پچاس ساٹھ ہزار خرچ ہو جاتے ہوں گے۔ باقی بچ
جاتے ہوں گے۔ میں تو تمہیں رئیس اعظم سمجھتا تھا“ ...... عمران نے
رک رک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کے علاوہ آپ ہر ماہ نئے سے نئے یتیم خانوں، سکولوں،
بیواؤں اور معذوروں کے پتے بھی مجھے پکڑا دیتے ہیں کہ انہیں
رقومات پہنچاؤں“ ...... سلیمان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

”خیر یہ تو ضروری ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے
ہمیں دینے والوں میں رکھا ہے لینے والوں میں نہیں رکھا۔ لیکن تم
نے اخراجات کی جو طلسم ہوشربا داستان سنائی ہے وہ واقعی ہوش اُڑا
دینے کے لئے کافی ہے اور بے حد خوفناک ہے۔ ٹھیک ہے۔ اٹھاؤ
یہ رقم اور جا کر حسب دستور خیراتی ہسپتال کو دے کر رسید لے آؤ
اور آج سے میں تمہارا ماہانہ خرچہ بھی دو لاکھ روپے بڑھا دیتا ہوں۔
اب تو خوش ہو“ ...... عمران نے کہا۔

”صرف دو لاکھ۔ چلو بہرحال کچھ تو بڑھا۔ کم از کم اب مجھے

اپنے حریرہ جات کی تیاری میں تو تنگی نہ ہو گی''...... سلیمان نے کہا اور میز پر پڑی ہوئی رقم اٹھا کر مڑنے لگا۔

''اچھا تو یہ بات ہے۔ یہ ساری ہوشربا کہانی تم نے اپنے حریرہ جات کے اخراجات کے لئے مجھے سنائی تھی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے جناب۔ اب میں آپ کی طرح مونگ کی دال کھا کر اتنا بڑا حساب کتاب تو نہیں رکھ سکتا۔ آپ کا کیا ہے فون کرتے رہے۔ چائے پیتے رہے۔ کتابیں اور میگزین پڑھتے رہے اور بس۔ چائے ٹھنڈی ہو گئی ہو گی لائیں میں گرم کر لاؤں۔ آخر دو لاکھ ماہانہ اضافہ ہوا ہے۔ کم از کم آپ کو پینے کے لئے چائے تو گرم ملنی چاہئے۔ اب اتنا تو آپ کا بھی حق ہے''...... سلیمان نے کہا اور چائے کی پیالی اٹھا کر تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

''یہ تو واقعی اب میرے بھی کان کترنے لگا ہے۔ اس کے حریروں کے نسخوں میں ردوبدل کرنا پڑے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز پر رکھا ہوا میگزین اٹھا کر اسے دوبارہ پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جو بہترین سامان سے دفتری انداز مین سجا ہوا تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور میز کے سامنے ہارڈ ماسٹر کا بگ چیف اسمتھ دونوں ہاتھ پشت پر باندھے گہرے خیالوں میں گم ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بے چینی عیاں تھی۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا تو بے چینی سے ٹہلتا ہوا اسمتھ بے اختیار دروازے کی طرف مڑا۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔

''کیا ہوا واسٹن''...... اسمتھ نے بے چینی سے پوچھا۔

''کچھ پتہ نہیں چلا بگ چیف۔ یہ راج کماری چندر مکھی واقعی بے حد ہوشیار عورت ہے۔ میں نے بے حد کوشش کی ہے کہ کسی طرح وہ جگہ ٹریس ہو جائے جہاں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اب موجود ہے لیکن بے سود''...... آنے والے نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا اور کمرے میں موجود کرسی پر جیسے ڈھیر سا ہو گیا۔

''کیوں نہ اس راج کماری کو گولی سے اڑا دیا جائے''۔ اسمتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا''...... واسٹن نے جواب دیا تو اسمتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب وہ بھی واسٹن کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

''ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو ہر قیمت پر ہمارے ہاتھ لگنا چاہیئے۔ اس کے بغیر ہم کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتے ہمیں ڈاکٹر جیکولین کو بھی واپس لانا ہے اور اس کے ٹی ایف فارمولے کو بھی۔ مجھے وہ دونوں ہر صورت میں چاہئیں۔ سمجھے تم''...... اسمتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''بگ چیف۔ آپ کو گرے پر اس قدر اندھا اعتماد نہیں کرنا چاہیئے تھا ورنہ سپریم فورس اس طرح سب کچھ ہم سے کبھی نہ چھین سکتی تھی۔ آپ نے سب کچھ گرے پر چھوڑ دیا تھا جو سپریم فورس کا آسانی سے شکار بن گیا اور راج کماری چندر مکھی اس سے سب کچھ چھین کر لے گئی''...... واسٹن نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے واسٹن۔ مجھے واقعی اب اپنی غلطی کا شدید احساس ہو رہا ہے۔ اصل میں بنیادی غلطی اس وقت ہوئی جب گرے نے تجویز پیش کی کہ نواب عظمت علی خان اپنی بیٹی کے ساتھ پاکیشیا آیا ہوا ہے۔ اگر ہم اس سے یہ جنگل بھاری قیمت دے کر خرید لیں تو اس طرح ہماری خفیہ زیر زمین لیبارٹری مکمل طور

پر محفوظ ہو جائے گی اور ہم اس جنگل کے گرد فصیل نما دیوار بنا کر اسے محفوظ کر لیں گے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو سکے گی کہ اس جنگل کے نیچے لیبارٹری موجود ہے۔ ورنہ کسی بھی وقت کسی کو شک پڑ سکتا ہے۔ میں نے اس کی بات سے اتفاق کر لیا کیونکہ یہ عام سا سودا تھا۔ چنانچہ گرے نے یہ کام پاکیشیا میں استاد جیدے کے ذمہ لگا دیا۔ استاد جیدا انتہائی احمق اور عام سا بدمعاش تھا۔ اس نے جب نواب سے بات کی تو نواب نے انکار کر دیا۔ جس پر استاد جیدا بگڑ گیا اور اس نے عام بدمعاشوں کے سے انداز میں نواب کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ ادھر نواب بھی اکڑتا چلا گیا جس پر استاد جیدے نے اس کی بیٹی کو اغوا کرنے کی دھمکی دے دی۔ ابھی یہ صورتحال چل رہی تھی کہ اچانک پاکیشیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران نواب اور اس کی بیٹی سے ملنے آ گیا۔ اس کی موجودگی میں استاد جیدے کے غنڈوں نے دھمکیاں دیں جس پر عمران نے ان کے خلاف کارروائی شروع کی۔ گرے کو جیسے ہی اطلاع ملی۔ اس نے مجھ سے بات کی۔ میں نے فوری طور پر استاد جیدے اور اس کے گروپ کا خاتمہ کرا دیا۔ اس عمران نے اپنے ساتھیوں سمیت اس جنگل کا بھی دورہ کیا۔ لیکن وہ وہاں موجود لیبارٹری کا سراغ نہ لگا سکا۔ اس طرح استاد جیدا اور اس کے گروپ کی قربانی دے کر ہم نے خطرہ ٹال دیا۔ اس کے ساتھ ہی چونکہ ہمیں رقم کی اشد ضرورت تھی تا کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس میزائل

تیار کر سکیں جس کے لئے انتہائی قیمتی مشینری خریدنی تھی چنانچہ گرے نے حکومت بھاٹان سے سودا کرنے کی بات کی۔ چونکہ ہمارا سٹور بھاٹان میں تھا اور بھاٹان چھوٹا سا لیکن انتہائی امیر ملک ہے۔ اگر ہم سودا کسی سپر پاور سے کرتے تو ہمیں خطرہ تھا کہ وہ سب کچھ چھین لیں گے۔ اس لئے میں نے شاہ بھاٹان سے بات کرنے کی گرے کو اجازت دے دی۔ گرے نے سپریم فورس کی راج کماری چندر مکھی سے بات کر لی اور شاہ بھاٹان نے اس میں پوری دلچسپی ظاہر کی اور ہماری تجاویز بھی منظور کر لیں لیکن انہوں نے تجربے کی شرط لگائی جو راج کماری کے مطابق پاکیشیا میں کیا گیا۔ میں مطمئن تھا کہ اچانک سب کچھ ختم ہو گیا۔ راج کماری چندر مکھی نے سٹور چیک کر لیا پھر اس نے اچانک اور فاسٹ ایکشن کرتے ہوئے لیبارٹری پر بھی قبضہ کر لیا اور ہارڈ ماسٹر کے سب افراد کو گرفتار کر لیا۔ میں اس وقت لیبارٹری میں موجود نہ تھا بلکہ ایکریمیا گیا ہوا تھا اس لئے میں ہاتھ نہ آیا۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اور اس کے ساتھیوں کو انہوں نے اپنے ساتھ ملا لیا۔ گرے اور اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ مجھے ایکریمیا میں اس ساری کارروائی کی اطلاع ملی تو میں بھاٹان کی بجائے پاکیشیا آ گیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ راج کماری چندر مکھی نے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے ساتھ مل کر پاکیشیا کی لیبارٹری سے ساری مشینری نکال لی ہے اور لیبارٹری کو تباہ کر دیا ہے اب انہوں نے لیبارٹری بھاٹان میں ہی بنا لی ہے۔

چنانچہ میں نے تمہیں کال کیا۔ اس کے بعد کا تمہیں علم ہے کہ یہ اطلاعات تو ملی ہیں کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس ایکریمیا کے خفیہ دورے پر جا رہا ہے تاکہ مشینری خرید سکے لیکن اب تم بتا رہے ہو کہ تمہیں اس بات کا پتہ ہی نہیں چل سکا کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کب، کس روپ میں ایکریمیا جائے گا۔ اس طرح اب ہم بالکل ہی زیرو پوائنٹ پر پہنچ گئے ہیں۔ سٹور۔ لیبارٹری سب کچھ شاہ بھاٹان کے قبضے میں چلا گیا ہے۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس شاہ بھاٹان سے مل گیا ہے۔ ہارڈ ماسٹر تنظیم مکمل طور پر ختم ہو گئی۔ اس کا منشیات والا سرکٹ بھی ختم ہو گیا اور اب میں بالکل خالی ہاتھ ہوں۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس بھی گیا۔ اس کی لیبارٹری کی تیاری کے لئے ہم نے جو سرمایہ کاری کی تھی وہ سب بھی ختم ہو گئی۔ میں پہلے ہی قرض تلے دبا ہوا ہوں۔ میری ساری امیدیں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے تھیں لیکن وہ اس طرح بدل جائے گا مجھے اس کا اندازہ تک نہ تھا ورنہ میں اس کی سیکورٹی پہلے ہی تمہارے ہاتھوں میں دے دیتا تو وہ اس طرح ہمیں دھوکہ دے کر نہ نکل سکتا“...... اسمتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن بگ چیف۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو اگر پکڑ لیا جائے تو وہ دوبارہ ہمارے ساتھ شامل ہو جائے گا“...... واسٹن نے کہا۔

”وہ انتہائی خودغرض آدمی ہے۔ اسے صرف دولت سے مطلب

ہے۔ اگر ہم نے اس پر قابو پا لیا اور اس کے سامنے دولت کے ڈھیر لگا دیئے تو وہ شاہ بھاٹان اور مادام چندر مکھی سے کیئے ہوئے تمام معاہدے بھول جائے گا اور وہ ہمارے ساتھ شامل ہو جائے گا''...... اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ لیبارٹری اور تیار شدہ اسلحہ۔ ان سب کا کیا ہو گا''...... واسٹن نے کہا۔

''اس کے لئے میں نے یہی پروگرام بنایا ہے کہ ہارڈ ماسٹر کی دوبارہ تنظیم نو کروں اور لیبارٹری کو دوبارہ پاکیشیا کے کسی محفوظ علاقے میں بناؤں۔ پھر وہاں ہم کام کریں لیکن یہ کام ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ فارمولا اس کے ذہن میں ہے اور کام بھی اسی نے کرنا ہے اور پھر مجھے نئے سرے سے پراجیکٹ کو تیار کرنے کے لئے مزید قرض کا بوجھ برداشت کرنا پڑے گا لیکن ایک بار ڈاکٹر فرینڈس تھنڈر میزائل تیار کر کے میرے حوالے کر دے تو نہ صرف میرا سارا قرض اتر جائے گا بلکہ ہارڈ ماسٹر دنیا کی امیر ترین تنظیم بن جائے گی''...... اسمتھ نے جواب دیا۔

''لیکن اس کے لئے تو بہت وقت چاہیئے۔ دوبارہ لیبارٹری بنانا۔ دوبارہ مشینری خریدنا۔ یہ سب کچھ ناممکن ہے بگ چیف۔ اتنی لمبی پلاننگ کامیاب نہیں ہوسکتی''...... واسٹن نے کہا۔

''تو مجھے مشورہ دو کہ میں کیا کروں۔ کیا اس طرح سب کچھ

چھوڑ کر چلا جاؤں۔ اپنی تمام محنت کو راج کماری چندر مکھی کے حوالے کر دوں بغیر کسی مزاحمت کے''...... اسمتھ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں یہ نہیں کہہ رہا بگ چیف۔ لیکن ہمیں کوئی ایسی پلاننگ سوچنی چاہیئے جو واقعی قابل عمل ہو''...... واسٹن نے جواب دیا۔

''تو پھر تم سوچو ایسی کوئی پلاننگ۔ میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔ اس معاملے میں میرا تو دماغ ہی ماؤف ہو کر رہ گیا ہے''۔ اسمتھ نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں صورتحال کا پوائنٹ ٹو پوائنٹ تجزیہ کرنا چاہیئے۔ پھر ہی کوئی بات سمجھ میں آئے گی۔ پہلا پوائنٹ تو یہ ہے کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس، لیبارٹری اور سٹور سب کچھ شاہ بھاٹان کے قبضے میں جا چکا ہے۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ ہارڈ ماسٹر تنظیم ختم ہو چکی ہے منشیات کا پورا ریکٹ تباہ کر دیا گیا ہے۔ گرے سمیت۔ تنظیم کے تمام مین افراد ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ پوری تنظیم میں صرف آپ زندہ بچے ہیں اور آپ اکیلے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ منشیات کے اصل اور بڑے سٹور بھاٹان میں تھے جن پر حکومت بھاٹان نے قبضہ کر کے انہیں تباہ کر دیا ہے۔ پاکیشیا میں استاد جیدا اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے ہیں۔ چھوٹے درجے کے لوگ رہ گئے ہیں۔ ظاہر ہے انہوں نے منشیات کے وہاں موجود سٹورز پر بھی قبضہ کر لیا ہو گا اور اب وہ آزاد بھی ہو چکے ہوں گے۔ ڈاکٹر جیکولین

فرینڈس کو ہم ٹریس نہیں کر سکے۔ حکومت بھاٹان اور راج کماری چندر مکھی یا سپریم فورس کے خلاف ہم جنگ نہیں کر سکے۔ ہمارے تمام وسائل ختم ہو چکے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر ہم ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو پکڑ بھی لیں تو ہم سوائے اسے گولی مارنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ اس لئے میرا خیال ہے بگ چیف کہ ان حالات میں آپ یہ سب کچھ بھول جائیں اور واپس ایکریمیا چلیں۔ وہاں ہم کوئی چھوٹی سی تنظیم بنا کر نئے سرے سے کام شروع کر دیتے ہیں''...... واسٹن نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ اگر میں اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا تو میں بھاٹان کی راج کماری چندر مکھی اور ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو بھی فائدہ نہ اٹھانے دوں گا۔ میں ان سب کو ہلاک کر دوں گا۔ میں سب کچھ تباہ کر دوں گا''...... اسمتھ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ بگ چیف۔ ایک کام ہوسکتا ہے''...... اچانک واسٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''کون سا کام''...... اسمتھ نے بھی چونک کر پوچھا۔

''راج کماری چندر مکھی نے تھنڈر فلیش کا تجربہ پاکیشیا میں کرایا ہے۔ اس تجربے کے نتیجے میں بے شمار لوگ مرے ہیں۔ یقیناً اس کی وجہ کو ٹریس کیا جا رہا ہو گا۔ اگر ہم علی عمران کو ساری صورتحال بتا دیں تو پاکیشیا سیکرٹ سروس یقیناً حرکت میں آ جائے گی۔ اس سروس

میں ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ وہ سپریم فورس سے بھی ٹکرا جائے گی اور حکومت بھاٹان اور راج کماری چندر مکھی سے بھی۔ اس طرح یہ لوگ تھنڈر فلیش اسلحہ سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے اور ان لوگوں کی تمام پلاننگ ختم کر دی جائے گی اور ہاں۔ ایک بات اور لامحالہ حکومت پاکیشیا اس اسلحہ کی تیاری میں خود بھی دلچسپی لے گی۔ چنانچہ وہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو راضی کر لے گی اور اس سے پاکیشیا میں کام شروع کرا دے گی۔ اس کے بعد ہمارے پاس ایک چانس ہو گا کہ ہم ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو کسی بھی وقت وہاں سے اغوا کر لیں گے اور پھر کسی بھی باوسائل تنظیم کے ہاتھ اسے فروخت کر کے اتنی بڑی رقم حاصل کر لیں گے کہ اس سے ہم نئے سرے سے اپنا سیٹ اپ بنا سکیں گے۔ اس طرح ہمارا انتقام بھی پورا ہو جائے گا اور ہمیں معقول رقم بھی مل جائے گی''...... واسٹن نے کہا تو اسمتھ کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئیں۔

''لیکن ہم اس علی عمران کو کس حیثیت سے اطلاع دیں اور جب اسے معلوم ہو گا کہ ہم مجرم ہیں تو وہ ہمیں بھی ہلاک کر دے گا''...... اسمتھ نے کہا۔

''ہم اسے فون پر تفصیلی اطلاع تو دے سکتے ہیں''...... واسٹن نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ وہ یقین نہ کرے اور پھر ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ اس نے راج کماری کے خلاف کیا کارروائی کی ہے۔ البتہ اگر

ہم صرف تھنڈر فلیش کی تیاری کو قبول کر لیں اور پاکیشیا میں تجربے اور منشیات کی اسمگلنگ کا سارا بوجھ گریے پر ڈال دیں۔ اس طرح چونکہ ہم نے اس کے ملک میں کوئی کارروائی نہ کی ہو گی اور وہ ہمیں کچھ نہیں کہے گا'' ...... اسمتھ نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ اس پر یہ ظاہر نہ کریں کہ آپ ہارڈ ماسٹر کے چیف تھے۔ میرا تو ویسے بھی براہ راست کوئی تعلق ثابت نہیں ہوتا کیونکہ میرا کام ایکریمیا اور دوسرے ملکوں میں ہارڈ ماسٹر کی طرف سے سپلائی کی جانے والی منشیات کو وہاں کے گاہکوں کو فروخت کرنا تھا۔ آپ اپنے آپ کو لیبارٹری انچارج اور گریے کا ماتحت ظاہر کریں۔ باقی ہر چیز سے مکر جائیں'' ...... واسٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی ہو گا۔ میرے ساتھ تو جو ہو گا بعد میں دیکھا جائے گا لیکن میں اس راج کماری چندر مکھی اور شاہ بھاٹان کو ہر صورت میں سبق سکھانا چاہتا ہوں اور اس سے میرا انتقام اب علی عمران لے گا'' ...... اسمتھ نے کہا۔

''تو پھر یہ بات طے ہو گئی'' ...... واسٹن نے کہا۔

''ہاں۔ ڈن سمجھو۔ اب بات رہ گئی اس پر عمل درآمد کی۔ اس کے لئے ہمیں علی عمران سے ملنا ہو گا'' ...... اسمتھ نے کہا۔

''لیکن علی عمران کو یہاں کیسے تلاش کیا جائے گا'' ...... واسٹن نے کہا۔

''علی عمران سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کا بیٹا ہے لیکن

ان سے علیحدہ رہتا ہے۔ ہم ان سے فون پر عمران کا دوست بن کر اس کا پتہ پوچھ لیں گے۔ اس سے رابطہ ہوتے ہی اسے سب کچھ بتا دیا جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ تھنڈر فلیش کا سن کر اس کے ہوش اُڑ جائیں گے اور وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر بھاٹان جائے گا اور سپریم فورس اور اس کی چیف راج کماری چندر مکھی کو ایسی بھیانک سزا دے گا جس کے بارے میں مادام چندر مکھی سوچ بھی نہ سکے گی'' ...... اسمتھ نے کہا تو واسٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اب ان دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ کچھ دیر آپس میں باتیں کرتے رہے پھر وہ دونوں ایک ساتھ چلتے ہوئے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران بلیک زیرو کے ساتھ موجود تھا۔ عمران نے یہاں آتے ہی ایکریمیا میں کسی کو فون کیا اور پھر ایڈریس والی ڈائری لے کر اسے دیکھنے میں مصروف ہو گیا جبکہ بلیک زیرو اس دوران کچن میں چائے بنانے چلا گیا تھا اور اس کی واپسی ابھی ہوئی تھی۔ عمران چونکہ مسلسل ڈائری دیکھنے میں مصروف تھا اس لئے اس نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی لے کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

''چائے ٹھنڈی ہو جائے گی عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور پھر اسے میز پر رکھ کر اس نے چائے کی پیالی اٹھا لی۔ اس کے چہرے پر تفکر کی پرچھائیاں موجود تھیں۔

''کوئی خاص پریشانی ہے عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ایک پریشانی ہو تو بتاؤں''...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''چلیں ایک ایک کر کے بتاتے جائیں''...... بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''پہلی پریشانی تو یہ ہے کہ میرا نام علی عمران ہے''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''نام سے کیا پریشانی ہو سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''نام سے ہی تو پریشانیوں کا آغاز ہوتا ہے۔ اب دیکھو جو ملتا ہے پہلی بات یہی کرتا ہے کہ کیا آپ کا نام علی عمران ہے۔ اس فقرے کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ آپ کا نام اور سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن علی عمران نہیں ہو سکتا اور جب میں اپنے نام کے ساتھ ڈگریاں گنواتا ہوں تو پھر یہی بات کی جاتی ہے کہ ڈگریاں کیوں بتاتا ہوں۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ باقی ساری دنیا کے ناموں کے ساتھ تو یہ ڈگریاں ہو سکتی ہیں لیکن علی عمران کے ساتھ نہیں ہو سکتیں''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''بس۔ بس میں سمجھ گیا۔ واقعی آپ کا نام علی عمران آپ کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ مزید تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری پریشانی بتائیں''...... بلیک زیرو نے عمران کی بات کو درمیان سے ہی کاٹتے ہوئے کہا۔

''دوسری پریشانی یہ ہے کہ مجھے کوئی میری بات ہی پوری کرنے نہیں دیتا۔ جس سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں وہ درمیان میں ہی ٹوک دیتا ہے''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''میلکم بول رہا ہوں جناب۔ ایکریمیا سے''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ میلکم ایکریمیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ تھا۔

''رپورٹ دو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر جیکولین فرینڈس ڈکیتی کے دوران ہلاک نہیں ہوا تھا بلکہ شدید زخمی ہو گیا تھا لیکن پھر ہسپتال جا کر وہ ہلاک ہو گیا اور اس کی موت کا سرکاری اعلان کر دیا گیا۔ لیکن کافی عرصے بعد پولیس کو ایک رپورٹ ملی کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس ایشیائی ملک بھاٹان میں دیکھا گیا ہے۔ یہ اطلاع اس قدر معتبر تھی کہ پولیس نے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کی خفیہ طور پر قبر کشائی کر کے اس کی لاش کی ہڈیوں کا باقاعدہ سائنسی تجزیہ کرایا۔ اس تجزیے کی رپورٹ کے مطابق لاش کی ہڈیاں کسی نوجوان آدمی کی تھیں۔ ایسے آدمی کی جو ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے تقریباً بیس سال چھوٹا تھا۔ اس طرح

یہ بات ثابت ہو گئی کہ جو آدمی ڈکیتی کے دوران زخمی ہو کر ہسپتال پہنچا اور بعد میں ہلاک ہوا اور جسے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کی حیثیت سے دفن کر دیا گیا وہ دراصل ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نہ تھا۔ اس پر ایکریمیا حکومت نے بھاٹان میں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کی تلاش شروع کر دی لیکن ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے بارے میں پھر کوئی رپورٹ نہ مل سکی۔ چنانچہ آخر کار حکومت خاموش ہو گئی''...... میلکم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ اچھی رپورٹ ہے۔ لیکن حکومت ایکریمین کو ڈاکٹر جیکولین فرینڈس میں اس قدر دلچسپی کیوں تھی''...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

''میں نے اس بارے میں بھی معلومات حاصل کر لیں ہیں جناب۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے ایکریمیا کی حکومت کو ایک انتہائی نقلابی جنگی اسلحہ کا خاکہ پیش کیا تھا جس میں حکومت نے بے حد دلچسپی لی۔ اس اسلحہ کا نام بھی ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے تھنڈر فلیش رکھا تھا جس کا کوڈ ٹی ایف ہے اور ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے حکومت کے لئے اس اسلحہ کی تیاری کے لئے کام بھی شروع کر دیا تھا۔ اس پر حکومت نے بے پناہ وسائل بھی خرچ کئے لیکن جب فارمولا مکمل ہو گیا اور اسلحہ کی تیاری کا مرحلہ آیا تو ڈاکٹر جیکولین فرینڈس فارمولے سمیت حادثے میں ہلاک ہو گیا لیکن چونکہ اس کی تلافی ممکن ہی نہ تھی اس لئے حکومت خاموش ہو گئی لیکن جب

اسے یہ اطلاع ملی کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو بھاٹان میں دیکھا گیا ہے تو حکومت چونک پڑی اور پھر یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس زندہ ہیں تو حکومت نے اور زیادہ سرگرمی سے ان کی تلاش شروع کر دی لیکن پھر اس کے بعد جب انہیں اس بارے میں کوئی مثبت رپورٹ نہ ملی تو وہ خاموش ہوگئی“...... میلکم نے ایک بار پھر پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”کیا حکومت نے ان کی تلاش صرف بھاٹان میں ہی کرائی۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کسی اور ملک چلے گئے ہوں۔ کارمن، کاسٹریا یا پھر کسی یورپی ملک میں“...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں پوچھا۔

”جی ہاں۔ صرف بھاٹان میں انہیں تلاش کیا گیا تھا اور اس کی وجہ بھی اس انتہائی خفیہ سرکاری رپورٹ میں درج تھی کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس جس تھنڈر فلیش ویپن فارمولے پر کام کر رہا تھا اس میں ایک ایسی دھات فلونیم فاس کثیر مقدار میں استعمال ہوتی تھی جو بھاٹان میں ہی پائی جاتی تھی“...... میلکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بھاٹان میں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کی موجودگی کی اطلاع حکومت کو کس نے دی تھی جسے حکومت نے اس قدر حتمی سمجھا اور فوراً اس کی تلاش شروع کرا دی گئی“...... عمران نے پوچھا۔

”بھاٹان میں ایکریمین سفارت خانے کے سکنڈ سیکرٹری میکلار

نے یہ اطلاع دی تھی۔ میکلار سفارت خانے کی ملازمت میں آنے سے پہلے حکومت ایکریمیا کے ایک ایسے شعبے میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے جس کا تعلق سائنس دانوں سے ہے۔ اس لحاظ سے وہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے اچھی طرح واقف تھا اور اس نے رپورٹ دی ہے کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو اس نے وہاں نہ صرف دیکھا ہے بلکہ اس سے باتیں بھی کی ہیں اور ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے خود کہا ہے کہ وہ زندہ ہے۔ وہ ایک ڈرامہ کر کے غائب ہوا ہے کیونکہ وہ تھنڈر فلیش ویپن خود تیار کر کے سپر پاور کو فروخت کرنا چاہتا ہے“...... میلکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ میکلار اب کہاں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”وہیں بھاٹان میں ہی ہے“...... میلکم نے جواب دیا۔

”اوکے“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ تھنڈر فلیش کا کیا سلسلہ ہے عمران صاحب“...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مسافر بردار ایئر بس کو تھنڈر فلیش ویپن سے تباہ کیا گیا ہے“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

”تھنڈر فلیش ویپن سے۔ اوہ۔ کیسے اس بات کا علم ہوا“۔ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”میں نے ایئر بس کی راکھ کا سر داور سے ایک خصوصی انداز کا

تجزیہ کرایا تھا اور یہ خیال سرداور کا ہی ہے کہ طیارے کو تھنڈر فلیش ویپن سے تباہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے ہی ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے متعلق بتایا تھا اور اب تم نے فارن ایجنٹ کی بتائی ہوئی تفصیلات سن لی ہیں۔ اس سے یہ بات اب حتمی طور پر ثابت ہو جاتی ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کی پاکیشیا سے کیا دشمنی ہے کہ اس نے اسے پاکیشیا میں استعمال کیا ہے''...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یہی سوال میرے ذہن میں بھی آیا ہے اور اس سوال نے ہی مجھے ایک اور لائن دی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ایئر بس پر اس اسلحہ کے استعمال میں بھاٹان کی سپریم فورس کی چیف راج کماری چندر مکھی بھی ملوث ہے''...... عمران نے کہا۔

''سپریم فورس''...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ بھاٹان میں ایک نئی سرکاری تنظیم قائم کی گئی ہے سیکرٹ سروس کی طرز پر۔ اس کی چیف راج کماری چندر مکھی ہے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''یہ وہی راج کماری چندر مکھی ہے جس سے ملنے آپ بھاٹان گئے تھے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں وہی ہے۔ میرے ذہن میں اس وقت یہ بات نہ تھی کہ راج کماری چندر مکھی اس طیارے کی تباہی میں واقعی ملوث ہو گی

البتہ کچھ شواہد ایسے ملے تھے جس سے اس طرف اشارہ ہوتا تھا۔ کیونکہ جن دنوں مسافر بردار ایئر بس کی تباہی والا واقعہ ہوا۔ ان دنوں راج کماری چندر مکھی اور گرے دونوں یہاں پاکیشیا کے دارالحکومت میں موجود تھے۔ مجھے راج کماری چندر مکھی نے بتایا کہ وہ منشیات کی تنظیم ہارڈ ماسٹر کے خلاف کام کر رہی تھی اور گرے ہارڈ ماسٹر کا چیف تھا۔ راج کماری چندر مکھی نے گرے کو چکر دیا کہ سپریم فورس بھی خفیہ طور پر اس دھندے میں شامل ہونا چاہتی ہے۔ اس طرح گرے نے بھاٹان اور پاکیشیا دونوں جگہوں پر اپنی تنظیم کے سیٹ اپ کو اس پر اوپن کر دیا اور وہ گرے کو ساتھ لے کر یہاں اسی مقصد کے لئے آئی تھی۔ پھر واپس جا کر اس نے گرے اور اس کے سارے ساتھیوں کو گرفتار کر کے پوری تنظیم کو ہی جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ گرے اور اس کے ساتھیوں پر سرکاری طور پر مقدمہ چلا اور انہیں موت کی سزا دی گئی۔ میں نے یہاں واپس آ کر اس کی تصدیق کرائی تو واقعی راج کماری چندر مکھی کی باتوں کی تصدیق ہو گئی جس پر میں خاموش ہو گیا اور میں نے سارا کیس انٹیلی جنس کے حوالے کر دیا کیونکہ یہ ان کی لائن کا کیس تھا لیکن اب میلکم کی کال نے مجھے دوبارہ اس معاملے پر سوچنے کے لئے مجبور کر دیا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''لیکن سائنسی اسلحہ علیحدہ چیز ہے اور منشیات کا دھندہ اس سے بالکل مختلف چیز ہے۔ یہ دونوں کیسے اکٹھے ہو سکتے ہیں''...... بلیک

زیرو نے جرح کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہے تو ایسا ہی۔ لیکن بہرحال کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی بات ایسی ضرور ہے جو ہماری نگاہوں سے اوجھل ہے''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں''...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سلیمان بغیر کسی اشد ضرورت یا کسی انتہائی اہم بات کے دانش منزل فون نہ کیا کرتا تھا۔

''کیا بات ہے سلیمان۔ خیریت۔ کیوں فون کیا ہے''...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ ابھی کچھ دیر پہلے کسی اسمتھ صاحب کو فون آیا ہے۔ وہ آپ سے فوری بات کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں بتایا کہ آپ فلیٹ میں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی مجھے اس بات کا علم ہے کہ آپ کہاں ہیں اس پر اس نے کہا کہ جو اطلاع وہ آپ کو دینا چاہتے ہیں اس کا تعلق مسافر بردار ایئر بس کی تباہی سے ہے اور اگر فوری طور پر ان کی آپ سے بات نہ ہو سکی تو پاکیشیا کو بہت بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جس پر میں نے انہیں کہا کہ وہ پندرہ منٹ بعد دوبارہ فون کریں میں اس دوران آپ کو ٹریس کرنے کی

کوشش کرتا ہوں۔ اب پندرہ منٹ بعد اس کا فون آئے گا۔ اسے کیا جواب دیا جائے''...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میں خود آ رہا ہوں فلیٹ پر۔ اگر میرے پہنچنے سے پہلے اس کا فون آ جائے تو اسے کہہ دینا کہ وہ کچھ دیر بعد دوبارہ فون کرے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے صاحب''...... دوسری طرف سے سلیمان نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''یہ اسمتھ کون ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے بھی عمران کے اٹھنے پر احتراماً اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''مسافر بردار ایئر بس کی تباہی کے حوالے سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی تھنڈر فلیش وپن کے سلسلے میں کوئی انکشاف کرنا چاہتا ہے''...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پھر وہ ابھی فلیٹ پر پہنچا ہی تھا کہ اسمتھ کا فون آ گیا۔

''جی۔ صاحب، آ گئے ہیں بات کریں''...... سلیمان نے جو رسیور اٹھا چکا تھا۔ عمران کے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے رسیور لے کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب میرا نام اسمتھ ہے۔ میں مسافر بردار ایئر بس کی تباہی کے لئے استعمال ہونے والے خصوصی سائنسی اسلحہ کے بارے میں آپ کو تفصیلات بتانا چاہتا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے سے بولنے والا ایکریمی لگتا تھا۔

''اگر آپ کا مطلب تھنڈر فلیش اسلحہ سے ہے تو مجھے اس بارے میں پہلے سے ہی معلوم ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن کیا آپ کو اس بات کا بھی علم ہے کہ یہ اسلحہ پاکیشیا میں کیوں استعمال کیا گیا ہے اور مزید کہاں استعمال ہونے والا ہے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''نہیں۔ فی الحال مجھے ان باتوں کا تو علم نہیں ہے۔ لیکن پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ مجھے یہ اطلاع دے کر کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا تعارف بھی ذرا تفصیل سے کرا دیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مقصد اور تعارف دونوں فون پر نہیں بتائے جا سکتے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ آپ کے فلیٹ پر آ جاؤں ہمارا مقصد تو بہت معمولی ہے لیکن آپ کے ملک کو بہرحال اس سے کافی فائدہ ہو سکتا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ آ جائیں۔ میں آپ کا منتظر ہوں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ ان دونوں کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ کس قسم کی اطلاع دینا چاہتے ہیں

اور کیوں۔ لیکن پھر اس نے باقی ساری باتیں ملاقات پر ہی چھوڑ دیں اور سلیمان کو ان کی آمد اور ان کے لئے چائے بنانے کا کہہ کر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جسے اس نے ریڈی ریفرنس لائبریری کا نام دے رکھا تھا۔ یہاں اس نے ایک خصوصی ساخت کا کمپیوٹر رکھا ہوا تھا جس میں اس نے اپنے مطلب کے بے شمار پروگرام فیڈ کر رکھے تھے۔

کمرے میں پہنچ کر اس نے کمپیوٹر کو آن کیا اور پھر ایک خصوصی پروگرام اوپن کر کے اس نے جیسے ہی ایک بٹن پریس کیا تو کمپیوٹر کی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر بھاٹان کے بارے میں تفصیلات آنا شروع ہو گئیں کمپیوٹر کی سکرین کے دو حصے ہو گئے تھے۔ ایک حصے پر تحریر ابھرتی جب کہ دوسرے حصے پر اس تحریر کی نسبت سے بھاٹان کے اسی علاقے کی تصویریں نظر آنا شروع ہو جاتیں۔ عمران نے جو پروگرام اوپن کیا تھا اس کے ذریعے وہ بھاٹان میں پائی جانے والی ہر قسم کی معدنیات، ان کی تفصیلی خصوصیات اور ان علاقوں کے نام جن میں وہ معدنیات پائی جاتی تھیں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا تھا۔

معلومات انتہائی تفصیلی اور ماہرانہ انداز کی تھیں اس لئے عمران ان تفصیلات کو پڑھنے میں مصروف تھا۔ پھر جیسے ہی سکرین پر ایک دھات کا نام اور اس کی تفصیلات میں یہ بات لکھی ہوئی سامنے آئی کہ یہ دھات سوائے بھاٹان کے دنیا کے کسی اور حصے میں اب تک

دریافت نہیں ہو سکی۔ جبکہ بھاٹان کے ایک مخصوص علاقے میں اور انتہائی وافر مقدار میں ملتی ہے تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ تفصیلات کے مطابق یہ دھات جو مٹی میں ملی ہوئی ہوتی ہے مقامی طور پر آتش بازی کے لئے بنائے گئے خاص قسم کے مرکبات میں استعمال کی جاتی ہے۔ اس دھات کی وجہ سے فضا میں ایسی چمکدار لہریں پیدا ہوتی ہیں کہ آسمانی بجلی آسمان پر کڑکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر مختلف بٹن دبائے تو اس دھات کے بارے میں کمپیوٹر پر مزید تکنیکی اور سائنسی تفصیلات آنا شروع ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس دھات کی بازیابی کے بارے میں جن علاقوں کے بارے میں بتایا گیا تھا ان کی تصاویر بھی سکرین پر ڈسپلے ہوتی رہیں۔ عمران خاموش بیٹھا یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر کمپیوٹر آف کیا اور کمرے سے نکل کر وہ واپس سٹنگ روم میں پہنچا ہی تھا کہ کال بیل کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''سلیمان۔ دروازہ کھولو''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

''جی صاحب''...... سلیمان کی بھی سنجیدہ آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

''کیا یہ علی عمران صاحب کا فلیٹ ہے''...... ایک آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ فون پر اسی آدمی نے بات کی تھی۔

''جی صاحب۔ آئیں''...... سلیمان نے کہا اور پھر قدموں کی آوازیں راہداری سے ہوتی ہوئیں ڈرائنگ روم میں جا کر ختم ہو

گئیں۔ عمران کرسی سے اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

''مجھے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں''...... عمران نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے دو غیر ملکیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میرا نام اسمتھ ہے اور یہ میرا ساتھی واسٹن ہے''...... ایک آدمی نے اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ یہ وہی آدمی تھا جس نے فون پر عمران سے بات کی تھی۔

''تشریف رکھیں''...... عمران نے کہا اور پھر مصافحہ کرنے کے بعد وہ ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہم نے یہ معلومات آپ تک پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ آپ سیکرٹ سروس کے نوٹس میں انہیں لے آئیں''...... اسمتھ نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

''جی بتائیں اور یقین رکھیں کہ اگر معلومات ایسی ہوئیں کہ ان میں سیکرٹ سروس کے لئے دلچسپی کا کوئی پہلو ہے تو پھر یہ معلومات سیکرٹ سروس تک ضرور پہنچ جائیں گی''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ویسے وہ ان دونوں آدمیوں کے چہرے مہرے، لباس اور

بات کرنے کے انداز سے اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ ان دونوں کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے لیکن ان میں اسمتھ کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ فیلڈ کا آدمی ہونے کی بجائے کسی مجرم تنظیم کا چیف یا سیکنڈ چیف ہو سکتا ہے۔

”آپ کے ملک میں مسافر بردار ایئر بس کی تباہی میں ایک سائنس دان کا ہاتھ ہے۔ کیا آپ یقین کریں گے“...... اسمتھ نے مجرموں کی عام ذہنیت کے مطابق سسپنس پیدا کرنے والے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اور اس سائنس دان کا نام ڈاکٹر جیکولین فرینڈس ہے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں“...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو اسمتھ اور واسٹن دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ ان کے چہروں پر اس قدر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ عمران کو ایک لمحے کے لئے تو خطرہ محسوس ہونے لگ گیا کہ کہیں وہ دونوں بے ہوش ہو کر نہ گر جائیں۔ لیکن جلد ہی وہ سنبھل گئے۔

”آپ۔ آپ کو کیسے معلوم ہے۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ یہ بات آپ کو کس نے بتائی ہے“...... اسمتھ نے رک رک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ابھی تک اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ کیا واقعی اس نے یہ الفاظ سنے ہیں۔

”جب آپ کو معلوم ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا

ہوں تو پھر آپ میری بات پر اس قدر حیران کیوں ہو رہے ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں سیکرٹ سروس کسی سرکس میں کام کرنے والے گروپ کا نام ہے جو صرف اچھل کود کا مظاہرہ کر سکتے ہیں“...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ اس کے باوجود یہ انتہائی حیرت کی بات ہے کہ“...... اسمتھ سے کوئی جواب نہ بن سکا تو وہ فقرہ مکمل کئے بغیر ہی خاموش ہو گیا۔

”مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کا تعلق منشیات کا دھندہ کرنے والی مجرم تنظیم ہارڈ ماسٹر سے ہے“...... عمران نے ایک اور انکشاف کرتے ہوئے کہا تو اس بار اسمتھ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے تاثرات پیدا ہو گئے تھے۔

”آپ۔ آپ۔ آخر۔ آخر ہیں کیا۔ آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہے“...... اسمتھ نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اطمینان سے بیٹھیں۔ آپ اگر منشیات کے دھندے میں ملوث بھی ہیں تو بغیر ثبوت کے آپ کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا اور ویسے بھی منشیات کا کاروبار سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا اور اس نے درمیانی میز پر چائے کے برتن لگانے شروع کر دیئے۔ اسمتھ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا لیکن ابھی تک اس کے چہرے پر حیرت اور بوکھلاہٹ کے

ملے جلے تاثرات نمایاں نظر آرہے تھے۔

"لیں چائے پئیں"...... عمران نے اس وقت کہا جب سلیمان چائے بنا کر ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھ کر واپس چلا گیا۔

"اسمتھ۔ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب سے کچھ چھپانا بے سود ہے۔ اس لئے ہمیں سب کچھ سچ سچ بتا دینا چاہئے"۔ اچانک اسمتھ کے ساتھ بیٹھے ہوئے واسٹن نے اسمتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن"...... اسمتھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کیوں ہچکچا رہے ہیں کہ اس طرح آپ کی اپنی مجرمانہ حیثیت کھل جائے گی۔ لیکن میں نے آپ سے پہلے بھی کہا ہے کہ جب تک کوئی ثبوت نہ ہوگا آپ پر کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے گا اور ثبوت بھی اس بات کا کہ آپ نے کوئی جرم پاکیشیا میں کیا ہے۔ اگر آپ نے یہ جرم بھاٹان میں کیا ہے تو پھر بھاٹان حکومت جانے اور آپ۔ ہمارے لئے آپ مجرم نہیں ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اسمتھ کے چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹھیک ہے میں آپ کو سب کچھ بتا دیتا ہوں"...... اسمتھ نے کہا اور اسکے ساتھ ہی اس نے اپنی تنظیم، ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے اس کی ملاقات اور پھر ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے ہونے والی بات چیت۔ پاکیشیا میں نواب عظمت علی خان کے جنگل کے نیچے

لیبارٹری اور بھاٹان میں تھنڈر فلیش وپین کے سٹورز سے لے کر راج کماری چندر مکھی سے گرے کی بات چیت پھر مسافر بردار ایئر بس پر تھنڈر فلیش وپین کا تجربہ اور آخر میں ہارڈ ماسٹر کی مکمل تباہی سے لے کر گرے اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری اور موت تک کے سارے حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی بتا دیا کہ اب ڈاکٹر جیکولین فرینڈس حکومت بھاٹان سے مل گیا ہے اور پاکیشیا میں موجود لیبارٹری کو خالی کر کے تباہ کر دیا گیا ہے اور حکومت بھاٹان نے پاکیشیا میں موجود خفیہ لیبارٹری کی تمام مشینری بھاٹان کی کسی سرکاری خفیہ لیبارٹری میں منتقل کرا دی ہے اور اب ڈاکٹر جیکولین فرینڈس وہاں حکومت بھاٹان کے لئے تھنڈر فلیش وپین جن میں تھنڈر میزائل جو خاص اہمیت کے حامل ہیں بنائے گا۔ اسمتھ نے یہ بھی عمران کو بتا دیا کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس عنقریب حکومت بھاٹان کی طرف سے تھنڈر میزائل کی تیاری کے لئے انتہائی قیمتی مشینری خریدنے کے لئے ایکریمیا جا رہا ہے۔ عمران خاموشی سے بیٹھا تمام تفصیلات سنتا رہا۔

"تو ہارڈ ماسٹر کا چیف گرے نہیں تھا بلکہ آپ تھے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ پہلے میرا خیال تھا کہ آپ سے یہ بات چھپائی جائے لیکن اب واسٹن کے کہنے پر اور آپ کے تسلی دینے پر میں

نے تمام تفصیل بتا دی ہے''...... اسمتھ نے جواب دیا۔

''یہاں پاکیشیا میں بھی آپ کی تنظیم کا سیٹ اپ تھا۔ استاد جیدا اور اس کے ساتھی تو ختم ہو چکے ہیں لیکن باقی سیٹ اپ کا کیا ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ فیلڈ میں تمام کام گرے کرتا تھا۔ میں تو زیادہ تر لیبارٹری کے اندر بنے ہوئے آفس میں ہی رہتا تھا کیونکہ منشیات کا دھندہ ہم صرف رقم کے حصول کے لئے کرتے تھے۔ ورنہ ہمارا اصل پراجیکٹ تھنڈر فلیش وپین ہی تھا''...... اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہاں آپ کی تنظیم کا ریکارڈ کہاں ہوتا تھا۔ میرا مطلب سیٹ اپ، سٹورز اور اڈوں کے بارے میں تفصیلات کی فائل سے ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ وہیں میرے آفس کی ایک خفیہ الماری میں تھا لیکن چونکہ مجھے منشیات سے فطری طور پر کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے میں نے صرف انہیں تیار کرا کر اس الماری میں رکھ دیا تھا۔ کبھی تفصیل سے اس کا مطالعہ نہیں کیا''...... اسمتھ نے جواب دیا۔

''اب جبکہ آپ کے کہنے کے مطابق پاکیشیا والی لیبارٹری خالی کر کے اسے تباہ کرا دیا گیا ہے کیا آپ وہاں اس کے بعد گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''جی نہیں''...... اسمتھ نے جواب دیا۔

''ہو سکتا ہے آپ کے دفتر کی وہ خفیہ الماری تباہ نہ ہوئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس کا علم سوائے میرے۔ اور کسی کو نہ تھا حتیٰ کہ گرے کو بھی نہ تھا''...... اسمتھ نے جواب دیا۔

''اب آپ کیا چاہتے ہیں اور آپ یہ تفصیلات مجھے بتا کر کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ سے ملنے سے پہلے ہمارے ذہن میں دو باتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ آپ کو معلومات دینے کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کو راج کماری چندر مکھی اور اس کی سپریم فورس کے مقابلے پر لا کر اس سے بھرپور انتقام لیا جائے۔ دوسری بات یہ کہ لامحالہ آپ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کی اس ایجاد سے فائدہ اٹھانا چاہیں گے اور ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کی فطرت کا مجھے اندازہ ہے کہ اسے دلچسپی صرف اس بات سے ہے کہ اس کا فارمولا عملی شکل اختیار کر لے۔ اسے اس سے قطعی دلچسپی نہیں ہے کہ یہ اسلحہ وہ کس کے ساتھ مل کر تیار کرتا ہے۔ چاہے وہ ہارڈ ماسٹر ہو، حکومت بھاٹان ہو یا حکومت پاکیشیا۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ جیسے ہی ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو معلوم ہوا کہ سپریم فورس اور حکومت بھاٹان، پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل بے بس ہو گئی ہے اس نے آپ کے ساتھ مل جانا ہے اور آپ اسے یقیناً اس اسلحہ کی تیاری کے لئے کسی لیبارٹری میں پہنچا دیں گے اور ہم وہاں سے اسے اغوا

کر لیں گے اور ایک بار پھر اسے اپنے ساتھ شامل کر لیں گے لیکن اب آپ سے ملاقات کے بعد میری سوچ تبدیل ہو گئی ہے۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ آپ راج کماری چندر مکھی اور سپریم فورس سے انتقام لیں اور بس''...... اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیا آپ کے پاس اتنے وسائل ہیں کہ آپ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو اپنے ساتھ ملا کر دوبارہ تھنڈر فلیش ویپن تیار کر سکیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ لیکن اس وقت ہمارا پروگرام یہ تھا کہ ہم نئے سرے سے منشیات کا سیٹ اپ بنا لیں گے لیکن یہاں نہیں بلکہ ایکریمیا اور دوسرے ممالک میں۔ لیکن اب میں نے یہ ارادہ بھی ختم کر دیا ہے''...... اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''اس لئے کہ یہ انتہائی گھٹیا درجے کا جرم ہے۔ یہ دھندہ بھی گرے کی وجہ سے اختیار کیا گیا تھا۔ ورنہ ہمارا اصل کام سائنسی اسلحے کی تیاری اور فروخت تھا''...... اسمتھ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''یعنی آپ کا مطلب ہے کہ اسلحے کی اسمگلنگ اچھا کام ہے اور منشیات کی اسمگلنگ بری ہے''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو اسمتھ بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''عمران صاحب آپ تو مجھ سے بھی بہتر ان معاملات کو سمجھتے

ہوں گے۔ جرائم کی دنیا میں بھی درجے ہوتے ہیں جس طرح جیب کاٹنے والے سے چوری کرنے والے کو زیادہ بہادر اور بڑا مجرم سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح چوری کرنے والے سے ڈاکہ ڈالنے والا بڑا مجرم ہوتا ہے۔ اسمگلنگ کے دھندے میں بھی ایسے ہی درجات ہیں۔ اسلحے کی اسمگلنگ کا درجہ سب سے برتر ہے اور منشیات کا دھندہ سب سے کمتر اور گھٹیا کاروبار سمجھا جاتا ہے''...... اسمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''مجھے معلوم ہے لیکن آپ کس طرح کے اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث رہے ہیں''...... عمران نے پوچھا اور اسمتھ بے اختیار چونک پڑا۔

''میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ میری فیلڈ عام اسلحے کی بجائے کیمیائی، کمپیوٹرائزڈ اور جدید ترین اسلحہ تھا اور اسی وجہ سے مجھے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے اس فارمولے میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ اگر راج کماری چندر مکھی درمیان میں نہ آ جاتی اور ہماری پلاننگ کامیاب رہتی تو ہم اس قدر دولت حاصل کر لیتے کہ شاید جس کا تصور بھی ہمارے لئے ناممکن ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنے تمام وسائل اسی پلان پر جھونک دیئے تھے لیکن راج کماری چندر مکھی نے میرے تمام خواب چکنا چور کر دیئے ہیں''...... اسمتھ نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''او کے۔ آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے یہ قیمتی معلومات مہیا

کر دیں۔ اب آپ یقین رکھیں کہ یہ معلومات سیکرٹ سروس تک لازماً پہنچ جائیں گی اور مجھے یقین ہے کہ سیکرٹ سروس اس معاملے پر لازماً دلچسپی لے گی''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ پھر ہمیں اجازت دیں۔ اب ہمیں صرف ان خبروں کا انتظار رہے گا جن میں راج کماری چندر مکھی کے خلاف کارروائی کی اطلاع ہو گی''...... اسمتھ نے اجازت لیتے ہوئے کہا۔

''اب آپ کہاں جائیں گے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''واپس ایکریمیا۔ جب تک راج کماری چندر مکھی سے انتقام نہیں لے لیا جاتا۔ تب تک ہم ایکریمیا میں ہی رہیں گے''۔ اسمتھ نے کہا۔

''اگر کبھی آپ سے ملاقات کی ضرورت ہو تو''...... عمران نے پوچھا۔

''ولنگٹن کی معروف سڑک سٹار روڈ پر ایک بہت بڑا پلازہ ہے جس کا نام بھی سٹار پلازہ ہے۔ اس میں اسمتھ اینڈ کمپنی کے نام سے میں نے امپورٹ ایکسپورٹ کا دفتر بنایا ہوا ہے پہلے تو مقصد صرف دکھاوا تھا لیکن اب وہاں باقاعدہ کاروبار ہوتا ہے اور میں باقاعدگی سے کاروبار میں دلچسپی لیتا ہوں۔ اس لئے آپ وہیں مجھ سے ملاقات کر سکتے ہیں''...... ہارڈ ماسٹر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب آپ ایسا کریں کہ آپ مجھے اپنی تباہ شدہ

لیبارٹری کا نقشہ بنا کر دے دیں اور خاص طور پر اپنے اس دفتر اور الماری کا تاکہ میں وہاں کی تلاشی لے کر مطلوبہ فائل اگر وہاں موجود ہوں تو حاصل کر سکوں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے اب ہارڈ ماسٹر سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اس لئے اگر وہ فائل مل جاتی ہے تو مجھے انتہائی خوشی ہو گی اور میری اس گھٹیا دھندے سے مستقل طور پر جان چھوٹ جائے گی''۔ اسمتھ نے کہا۔

''اوکے۔ پھر آئیں یہ کام ابھی کیوں نہ کر لیا جائے''۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اسمتھ اور واسٹن بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بھاٹان کے راج کلب کے انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے خصوصی ہال کے ایک کونے میں راج کماری چندر مکھی ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی کے ساتھ بیٹھی انتہائی قیمتی شراب کی چسکیاں لینے میں مصروف تھی۔

''تم نے وہاں پاکیشیا میں بھی عمران کی نگرانی کا کوئی بندوبست کرایا ہے یا نہیں''...... اس آدمی نے راج کماری چندر مکھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مجھے اس کی کیا ضرورت ہے۔ میری طرف سے وہ وہاں کچھ بھی کرتا پھرے۔ ہاں اگر وہ بھاٹان میں داخل ہوا تو پھر وہ میرا شکار ہو گا۔ لیکن وہ شخص تمہارے اعصاب پر کیوں سوار ہو گیا ہے۔ کیا تم بھی اس سے ڈرنے لگ گئے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہے لیکن اصل میں تم اس سے پوری طرح

آگاہ نہیں ہو چندر مکھی۔ وہ واقعی انتہائی خطرناک شخص ہے''...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''دیکھو کابران۔ میں تمہیں صرف اس لئے پسند کرتی ہوں کہ تم مرد ہو۔ لیکن اگر تم نے اس طرح بزدلی کا مظاہرہ کیا تو پھر تمہاری اور میری راہیں یکسر جدا ہو جائیں گی۔ مجھے بزدلوں سے نفرت ہے۔ سمجھے۔ اس لئے اب تمہاری زبان پر اس آدمی کا نام نہیں آنا چاہئے۔ وہ یہاں سے واپس جا چکا ہے اس لئے اب بھول جاؤ اسے۔ اس کا نام بھی اپنے ذہن سے نکال دو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہو گا ورنہ......'' راج کماری چندر مکھی نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا تو کابران نے بے اختیار کندھے اچکا دیئے۔

''او کے۔ آئندہ خیال رکھوں گا''...... کابران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک مادام چندر مکھی کے ہینڈ بیگ سے سیل فون کی گھنٹی کی مترنم آواز سنائی دی تو راج کماری چندر مکھی چونک پڑی۔

''ایک منٹ۔ میں فون سن لوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور اس نے ہینڈ بیگ کھول کر اس میں سے اپنا جدید سیل فون نکال لیا۔ سیل فون کی سکرین پر ایک نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ یہ کھاٹان کا نمبر تھا۔

''یس۔ راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے سیل فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''کھاٹان بول رہا ہوں راج کماری جی۔ بے وقت کال کی معافی چاہتا ہوں لیکن ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کا اصرار ہے کہ وہ آپ سے ابھی اور اسی وقت بات کرنا چاہتے ہیں اور آپ جانتی ہیں کہ وہ کس قدر ضدی شخص ہیں۔ اس لئے مجبوراً میں نے آپ کو کیا ہے''...... دوسری طرف سے کھاٹان کی انتہائی معذرت خواہانہ آواز سنائی دی۔

''کیا مطلب۔ وہ مجھ سے کیوں بات کرنا چاہتا ہے۔ اب اسے کیا ہو گیا''...... راج کماری چندر مکھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے تو معلوم نہیں ہے راج کماری جی۔ بس اچانک ڈاکٹر جیکولین فرینڈس ہوٹل میں میرے کمرے میں آئے اور انہوں نے ضد شروع کر دی کہ وہ آپ سے فوراً بات کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میں نے مجبور ہو کر انہیں کہا کہ وہ اپنے کمرے میں تشریف لے جائیں میں آپ کو تلاش کر کے ان کی آپ سے بات کراتا ہوں اور اسی سلسلے میں آپ کو میں نے فون کیا ہے''...... کھاٹان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس وقت تم کہاں سے بول رہے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ایکریمیا کی ریاست مشی گن کے ڈریم لینڈ ہوٹل سے راج کماری جی''...... کھاٹان نے جواب دیا۔

''او کے۔ بات کراؤ''...... راج کماری نے کہا تو لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ خاصا دبنگ تھا۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر جیکولین فرینڈس بول رہا ہوں راج کماری جی۔ میں نے تمام مطلوبہ مشینری کا آرڈر دے دیا ہے۔ لیکن اب پرابلم یہ پیدا ہو گیا ہے کہ یہ مشینری بہت بڑے بڑے کنٹینرز میں پیک ہو کر بھاٹان پہنچے گی اور مجھے بتایا گیا ہے کہ بھاٹان کا قانون ہے کہ وہاں آنے والے ہر کنٹینر کو باقاعدہ کھول کر چیک کیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ مشینری اس قدر نازک ہے کہ اگر کنٹینرز کھولتے وقت معمولی سی بھی رف ہینڈلنگ کی گئی تو یہ تمام مشینری تباہ ہو جائے گی۔ کنٹینرز میں نے بک کرا دیئے ہیں۔ لیکن جب مجھے بھاٹان کے قانون کے بارے میں معلوم ہوا تو میں نے ان کی سپلائی تا اطلاع ثانی رکوا دی ہے۔ آپ ایسا کریں کہ فوراً بھاٹان ایئر پورٹ پر حکام کو احکامات بھجوا دیں کہ ان کنٹینروں کو کھولے بغیر کلیئر کر دیا جائے۔ میں اس لئے فوری آپ سے بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ سپلائی زیادہ دیر نہیں روکی جا سکتی ورنہ یہاں کے حکام کو ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو پھر یہ مشینری روک لی جائے گی۔ کیونکہ یہ ممنوعہ مشینری ہے۔ اسے میں

نے خاص ذرائع سے حاصل کیا ہے اور بکنگ میں اسے عام مشینری ظاہر کیا گیا ہے''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کتنے کنٹینرز ہیں ڈاکٹر''...... راج کماری چندر مکھی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں پوچھا۔

''ان کی تعداد دس ہے۔ میں نے آپ سے طے ہونے والے پروگرام کے مطابق انہیں روڈراس مشین کمپنی بھاٹان کے نام بک کرایا ہے''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ آپ بے فکر ہو کر بھیجوا دیں۔ میں ابھی احکامات جاری کر دیتی ہوں۔ آپ کی واپسی کب ہو رہی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''ہماری فلائٹ کل بھاٹان پہنچے گی۔ کیونکہ مجھے اس مشینری کی فوری تنصیب کرانی ہے''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ آپ جب بھاٹان پہنچیں گے تو آپ کھاٹان کے ساتھ براہ راست میرے پاس پہنچ جائیں۔ مشینری سپیشل لیبارٹری میں پہنچ چکی ہو گی۔ میں آپ کے ساتھ جاؤں گی تاکہ میں خود اس مشینری کو دیکھ سکوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ راج کماری چندر مکھی نے رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی

سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''بھیرو بول رہا ہوں''...... ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری بول رہی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی''...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

''بھیرو۔ روڈراس مشین کمپنی کے نام سے دس بڑے کنٹینرز لنگٹن سے بک ہو کر بھاٹان آج کسی بھی وقت پہنچ جائیں گے۔ تم نے فوری طور پر ایئر پورٹ کارگو پر ایسے انتظامات کرنے ہیں کہ ان کنٹینرز کو کھولے بغیر کلیئر کر دیا جائے''...... راج کماری چندر مکھی نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی راج کماری جی''...... دوسری طرف سے بھیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور ان کنٹینرز کو تم نے خصوصی حفاظت میں سپیشل لیبارٹری پہنچانا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... بھیرو نے جواب دیا اور راج کماری نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کیا اور فون پیس سائیڈ میں رکھ دیا۔

''کسی سائنسی پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جو لیبارٹری کا مسئلہ درمیان میں آ گیا ہے''...... کابران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ انتہائی اہم پراجیکٹ ہے۔ جب یہ پراجیکٹ مکمل ہو گا تو بھاٹان پوری دنیا میں ناقابل تسخیر ملک کی حیثیت سے ابھرے گا اور پوری دنیا اس کی طاقت کے خوف سے لرزہ براندام ہو گی۔ جو آج سپر پاورز ہیں کل یہ بھاٹان کے مقابلے میں خس و خاشاک کی بھی حیثیت نہ رکھتے ہوں گے اور بھاٹان رہتی دنیا تک سپریم پاور کی حیثیت سے پوری دنیا پر راج کرے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے خوابناک سے لہجے میں کہا تو کابران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''اوہ تو کوئی ایسا فارمولا تمہارے ہاتھ لگ گیا ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ یہ کھیل انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ سپر پاورز اتنی آسانی سے اپنے خلاف ایسے پراجیکٹ مکمل نہیں ہونے دیا کرتیں''...... کابران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ سپر پاورز کو ہمارے پراجیکٹ کے بارے میں کیسے علم ہو سکتا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ان کے خفیہ سیارے ہر وقت پوری دنیا کی نگرانی کرتے رہتے ہیں چندر مکھی۔ تم سات پردوں میں بھی چھپ کر ان کے مفاد کے خلاف کوئی کام کرو گی تو انہیں فوراً اس کی نہ صرف اطلاع مل جائے گی بلکہ اس کی ساری تفصیلات بھی ان تک پہنچ جائیں گی۔ اس کے بعد ان کی انتہائی باوسائل اور خوفناک تنظیمیں حرکت میں آ سکتی

ہیں''...... کابران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''تم ہر معاملے میں اس قدر خوفزدہ کیوں رہتے ہو کابران۔ پہلے عمران کے بارے میں تم نے اس خوف کا اظہار کیا۔ اب سپر پاورز سے خوفزدہ نظر آ رہے ہو۔ تم فکر مت کرو۔ یہ فارمولا عام فارمولے سے مختلف ہے۔ اس کی طرف کسی کی توجہ ہی نہیں جا سکتی''...... راج کماری چندر مکھی نے ہنستے ہوئے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

''میں خوفزدہ نہیں ہوں راج کماری۔ بات یہ ہے کہ میں تمہاری نسبت حقائق کو زیادہ جانتا ہوں۔ تم نے اب تک اپنا سارا کام یہیں بھاٹان میں ہی سرانجام دیا ہے۔ تمہارا واسطہ بین الاقوامی سطح کے لوگوں سے پہلی بار پڑ رہا ہے۔ اس لئے تم مطمئن ہو کہ جس طرح تم بھاٹان کے مجرموں کو ختم کرتی رہی ہو۔ اسی طرح تم بین الاقوامی ایجنٹوں کا بھی خاتمہ کر دوں گی۔ لیکن ان دونوں کے درمیان زمین آسمان کا فرق ہے''...... اس بار کابران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ میں ان سب کھیلوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اس لئے میں نے سپریم فورس کو انتہائی جدید سطح پر ٹریننگ دلوائی ہے اب بھاٹان کی سپریم فورس ایسے ایسے جدید آلات استعمال کر رہی ہے جس کا شاید ذکر بھی ابھی دوسرے ممالک کے

ایجنٹوں نے نہ سنا ہو گا اور میں نے اپنے آدمیوں کی ایسی تربیت کی ہے کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے“ ...... راج کماری چندر مکھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر بھی میں تمہیں محتاط رہنے کا مشورہ دوں گا“ ...... کابران نے جواب دیا۔

”اس مشورے کا بے حد شکریہ“ ...... چندر مکھی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کابران نے بھی مسکراتے ہوئے بات بدل دی اور پھر وہ دوسرے موضوع پر ہنس ہنس کر باتیں کرنے لگے۔

حصہ اول ختم شد

خاص نمبر
عمران سیریز
سپریم فورس
Pakistanipoint
Waqar
Azeem
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''سپریم فائٹرز'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ سپریم فائٹرز اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف جدوجہد جیسے جیسے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے اسی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں میں بھی اپنا مشن مکمل کرنے کی لگن بڑھتی جا رہی ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے انتہائی بھرپور اور جان لیوا مقابلے کی صورت میں ہی نکل سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کی پسند پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اب آپ اپنا ایک خط بھی ملاحظہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔

لاہور سے عاطف خانزادہ لکھتے ہیں کہ میں نے آپ کا جو ناول سب سے پہلے پڑھا تھا اس کا نام مجھے یاد نہیں لیکن وہ ناول پڑھنے کے بعد ہی میں آپ کے ناولوں کا دیوانہ ہو گیا تھا اور پھر میں نے اب تک آپ کے لکھے ہوئے تمام ناولوں کا بھرپور انداز میں مطالعہ کیا۔ آپ کے تمام ناولوں کو میں نے ایک بار نہیں بلکہ کئی کئی بار پڑھا ہے اور ہر بار نیا یا پرانا ناول پڑھتے ہوئے یہی محسوس ہوتا ہے جیسے یہ ناول پہلی بار پڑھ رہا ہوں اور اس ناول میں وہی لطف، وہی چاشنی اور وہی خوبصورت پیرائے میں لکھی ہوئی کہانی ہوتی ہے جو مجھے اپنے اندر سمو لیتی ہے اور جب تک ناول کا اختتام نہیں ہو

جاتا اس وقت تک میں ناول ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ آپ واقعی اس صدی کے سب سے بڑے اور بہترین رائٹر ہیں۔ ایسے رائٹر جسے مستقل بنیاد پر پڑھا جا سکتا ہے۔ البتہ آپ سے شکایت بھی ہے کہ آپ نے عمران کے کردار کو بالکل ہی بدل دیا ہے۔ عمران نہ مسخریاں کرتا ہے اور نہ ہی اس کی شوخیاں دکھائی دیتی ہیں۔

محترم عاطف خانزادہ صاحب۔ آپ کے خط لکھنے اور ناولوں کو بار بار پڑھنے اور ان کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو شکوہ کیا ہے تو میں یہی کہوں گا کہ آپ کا شکوہ درست ہے۔ عمران اب واقعی کافی حد تک بدل چکا ہے، اس بات کا تو آپ کو بھی پتہ ہو گا کہ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے تمام انسانوں میں تبدیلیاں رونما ہوتی چلی جاتی ہیں۔ یہ دنیا تبدیلی کا ہی تو نام ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہر چیز بدل جاتی ہے۔ یہ قدرت کا نظام ہے اور یہی تبدیلیاں اس کردار کے زندہ ہونے کی نشانی ہے جس پر وقت اور زمانے کے اثرات ہوتے ہیں کیونکہ زمانے میں صرف تغیر کو ہی دوام حاصل ہوتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو طاہر۔ میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ اس طرح رسمیات کے چکر میں مت پڑا کرو"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا احترام میں آپ کے عہدے کی بنا پر نہیں کرتا۔ آپ کا احترام میں دل سے کرتا ہوں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اچھا تو تم دل والے ہو۔ بہت خوب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ دل والے تو سب انسان بلکہ سب جاندار ہوتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"ہوتے ہوں گے۔ میں تمہاری بات کر رہا ہوں۔ سیکرٹ

سروس کے سارے ممبروں کو تم سے گلا بھی یہی ہے کہ ان کے چیف
کے سینے میں دل ہی نہیں ہے بلکہ دل کی جگہ پتھر رکھا ہوا ہے اور وہ
بھی بڑا والا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میری یہ سرد مہری بھی تو آپ کی وجہ سے ہے ورنہ ذاتی طور
پر تو میں واقعی دل والا ہی ہوں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔ اس نے میز پر
رکھے ہوئے فون کو اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ الائیڈ کارپوریشن''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کارٹر سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا
ہوں''...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو کارٹر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آج اتنے طویل
عرصے بعد کیسے یاد کر لیا''...... دوسری طرف سے ایک بے تکلفانہ
سی آواز سنائی دی۔

''تم تو ہر وقت میرے دل میں رہتے ہو اور پھر بھی طویل
عرصے کی بات کر رہے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
دوسری طرف سے کارٹر کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''چلیں میں کم از کم آپ کے دل میں تو ہوں اس سے بڑھ کر
میرے لئے اور کیا خوشی کی بات ہو سکتی ہے۔ فرمائیں''...... کارٹر

نے کہا۔

''مجھے یاد ہے تم نے کہا تھا کہ سرکاری لیبارٹریوں کو سائنسی
سامان سپلائی کرنا تو ایک آڑ ہے ورنہ اصل میں تم خفیہ پرائیویٹ
لیبارٹریوں کو ایسی سائنسی مشینری سپلائی کرتے ہو جنہیں سرکاری طور
پر فروخت کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ کیا اب بھی یہ کام جاری
ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا آپ کو کوئی خاص
سائنسی مشین چاہئے''۔ کارٹر نے مسکراتی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

''اگر میں ایسی مشینری خفیہ طور پر حاصل کرنا چاہوں تو کیا تم
ایسی مشینری سپلائی کر سکتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ ایکریمیا ہے عمران صاحب۔ یہاں رقم خرچ کرنے والے
کو کیا نہیں مل سکتا۔ آپ حکم کریں پھر دیکھیں میں آپ کو کیسی کیسی
مشینری سپلائی کرتا ہوں''...... کارٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیا تمہارے علاوہ اور پارٹیاں بھی یہ کام کرتی ہیں''...... عمران
نے پوچھا۔

''ہاں۔ بہت سی ہیں۔ لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے
ہیں۔ کوئی خاص وجہ''...... کارٹر کے لہجے میں حیرت تھی۔

''اصل بات یہ ہے کارٹر کہ ایکریمیا کے ایک سائنس دان ہیں
جن کا اصل نام ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس ہے۔ سرکاری طور پر وہ
ہلاک ہو چکے ہیں لیکن دراصل وہ بھاٹان میں حکومت بھاٹان کے

تحت ایک خفیہ لیبارٹری میں ایک انقلابی قسم کے میزائل کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اس میزائل کو تیار کرنے کے لئے انہوں نے مشینری خرید کی ہے اور اسے لامحالہ بھاٹان بھیجیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مشینری کو کسی طرح ٹریس کر لوں۔ کیا تم اس سلسلے میں میری کوئی مدد کر سکتے ہو۔ معاوضہ جو تم کہو گے تمہیں مل جائے گا۔ لیکن معلومات حتمی ہوں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میرے علاوہ یہاں ایکریمیا میں چار اور گروپ یہ کام کرتے ہیں۔ اگر وہ سائنس دان ایکریمین ہے تو پھر وہ لامحالہ شارلے گروپ سے رابطہ کرے گا کیونکہ شارلے گروپ کا سارا کام ہی ایکریمیا میں ہے لیکن آپ تو کہہ رہے ہیں کہ وہ سرکاری طور پر ہلاک ہو چکا ہے۔ پھر تو ظاہر ہے وہ اصل نام اور حلیے میں نہ ہو گا۔ پھر کیسے معلوم کیا جا سکتا ہے''...... کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ جس حلیے میں بھی ہو۔ مال تو بہرحال وہ بھاٹان کے لئے ہی بک کرائے گا۔ یہی نشانی ہو سکتی ہے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''پیکنگ کرنے والے علیحدہ لوگ ہوتے ہیں۔ بہرحال مجھے میزائل مشینری کے حجم کا انداز ہے۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ میں ایئر پورٹ اور بحری جہازوں کی کارگو پر ایسے کنٹینرز کے بارے میں معلومات حاصل کروں جو بھاٹان کے لئے بک کرائے گئے ہوں۔ ایسی مشینری خصوصی ساخت کے کنٹینروں میں ہی چیک کی جاتی

ہے۔ ان کنٹینروں کی ساخت سے ان کا پتہ چلایا جا سکتا ہے''۔ کارٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اچھی تجویز ہے۔ بہرحال تم نے یہ کام کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ ضرور کروں گا۔ پہلے تو ویسے ہی کرتا لیکن اب تو آپ نے معاوضے کی بات بھی کر دی ہے۔ اب تو ہر صورت میں کروں گا''...... کارٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''معاوضے کی فکر مت کرنا۔ بہرحال کتنا وقت لگ جائے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''اگر تو یہ مشینری خرید لی گئی ہے اور یہ کارگو پر پہنچ گئی ہے تو پھر زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے میں معلومات مل جائیں گی اور اگر ابھی وہاں نہیں پہنچی تو پھر میں وہاں موجود اپنے خاص لوگوں کو الرٹ کر دوں گا جیسے ہی یہ کنٹینرز وہاں پہنچیں گے مجھے اطلاع مل جائے گی لیکن اس میں کئی دن بھی لگ سکتے ہیں''...... کارٹر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میرا فون نمبر نوٹ کر لو۔ اس فون پر اگر میں نہ بھی ملوں تو تم میرا نام لے کر تفصیلات دے دینا۔ وہ مجھ تک پہنچ جائیں گی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دانش منزل کا سپیشل فون نمبر دوہرا دیا۔

''ٹھیک ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''آپ کا خیال ہے کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اب بھی بھاٹان میں ہی کام کر رہا ہے جبکہ پہلے آپ نے بتایا تھا کہ آپ کے آدمی نے اطلاع دی ہے کہ حکومت ایکریمیا اسے بھاٹان میں تلاش کرتی رہی ہے لیکن اس کا پتہ نہیں چل سکا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اب حتمی معلومات مل چکی ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''وہ کیسے''...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ سلیمان نے یہاں فون کیا تھا کہ کوئی صاحب اسمتھ مجھ سے ضروری بات کرنا چاہتے ہیں اور میں فلیٹ میں چلا گیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ارے ہاں۔ وہ بات تو میرے ذہن سے ہی نکل گئی تھی۔ وہ کیا سلسلہ تھا''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے اسمتھ اور واسٹن کے فلیٹ پر آنے سے لے کر ان سے ہونے والی تمام گفتگو کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

''اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ راج کماری چندر مکھی اب تھنڈر میزائل بھاٹان کے لئے بنوانا چاہتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اب یہ بات کنفرم ہو چکی ہے اور تھنڈر فلیش پسٹل کا مظاہرہ مسافر بردار ایئر بس کی تباہی کی صورت میں تم دیکھ چکے ہو۔ اس سے تم اندازہ کر سکتے ہو کہ تھنڈر میزائل کس قدر خوفناک ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن بھاٹان تو پسماندہ سا ملک ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے

ایسا خوفناک اسلحہ بنانے کی''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ دراصل ان میزائلوں کی منزل کافرستان ہی ہو گی اس لئے کہ شاہ بھاٹان کی حکومت ہی کافرستان کی وجہ سے قائم ہے اور راج کماری چندر مکھی کی ہمدردیاں بھی یقیناً کافرستان سے ہی ہوں گی۔ پاکیشیا میں تھنڈر فلیش ویپن کے تجربے سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انہیں پاکیشیا سے کوئی ہمدردی نہیں ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سوچنا کیا ہے۔ یہ میزائل پاکیشیا کے دفاع کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے انہیں کسی قیمت پر تیار نہیں ہونا چاہئے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''تو اس سلسلے میں آپ کا اگلا اقدام کیا ہو گا۔ کیا آپ بھاٹان جائیں گے یا آپ کا مقصد ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو اغوا یا ہلاک کرانا ہے تاکہ نہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس ہو گا اور نہ یہ اسلحہ بن سکے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میری پہلی ترجیح تو ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو کور کرنے کی ہے کیونکہ اس کے بغیر یہ میزائل تیار ہی نہیں ہو سکتے۔ لیکن اسمتھ نے مجھے بتایا ہے کہ چھوٹی ساخت کے تھنڈر فلیش ویپن کافی تعداد میں تیار کئے گئے ہیں اور وہ سب اب راج کماری چندر مکھی اور حکومت

بھاٹان کے قبضے میں ہیں۔ یہ ویسا ہی اسلحہ ہے جیسا پاکیشیا میں مسافر بردار ایئر بس کی تباہی میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ اسلحہ بھی تباہ کیا جانا ضروری ہے''...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں لائبریری میں جا رہا ہوں۔ جب تک میں یہاں ہوں اگر سپیشل فون پر کارٹر کی کال آئے تو مجھے بتا دینا۔ ورنہ جب بھی آئے اسے ٹیپ کر لینا''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے لائبریری میں آ کر بھاٹان کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک ایسی کتاب کا انتخاب کیا جس میں بھاٹان کے پہاڑی سلسلوں کے بارے میں تفصیلی معلومات موجود تھیں۔ عمران کو معلوم تھا کہ بھاٹان کی سرکاری لیبارٹری لازماً کسی ویران پہاڑی سلسلے میں ہی بنائی گئی ہو گی اور ایسی لیبارٹریاں خصوصی ساخت کے پہاڑی سلسلوں میں ہی بنائی جا سکتی ہیں اس لئے وہ اس بارے میں تفصیلات حاصل کر کے یہ آئیڈیا لگانا چاہتا تھا کہ یہ لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے۔ پھر اسے وہاں بیٹھے ابھی ایک گھنٹہ ہی گذرا تھا کہ ساتھ رکھے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر کتاب سے نظریں ہٹائیں اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... عمران نے کہا۔

''کارٹر کی کال آئی ہے۔ میں نے اسے ہولڈ کرا دیا ہے''۔ بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

''اوہ اچھا۔ میں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا پھر اس نے کتاب بند کر کے واپس ریک میں رکھی اور پھر تیزی سے واپس آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ آپریشن روم میں پہنچ کر اس نے کرسی پر بیٹھ کر فون کا ایک طرف رکھا ہوا رسیور اٹھا لیا۔

''یس عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کارٹر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ اتفاق سے معلومات حتمی اور جلد مل گئی ہیں۔ خصوصی ساخت کے دس کنٹینرز بھاٹان کے لئے بک کرائے گئے ہیں۔ یہ کنٹینرز بالکل اسی ساخت کے ہیں جن میں میزائل بنانے والی خصوصی ساخت کی مشینری پیک ہو سکتی ہے۔ یہ کنٹینرز رودراس مشین کمپنی بھاٹان کے لئے کسی کھاٹان نامی آدمی کی طرف سے بک کرائے گئے ہیں۔ کاغذات میں یہ عام مشینری ظاہر کی گئی ہے''...... کارٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کھاٹان کے نام سے تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہی ہمارے مطلوبہ کنٹینرز ہیں۔ ان کے نمبر وغیرہ کی تفصیلات مل سکتی ہیں اور کب یہ سپلائی کئے جائیں گے''...... عمران نے پوچھا۔

''نمبر بھی مل جائیں گے عمران صاحب۔ لیکن یہ کنٹینرز خصوصی ٹرانسپورٹ طیارے پر بک کرائے گئے ہیں اور یہ طیارہ ابھی تھوڑی دیر پہلے روانہ ہوا ہے۔ البتہ کاغذات سے ان کی نمبر مل جائیں گے

مگر کچھ وقت لگ جائے گا۔ اگر آپ صرف ان کی نشانی کے لئے ٹپ پوچھ رہے ہیں تو ان کی خصوصی ساخت میں بتا دیتا ہوں۔ اس طرح آپ انہیں پہچان لیں گے اور یہ کنٹینرز بارہ گھنٹوں میں بھاٹان پہنچ جائیں گے آپ انہیں ایئرپورٹ پر چیک بھی کر سکتے ہیں“...... کارٹر نے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کنٹینرز کی ساخت بتانی شروع کر دی۔

”ٹھیک ہے۔ بے حد شکریہ۔ پھر نمبر معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب بتاؤ کتنا معاوضہ بھجوا دوں“...... عمران نے کہا۔

”ان معلومات کو حاصل کرنے کے لئے مجھے صرف ایک فون کال کرنا پڑی ہے اس لئے کوئی معاوضہ نہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔

”ان کنٹینرز سے لیبارٹری کا سراغ لگایا جا سکتا ہے“...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ یہ بہت اچھا کلیو مل گیا ہے۔ لیکن مجھے خود وہاں جانا پڑے گا کیونکہ بھاٹان میں کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو یہ کام کر سکے“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا میں ممبران کو کال کروں“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”نہیں۔ پہلے مجھے پلاننگ کرنے دو پھر میں بتاؤں گا کہ کسے کال کرنا ہے اور کسے نہیں“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی راج کماری چندر مکھی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... راج کماری چندر مکھی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”بھاشو بول رہا ہوں راج کماری جی۔ عمران ابھی ابھی اپنے پانچ ساتھیوں سمیت بھاٹان ایئرپورٹ پر پہنچا ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو راج کماری بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔

”کیسے چیک کیا ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

”میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میں نے خصوصی کیمرے سے عمران کی تصویریں بنوالی تھیں۔ میں نے یہ تصویریں ایئرپورٹ اور دوسرے راستوں پر نصب چیکنگ کمپیوٹرز میں فیڈ کرا دی تھیں۔ چنانچہ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران نے کمپیوٹر رینج کو کراس کیا ہے۔ میرے آدمی وہاں موجود ہیں۔ انہیں جب یہ اطلاع ملی تو انہوں نے چیکنگ کی اور اس طرح انہوں نے عمران اور اس کے

ساتھیوں کو چیک کر لیا ہے۔ یہ عمران سمیت چھ افراد کا گروپ ہے جس میں ایک عورت بھی ہے۔ ایئرپورٹ سے نکل کر یہ لوگ زاشان ہوٹل گئے ہیں اور اس وقت وہیں موجود ہیں۔ عمران نئے میک اپ میں ہے جبکہ باقی افراد کے بارے میں معلوم نہیں کہ وہ میک اپ میں ہیں یا نہیں۔ اب آپ جیسا حکم دیں''...... بھاشو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ان سب کو اغوا کر کے ہنڈرڈ ون میں پہنچا دو۔ لیکن انتہائی احتیاط سے یہ کام ہونا چاہئے۔ یہ انتہائی ہوشیار سیکرٹ ایجنٹس ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ زاشان ہوٹل میں ہمارے خصوصی انتظامات پہلے سے موجود ہیں۔ انہیں پتہ بھی نہ چلے گا اور یہ ہنڈرڈ ون پہنچ جائیں گے''...... دوسری طرف سے بھاشو نے کہا۔

''ان کے ہنڈرڈ ون پہنچتے ہی فوراً مجھے اطلاع دینا اور جب تک میں خود وہاں نہ آؤں انہیں کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آنا چاہئے''...... راج کماری چندر مکھی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور راج کماری چندر مکھی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''اب میں اس عمران کو بتاؤں گی کہ راج کماری چندر مکھی کیا حیثیت رکھتی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھی ہوئی فائل پر جھک گئی۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد

فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو راج کماری چندر مکھی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... راج کماری چندر مکھی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''بھاشو بول رہا ہوں راج کماری جی۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے عمران اور اس کے ساتھی ہنڈرڈ ون کے زیرو روم میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں''...... بھاشو نے کہا۔

''کوئی پرابلم''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''نو راج کماری جی۔ سب کچھ انتہائی آسانی سے مکمل ہو گیا ہے۔ یہ سب لوگ ایک ہی کمرے میں موجود تھے اور وہاں پہلے سے خصوصی انتظامات موجود تھے۔ اس لئے ہم نے انتہائی زود اثر گیس ان انتظامات کے تحت کمرے میں فائر کر دی اور یہ لوگ دوسرے ہی لمحے بے ہوش ہو گئے۔ پھر انہیں ہمارے آدمیوں نے عقبی خصوصی راستے سے باہر نکالا اور ویگن میں ڈال کر ہنڈرڈ ون پہنچا دیا''...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کا سامان۔ وہ کہاں ہے''...... راج کماری جی چندر مکھی نے پوچھا۔

''سامان مختصر سا ہے دو بیگوں کی صورت میں۔ ان میں سے ایک بیگ میں اس عورت کے مختلف ٹائپ کے لباس ہیں جبکہ دوسرے بیگ میں مردانہ لباس ہیں اور کچھ نہیں۔ ویسے دونوں بیگ بھی ہنڈرڈ ون پہنچ چکے ہیں''...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

''اوکے ٹھیک ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کابران ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کابران سے بات کراؤ۔ راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہ اس وقت کلب میں موجود ہیں راج کماری جی۔ آپ وہاں فون کر لیں یا پھر اپنا نمبر مجھے دے دیں۔ میں کلب فون کر کے انہیں آپ کے متعلق کہہ دیتا ہوں۔ وہ آپ کو خود فون کر لیں گے''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''میں خود بات کر لیتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور ایک بار پھر اس نے کریڈل دبا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کابران اس کلب کا مالک تھا اسی لئے اسے کابران کلب کا نمبر معلوم تھا۔

''کابران کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''راج کماری بول رہی ہوں۔ کابران سے بات کراؤ''۔ راج کماری چندر مکھی نے سپاٹ مگر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ کابران بول رہا ہوں چندر مکھی۔ خیریت''...... چند لمحوں بعذ کابران کی آواز سنائی دی۔

''مجھے کیا ہونا ہے۔ البتہ وہ تمہارے دنیا کے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ کی خیریت خطرے میں ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے مسکراتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ تم کس کے بارے میں بات کر رہی ہو''...... کابران کے لہجے میں حیرت تھی۔

''پاکیشیا کے علی عمران۔ وہ اپنے پانچ ساتھیوں سمیت اس وقت میرے ایک اڈے پر بے ہوش اور بے بس پڑا ہوا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ کیا واقعی۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ علی عمران ہی ہے''...... کابران نے کہا۔

''ہاں۔ سو فیصد یقین ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھاشو سے ملنے والی رپورٹ اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے اغوا ہونے سے لے کر ان کے اڈے تک پہنچنے کی تفصیل بتا دی۔

''حیرت ہے کہ یہ لوگ اس قدر آسانی سے تمہارے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ ورنہ یہ تو چھلاوے ہیں۔ بہرحال اب تمہارا کیا پروگرام

ہے“...... کابران کی آواز سنائی دی۔

”میں چاہتی ہوں کہ ان کی بے بسی اور ان کی بھیانک موت کا تماشہ میرے ساتھ تم بھی اپنی آنکھوں سے دیکھو“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا تم انہیں ہوش میں لانا چاہتی ہو“...... کابران کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

”ہاں کیوں“...... راج کماری چندر مکھی نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے کابران کی اس بات کی سمجھ نہ آئی ہو۔

”اوہ چندر مکھی۔ میں پھر کہوں گا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ تو شاید وہ غفلت میں مار کھا گئے ہیں لیکن ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے لازماً سچویشن بدل دینی ہے۔ ان کا خاتمہ اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی کرا دو۔ یہ سب سے محفوظ طریقہ ہے“...... کابران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”ارے ارے اتنا خوف۔ فکر مت کرو۔ یہ چاہے کتنے ہی خطرناک کیوں نہ ہوں۔ اب ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس عمران کی بے بسی کا تماشہ دیکھوں۔ یہ اپنی زندگی کے لئے مجھ سے بھیک مانگے کیونکہ پہلی ملاقات میں یہ جاتے ہوئے مجھے دھمکی دے کر گیا تھا اور وہ دھمکی مجھے یاد ہے۔ اس وقت بھی اگر میں چاہتی تو اس کا خاتمہ کر سکتی تھی لیکن اس وقت اس کی

حیثیت سرکاری تھی لیکن اب ایسی کوئی بات نہیں۔ اس لئے اب میں جی بھر کر اس سے انتقام لے سکتی ہوں“...... راج کماری چندر مکھی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”کیا تم انہیں باندھ کر ہوش میں لے آؤ گی“...... کابران نے کہا۔

”نہیں۔ انہیں باندھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں نے سپریم فورس کو انتہائی جدید ترین آلات سے لیس کیا ہوا ہے۔ میں انہیں ایسے انجکشن لگاؤں گی جن کی وجہ سے ان کی گردن سے نیچے کا پورا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو جائے گا۔ البتہ یہ باتیں آسانی سے کر سکیں گے۔ سر گھما سکیں گے، دیکھ سکیں گے، سوچ سکیں گے، محسوس کر سکیں گے لیکن حرکت کرنے سے معذور ہوں گے“...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ پھر ٹھیک ہے۔ پھر میں تمہارے ساتھ ضرور چلوں گا“۔ کابران نے کہا۔

”اوکے۔ میں خود کابران کلب آ رہی ہوں۔ میں تمہیں وہاں سے پک کر لوں گی“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور پھر رسیور رکھا۔ میز پر رکھی ہوئی فائل اس نے بند کر کے میز کے دراز میں رکھی اور پھر کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی جدید ماڈل کی نئی کار میں کابران کلب کی

جانب اُڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت اور جوش کے تاثرات تھے جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے بسی کے عالم میں ہنڈرڈ ون کے زیرو روم میں پہنچا کر اس نے دنیا کا بہت بڑا اور عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہو۔ اس کی خوشی دیدنی تھی۔ وہ جلد سے جلد کابران کلب سے کابران کو پک کر کے ہنڈرڈ ون پہنچ جانا چاہتی تھی تاکہ وہ بے بس پڑے ہوئے عمران کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے اور اسے اپنے سامنے زندگی کی بھیک مانگنے پر مجبور کر سکے۔

عمران کی آنکھ کھلی تو چند لمحوں تک وہ لاشعوری کیفیت میں رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن کے پردے پر سابقہ مناظر کسی سلوموشن فلم کی طرح ابھرنے لگے۔ اسے یاد آگیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھاٹان ایئرپورٹ پر اتر کر ٹیکسی کے ذریعے ہوٹل زاشان پہنچا تھا اور پھر وہ سب کمرے میں بیٹھے آئندہ کے لئے لائحہ عمل بنا رہے تھے کہ اچانک اس کا ذہن اس طرح بند ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اس کا شعور اب بیدار ہوا تھا۔

اس نے بے اختیار اپنا سر گھمایا اور ساتھ ہی اپنے جسم کو بھی حرکت دینے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا کہ اس کا پورا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہے۔ البتہ اس کا سر گردن تک حرکت کر سکتا تھا۔ وہ اس وقت ایک بڑے ہال نما کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کمرے میں ٹارچنگ کے انتہائی جدید ترین

آلات نصب تھے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی اس کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ وہ بے ہوش تھے۔ کمرہ اپنی ساخت کے لحاظ سے ساؤنڈ پروف نظر آ رہا تھا۔

"یہ کس کی حرکت ہو سکتی ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ لیکن ظاہر ہے وہاں جواب دینے والا کوئی نہ تھا اور پھر اس کے ذہن میں راج کماری چندر مکھی کا نام ابھرا کیونکہ یہاں اور کسی کو بھی عمران کی آمد سے کوئی دلچسپی نہ ہو سکتی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ سوچ رہا تھا کہ راج کماری چندر مکھی کو ان کی آمد کی اطلاع کیسے مل گئی کیونکہ وہ میک اپ میں اور نئے کاغذات کے ساتھ آیا تھا۔ پہلے جب وہ آیا تھا تو اس کے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا تھے۔ جبکہ اس بار اس کے ساتھ کیپٹن شکیل، صفدر، تنویر، صدیقی اور جولیا تھے۔

جولیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس نے مقامی میک اپ کرا دیا تھا تاکہ وہ بھی پہچانے نہ جا سکیں۔ لیکن اس کے باوجود ہوٹل پہنچتے ہی انہیں اس طرح بے ہوش کر کے اغوا کر لیا گیا کہ انہیں محسوس تک نہ ہو سکا۔ ہوٹل کا انتخاب بھی عمران کا اپنا تھا ورنہ اگر وہ کسی ٹپ پر اس ہوٹل پہنچتا تو وہ سمجھتا کہ اس ٹپ کی وجہ سے کسی طرح سپریم فورس کو ان کی آمد اور ٹھہرنے کی جگہ کا علم ہو گیا ہے۔ ابھی وہ یہ سب باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے ساتھ بیٹھے

ہوئے صفدر کی کراہ سنی تو اس نے گردن گھمائی۔

صفدر ہوش میں آ رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد چند لمحوں کے وقفے سے ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے لیکن ان سب کے جسم بھی عمران کی طرح مفلوج ہو چکے تھے۔ سب نے عمران سے اس ساری صورتحال کے بارے میں پوچھا لیکن ظاہر ہے عمران کیا جواب دیتا کیونکہ وہ خود اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ ساری کارروائی سپریم فورس کی ہو سکتی ہے"...... عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"اگر یہ واقعی سپریم فورس کی کارروائی ہے تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ لوگ انتہائی جدید آلات استعمال کر رہے ہیں۔ اس کمرے میں بھی نئے اور جدید آلات موجود ہیں اور جس طرح ہم سب کو ہوٹل میں بے ہوش کیا گیا ہے اور خاص طور پر ہماری یہ پوزیشن کہ ہمیں باندھنے کی بجائے ہمارے جسموں کو گردن سے نیچے مفلوج کر دیا گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور باقی سب نے اس کی بات کی تائید کر دی عمران نے نہ ان کی ان باتوں میں شمولیت کی اور نہ ان کی کسی بات کا جواب دیا۔

اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں اور اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ اس طرح وہ اپنی قوت ارادی کی طاقت سے اپنے مفلوج ہوئے اعصابی نظام کو کسی طرح حرکت میں

لا سکے اور پھر آہستہ آہستہ اس کے مفلوج جسم میں ہلکی ہلکی تھرتھراہٹ سی محسوس ہونے لگی پھر یہ تھرتھراہٹ بڑھتی چلی گئی اور چند منٹ میں عمران کے جسم میں حرکت کے آثار خاصے نمایاں ہو گئے لیکن ابھی تک اعصابی نظام پوری طرح حرکت میں نہ آسکا تھا۔ اس لئے عمران اپنی اس کوشش میں مصروف رہا۔ چونکہ اس نے اپنے ذہن کو ایک جگہ مرکوز کر رکھا تھا اس لئے اس کے ذہن میں مکمل سناٹا چھایا ہوا تھا۔

جب اس کے ذہن میں یہ بات ابھری کہ اب اس کا جسم باقاعدہ حرکت کرنے لگ گیا ہے تو اس نے اپنے ذہن کو آہستہ آہستہ اوپن کرنا شروع کر دیا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے کانوں میں اردگرد کی آوازیں بھی پڑنے لگیں اور اسے ماحول کا بھی احساس ہونے لگ گیا۔

”یہ کیسے ہو گیا عمران۔ تمہارا جسم تو باقاعدہ حرکت کر رہا ہے“...... آنکھیں کھولتے ہی اس کے کانوں میں جولیا کی آواز سنائی دی۔

”حرکت میں برکت ہوتی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سب سے پہلے اپنی جیبوں کی تلاشی لی اور دوسرے لمحے اسے یہ دیکھ کر خوشگوار سی حیرت ہوئی کہ اس کی باقاعدہ تلاشی نہ لی گئی تھی۔ اس کی خفیہ جیب میں مشین پسٹل ابھی تک موجود تھا۔ چونکہ

بھاٹان ایئرپورٹ پر باقاعدہ اسلحہ کی چیکنگ کی جاتی تھی اس لئے وہ سب اپنے ساتھ عام اسلحہ نہ لے آئے تھے البتہ ان سب نے اپنے کوٹوں کی خفیہ جیبوں میں چھوٹے مشین پسٹل رکھ لئے تھے۔

ان خفیہ جیبوں میں مخصوص قسم کا کپڑا استر کے طور پر لگایا گیا تھا جس کی وجہ سے گائیگر اس پسٹل کو چیک نہ کر سکا تھا اور جیب بھی مکمل طور پر بند کر کے سیل کر دی جاتی تھی تاکہ گائیگر سے نکلنے والی ریڈیٹنگ ریز جیب کے اندر نہ داخل ہوسکیں۔ چونکہ باقی جیبیں سیل کرنا ناممکن نہ تھا اس لئے انہوں نے باقی جیبوں میں اسلحہ نہ رکھا تھا۔ عمران نے جیب کھول کر مشین پسٹل نکالا اور اسے کوٹ کی سائیڈ جیب میں رکھ لیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے خیال آیا کہ باہر نجانے کتنے افراد ہوں گے اس لئے اس نے اپنا فیصلہ بدل دیا اور واپس آ کر وہ کرسی پر اسی انداز میں بیٹھ گیا جیسے اس کا جسم گردن سے نیچے تک مفلوج ہو۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ اچانک ایک دھماکے سے کھلا اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس کا آئیڈیا درست نکلا تھا۔ دروازے سے راج کماری چندرمکھی بڑے فاتحانہ انداز میں اندر داخل ہو رہی تھی اس کے عقب میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ایکریمی نوجوان تھا جبکہ اس کے پیچھے ایک مقامی آدمی تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کی کرسیوں کے سامنے کچھ فاصلے پر

دو خالی کرسیاں موجود تھیں۔ راج کماری چندر مکھی اور ایکریمین نوجوان ان کرسیوں پر آ کر بیٹھ گئے۔ راج کماری چندر مکھی کی آنکھوں میں تیز چمک تھی اور لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی راج کماری چندر مکھی اور ایکریمین نوجوان کے پیچھے آنے والے مقامی آدمی نے اندر آ کر دروازہ بند کر دیا تھا۔

"تم نے مجھے اس قابل ہی نہیں رہنے دیا راج کماری چندر مکھی کہ میں تمہارا شاہی انداز میں استقبال کروں اور تمہیں شاہی سلام پیش کروں۔ اس لئے مجبوراً میرا زبانی سلام قبول کر لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میں اپنے دشمنوں کو تو اس قابل بھی نہیں چھوڑا کرتی کہ وہ دوسرا سانس بھی لے سکیں۔ تم تو خوش قسمت ہو کہ ابھی تک زندہ بھی ہو اور باتیں بھی کر رہے ہو"...... راج کماری چندر مکھی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اس نوازشِ شاہانہ کا بے حد شکریہ۔ لیکن تم نے اپنے ایکریمین ساتھی کا تعارف نہیں کرایا۔ کیا اب ایکریمین بھی شاہی خاندان میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کرنے لگ گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کابران ہے۔ میرا دوست اور بس۔ یہ کسی زمانے میں ایکریمیا کی کسی تنظیم میں کام کرتا رہا ہے اور وہاں شاید اس کی تنظیم

تم سے ٹکرا کر ختم ہو گئی تھی۔ اسے جب معلوم ہوا کہ میں نے تم پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو اس نے مجھے تم سے ڈرانے کی حتی المقدور کوشش کی کیونکہ یہ تمہاری صلاحیتوں سے اس قدر مرعوب ہے کہ جیسے تم انسان کی بجائے کوئی مافوق الفطرت چیز ہو۔ میں اسے اس لئے ساتھ لے آئی ہوں تاکہ یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے کہ تمہاری میرے مقابلے میں کیا حیثیت ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ سچا آدمی ہوا اور میں سچے آدمی کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ سچے آدمیوں کی باتوں پر اعتماد کر لینے والے نقصان میں نہیں رہتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اپنی حالت دیکھ لو۔ تم اپنے جسم پر بیٹھنے والی مکھی کو تو ہٹانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ تم میرا کیا بگاڑ سکتے ہو"...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وقت بتائے گا راج کماری چندر مکھی کہ مکھی کو ہٹانے کی طاقت کون رکھتا ہے اور کون نہیں۔ لیکن فی الحال تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہی درست نظر آتا ہے۔ لیکن تم نے ہمارے لئے دشمن کا لفظ استعمال کیا ہے حالانکہ ہماری تمہارے ساتھ اور تمہاری فورس کے ساتھ اگر دوستی نہیں تو بہرحال دشمنی بھی نہیں ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جب تم پہلی بار آئے تھے تو میں نے تمہیں ملاقات کا وقت دے دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی وضاحت بھی کر دی تھی کہ سپریم فورس، ہارڈ ماسٹر کے خلاف کام کر رہی تھی اور اس نے ہارڈ ماسٹر کو ختم کر دیا ہے لیکن تم جاتے ہوئے مجھے دھمکی دے کر گئے تھے جس سے میں سمجھ گئی تھی کہ تمہارے ذہن میں میرے اور میری ایجنسی کے خلاف زہر موجود ہے۔ چنانچہ میں چوکنا ہو گئی۔ لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلے گئے ہو تو میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر تم دوبارہ آؤ گے تو پھر یہ بات یقینی ہو جائے گی کہ تم ہمارے دشمن ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے ہی تمہاری واپسی ہوئی ہم نے تم پر ہاتھ ڈال دیا“...... راج کماری چندر مکھی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہم تو میک اپ میں آئے ہیں اور ہمارے کاغذات بھی نئے ہیں۔ پھر تمہیں ہماری آمد کی اطلاع کیسے مل گئی تھی“...... عمران نے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی بڑے فاخرانہ انداز میں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”تمہارے خیال کے مطابق چونکہ بھاٹان ایک پسماندہ ملک ہے اس لئے سپریم فورس بھی ایک پسماندہ ایجنسی ہو گی حالانکہ حقیقت تمہارے اس خیال سے قطعی مختلف ہے۔ سپریم فورس انتہائی جدید ترین آلات سے لیس ہے۔ ہم نے اس وقت جب تم پہلے یہاں آئے تھے ایک خصوصی کیمرے کی مدد سے تمہاری تصویریں

حاصل کر لیں تھیں۔ پھر یہ تصویریں ایئرپورٹ پر نصب خصوصی ساخت کے چیکنگ کمپیوٹر میں فیڈ کر دی گئیں۔ اب چاہے تم کسی بھی میک اپ میں اس کمپیوٹر رینج کو کراس کرو، ان تصویروں کی مدد سے کمپیوٹر تمہاری شناخت کر لے گا اور ایسا ہی ہوا۔ جیسے ہی تم اپنے ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ سے باہر آئے اور اس کمپیوٹر رینج سے گزرے وہاں میرے آدمیوں کو اطلاع مل گئی کہ تم عمران ہو۔ چنانچہ تمہارے ساتھی بھی نظروں میں آ گئے۔ تمہاری نگرانی کی گئی۔ یہاں تقریباً ہر بڑے ہوٹل میں سپریم فورس نے ایسے خصوصی انتظامات کئے ہوئے ہیں کہ ہم جب چاہیں جسے چاہیں آسانی سے بے ہوش کر کے اغوا کر سکتے ہیں۔ اس طرح تم بے ہوش ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گئے۔ یہاں تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ایسے مخصوص انجکشن لگائے گئے کہ گردن سے نیچے تمہارا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو گیا۔ پھر تمہیں ہوش میں لانے کے لئے انجکشن لگا دیئے گئے۔ تمہارے ہوش میں آنے کا مخصوص وقت میں نے اور کابران نے تمہاری گرفتاری کی خوشی میں جام پینے میں گزارا اور پھر ہم یہاں آ گئے“...... راج کماری چندر مکھی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے۔ مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے کہ سپریم فورس اس قدر ایڈوانس ہو چکی ہے اور سائنس میں اتنی ترقی کر چکی ہے۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ اب تمہارا کیا پروگرام

ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”تم مجھے بتاؤ گے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت جو یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہیں۔ واپس کیوں آئے ہو“...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ان میں سے کسی کا تعلق بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے ہم سب دوست ہیں۔ البتہ ہم نے ایک پرائیویٹ گروپ ضرور بنایا ہوا ہے جسے فور سٹارز کہا جاتا ہے۔ ہم سب منشیات اور ایسے ہی دوسرے جرائم کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں۔ تم نے بھاٹان میں تو ہارڈ ماسٹر کا خاتمہ کر دیا لیکن پاکیشیا میں ہارڈ ماسٹر کام کر رہی ہے اور چونکہ ہارڈ ماسٹر کا ہیڈ کوارٹر بھاٹان میں تھا اس لئے ہم یہاں آئے تھے تاکہ یہاں سے ہارڈ ماسٹر کے پاکیشیا سیٹ اپ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس کا پاکیشیا میں ہی مکمل طور پر قلع قمع کیا جا سکے“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہاں سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ سب غلط ہے اور تمہیں اصل بات بتانی ہی پڑے گی“۔ راج کماری چندر مکھی کے لہجے میں یکلخت تلخی عود کر آئی تھی۔

”اصل بات پوچھنے پر مت اصرار کرو ورنہ میری ساتھی خاتون ناراض بھی ہو سکتی ہے۔ یہ ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی کہ میں کسی دوسری خاتون کے حسن اور خوبصورتی کی تعریف

کروں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو راج کماری چندر مکھی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تم مجھے دیکھنے اور میرے حسن کی تعریف کرنے کے لئے میک اپ کر کے اور جعلی کاغذات بنوا کر ان سب لوگوں کو ساتھ لے کر آئے ہو“...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے شاہی رعب اور دبدبے سے چونکہ ڈر لگتا تھا اس لئے مجبوراً سہارے کی خاطر ان سب کو ساتھ لے آنا پڑا اس کے علاوہ میری اور کوئی غلطی نہیں ہے“...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیوں وقت ضائع کر رہی ہو چندر مکھی۔ یہ آدمی لامحالہ تمہیں چکر دے کر اپنے آپ کو رہا کروانا چاہتا ہے اور مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ آہستہ آہستہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا جا رہا ہے۔ اسے موقع نہ دو اور اسے اس کے ساتھیوں سمیت ابھی ہلاک کرا دو۔ ابھی اور اسی وقت“...... اب تک خاموش بیٹھے ہوئے کابران نے اچانک پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ دیکھ نہیں رہے کہ اس کا جسم مکمل طور پر مفلوج ہے۔ صرف زبان ہی حرکت کر رہی ہے اور زبان چلا کر یہ کس طرح اپنے آپ کو حرکت میں لا سکتا ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے غصیلے لہجے میں کابران سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’مسٹر کابران آپ واقعی ضرورت سے زیادہ ہی خوفزدہ لگتے ہیں۔ میں تو صرف اس لئے باتیں کر رہا ہوں کہ شاید پھر کبھی راج کماری چندر مکھی سے باتیں کرنے کا موقع نہ مل سکے کیونکہ میں نے اس کی آنکھوں میں اپنے لئے پیار نہیں نفرت دیکھی ہے اور اس کی یہ نفرت یقینی طور پر میری موت کے بعد ہی ختم ہو گی‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ظاہر ہے اس کے بعد تم نے موت کے گھاٹ اتر جانا ہے اور مردے باتیں نہیں کیا کرتے۔ تم اپنے ان تمام ساتھیوں سمیت بہت جلد میرے ہاتھوں لاشوں میں تبدیل ہونے والے ہو اس لئے تم جتنی چاہے باتیں کر لو میں برا نہیں مناؤں گی۔ ویسے بھی بے بس انسانوں کی باتیں سن کر میں غصہ نہیں کرتی بلکہ خوش ہوتی ہوں‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

’’راج کماری چندر مکھی۔ مجھے اپنے متعلق اب کوئی غلط فہمی نہیں رہی۔ تم نے واقعی جس ذہانت سے مجھے بے بس کیا ہے ایسا آج تک دنیا کے بڑے سے بڑے سیکرٹ ایجنٹوں نے بھی نہ کیا تھا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم عورت بھی ہو اور راج کماری بھی اور محاورے کے مطابق شاہی خاندان کے افراد کی ضد مشہور ہوتی ہے اور تم بھی ایک راج کماری ہی ہو اس لئے تم بھی انتہائی ضدی ہو گی اور مجھے اور میرے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتارے بغیر کسی

صورت بھی باز نہ آؤ گی‘‘...... عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

’’تم جو کچھ بھی کہو بہرحال تمہارا انجام یہی ہو گا۔ میں اپنا فیصلہ کبھی نہیں بدلتی۔ تم سب کی موت طے ہے‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’کیا تم میری آخری خواہش پوری کر سکتی ہو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’سوری۔ میں اس فضول بات کی قائل نہیں ہوں‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’میں تم سے رہائی وغیرہ کی خواہش نہیں کر رہا۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ موت کا وقت اٹل ہے۔ جب وہ وقت آئے گا تو کوئی اسے نہ روک سکے گا اور جب تک وہ لمحہ نہ آئے گا دنیا کی کوئی طاقت مجھے مار نہیں سکتی اور یہ لمحہ کب آئے گا اس کا علم صرف خدا کو ہے۔ میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم نے تھنڈر فلیش اسلحہ جیسے گرے وغیرہ نے بھاٹان میں سٹور کر رکھا تھا کہاں رکھا ہے۔ کیا یہ اسی لیبارٹری میں ہیں جس میں تم ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے ساتھ مل کر تھنڈر میزائل تیار کرانا چاہتی ہو یا علیحدہ کوئی سٹور ہے‘‘...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار چونک پڑی۔

’’تمہیں ان سب باتوں کا کیسے علم ہو گیا‘‘...... راج کماری

چندر مکھی کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

''مجھے تو اور بھی بہت کچھ معلوم ہے لیکن جو نہیں معلوم وہ پوچھنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن تم یہ پوچھ کر کیا کرو گے۔ تمہیں اس سے کیا فائدہ ملے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''فی الحال تین فائدے میرے ذہن میں ہیں۔ ایک تو یہ کہ میرا تجسس دور ہو جائے گا۔ دوسرا یہ کہ اگر کسی بھی طرح میری زندگی بچ گئی تو میں ان معلومات سے فائدہ اٹھا لوں گا اور تیسرا فائدہ یہ کہ مجھے تم جیسی خوبصورت راج کماری پر تشدد نہ کرنا پڑے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ میں سب کو چھوڑ کر تمہارے لئے ہی تین بار ہاں ہاں اور ہاں کر دوں''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''سوری۔ تم اگر تیسری بات نہ کرتے تو شاید میں بتا ہی دیتی۔ اب نہیں بتاؤں گی۔ اگر تمہیں موقع مل جائے تو بے شک مجھ پر تشدد کر کے مجھ سے پوچھ لینا اور اب یہ مذاکرات ختم۔ اب تمہاری موت کا لمحہ آ گیا ہے اس لئے تیار ہو جاؤ''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہو گئی۔ اس کے اٹھتے ہی کابران بھی کھڑا ہو گیا۔

''ارے ارے۔ اتنی جلدی اٹھ کر کھڑی بھی ہو گئی۔ ابھی تو تم نے کہا ہے کہ تیار ہو جاؤ۔ تیار ہونے کے لئے ہمارے مفلوج جسم

تو ٹھیک کر دو۔ پھر ہمیں غسل کرنے اور اعلیٰ قسم کے شاہی لباس پہننے کے لئے مہیا کرو۔ ہم ایک شاہی خاندان کی راج کماری کے ہاتھوں ہلاک ہونے جا رہے ہیں۔ کم از کم ہماری ہلاکت تو شاہی انداز میں ہونی چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''مشین گن مجھے دو''...... راج کماری چندر مکھی نے عمران کی بات ان سنی کرتے ہوئے اپنے عقب میں کھڑے ہوئے مسلح آدمی کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور اس کے اس طرح مڑتے ہی کابران بھی لاشعوری طور پر مڑ کر ادھر دیکھنے لگا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جب تک راج کماری چندر مکھی مشین گن ہاتھ میں لے کر سیدھی ہوئی۔ چھوٹا سا مشین پسٹل عمران کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا اور عمران کا ہاتھ جیب سے نکل کر واپس کرسی کے بازو پر بالکل اسی طرح ٹک گیا تھا جیسے وہ بے حس ہوتے ہوئے موجود تھا۔

''او کے مسٹر عمران۔ گڈ بائی اب تم اپنے آخری سفر پر روانہ ہو جاؤ''...... راج کماری چندر مکھی نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کو گھما کر اس کا رخ عمران کی طرف سیدھا کرنا شروع کر دیا۔

''کیا تم واقعی اس سرد مزاجی سے مجھے ہلاک کرو گی''...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ راج کماری چندر مکھی واقعی جو کچھ کہہ رہی ہے اس پر عمل کرے گی۔

”میں دشمنوں کو مار کر ہمیشہ لطف اندوز ہوا کرتی ہوں۔ یہ میری فطرت ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا، مشین پسٹل کے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کمرہ راج کماری چندر مکھی، کابران اور تیسرے آدمی کے حلق سے بیک وقت نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ کابران اور دوسرا آدمی تو چیختے ہوئے اچھل کر فرش پر گرے اور بری طرح تڑپنے لگے جب کہ راج کماری چندر مکھی کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گری اور وہ جھٹکا کھا کر پشت کے بل نیچے جا گری تھی۔ اسی لمحے عمران اپنی جگہ سے اچھل کر آگے بڑھا۔

ادھر راج کماری چندر مکھی نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ عمران کی لات گھومی اور اٹھتی ہوئی راج کماری چندر مکھی کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر ایک بار پھر چیختی ہوئی نیچے گری۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے سمٹا اور پھر پھیلتا ہوا ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ اس کے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی سے خون نکل رہا تھا جبکہ کابران اور دوسرا مسلح آدمی سینے پر گولی کھا کر اب ساکت ہو چکے تھے۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑی ہوئی راج کماری چندر مکھی کو اٹھایا اور لا کر اسی کرسی پر بٹھا دیا جس پر وہ خود بیٹھا ہوا تھا۔ یہ راڈز والی مخصوص کرسی تھی۔

ایک ہاتھ سے اس نے راج کماری چندر مکھی کے جسم کو کرسی کے ساتھ لگایا اور تیزی سے گھوم کر اس نے عقبی پائے پر موجود بٹن

کو پیر سے پش کر دیا۔ کررر کررر کی آواز کے ساتھ ہی راج کماری چندر مکھی کے بے ہوش جسم کے گرد راڈز گھوم گئے اور راج کماری چندر مکھی کا جسم راڈز میں جکڑا گیا۔

”عمران صاحب۔ آپ تو واقعی جادوگر ہیں۔ لیکن آپ نے ہمیں ایسا جادو نہیں سکھایا۔ اب ہم کیسے ٹھیک ہوں گے“...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بڑے کٹھن چلے کاٹنے پڑتے ہیں یہ جادو سیکھنے کے لئے۔ تم تو صرف تنخواہیں وصول کرنا جانتے ہو۔ کیوں جولیا۔ میں درست کہہ رہا ہوں نا“...... عمران نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

”تم نے خاک چلے کاٹنے ہیں البتہ تمہارے اندر کسی جادوگر کی روح ضرور حلول کر گئی ہے۔ اگر کوئی تمہیں جانتا نہ ہو تو تمہیں یہ سب کرتے دیکھ کر حیرت سے ہی مر جائیں“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرے اندر جادوگر کی روح ہوتی تو اب تک میں چاند چہرہ راج کماری کو اٹھا کر اپنے محل میں نہ لے جا چکا ہوتا۔ تمہارے لئے یوں جوتیاں گھسیٹتا پھرتا“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ یہ ایک راہداری تھی جو ایک طرف سے بند اور دوسری طرف سے کھلی ہوئی تھی۔ دوسری طرف سے ایک کھلا برآمدہ تھا۔

باہر نکلتے ہی عمران کے کانوں میں دور سے کسی کے باتیں کرنے کی آوازیں پڑی تو وہ مشین گن ہاتھ میں پکڑے تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کونے میں رک کر کان باہر کی طرف لگائے۔ باتیں کرنے کی آوازیں دور سے آرہی تھیں۔ عمران نے سر آگے بڑھا کر دیکھا تو برآمدہ خالی پڑا ہوا تھا جبکہ ذرا آگے ایک بڑا پورچ تھا جس میں دو کاریں کھڑی تھیں۔

باتیں کرنے اور ہنسنے کی آوازیں سائیڈ سے آرہی تھیں۔ عمران برآمدے میں سے ہوتا ہوا تیزی سے اس طرف بڑھتا چلا گیا۔ ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے دو آدمیوں کے آپس میں باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''دیکھ لینا راج کماری براہ راست انہیں گولیاں نہیں مارے گی۔ وہ انہیں تڑپا تڑپا کر مارے گی''...... ایک آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ اسی لئے شاید اتنی دیر ہو گئی ہے۔ راج کماری واقعی دشمنوں کے لئے بے حد سفاک ہے''...... دوسری آواز سنائی دی۔

جب عمران کو یقین ہو گیا کہ کمرے میں صرف دو افراد ہیں تو عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر اچھل کر کمرے میں داخل ہو گیا۔

''خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو''...... عمران نے کہا تو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دونوں افراد یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھے۔ ان میں سے ایک کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور وہ آدمی گولیوں کی بوچھاڑ میں چیختا ہوا اچھل کر

پشت کے بل نیچے جا گرا۔

''ہاتھ اٹھا دو''...... عمران نے غراتے ہوئے دوسرے آدمی سے کہا تو اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لئے۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

''دیوار کی طرف منہ کرو''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو وہ آدمی تیزی سے دیوار کی طرف مڑ گیا۔

''میں تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں بشرطیکہ یہ بتا دو کہ راج کماری کے دشمنوں کو بے حس کرنے کے لئے جو انجکشن لگائے گئے ہیں ان کا اینٹی کہاں ہے''...... عمران نے مشین گن کی نال اس کی کمر سے لگا کر دباتے ہوئے کہا۔

''نیچے۔ نیچے سٹور ہے۔ اس میں۔ اس سٹور میں سب کچھ موجود ہے''...... اس آدمی کی ہکلاتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کی دونوں جیبوں کی تلاشی لی اور اس کی ایک جیب سے اس نے ریوالور نکال لیا۔

''اور کتنے افراد ہیں اس عمارت میں۔ جلدی بتاؤ''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہم دو ہیں۔ تیسرا راج کماری کے ساتھ زیرو روم میں گیا ہے۔ بس اور نہیں ہیں''...... اس آدمی نے کہا۔

''اوکے۔ پھر اسی طرح ہاتھ سر پر رکھے مڑو اور مجھے سٹور میں لے چلو اگر تم نے تعاون کیا تو زندہ بچ جاؤ گے ورنہ''...... عمران کا

لہجہ بے حد سرد تھا۔

''مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گا۔ مم مم۔ میں میں......'' اس آدمی نے کہا اور اسی طرح سر پر ہاتھ رکھے ہوئے مڑا۔ مگر دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح اس نے بجلی کی سی تیزی سے عمران پر چھلانگ لگا دی لیکن عمران چونکہ پوری طرح ہوشیار تھا اس لئے دوسرے لمحے وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا عمران کے اوپر اٹھنے والے گھٹنے کی زوردار ضرب کھا کر فضا میں اچھلا اور پھر دھڑام سے ایک کرسی کو ساتھ لئے وہ فرش پر جا گرا نیچے گرتے ہی اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے بوٹ اس کی گردن پر رکھ کر تیزی سے پیر کو موڑ دیا اور اٹھنے کے لئے تیزی سے سمٹتا ہوا اس آدمی کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا۔

اس کے اوپر کو اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھ دھماکے سے پہلوؤں پر گرے اور اس کے حلق سے خرخراہٹ کی بھیانک آوازیں نکلنے لگیں۔ ایک لمحے ایک ہزارویں حصے میں اس کے چہرے کا رنگ سیاہ پڑ گیا اور آنکھیں حلقوں سے باہر ابل آئی تھیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا تو اس آدمی کی مسخ ہوتی ہوئی حالت تیزی سے سنبھلنے لگی اور اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

''کیا نام ہے تمہارا'' ...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''آندرے۔ آندرے'' ...... اس آدمی کے حلق سے

گھگھیاتی ہوئی سی آواز نکلی۔

''کہاں ہے بے حسی کو دور کرنے والی دوا'' ...... عمران نے پیر کو ذرا سا موڑتے ہوئے کہا۔

''سس۔ سس۔ سٹور میں۔ رک جاؤ۔ یہ۔ یہ عذاب مت دو۔ اب میں کچھ نہ کروں گا'' ...... آندرے نے تڑپتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ دیا اور اس آدمی کے حلق سے آخری خرخراہٹ نکلی۔ اس کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھتی چلی گئیں۔

عمران تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پوری عمارت چیک کر ڈالی۔ واقعی وہاں اور کوئی آدمی نہ تھا۔ عمارت کے اوپر کا حصہ تو عام سے کمروں پر مشتمل تھا جبکہ نیچے تہہ خانے میں انتہائی جدید ترین اسلحے کا ایک بہت بڑا سٹور موجود تھا۔ وہیں اسلحے کے سٹور میں ایک الماری میں بے ہوشی اور بے حسی دور کرنے والی ادویات بھی موجود تھیں۔ عمران نے مخصوص قسم کے انجکشن کا ایک بڑا ڈبہ اٹھایا جس کے لیبل پر درج نام سے اسے معلوم ہو گیا کہ یہ مخصوص بے حس کرنے والی دوا کا تریاق ہے۔

ڈبہ اٹھا کر اس نے جیب میں ڈالا اور پھر اس نے ایک وائرلیس کنٹرول بم اٹھا کر اسے آن کیا اور اس کا وائرلیس چارجر جیب میں ڈالا اور بم کو اس سٹور کے اندر چھپا کر وہ تیزی سے باہر

آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اسی کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں اس کے ساتھی ابھی تک بے حسی کے عالم میں موجود تھے جبکہ راج کماری چندر مکھی کرسی پر راڈز میں جکڑی بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے مشین گن ایک طرف رکھی۔ جیب سے ڈبہ نکال کر اس نے سوئی پر لگی ہوئی کیپ ہٹائی اور صفدر کے بازو میں اس نے سرنج میں موجود ایک چوتھائی محلول انجکٹ کر دیا۔

چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے صفدر کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کے بازو میں محلول کی مخصوص مقدار انجیکٹ کر دی۔ اس طرح اس نے سب ساتھیوں کے بازوؤں میں انجکشن لگائے اور ڈبہ ایک طرف رکھ دیا۔ صفدر اب پوری طرح حرکت میں آچکا تھا اور پھر آہستہ آہستہ سب ساتھی ٹھیک ہوتے چلے گئے۔

''سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی باہر جا کر رکیں۔ ہو سکتا ہے کہ اچانک کوئی آ جائے۔ میں جولیا کے ساتھ مل کر راج کماری چندر مکھی سے مذاکرات کر لوں عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''جولیا۔ تم راج کماری چندر مکھی کو ہوش میں لے آؤ''۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ راج کماری چندر مکھی کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ جولیا نے آگے بڑھ کر راج کماری چندر مکھی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر

دیا۔

چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ گئی اور عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ پھر شعور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کیسے حرکت میں آ گئے۔ یہ سب کیسے ہو گیا تم تو بے حس تھے۔ میں نے خود اپنے سامنے تم سب کو انجکشن لگوائے تھے پھر تم حرکت میں کیسے آ گئے۔ آخر کیسے''...... راج کماری چندر مکھی نے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

''تم جیسی خوبصورت خاتون کے سامنے ظاہر ہے میں کیسے بے حس رہ سکتا تھا۔ میری عام حس تو ایک طرف میری تو سوئی ہوئی تمام کی تمام حسیں بھی جاگ اٹھی تھیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اس کا پہلے ہی دماغ خراب ہے۔ تم اب مزید خراب کرنا چاہتے ہو''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہر کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''ذہن کا خوبصورتی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مس جولیانا فٹز واٹر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''یہ تمہاری بیوی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے حیرت بھرے انداز میں جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس کی چیف ہوں''...... جولیا اس بار راج کماری پر ہی الٹ پڑی۔

''حالانکہ بات ایک ہی ہے۔ عہدوں کے نام میں فرق ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار ہنس پڑی۔ اس نے واقعی انتہائی حیرت انگیز طور پر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

''بہرحال تم نے جو طریقہ بھی اختیار کیا ہے۔ مجھے آج پتہ چلا ہے کہ مجھ سے بھی سپر لوگ اس دنیا میں موجود ہیں لیکن اب تم کیا چاہتے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اسی سوال کا جواب جو میں نے تم سے پہلے پوچھا تھا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تھنڈر فلیش وپین کا سٹاک لیبارٹری کے اندر ہی ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ مجھے خود بھی علم نہیں ہے کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے۔ اس کا علم سوائے شاہ کے اور کسی کو نہیں۔ اس لیبارٹری کے براہ راست وہی انچارج ہیں۔ اس لئے مجھ سے یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے''...... راج کماری چندر مکھی

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو تم سے مزید بات چیت ہی بے کار ہے۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کا فائدہ''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تم نے میرے آدمیوں کا کیا کیا ہے''...... راج کماری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''دو لاشیں تو تمہارے سامنے پڑی ہیں۔ باقی دو لاشیں باہر پڑی ہوئی ہیں۔ تمہارے اس اڈے میں انتہائی جدید ترین اور طاقتور اسلحے کا بہت بڑا سٹور موجود ہے۔ اس سٹور میں موجود ایک طاقتور وائرلیس بم کو میں نے آن کر دیا ہے۔ اس کا ڈی چارجر میری جیب میں ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ڈی چارجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے پہلی بار بری طرح بوکھلائے ہوئے اور خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں۔ اس کمرے میں صرف ایک اور لاش کا اضافہ ہو جائے گا اور اس کے بعد محفوظ فاصلے پر پہنچ کر میں ڈی چارجر کے بٹن کو پریس کر دوں گا۔ اسلحے کے سٹور میں موجود طاقتور بم بلاسٹ ہو جائے گا اور اس کا نتیجہ تم خود سمجھ سکتی ہو۔ اب خوبصورتی کے ساتھ ساتھ اتنی عقل تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے دی ہو گی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے

جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ راج کماری چندر مکھی کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

’’مم۔مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز مجھے مت مارو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتی‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اس کا سارا اعتماد جیسے بھاپ بن کر اڑ گیا تھا۔ اب وہ انتہائی خوفزدہ عورت دکھائی دے رہی تھی۔

’’اس دنیا میں کون مرنا چاہتا ہے لیکن ظاہر ہے جب تم ہمارے لئے بے کار ہو تو تمہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ‘‘...... عمران کا لہجہ انتہائی سفاکانہ تھا۔ لہجے میں اس قدر سرد مہری تھی کہ راج کماری چندر مکھی کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔

’’مت مارو۔ پلیز مجھے مت مارو۔ میری بات سنو۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے‘‘...... یکلخت راج کماری چندر مکھی نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’کہو کیا کہنا چاہتی ہو۔ لیکن یاد رکھو۔ تم دشمنوں کے بارے میں انتہائی سفاک اور انتہائی بے رحم طبیعت کی مالک ہو۔ اس لئے دشمن بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی مظاہرہ کر سکتے ہیں‘‘...... عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

’’تم۔تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے مت ہلاک کرو۔ تم جو چاہتے ہو میں وہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پلیز۔ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔

مجھے معاف کر دو۔ پلیز۔ آخری بار معاف کر دو۔ تم جو کہو گے میں کروں گی۔ اگر تم کہو گے تو میں تم سے شادی بھی کر لوں گی‘‘...... راج کماری چندر مکھی کی حالت اس قدر خراب ہو گئی تھی کہ وہ پہلے والی بااعتماد راج کماری چندر مکھی لگتی ہی نہ تھی۔ اس کی باتیں سن کر عمران ہنس پڑا جبکہ جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

’’سنو راج کماری چندر مکھی۔ تم ایک سرکاری ادارے کی چیف ہو اور میں ایسے لوگوں کو سوائے اشد مجبوری کے ہلاک نہیں کیا کرتا اور نہ ہی ان پر تشدد کیا کرتا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے آج تک صرف چڑیوں کو اڑتے ہوئے دیکھا ہے کبھی انہیں کسی جال میں پھنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ تمہارا ساتھی کابران درست کہتا تھا لیکن تم نے اس کی بات پر یقین نہ کیا تھا۔ بھاٹان میں موجود افراد کے خلاف کارروائیاں کرنا اور بات ہے۔ بین الاقوامی سطح پر کارروائی کرنا اور بات ہے۔ تم نے جو کچھ سوچا ہے وہ ممکن ہی نہیں ہے کہ تھنڈر میزائل بنا کر بھاٹان سپریم پاور بن جائے بلکہ یہ کارروائی کر کے تم نے خود ہی اپنے آپ کو جلتی ہوئی آگ میں دھکیل دیا ہے۔ آج اگر میں کارروائی نہ کرتا تو کل پوری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹس تمہارے خلاف میدان میں نکل آتے اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے آج ہی اس بات کا علم ہو جائے گا کہ بھاٹان کی وہ لیبارٹری کہاں واقع ہے جہاں تم ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے ساتھ مل کر تھنڈر میزائل تیار کرنے کا پلان بنا چکی ہو‘‘...... عمران نے

کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ انتہائی خفیہ لیبارٹری ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں تفصیل بتانی ہی پڑے گی۔ ٹھیک ہے بتا دیتا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والے افراد کے مقابلے میں تمہاری کیا حیثیت ہے۔ تم نے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو اپنے آدمی کھاٹان کے ہمراہ ایکریمیا بھیجا تاکہ وہ وہاں سے خفیہ طور پر تھنڈر میزائل بنانے کے لئے مشینری خرید کر یہاں لے آئے۔ مجھے اس کی اطلاع مل گئی۔ میں نے ان اداروں سے رابطہ کیا جو ایسی مشینری سپلائی کرنے کا دھندہ کرتے ہیں اور مجھے اطلاع مل گئی کہ کھاٹان کے نام سے دس بڑے اور مخصوص ساخت کے کنٹینرز بھاٹان ائیر کارگو کے ذریعے بک کرائے گئے ہیں۔ چونکہ میزائل مشینری مخصوص ساخت کے کنٹینرز میں ہی پیک ہو سکتی ہے۔ اس لئے ان کنٹینرز کی ساخت سے ہی علم ہو جاتا ہے کہ ان میں میزائل مشینری پیک ہے۔ یہ روڈراس مشین کمپنی کے نام پر بک کرائے گئے ہیں اور ظاہر ہے اتنے بڑے کنٹینرز بڑے ٹرکوں پر لاد کر ہی لیبارٹری پہنچائے جائیں گے۔ جہاں تک لیبارٹری کا تعلق ہے تو مجھے معلوم ہے کہ ایسی لیبارٹریاں کس قسم کے علاقوں میں بنائی جا سکتی ہیں اور بھاٹان کے نقشے پر غور کرنے کے بعد دو علاقے سامنے آئے ہیں۔ ان میں سے ایک علاقے کا نام شیلانگ ہے اور

دوسرے کا نام آکلس ہے۔ ان میں سے شیلانگ چونکہ دارالحکومت سے زیادہ نزدیک ہے اس لئے یقیناً یہ لیبارٹری شیلانگ کے علاقے میں ہی بنائی گئی ہو گی۔ بہرحال میں نے اپنے آدمی شیلانگ اور آکلس دونوں علاقوں میں بھجوا دیئے ہیں جیسے ہی کنٹینرز کے ٹرک وہاں پہنچیں گے وہ انہیں چیک کر لیں گے۔ اس طرح لیبارٹری کا درست محل وقوع سامنے آ جائے گا۔ اس کے بعد اس لیبارٹری کو تباہ کرنا کوئی مسئلہ نہ ہو گا۔ کیونکہ ایکریمیا، روسیاہ اور دوسری سپر پاورز اور انتہائی ٹاپ بین الاقوامی مجرم تنظیموں کی اتنی لیبارٹریاں ہماری سروس اب تک تباہ کر چکی ہے کہ شاید ہمیں ان کی پوری گنتی بھی یاد نہ رہی ہو اور یہ ایسی لیبارٹریاں تھیں جن کے حفاظتی انتظامات اس قدر جدید اور سخت تھے کہ شاید تم اس کا تصور بھی نہ کر سکو۔ میں تم سے تھنڈر فلیش ویپن کے سٹورز کے بارے میں اس لئے پوچھنا چاہتا تھا کہ اگر وہ لیبارٹری کے اندر نہیں ہیں تو پھر انہیں علیحدہ تباہ کرنا پڑے گا ورنہ وہ بھی لیبارٹری کے ساتھ خود بخود تباہ ہو جائیں گے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم۔ جادوگر ہو۔ تم۔ تم واقعی جادوگر ہو"...... راج کماری چندر مکھی نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"اصل جادو ذہانت ہوتی ہے راج کماری چندر مکھی۔ اگر ذہانت کا بروقت اور درست استعمال کیا جائے تو اس سے جو نتیجہ نکلتا ہے

وہ واقعی جادو کا کرشمہ ہی لگتا ہے۔ تم شاید اس لئے حیران ہو رہی ہو کہ مجھے ان ساری تفصیلات کا کیسے علم ہوا تو یہ بھی میں تمہیں بتا دوں کہ ان باتوں کا علم مجھے ہارڈ ماسٹر کے بگ چیف سے ہوا ہے۔ جب تم نے ہارڈ ماسٹر کے خلاف کارروائی کی اس وقت بگ چیف اسمتھ ایکریمیا گیا ہوا تھا۔ تم نے اس کی پروانہ نہ کی مگر میں نے اسے تلاش کر لیا۔ اس طرح مجھے وہ سب کچھ معلوم ہو گیا جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں واقعی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مجھے معاف کر دو۔ پلیز مجھے معاف کر دو اور میری جان بخش دو۔ آج کے بعد میں کبھی تمہارے خلاف نہیں سوچوں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

''ہمیں تم سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ ہم تو صرف اتنا چاہتے ہیں کہ تم اب تک تیار شدہ تھنڈر فلیش ویپن ضائع کر دو اور آئندہ تھنڈر فلیش ویپن بنانے کا ارادہ ترک کر دو اور بس۔ اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں چاہتا''...... عمران نے کہا۔

''مم۔ مم۔ میں تیار ہوں اس لئے کہ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تھنڈر فلیش ویپن سے ہم کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے کیونکہ ابھی آغاز بھی نہیں ہوا اور تم لوگ اس حد تک پہنچ گئے ہو۔ اگر یہ تیار ہو گئے تو واقعی پوری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹس بھاٹان پر دھاوا بول دیں گے اور بھاٹان میں واقعی اتنا دم خم نہیں ہے کہ ان سب کا مقابلہ کر

سکے۔ ہم تباہ ہو جائیں گے۔ پورے کا پورا بھاٹان ختم ہو جائے گا اور نہ میں ایسا چاہتی ہوں اور نہ ہی اعلیٰ اقدس ایسا چاہیں گے''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر تم تیار ہو تو تمہاری جان بھی بچ سکتی ہے اور تمہاری لیبارٹری بھی''...... عمران نے کہا۔

''میں نے کہہ دیا ہے کہ میں تیار ہوں۔ اب واقعی مجھے ان ویپنز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''تو پھر ایسا کرو کہ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو یہاں کال کرو اور اسے ہمارے حوالے کر دو۔ ہم اسے ایکریمیا کے حوالے کر دیں گے۔ جہاں سے وہ خفیہ طور پر فرار ہو کر یہاں آیا ہوا ہے۔ تم نے ایسا کر دیا تو پھر سمجھ لو کہ تمہاری جان بچ گئی ہے۔ ورنہ......'' عمران نے کہا۔

''وہ کھاٹان کے ساتھ میرے ہیڈ کوارٹر پہنچے گا۔ تم میرے ساتھ وہاں چلو۔ میں اسے تمہارے حوالے کر دیتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''سوری راج کماری۔ اسے تمہیں یہاں بلوانا ہو گا اور جواب ہاں یا نہ میں دو۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے قطعی وقت نہیں ہے''...... عمران کا لہجہ سرد ہو گیا۔

''لیکن کیسے بلواؤں۔ تم مجھے آزاد کرو گے تو میں اسے بلواؤں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''جولیا۔ باہر جس کمرے میں لاشیں پڑی ہیں وہاں کارڈ لیس فون موجود ہے۔ وہ لے آؤ''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

''یہ تمہاری کیا لگتی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''اگر کچھ لگتی ہوتی تو کیا اس طرح میرا حکم مانتی۔ الٹا مجھے اس کا حکم ماننا پڑتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو راج کماری چندر مکھی نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے عمران کی بات کا یقین آ گیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد جولیا کارڈ لیس فون اٹھائے واپس آ گئی اور اس نے فون پیس عمران کو دے دیا۔

''اپنے ہیڈ کوارٹر کا نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے فون آن کر کے اس پر نمبر پریس کر دیئے اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

''یہ اس کے کان سے لگا دو''...... عمران نے فون پیس جولیا کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور جولیا فون پیس اٹھائے راج کماری چندر مکھی کی طرف بڑھ گئی۔

''یہ تمہارے لئے آخری موقع ہے راج کماری۔ اگر تم نے کوئی اشارہ کیا یا کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر اس کا نتیجہ تمہیں ہی بھگتنا ہو گا اور میرا وعدہ ہے کہ تمہاری موت میرے ہاتھوں انتہائی عبرتناک اور بھیانک ہو گی۔ اب سوچ لو کہ تم زندہ رہنا چاہتی ہو یا پھر......'' عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ اب میں کوئی شرارت نہ کروں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔ جولیا نے فون پیس راج کماری چندر مکھی کے کان سے لگا دیا۔

''ہیلو''...... اچانک فون پیس سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

''یس راج کماری جی''...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

''ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اور کھاٹان پہنچ گئے ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''یس راج کماری جی۔ ابھی نصف گھنٹہ پہلے پہنچے ہیں۔ آپ کے منتظر ہیں''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''ان دونوں کو ہنڈرڈ ون بھجوا دو۔ میں یہاں موجود ہوں اور میں ان سے فوری ملنا چاہتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''فوراً بھیجو انہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر کو حرکت دے کر فون آف کرنے کے لئے کہا تو جولیا نے بٹن دبا کر فون آف کر دیا۔

"کتنی دیر میں وہ دونوں یہاں پہنچیں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ لگیں گے"...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آؤ جولیا۔ ہم مل کر ان دونوں کا شایان شان استقبال کریں"...... عمران نے جولیا سے کہا اور کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مجھے تو آزاد کر دو"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ جب ڈاکٹر جیکولین فرینڈس یہاں پہنچ جائے گا تو پھر تمہیں آزاد کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا اور دروازے سے باہر نکل گیا اور راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر اب مایوسی اور شکستگی کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ واقعی ذہنی طور پر عمران کے مقابلے میں اپنی شکست تسلیم کر چکی ہو۔

"یہ سب کیا ہو گیا۔ کیسے ہو گیا۔ اب میں کیا کروں۔ عمران تو سب کچھ ختم کر دے گا۔ اب نہ ہمارے پاس ویپنز رہیں گے اور نہ ہی ڈاکٹر جیکولین فرینڈس۔ عمران یقیناً اسے ہلاک کر دے گا۔ وہ اسے کسی بھی صورت میں ایکریمیا کے حوالے نہیں کرے گا۔ کاش میں نے کابران کی بات مان لی ہوتی اور انہیں فوراً گولیوں سے اُڑا دیا ہوتا۔ کاش"...... راج کماری چندر مکھی نے عمران اور جولیا کے باہر جاتے ہی بے بسی کے عالم میں بڑبڑانا شروع کر دیا۔

وہ کچھ دیر اسی طرح بڑبڑاتی رہی پھر اس کے چہرے پر یکلخت شدید غیض و غضب کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے خود کو آزاد کرانے کے لئے جدوجہد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم کو سکیڑا اور پھر اس نے اپنے آپ کو اوپر کی طرف اٹھانا شروع کر دیا۔ گو اس کا جسم راڈز میں پھنسا ہوا تھا لیکن جسم سکیڑ کر اوپر کو اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کا جسم آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھنے لگا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے دونوں بازو راڈز سے باہر نکل آئے اور اس کے ساتھ ہی راج کماری چندر مکھی ایک جھٹکے سے اٹھی اور اچھل کر کرسی سے نیچے اتر آئی۔ وہ آزاد ہو چکی تھی۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ راج کماری چندر مکھی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی اور پھر اس نے آہستہ سے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ کمرے کے عقبی سمت کی دیوار کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دیوار کے ایک خاص حصے پر ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرر کی ہلکی سی آواز کے قریب ہی ہونے کے ساتھ دیوار کا ایک حصہ سائیڈ پر ہٹ گیا اور دوسری طرف ایک راہداری نظر آنے لگی۔

راج کماری چندر مکھی تیزی سے راہداری میں گئی اور اس نے مڑ کر فرش کے ایک حصے پر پیر مارا تو دیوار برابر ہو گئی۔ راج کماری تیزی سے مڑی اور راہداری میں دوڑتی ہوئی راہداری کے آخر میں

موجود بند دروازے پر پہنچ گئی۔ راج کماری چندر مکھی نے وہاں فرش کے ایک حصے پر زور سے پیر مارا اور دروازہ خود بخود کھل گیا۔ دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔

راج کماری چندر مکھی سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ اب وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئی تھی۔ یہ کمرہ بند تھا۔ اس میں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ روشندان۔ راج کماری چندر مکھی نے دوڑ کر سامنے والی دیوار پر ایک بار پھر مخصوص انداز میں ہاتھ رکھ کر دبایا تو دیوار درمیان سے پھٹ گئی اور دوسری طرف ایک سرنگ سی دور تک جاتی دکھائی دی۔ راج کماری چندر مکھی اس سرنگ میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ سرنگ کافی طویل تھی۔ لیکن آگے جا کر وہ اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ سرنگ کے اختتام پر پختہ دیوار تھی۔

راج کماری نے اس دیوار کے ایک حصے پر بھی ہاتھ رکھ کر دبایا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی اور راج کماری چندر مکھی اچھل کر دوسری طرف گئی تو یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں سٹنگ روم کی طرز کا فرنیچر موجود تھا۔ راج کماری تیزی سے آگے بڑھی۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی جو خالی پڑی ہوئی تھی البتہ پورچ میں نیلے رنگ کی ایک کار موجود تھی جس کے شیشے کلرڈ تھے۔

راج کماری چندر مکھی نے کار کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد کار کوٹھی سے نکل کر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی تھوڑی دور جانے کے بعد راج کماری

چندر مکھی نے کار ایک ریسٹورنٹ کے سامنے روکی اور نیچے اتر کر دوڑتی ہوئی ریسٹورنٹ میں داخل ہو گئی۔ راج کماری چندر مکھی جیسے ہی ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی وہاں موجود عملہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ بھاٹان کے سب لوگ راج کماری چندر مکھی کو جانتے تھے اس لئے وہ راج کماری کو یہاں اس چھوٹے سے ریسٹورنٹ میں دیکھ کر چونک پڑے تھے۔ کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے راج کماری کے قریب پہنچتے ہی اسے انتہائی مؤدبانہ انداز میں جھک کر سلام کیا۔ لیکن راج کماری نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں اور کاؤنٹر پر موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اور کھاٹان کہاں ہیں''...... راج کماری نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''یہاں ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں راج کماری جی۔ آپ نے خود ہی تو کوڈ ورڈز میں اشارہ کر دیا تھا کہ آپ کے حکم کی تعمیل نہ کی جائے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو راج کماری چندر مکھی کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''گڈ۔ مجھے صرف یہی خطرہ تھا کہ کہیں تم نے میرا اشارہ نہ سمجھا ہو اور ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو بھجوا دیا ہو اور سنو۔ فوری طور پر یکشن گروپ کو ہنڈرڈ ون پر بھیجو۔ عمران اور اس کے ساتھی وہاں

موجود ہیں۔ انہوں نے مجھے وہاں بے بس کر دیا تھا۔ میں بڑی مشکل سے وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہوئی ہوں اور انہیں ابھی اس کا علم نہیں ہے۔ وہ ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایکشن گروپ ہنڈرڈ ون کے سپیشل وے سے اندر جا کر وہاں بے ہوش کر دینے والے گیس کے سسٹم کو آن کر کے انہیں بے ہوش کر دے اور اس کے بعد ان سب کو گولیوں سے اڑا دیں“...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس راج کماری جی۔ لیکن ایکشن گروپ کو وہاں پہنچنے میں دیر لگ جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ اس دوران یہ لوگ وہاں سے نکل جائیں تو کیوں نہ ہم سپریم فورس کو پورے دارالحکومت میں پھیلا دیں تاکہ اگر یہ لوگ باہر نکلیں تو فوراً انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے۔ فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ میں ہیڈ کوارٹر میں آ رہی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ جب میں ہیڈ کوارٹر پہنچوں تو مجھے ان کی موت کی خبر مل جائے“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر اب قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی بے بسی اور موت کا خوف زائل ہو چکا تھا اور اب وہ پھر سے ایکٹیو ہو گئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو عبرتناک موت مارنے کے

لئے۔ اس کے چہرے پر عزم تھا۔ وہ اب کسی بھی صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ نہ چھوڑنا چاہتی تھی۔ عمران نے جس بے دردی سے اس کے دوست کابران کو اس کی آنکھوں کے سامنے ہلاک کیا تھا وہ اس سے کابران کی موت کا بھی بدلہ لینا چاہتی تھی اور اس بار اس نے قطعی فیصلہ کر لیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ایک بار اس کے قابو میں آ گئے تو وہ انہیں ہلاک کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہ لگائے گی۔

''میں پوچھتی ہوں کہ آخر تم نے اس راج کماری کو زندہ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ مجھے تو وہ شکل و صورت سے انتہائی مکار اور عیار عورت دکھائی دیتی ہے۔ یہ کسی بھی لمحے کچھ بھی کر سکتی ہے اور یہ بھی سن لو۔ مجھے مکمل یقین ہے کہ اس نے فون کرتے ہوئے کوڈ ورڈز استعمال کئے ہیں کیونکہ اس کی گفتگو میں تین لفظ فالتو تھے۔ اس لئے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس یہاں نہیں آئے گا''...... زیرو روم سے باہر نکل کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچتے ہی جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ راڈز میں جکڑی ہوئی ہے اور اسے معلوم ہے کہ کسی بھی لمحے اسے بھی موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے اور اس اڈے کو بھی اڑایا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا واقعی ڈاکٹر جیکولین فرینڈس یہاں آ رہا ہے''...... صفدر نے چونک کر عمران سے پوچھا اور عمران نے اثبات

میں سر ہلاتے ہوئے راج کماری چندر مکھی کے ساتھ ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

''مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ یہ عورت حد درجہ مکار ہے۔ وہ اتنی جلدی اور اتنی آسانی سے ہار نہیں مان سکتی''...... صدیقی نے کہا۔

''چلو جولیا تو خود خاتون ہے اس لئے وہ عورتوں کی نفسیات سمجھنے کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ لیکن تم نے اتنا بڑا دعویٰ کیسے کر دیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے اس کے چہرے پر مکاری اور عیاری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی صاف نظر آ رہی تھی''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''بہرحال تھوڑی دیر میں پتہ لگ جائے گا کہ کیا ہوتا ہے۔ جب تک راج کماری ہمارے قبضے میں ہے ہمیں کسی بات کی فکر نہیں ہے''...... عمران نے جواب دیا اور سب ساتھی خاموش ہو گئے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو باقاعدہ مختلف جگہوں پر کھڑا کر دیا تاکہ جیسے ہی ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اور کھاٹان آئیں ان پر آسانی سے قابو پایا جا سکے۔

''کیا تم ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو ہلاک کرنا چاہتے ہو''۔ جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ سائنس دان ہے اور میری حتیٰ الوسع کوشش ہوتی

ہے کہ ایسے لوگ ہلاک نہ ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ وہ تھنڈر
میزائل پاکیشیا کے لئے تیار کرنے پر رضا مند ہو جائے۔ اگر وہ
رضامند نہ ہوا تو پھر بعد میں سوچیں گے کہ اس کا کیا کیا جائے۔
بہرحال ڈاکٹر جیکولین فرینڈس ہمارے قبضے میں آجانے کے بعد
سپریم فورس مکمل طور پر بے بس ہو جائے گی۔ اس کے بعد اس
لیبارٹری اور سٹور کو بھی تلاش کر لیا جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن تم نے تو اسے بتایا تھا کہ تمہیں اس لیبارٹری کا بھی علم
ہے اور کنٹینرز وہاں پہنچنے کے بعد تصدیق ہو جائے گی''...... جولیا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بات تو میں نے اسے آمادہ کرنے کے لئے کی تھی کہ تاکہ
ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو اپنے قبضے میں کر سکوں۔ ویسے میں نے
ایئرپورٹ پر کارگو سے معلوم کر لیا تھا۔ کنٹینرز عام فلائٹ سے آنے
کی بجائے خصوصی چارٹرڈ ٹرانسپورٹ طیارے پر ہم سے پہلے پہنچ
گئے تھے اور وہاں سے روانہ بھی ہو چکے ہیں۔ اب یہ نہیں بتایا جا
سکتا کہ وہ کہاں گئے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس راج کماری پر تشدد کر کے معلوم کیا جا سکتا تھا''...... جولیا
نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''یہ مہرہ تو اپنے ہاتھ میں ہے ہی۔ میں پہلے ڈاکٹر جیکولین
فرینڈس کو کور کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے جواب دیا اور جولیا
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ اس کمرے کا دروازہ اندر سے بند ہے جس
میں وہ راج کماری موجود ہے''...... اچانک عقبی طرف موجود کیپٹن
شکیل نے تیزی سے باہر آتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... عمران نے بے اختیار
چونک کر کہا۔

''میں ویسے ہی چیک کرنے ادھر چلا گیا تھا۔ دروازہ اندر سے
باقاعدہ لاکڈ ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار
اندرونی طرف بھاگ پڑا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے بھاگی۔ زیرو روم
کا بھاری دروازہ واقعی اندر سے لاکڈ تھا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑی
ہوئی مشین گن کی نال تالے کے مخصوص حصے پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔
تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی گولیوں کی بوچھاڑ نے لاک توڑ
دیا اور عمران نے لات مار کر دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے اس کے
حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گئی۔ وہ کرسی جس پر راج
کماری چندر مکھی جکڑی ہوئی تھی خالی پڑی ہوئی تھی البتہ اس کے
راڈز ویسے ہی موجود تھے۔

''اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی خفیہ راستے سے نکل گئی ہے۔
اب ہمیں فوری طور پر اس جگہ کو چھوڑنا ہو گا۔ آؤ''...... عمران نے
کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ اس کوٹھی سے
نکل کر سائیڈ گلی میں دوڑتے ہوئے عقبی طرف موجود سڑک پر پہنچ
گئے۔ یہ نو تعمیر شدہ آبادی دکھائی دیتی تھی کیونکہ یہاں بیشتر کوٹھیاں

ابھی زیر تعمیر تھیں۔ تھوڑا آگے جاتے ہی انہیں ایک نو تعمیر شدہ کوٹھی کے گیٹ پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ لگا ہوا نظر آ گیا۔ گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔

''صفدر سائیڈ کی دیوار سے اندر کود کر چھوٹا پھاٹک کھول دو۔ جلدی کرو''...... عمران نے کہا تو صفدر نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ سائیڈ کی عام سی دیوار پر ہاتھ رکھ کر اچھلا اور ایک لمحے کے لئے وہ دیوار پر نظر آیا۔ دوسرے لمحے وہ اندر کود چکا تھا اس طرف کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک اندر سے کھل گیا اور وہ سب تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ اندر آ جانے کے بعد صفدر نے چھوٹا پھاٹک بند کر دیا۔

''میں نے تمہیں کہا تھا کہ یہ عورت مکار ہے اسے ہلاک کر دینا ہی اچھا ہوتا۔ تم نے اسے زندہ چھوڑ کر غلطی کی ہے۔ اب وہ نجانے کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہو گی۔ اب اس کا دوبارہ ہاتھ آنا بھی مشکل ہو جائے گا اور اگر اس نے اپنی سپریم فورس کو ہمارے پیچھے لگا دیا تو ہماری مشکلات میں اضافہ ہو جائے گا''...... جولیا نے کوٹھی کے اندرونی کمرے میں پہنچتے ہی عمران سے کہا۔

''اب کیا کہوں۔ میں تو ہر عورت کو سیدھی سادی سی مخلوق سمجھتا ہوں اب وہ اتنی چالاک اور تیز ہو گی اس کا اندازہ نہ تھا مجھے۔ خیر جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا اور پھر تیزی سے ایک طرف میز پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی فرنشڈ تھی لیکن یہاں موجود ہر چیز پر گرد کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ عمران نے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف پولیس کمشنر بول رہا ہوں''...... عمران نے مقامی لہجے اور مقامی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

''ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ وہ کہاں نصب ہے''...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے مستعدانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران نے اسے وہی نمبر دیا جو راج کماری چندر مکھی نے اپنے ہیڈ کوارٹر کا بتایا تھا اور جس پر اس نے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اور کھاٹان کو بھجوانے کا حکم دیا تھا۔

''یہ تو سپیشل نمبر ہے جناب۔ اس کا ریکارڈ تو صرف ڈائریکٹر جنرل صاحب کے پاس ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ یہ سپیشل نمبر ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب یہ فون گیارہ نمبروں پر مشتمل ہے جبکہ دارالحکومت میں دس نمبروں کے فون ہیں۔ گیارہ نمبروں والے سارے فون سپیشل فون ہوتے ہیں اور صرف شاہی خاندان کے افراد کو ہی الاٹ کئے جاتے ہیں ان کا ایکسچینج بھی علیحدہ ہے جناب"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ڈائریکٹر جنرل کا نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں جناب اور ریکارڈ ان کی ذاتی تحویل میں ہوتا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دی گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل دبا دیا۔ اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔ چند لمحوں تک کریڈل دبائے رکھنے کے بعد عمران نے کریڈل چھوڑا اور وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو راج کماری چندر مکھی نے بتائے تھے۔

"لیس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ یہ وہی آواز ہے جسے راج کماری چندر مکھی نے حکم دیا تھا۔

"کابران بول رہا ہوں۔ راج کماری جی پہنچ گئی ہیں"۔ عمران نے راج کماری چندر مکھی کے ساتھی کابران کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس کی آواز ایسی تھی جیسے کوئی زخمی بول رہا ہو۔

"آپ۔ آپ کے متعلق تو راج کماری جی نے بتایا تھا کہ آپ ہلاک ہو چکے ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"وہ تو مجھے مردہ سمجھ کر چھوڑ آئی ہے۔ لیکن میں مرا نہیں ہوں۔ ابھی زندہ ہوں البتہ گولی مجھے ضرور لگی ہے اور میں شدید زخمی ہوں راج کماری سے بات کراؤ"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اچھا بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کابران۔ تم زندہ ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے خود تمہارے سینے پر برسٹ لگتے ہوئے دیکھا تھا"...... چند لمحوں بعد راج کماری چندر مکھی کی حیرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں زخمی ہو چندر مکھی۔ شدید زخمی۔ مجھے ابھی ہوش آیا ہے۔ میں اسی کمرے میں ہوں۔ یہاں فون پیس پڑا ہوا تھا۔ اسی سے بات کر رہا ہوں۔ دروازہ لاکڈ ہے اور کمرہ بند ہے۔ میں زیادہ حرکت بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ میرا بھی یہی خیال تھا کہ تم مجھے مردہ سمجھ کر چھوڑ گئی ہو گی۔ پلیز۔ جلدی سے آؤ اور مجھے کسی ہسپتال میں پہنچاؤ۔ ورنہ میں مر جاؤں گا۔ پلیز میری مدد کرو۔ میں شدید تکلیف میں مبتلا ہوں"...... عمران نے نقاہت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم فکر مت کرو۔ میرے آدمی خفیہ راستے سے وہاں پہنچنے والے ہیں۔ وہ ایک سسٹم آن کر کے وہاں موجود عمران اور اس کے

ساتھیوں کو بے ہوش کر کے ہلاک کر دیں گے۔ ہنڈرڈ ون پر ان کا قبضہ ہے۔ میں گروپ لیڈر کو ابھی ٹرانسمیٹر پر کہہ دیتی ہوں۔ وہ تمہیں فوراً ہسپتال پہنچانے کا بندوبست کر دے گا۔ حوصلہ رکھو۔ صرف چند لمحوں کی بات ہے''...... دوسری طرف سے راج کماری چندر مکھی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ پلیز جلدی کرو۔ مجھ سے یہ تکلیف برداشت نہیں ہو رہی ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی تھی جولیا۔ یہ عورت واقعی مکار ہے۔ اب مجھے بھی یقین آ گیا ہے''...... عمران نے رسیور رکھ کر مڑتے ہوئے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''دیر سے سہی بہرحال شکر ہے کہ تم نے میری بات تسلیم تو کی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اب کیا پروگرام ہے۔ سپریم فورس ہمیں اس عمارت میں نہ پا کر پورے دارالحکومت میں تلاش کرے گی اور ہم ظاہر ہے مستقل طور پر تو یہاں چھپے نہیں رہ سکتے''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہمیں سب سے پہلے میک اپ کا سامان اور لباس وغیرہ کا بندوبست کرنا ہو گا۔ رقم میرے پاس موجود ہے۔ تم سب یہاں ٹھہرو میں جا کر سامان خرید کر لے آتا ہوں پھر آئندہ کا پروگرام

مرتب کریں گے۔ اب چونکہ سپریم فورس ہمارے پیچھے پڑ جائے گی اس لئے ہمیں بے حد محتاط رہنا ہو گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سرسراہٹ کی تیز آوازیں کمرے سے باہر برآمدے میں گونج اٹھیں اور عمران اور دوسرے ساتھیوں نے چونک کر ادھر دیکھا۔ ہلکے نیلے رنگ کا دھواں تیزی سے برآمدے میں پھیلتا چلا جا رہا تھا۔

''سانس روک لو۔ جلدی''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس روک لیا اور پھر اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرش پر اس طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں لیٹ گیا جیسے اچانک بے ہوش ہو جانے کی وجہ سے گرا ہو۔ اس کے سارے ساتھی اس کا اشارہ دیکھ کر فرش پر اسی انداز میں لیٹ گئے۔ انہیں سانس روکے ابھی صرف چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ نیلے رنگ کا دھواں یکلخت غائب ہو گیا۔

''اب سانس لے سکتے ہو۔ یہ انتہائی جدید ترین ہوازن گیس ہے جو صرف چند لمحوں کے بعد ہی غائب ہو جاتی ہے۔ اس میں صرف خامی اتنی ہی ہے کہ یہ بے رنگ نہیں ہوتی لیکن ہوتی بے حد زود اثر ہے جو ایک لمحے میں طاقتور سے طاقتور آدمی کو بھی بے ہوش کر سکتی ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کرنے کی کوشش کی لیکن عمران نے انہیں ہاتھ کے اشارے

سے روکا اور خود تیزی سے وہ دروازے کی اوٹ میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

چند لمحوں بعد ہی باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر چار افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہوئے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی مخصوص آوازیں سنائی دیں اور کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ چاروں ہی اچھل کر نیچے گرے۔

''اٹھ کر قابو کر لو انہیں''...... عمران نے آگے بڑھ کر ایک اٹھتے ہوئے آدمی کی کنپٹی پر لات جماتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں لیٹے ہوئے عمران کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے اچھلے اور چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد وہ چاروں افراد فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے ان کے جسموں کے نچلے حصے پر گولیاں چلائی تھیں اور جس جس جگہ انہیں گولیاں لگی تھیں وہاں سے خون نکل رہا تھا۔

''باہر ان کے ساتھی موجود ہوں گے۔ اسلحہ لے کر باہر جاؤ اور چیک کرو۔ جو نظر آئے اسے اُڑا دو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور سوائے جولیا کے باقی ساتھی ان آدمیوں کے ہاتھوں سے نکلی ہوئی مشین گنیں اٹھائے باہر کی طرف دوڑ پڑے۔

''یہ لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

''سپریم فورس میری توقع سے کہیں زیادہ تیز ثابت ہو رہی ہے۔ اب مجھے سنجیدگی سے اس بارے میں سوچنا ہو گا''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر کمرے میں آیا۔

''باہر اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ صرف ایک کار خالی کھڑی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اس کار کو یہاں سے کچھ دور چھوڑ آؤ''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا جس کی کنپٹی پر ضرب لگا کر اس نے اسے بے ہوش کیا تھا۔ اس آدمی کی ٹانگ زخمی تھی۔

چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو عمران سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا پیر اس آدمی کی گردن پر رکھ دیا۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی تو عمران نے پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس آدمی کا جسم تیزی سے جھٹکے کھانے لگا اور اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا۔

''کیا نام ہے تمہارا۔ بولو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا واپس موڑ دیا۔

''اتان۔ میرا نام اتان ہے''...... اس آدمی نے رک رک کر اور انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

"سپریم فورس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ بتاؤ ورنہ......" عمران نے پیر کو اور زیادہ موڑتے ہوئے کہا تو اس آدمی کی حالت انتہائی تیزی سے خراب ہوتی چلی گئی۔ اس کے حلق سے بے اختیار خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں لگیں اور وہ اس بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا جیسے جان کنی کے عالم میں ہو۔ عمران نے پیر واپس موڑ لیا۔

"بتاؤ۔ ورنہ......" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ یہ۔ یہ عذاب مت دو۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں یہ عذاب برداشت نہیں کر سکتا۔ پلیز"...... اس آدمی نے خرخراہٹ بھری آواز میں کہا۔

"بتاؤ"...... عمران کے لہجے میں غراہٹ اور تیز ہو گئی۔

"آکومتی روڈ پر پرنس ایمپائر میں ہے ہیڈ کوارٹر"...... اتان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ اس کا نقشہ۔ اس کے اندر جانے کے راستے۔ سب کچھ تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"مم مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ ہمارا تعلق چیکنگ گروپ سے ہے۔ ہمارا دفتر اس پلازہ کے ایک کونے میں ہے۔ سارا پلازہ ہیڈ کوارٹر ہے نیچے تہہ خانے ہیں۔ سٹور ہیں۔ مجھے نہیں معلوم"...... اتان نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"راج کماری چندر مکھی ہیڈ کوارٹر کے علاوہ کہاں ہوتی ہے۔ کوئی

ایسی جگہ بتاؤ جہاں وہ لازماً مل جائے"...... عمران نے پوچھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ راج کماری جی روزانہ اپنی ماں سے ملنے جاتی ہے۔ چاکاری کالونی میں کوٹھی نمبر دو سو دس لیکن کب جاتی ہے۔ اس کا علم نہیں ہے"...... اتان نے جواب دیا۔

"کیا وہاں اس کی ماں اکیلی رہتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کی ماں کا تعلق شاہی خاندان سے نہیں ہے۔ اس کے والد شاہ بھاٹان کا رشتے میں بھائی تھا۔ اس کی ماں اکیلی رہتی ہے دو ملازموں کے ساتھ۔ راج کماری جی اپنی ماں سے بے حد محبت کرتی ہے اور وہ اس سے ضرور ملنے جاتی ہے"...... اتان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ ہم یہاں اندر موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک آدمی نے بتایا تھا کہ تم سب اکٹھے یہاں آئے پھر ایک آدمی اندر دیوار پھاند کر گیا اور پھر تم چھوٹے پھاٹک سے اندر چلے گئے۔ ہمیں حکم تھا کہ پہلے تمہیں بے ہوش کیا جائے پھر گولیوں سے اڑا دیا جائے"...... اتان نے جواب دیا اور عمران نے پیر کو تیزی سے موڑ دیا۔ اس آدمی کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور اس کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور دوسرے لمحے وہ ساکت ہو گیا۔

"باقی افراد کو بھی ختم کر دو۔ اب ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے عقبی سمت سے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کمرے میں موجود جولیا اور کیپٹن شکیل سے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کوٹھی کا عقبی دروازہ کھول کر ایک ایک کر کے عقبی گلی میں پہنچ گئے۔

"دو دو کے گروپ میں ٹیکسیاں پکڑ کر چاکاری کالونی پہنچو۔ جولیا میرے ساتھ جائے گی۔ ہم نے وہاں راج کماری چندر مکھی کی ماں کی رہائش گاہ میں داخل ہونا ہے۔ اب وہی ہماری بہترین پناہ گاہ بن سکتی ہے۔ جو گروپ پہلے پہنچے وہ کوٹھی میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لے اور ایک آدمی باہر گیٹ پر موجود رہے تاکہ دوسرے آنے والوں کو اشارہ کر سکے کوٹھی نمبر دو سو دس ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی دو دو کے گروپ کی صورت میں تیزی سے آگے بڑھ گئے۔ جبکہ عمران، جولیا کو ساتھ لے کر ایک اور گلی میں داخل ہو گیا۔ کافی فاصلہ انہوں نے مختلف گلیوں میں سے گزر کر طے کیا اور پھر ایک سڑک پر پہنچتے ہی انہیں ٹیکسی مل گئی۔ عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہی اسے چاکاری کالونی چلنے کا کہہ دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک پرانی آبادی میں پہنچ گئے۔ یہاں موجود عمارتوں کی حالت بتا رہی تھی کہ یہ عمارتیں خاصے پرانے وقت کی بنی ہوئی ہیں لیکن تمام عمارتیں وسیع و عریض اور شاندار کوٹھیوں پر مشتمل تھیں۔ عمران نے ٹیکسی ایک سائیڈ پر رکوائی

اور پھر نیچے اتر کر کرایہ ادا کر کے وہ جولیا کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیلے رنگ کی ایک شاندار عمارت کے سامنے پہنچ چکے تھے اس پر دو سو دس نمبر تحریر تھا۔ عمران اور جولیا سڑک کراس کر کے جیسے ہی کوٹھی کے پھاٹک کے قریب پہنچے پھاٹک کھلا اور صفدر باہر آ گیا۔

"آئیں عمران صاحب۔ باقی ساتھی بھی پہنچ چکے ہیں۔ صرف آپ کا ہی انتظار تھا"...... صفدر نے کہا اور واپس اندر چلا گیا۔ عمران جولیا کو ساتھ لئے اندر چلا گیا۔ خاصی وسیع و عریض کوٹھی تھی۔

"اتنی بڑی کوٹھی میں صرف دو ملازم تھے۔ اس کے علاوہ ایک بوڑھی عورت تھی جس کی شکل راج کماری چندر مکھی سے ملتی جلتی ہے۔ ہم نے ان تینوں کو بے ہوش کر دیا ہے"...... صفدر نے پھاٹک بند کر کے عمران کے ساتھ اندر کی طرف چلتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں واقعی ایک بوڑھی عورت صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

"جولیا۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر بوڑھی عورت کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا چند لمحوں بعد ہی جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو جولیا پیچھے ہٹ گئی۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھی عورت نے

کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اٹھ کر بیٹھ جاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو وہ عورت بے اختیار چیخ پڑی اور بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"تم۔ تم سب کون ہو۔ یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب"...... بوڑھی عورت نے خوف کی شدت سے لرزتے ہوئے کہا۔

"تم راج کماری چندر مکھی کی ماں ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں راج کماری چندمکھی کی ماں ہوں"...... بوڑھی عورت نے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ میرا نام لیلا وتی ہے۔ مگر۔ مگر تم کون ہو"...... عورت نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بیٹی راج کماری چندر مکھی روزانہ یہاں تم سے ملنے آتی ہے"...... عمران نے پوچھا تو عورت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ وہ روز آتی ہے"...... لیلا وتی نے کہا۔

"کس وقت آتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کے آنے کا کوئی وقت نہیں ہے۔ جب اسے وقت ملتا ہے آ جاتی ہے۔ مگر۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا تم میری بیٹی کے دشمن ہو"...... لیلا وتی نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم اس کے دشمن نہیں دوست ہیں۔ اس کی جان شدید خطرے میں ہے۔ قاتل اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں لیکن اسے علم نہیں ہے۔ ہم نے بڑی مشکل سے تمہارا پتہ معلوم کیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم اسے اس طرح یہاں بلاؤ کہ اسے ہماری موجودگی کا علم نہ ہو سکے لیکن وہ فوراً یہاں آ جائے تاکہ ہم اسے تفصیل سے سب کچھ بتا سکیں، ہم ہر صورت میں اس کی جان بچانا چاہتے ہیں۔ اگر دیر ہو گئی اور دشمن اس تک پہنچ گئے تو پھر تم کبھی اپنی بیٹی کو نہ دیکھ سکو گی"...... عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ اپنی مرضی کی مالک ہے۔ جب چاہے گی آئے گی۔ میں لاکھ کوشش کروں وہ نہیں آئے گی۔ وہ ایسی ہی لڑکی ہے۔ وہ مجھ سے محبت ضرور کرتی ہے لیکن میری کسی بات پر کان نہیں دھرتی ہے"...... لیلا وتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جولیا۔ اسے آف ہاف کر دو"...... عمران نے مڑ کر جولیا سے کہا جو لیلا وتی کے ساتھ ہی کھڑی تھی۔ دوسرے لمحے جولیا کا ہاتھ گھوما اور بوڑھی عورت چیختی ہوئی دوبارہ صوفے پر گری اور پھر الٹ کر نیچے قالین پر جا گری۔ اسی لمحے جولیا کی لات گھومی اور عورت کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گئی۔

کمرے کے کونے میں ایک تپائی پر فون رکھا ہوا تھا۔ عمران اس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چندر مکھی سے بات کراؤ میں لیلا وتی بول رہی ہوں''...... عمران نے اس بوڑھی عورت کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز بالکل اسی طرح لرز رہی تھی جیسے اس بوڑھی عورت کی آواز بولتے ہوئے لرزتی تھی۔

''ماں جی۔ آپ۔ خیریت۔ کیسے فون کیا''...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''چندر مکھی سے بات کراؤ۔ میری طبیعت خراب ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اچھا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ماں بھاشو کہہ رہا ہے کہ آپ کی طبیعت خراب ہے۔ کیا ہوا ہے۔ ڈاکٹر مہتاب کو بلوا لینا تھا وہ آپ کا بلڈ پریشر چیک کر لیتا''...... چند لمحوں بعد ہی راج کماری چندر مکھی کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ڈاکٹر والا کوئی مسئلہ نہیں ہے چندر مکھی۔ تم ایسا کرو کہ فوراً میرے پاس آ جاؤ۔ بغیر کوئی وقت ضائع کئے''...... عمران نے کہا۔

''کیا ہوا ماں جی۔ خیریت تو ہے۔ کیا ہوا۔ آپ بتاتی کیوں نہیں''...... راج کماری چندر مکھی کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ واقعی بری طرح پریشان ہوگئی ہے۔

''گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ویسے میں ٹھیک ہوں لیکن تم اگر فوراً نہ آئی تو پھر نجانے کیا ہو جائے۔ میرا دل بری طرح گھبرا رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں آ رہی ہوں۔ ابھی آ رہی ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔

''واقعی ماں بیٹی میں بے پناہ محبت ہے۔ بہرحال اب تمہیں باہر اسے کور کرنا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ڈاکٹر کو ساتھ لے آئے یا اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہوں''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے پھر تقریباً بیس منٹ کے بعد کار کے ہارن بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران کمرے سے نکل کر برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے اپنے آپ کو ایک ستون کی اوٹ میں روک لیا۔ صفدر بڑا پھاٹک کھول رہا تھا۔ پھاٹک کھلتے ہی نیلے رنگ کی ایک کار بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی سیدھی پورچ کی طرف آئی اور عمران یہ دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کہ کار میں راج کماری چندر مکھی اکیلی ہی تھی۔ دور سے ہی اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے تاثرات صاف دکھائی دے رہے تھے۔ پورچ میں کار روک کر وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے اتری اور ادھر ادھر دیکھے بغیر برآمدے کی طرف بڑھی۔

''اتنی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں راج کماری چندر مکھی۔ تمہاری

ماں جی کو فی الحال کچھ نہیں ہوا''...... عمران نے ستون کی اوٹ سے نکلتے ہوئے مسکرا کر کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار ساکت ہو گئی۔ اس کا چہرہ یکلخت جیسے پتھرا سا گیا تھا۔ اسی لمحے عمران کے دوسرے ساتھی بھی ادھر ادھر سے نکل کر آ گئے۔

''تم۔تم۔ یہاں۔ یہاں کیسے پہنچ گئے تم''...... راج کماری چندر مکھی کے منہ سے رک رک کر آواز نکلی۔

''ویسے مجھے یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ تم اپنی ماں سے بے حد محبت کرتی ہو۔ اس سے تمہاری قدر میرے دل میں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کا جسم قدرے ڈھیلا پڑ گیا۔

''تم واقعی مجھے حیران کر رہے ہو۔ میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ تم یہاں بھی پہنچ سکتے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آؤ اندر آؤ۔ لیکن ہاں۔ مجھے یقین ہے کہ اتنی عقل تو تم میں ہو گی کہ تم یہاں کوئی ایسی کوشش نہ کرو گی جس کا نتیجہ تمہاری ماں کی موت کی صورت میں نکلے''...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم اب ماں جی پر تشدد کرو گے۔ یعنی

ایک بوڑھی عورت پر''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے کب کہا ہے کہ میں تمہاری ماں پر تشدد کروں گا۔ میں نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ کوئی غلط حرکت نہ کرنا۔ ورنہ اس کا نتیجہ تمہاری ماں کو بھگتنا ہو گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے کیا ہوا ماں جی کو۔ کیا تم نے انہیں مار ڈالا ہے''۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی راج کماری چندر مکھی نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے قالین پر پڑی ہوئی اپنی ماں پر جھپٹی۔

''زندہ ہے لیکن بے ہوش ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راج کماری چندر مکھی کا بازو پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے سیدھا کھڑا کر دیا۔

''کیا چاہتے ہو تم۔ تم جیسے کہو گے میں ویسے ہی کروں گی۔ لیکن میری ماں جی کو کچھ نہ کہو۔ پلیز۔ میں تمہاری منت کرتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے سیدھی ہوتے ہی ایک بار پھر رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''یہاں صوفے پر بیٹھ جاؤ۔ میں نے ابھی تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے بازو سے پکڑ کر صوفے پر دھکیل دیا۔ جیسے ہی راج کماری چندر مکھی صوفے پر بیٹھی۔ کیپٹن شکیل اور صدیقی تیزی سے صوفے کے عقب میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

"جولیا۔ راج کماری چندر مکھی کی ماں کی کنپٹی سے ریوالور لگا دو اور جیسے ہی میں اشارہ کروں ٹریگر دبا دینا"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی قالین پر پڑی ہوئی بوڑھی عورت کی طرف بڑھ گئی۔

"رک جاؤ۔ مت مارو۔ مت مارو۔ میری ماں کو مت مارو۔ اس نے پہلے ہی بہت دکھ اٹھائے ہیں۔ مت مارو۔ تم جو کہو گے میں ویسے ہی کروں گی میری ماں کو مت مارو۔ پلیز پلیز"...... راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار چیختے ہوئے ہذیانی انداز میں کہا۔

"جب تک تم تعاون کرتی رہو گی تمہاری ماں زندہ رہے گی۔ لیکن جیسے ہی تم نے کوئی مکاری دکھائی۔ دوسرے لمحے جولیا کی انگلی ٹریگر پر دب جائے گی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ میں تعاون کروں گی۔ پلیز تم میری ماں کو کچھ نہ کہو۔ سب کچھ لے لو۔ سب کچھ۔ مگر میری ماں کو انگلی بھی مت لگانا۔ میں تمہیں اپنا سب کچھ دے دوں گی بس تم میری ماں کو زندہ چھوڑ دو۔ اس کے سوا میرا کوئی اپنا نہیں ہے۔ کوئی بھی نہیں"...... راج کماری چندر مکھی نے واقعی روتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ہاتھ جوڑ دیئے۔

"دیکھو راج کماری چندر مکھی۔ اگر تم اپنی ماں کی زندگی چاہتی ہو تو پھر ڈاکٹر جیکولین فرینڈس اور تھنڈر فلیش ویپن ہمارے حوالے

کر دو"...... عمران نے کہا۔

"جو چاہو لے لو۔ مجھے صرف اپنی ماں کی زندگی عزیز ہے۔ پورا بھاٹان لے جاؤ۔ مگر میری ماں کو کچھ نہ کہو۔ اس نے بہت دکھ دیکھے ہیں۔ میں اسے مزید کوئی دکھ نہیں دینا چاہتی اور اسے ہر حال میں زندہ دیکھنا چاہتی ہوں"...... راج کماری چندر مکھی نے روتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس وقت بے پناہ بے بسی اور بیچارگی ظاہر ہو رہی تھی۔

"ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو فوراً یہاں بلاؤ لیکن سنو۔ اس بار اگر تم نے مکاری اور عیاری سے کام لیتے ہوئے کوئی کوڈ ورڈز استعمال کئے تو پھر تمہاری اور تمہاری ماں دونوں کی ایک ہی قبر بنے گی۔ مشترکہ قبر"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کچھ نہیں کروں گی۔ میں ابھی بلاتی ہوں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو عمران نے فون پیس اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ جولیا بدستور بوڑھی عورت کی کنپٹی سے ریوالور لگائے ہوئے تھی۔ راج کماری چندر مکھی نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں۔ ماں جی کے گھر سے۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو ماں جی کے گھر فوراً بھجواؤ۔ مجھے ان کی

ضرورت پیش آ گئی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ماں جی تو ٹھیک ہیں راج کماری جی''...... دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ہاں۔ اچانک ان کا سر چکرانے لگ گیا تھا۔ اب خاصا فرق پڑ گیا ہے۔ لیکن ان کی ایک خاص کیفیت میں نے نوٹ کی ہے اور میں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے مشورہ کرنا چاہتی ہوں۔ فوراً بھیجو اسے۔ میں زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور راج کماری چندر مکھی نے رسیور رکھ دیا۔

''تم نے پھر کوڈ گفتگو کی ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''نہیں بالکل نہیں۔ میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں۔ میری ماں جی کی جان خطرے میں ہے۔ اگر میری ماں جی نہ رہیں تو کیا میں نے اس ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کا اچار ڈالنا ہے۔ میری طرف سے تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ یا اسے میرے سامنے گولی مار کر ہلاک کر دو۔ اب میں کچھ نہیں کروں گی۔ یہ ڈاکٹر اور اس کی ایجاد میری جان کو آ گئے ہیں۔ اب ان کا ختم ہو جانا ہی میرے لئے اچھا ہو گا۔ اس لئے تم اس کے ساتھ جو مرضی کرنا میں تمہارے آڑے نہیں آؤں گی۔ بالکل نہیں آؤں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی پر خلوص لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم لوگ باہر جاؤ جیسے ہی ڈاکٹر فرینڈس آئے اسے یہاں لے آؤ۔ اگر کوئی بھی غیر معمولی بات ہو تو مجھے اشارہ کر دینا تاکہ میں راج کماری چندر مکھی اور اس کی ماں کو فوراً ہلاک کر دوں۔ اس بار میں اس کا کوئی لحاظ نہیں کروں گا''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سوائے جولیا کے وہ سب سر ہلاتے ہوئے تیزی سے باہر نکل گئے۔

''ماں جی کو ہوش میں لے آؤ۔ ورنہ یہ مر جائیں گی۔ یہ ہائی بلڈ پریشر کی مریض ہیں۔ ان کا زیادہ دیر تک بے ہوش رہنا خطرناک بھی ہو سکتا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ جولیا اسے ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو جولیا نے ریوالور جیب میں رکھا اور بوڑھیا کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

''ارے ارے۔ کیا کر رہی ہو۔ ماں جی مر جائیں گی۔ ارے رکو''...... راج کماری چندر مکھی نے تڑپ کر جولیا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ اسے ہوش میں لایا جا رہا ہے۔ چند لمحے سانس رکے رہنے سے انہیں کچھ نہیں ہو گا''...... عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بوڑھی عورت کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو جولیا پیچھے

ہٹ گئی۔ چند لمحوں بعد بوڑھی عورت نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ماں جی۔ ماں جی۔ آپ ٹھیک تو ہیں ماں جی"...... راج کماری چندر مکھی نے ایک بار پھر تڑپ کر آگے بڑھی۔ اس بار اس کی تڑپ اس قدر شدید تھی کہ عمران بھی اسے نہ روک سکا تھا۔

"چندر مکھی۔ چندر مکھی تم۔ وہ۔ وہ لوگ۔ وہ"...... لیلاوتی نے ہوش میں آ کر کہا۔

"یہ دوست ہیں ماں جی۔ یہ ہمارے دوست ہیں۔ آپ تو ٹھیک ہیں نا ماں جی"...... راج کماری چندر مکھی نے اپنی ماں کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ارے میری ٹانگیں۔ میری ٹانگیں۔ اوہ۔ اوہ"...... لیلاوتی نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اور آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی ٹانگیں بے حس ہو گئی ہوں۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا بلڈ پریشر۔ اوہ۔ کہاں ہے آپ کی دوا۔ جلدی دیں۔ پلیز۔ کہاں ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تڑپ کر ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی تپائی کی طرف دوڑی جس پر مختلف سائز اور رنگوں کی کئی بوتلیں پڑی ہوئی تھیں۔

وہ اس طرح بوکھلا کر آگے بڑھی تھی کہ گرنے سے بچنے کے لئے اسے بے اختیار دیوار پر بنے ہوئے کارنس پر ہاتھ رکھ کر اپنے

آپ کو سہارا دینا پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور عمران اور جولیا جو اس کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے تھے بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ فرش کا وہ سارا حصہ جس پر صوفے کے ساتھ وہ بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دوا، تپائی اور راج کماری چندر مکھی موجود تھی یکلخت اس طرح پلٹ گیا تھا جیسے کوئی تختہ الٹ جاتا ہے۔ اب وہاں نہ صوفہ تھا اور نہ تپائی۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ پھر نکل گئی۔ جلدی چلو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہو گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس نے بیرونی دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کے پیچھے جولیا بھی دوڑتی ہوئی باہر آ گئی۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... باہر موجود اس کے ساتھی صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ اپنی ماں سمیت نکل گئی ہے اور ہمیں اب فوراً اس کوٹھی کو خالی کرنا ہے۔ درمیانی دیوار پھلانگ کر سائیڈ کی کوٹھی میں چلو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا ساتھ والی کوٹھی کی درمیانی دیوار کی طرف دوڑ پڑا۔ یہ دیوار کچھ زیادہ اونچی نہ تھی۔ اس لئے عمران نے جمپ لگایا اور ایک لمحے کے لئے اس کے ہاتھ دیوار پر پڑے اور دوسرے لمحے وہ دوسری طرف کود گیا۔ اس کے پیچھے صفدر، جولیا، صدیقی اور کیپٹن شکیل بھی دیوار پھلانگ کر اندر کود پڑے۔

"کیا ہوا ہے سارٹا۔ یہ دھماکے کیسے ہیں"...... اچانک ایک چیختی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ آواز کوٹھی کے اندرونی حصے کی طرف سے آئی تھی۔

"میں دیکھتا ہوں جی"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے اندرونی طرف کو دوڑ پڑے۔ پھر جیسے ہی وہ برآمدے میں پہنچے۔ ایک ادھیڑ عمر آدمی دروازہ کھول کر باہر آ گیا لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی مگر عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے گھسیٹ کر اپنے سینے سے لگا کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور وہ آدمی چند لمحے تڑپنے کے بعد ڈھیلا پڑ گیا۔

"کون ہے سارٹا۔ کیا ہوا۔ تم چیخے کیوں تھے سارٹا"...... اندر سے پھر وہی نسوانی آواز سنائی دی لیکن عمران کے ساتھی تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ چند لمحوں بعد اندر سے ایک ہلکی سی چیخ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ عمران اس ادھیڑ عمر آدمی کو جس کا نام شاید سارٹا تھا اٹھا کر ایک راہداری میں آ گیا۔ اسی لمحے ساتھ والی کوٹھی کے باہر کئی کاریں رکنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران اس آدمی کو اندر ڈال کر ایک بار پھر باہر برآمدے میں آ گیا۔

اس کے ساتھ ہی اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول اڑ اڑ کر اس کوٹھی کے اندر گرتے ہوئے دیکھے تو اس کے

لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی۔ وہ بال بال بچے تھے ورنہ راج کماری چندر مکھی نے اپنی طرف سے کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔

"عمران صاحب۔ صرف ایک بوڑھی اور بیمار عورت بستر پر پڑی تھی۔ اسے میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ باقی اس عمارت میں کوئی آدمی نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے دروازے پر آ کر کہا۔

"ساتھ والی کوٹھی پر حملہ ہو گیا ہے۔ وہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر رہے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اندر تلاشی لینی ہے اور جب ہم انہیں نہ ملیں گے تو ہوسکتا ہے وہ اس کوٹھی کی بھی تلاشی لیں اس لئے تم سب اوپر والی منزل پر چلو۔ باہر نجانے ان کے کتنے آدمی موجود ہوں"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔ اوپر کمرے گرد سے اٹے ہوئے تھے یوں لگتا تھا جیسے اوپر کوئی آتا جاتا ہی نہ ہو۔ ابھی وہ کمروں کا جائزہ ہی لے رہے تھے کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوما ہو۔

"عمران صاحب"...... صفدر کی ہلکی سی آواز اس کے کانوں میں ی۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے اد۔ اس کا ذہن پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے گھوما تھا اور اس کے اتھ ہی اس کے دماغ میں اندھیرا سا بھر گیا اور پھر اس کے تمام ساسات یکلخت ختم ہو کر رہ گئے۔

راج کماری چندر مکھی انتہائی سجے ہوئے کمرے میں بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں ٹہل رہی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید غیض وغضب کے تاثرات نمایاں تھے۔

''میں اپنے ہاتھوں سے ان کی بوٹیاں اڑا دوں گی۔ میں ان کی ایک ایک ہڈی توڑ دوں گی۔ انہوں نے میری ماں جی کو بے ہوش کر کے اپنے تابوت میں خود کیل ٹھونک لی ہے۔ اب جب تک میں ان سب کو لاشوں میں تبدیل کر کے ان کی لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دوں چین سے نہ بیٹھوں گی۔ ان کی موت عبرتناک ہو گی انتہائی عبرتناک''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا تو راج کماری چندر مکھی تیزی سے گھومی لیکن دوسرے لمحے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ آنے والی ایک ادھیڑ عمر عورت تھی۔

''اوہ۔ آپ رانی آپا۔ آپ یہاں کیسے آ گئیں''...... راج کماری چندر مکھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے تمہاری ماں جی نے بلوایا تھا بیٹی۔ میں ان سے مل کر آ رہی ہوں۔ کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ۔ وہ کون لوگ تھے۔ تمہاری ماں جی تو تمہاری طرف سے انتہائی پریشان ہیں انہیں ابھی تک غشی کے دورے پڑ رہے ہیں۔۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں تمہیں سمجھاؤں کہ تم ان خطرناک لوگوں کے منہ نہ لگو۔ وہ جو کہتے ہیں ان کی بات مان جاؤ۔ تم ماں جی کی اکلوتی اولاد ہو بیٹی اس کا کچھ تو خیال کرو ورنہ اسے کچھ ہو گیا تو تم ہمیشہ کے لئے اکیلی رہ جاؤ گی''...... آنے والی عورت نے بڑے فکر مند لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ماں جی مجھے ابھی تک بچی سمجھتی ہیں۔ یہ ان کی محبت ہے۔ آپ انہیں سمجھائیں رانی آپا۔ خطرے کا وقت تو گزر گیا ہے۔ وہ اب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ انہوں نے میرے اور میری ماں جی کے ساتھ جو کچھ بھی کیا ہے اس کا اب میں ان سے بھرپور انتقام لوں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''لیکن ہوا کیا تھا۔ تمہاری ماں جی تو بے حد ڈری ہوئی ہیں۔ وہ تو کچھ بتاتی نہیں۔ صرف بار بار یہی بات کہہ رہی ہیں کہ تمہیں سمجھاؤں۔ تمہیں سمجھاؤں بس''...... اس عورت نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ رانی آپا راج کماری چندر مکھی کی والدہ کی رشتہ دار تھی۔

تھیں۔ بیوہ تھیں اور اپنے بیٹے کے ساتھ رہتی تھیں۔ ان کی اور راج
کماری چندر مکھی کی ماں جی کی بچپن سے ہی گہری دوستی تھی جو اب
تک گہرے تعلقات کی صورت میں چلی آ رہی تھی۔ اس لئے راج
کماری چندر مکھی بھی اس کی بے حد عزت کرتی تھی اور اسے رانی
آپا کہہ کر پکارتی تھی۔

"رانی آپا۔ پاکیشیا کے سرکاری ایجنٹ یہاں ایک خطرناک مشن
پر آئے ہوئے ہیں۔ میں انہیں گرفتار کرنا چاہتی تھی لیکن نجانے وہ
کس طرح ماں جی کے گھر پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں ماں جی کو
مجبور کر کے مجھے فون کرایا۔ ماں جی نے مجھے بتایا کہ وہ بیمار ہیں۔
میں گھبرا کر وہاں پہنچی تو وہاں انہوں نے مجھے قابو کر لیا۔ لیکن انہیں
معلوم نہیں تھا کہ اس مکان کے اندر بھی میں نے خصوصی انتظامات
کئے ہوئے ہیں کیونکہ مجھے پہلے سے ہی خدشہ تھا کہ ہوسکتا ہے کبھی
ماں جی کو یرغمال بنا کر مجھے کسی غلط کام کے لئے مجبور کرنے یا
ہلاک کرنے کی کوشش کی جائے۔ آج تک تو ایسا نہیں ہوا تھا لیکن
اس بار ایسا ہو گیا۔ چنانچہ ان انتظامات کی بنا پر میں ان کی آنکھوں
میں دھول جھونک کر ماں جی سمیت وہاں سے نکل کر یہاں بڑے
گھر میں آ گئی۔ اس دوران میرے آدمیوں نے انہیں گھیر لیا اور
ابھی تھوڑی دیر بعد وہ بے ہوشی کی حالت میں یہاں پہنچ جائیں گے
پھر میں ان سے جی بھر کر اس بات کا انتقام لوں گی کہ انہوں نے
میری ماں جی کو اپنے ناپاک ہاتھ کیوں لگائے۔ آپ ماں جی کو تسلی

دیں کہ اب ہم مکمل طور پر محفوظ ہو چکے ہیں اب ہمارے دشمن
میرے ہاتھوں کسی بھی طرح خود کو نہ بچا پائیں گے میں انہیں
بھیانک موت ماروں گی ایسی موت کہ مرنے کے بعد بھی ان کی
روحیں صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی"...... راج کماری چندر مکھی نے
اس عورت کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی اپنا خیال رکھنا چندر مکھی۔ اگر تمہیں ذرا بھی تکلیف پہنچی
تو تمہاری ماں جی تم سے پہلے مر جائیں گی۔ ان کی زندگی تمہاری
زندگی سے منسوب ہے"...... اس عورت نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں رانی آپا اور ماں جی کو بھی تسلی دیں"۔
راج کماری چندر مکھی نے کہا اور وہ عورت سر ہلاتی ہوئی واپس
دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جیسے ہی اس کے عقب میں دروازہ بند
ہوا۔ راج کماری چندر مکھی نے ایک بار پھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ اسی
لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی تو راج کماری
چندر مکھی تیزی سے میز کی طرف لپکی اور اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن
آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شیرکا کالنگ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی
دی۔

"راج کماری چندر مکھی اٹنڈنگ یو۔ رپورٹ دو۔ اوور"......
راج کماری چندر مکھی نے انتہائی تیز اور تحکمانہ لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

''راج کماری جی۔ کوٹھی تو خالی پڑی ہے۔ اس میں صرف دو بے ہوش ملازم ہیں اور کوئی نہیں ہے۔ وہ سب وہاں سے نکل کر جا چکے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے شیرکا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ اتنی جلدی وہ نکل کر کہیں نہیں جا سکتے۔ ساتھ والی کوٹھیاں چیک کرو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ہمارے ہی ساتھ والی کوٹھی میں چلے گئے ہوں۔ وہاں کار تو نہیں ہے۔ اردگرد کے لوگوں سے بھی معلومات کرو۔ جیسے بھی ہو ڈھونڈو انہیں اور لا کر میرے قدموں میں ڈالو۔ سمجھے تم۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ میں نے پہلے ہی ساتھ والی کوٹھی چیک کرائی ہے۔ یہ لوگ وہاں گئے تھے۔ وہاں ایک بوڑھی عورت اور ایک ادھیڑ عمر مرد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں لیکن وہ کوٹھی بھی خالی ہے۔ وہ شاید اس کے عقبی طرف سے نکل گئے ہیں۔ اوور''۔ شیرکا نے جواب دیا۔

''تم وہیں ٹھہرو۔ میں خود آ رہی ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھی اور چند لمحوں بعد اس کی بلٹ پروف کار انتہائی تیز رفتاری سے چاکاری کالونی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی ماں جی کی کوٹھی کے

سامنے پہنچ گئی۔ وہاں چار کالے رنگ کی کاریں موجود تھیں۔ جیسے ہی راج کماری چندر مکھی کار روک کر نیچے اتری ایک طرف سے ایک درمیانے قد اور ٹھوس جسم کا نوجوان تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے قریب آ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں راج کماری کو سلام کیا۔

''کس کوٹھی میں گئے ہیں وہ لوگ شیرکا''...... راج کماری نے کہا۔

''اس بائیں ہاتھ والی کوٹھی میں راج کماری جی''...... شیرکا نے جواب دیا۔

''اوہ۔ رانی روپ چندا کی کوٹھی میں گئے ہیں وہ۔ آؤ میرے ساتھ''...... راج کماری نے کہا اور تیزی سے اس کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھ گئی جس کے باہر دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ کوٹھی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔

''رانی تو بیمار رہتی ہے۔ کہیں مر تو نہیں گئی''...... راج کماری نے پھاٹک کراس کرتے ہوئے اپنے پیچھے آنے والے شیرکا سے پوچھا۔

''ان دونوں کو میں نے ہسپتال بھجوا دیا ہے راج کماری جی۔ ان کی حالت خراب تھی''...... شیرکا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور راج کماری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لان کراس کر کے وہ برآمدے میں پہنچی اور پھر ادھر ادھر غور سے دیکھتی ہوئی وہ آگے

راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ پھر وہ اچانک رک گئی۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ واپس باہر آئے ہیں۔ ان کے قدموں کے نشانات موجود ہیں''...... راج کماری نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی اور واپس باہر برآمدے میں آ گئی۔

''اوپر والی منزل چیک کی ہے''...... راج کماری نے شیرکا سے پوچھا۔

''اوپر والی منزل۔ نہیں۔ اوپر جا کر وہ کیا کریں گے۔ اوپر سے تو نکلنے کا راستہ بھی نہیں ہے''...... شیرکا نے کہا۔

''ہاں۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے''...... راج کماری نے کہا اور ایک بار پھر راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ پھر اس نے سارے کمرے اور راہداریاں گھوم ڈالیں۔ لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔ راج کماری چندر مکھی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ گہری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کوئی کلیو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے وہاں ان کا کوئی کلیو نہ مل رہا تھا جس سے اس کا غصہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

''شیرکا۔ تم نے کون سی گیس فائر کی تھی رانی کی کوٹھی میں''۔ اچانک راج کماری نے پوچھا۔

''تھری سکس وائیگ گیس۔ یہ انتہائی زود اثر گیس ہے راج کماری جی''...... شیرکا نے جواب دیا۔

''کتنے کیپسول فائر کئے تھے''...... راج کماری نے پوچھا۔

''عقبی طرف اور سامنے سے تقریباً دس کیپسول بیک وقت فائر کئے تھے''...... شیرکا نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ پھر اوپر جا کر چیک کرو۔ یہ گیس بے حد تیز ہے۔ اتنے کیپسول فائر ہونے پر تو یہ گیس یہاں ہر طرف پھیل گئی ہو گی۔ اور تم نے کہا ہے کہ رانی اور اس کے ملازم دونوں کی حالت خراب تھی۔ یقیناً اس گیس کا اثر ہوا ہو گا۔ ان لوگوں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہو گا۔ پھر ان پر گیس کے اثرات ہوئے ہوں گے۔ اگر بے ہوش آدمی پر اس گیس کے اثرات ہو جائیں تو اس کی حالت بے حد خراب ہو جاتی ہے۔ جاؤ اوپر معلوم کرو ہو سکتا ہے کہ وہ اوپر ہی ہوں اور وہیں بے ہوش ہو کر گر گئے ہوں''...... راج کماری نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... شیرکا نے کہا اور تیزی سے باہر کی طرف لپک پڑا۔ راج کماری بھی اندر جانے کی بجائے باہر برآمدے میں آ گئی۔ اس نے شیرکا کے ساتھ چار مسلح افراد کو سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والی منزل میں جاتے ہوئے دیکھا۔ سیڑھیاں راہداری سے اوپر کی طرف جاتی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد شیرکا انتہائی تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا۔ اس کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو رہا تھا۔

''راج کماری جی۔ راج کماری جی۔ وہ سب اوپر بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ راج کماری جی آپ کا اندازہ سو فیصد درست

نکلا ہے وہ سب وہیں ہیں''...... شیرکا نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار مسرت بھرے انداز میں اچھل پڑی اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے راہداری کی طرف مڑی اور پھر اکٹھی دو دو سیڑھیاں پھلانگتی اوپر پہنچ گئی ایک بڑے سے کمرے میں پہنچتے ہی وہ رک گئی وہاں واقعی ایک عورت اور پانچ مرد ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے یہ عمران اور اس کے ساتھی تھے ان کے گرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اچانک بے ہوش ہوئے اور پھر انہیں سنبھلنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

''اب دیکھنا عمران کہ راج کماری چندر مکھی تم سے کیسا انتقام لیتی ہے تمہاری روح بھی صدیوں تک ویرانوں میں سر پٹکتی پھرے گی''...... راج کماری چندر مکھی نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے عمران کے جسم کو بڑے نفرت بھرے انداز میں ٹھوکر مارتے ہوئے کہا اور پھر وہ شیرکا کی طرف مڑی۔

''ان سب کو اسی بے ہوشی کے عالم میں پوائنٹ الیون کے تہہ خانے میں پہنچا دو۔ میں وہیں جا رہی ہوں لیکن سنو یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ان کے ہاتھ پیر باندھ دینا۔ میرے پہنچنے تک ان میں سے کسی ایک کو بھی ہوش میں نہیں آنا چاہئے۔ سمجھے تم''...... راج کماری نے شیرکا سے مخاطب ہو کر تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... شیرکا نے جواب دیا اور راج کماری

سر ہلاتی ہوئی تیزی سے واپس مڑ گئی اس کی آنکھوں میں اس بھوکی بلی کی آنکھوں جیسی چمک تھی جسے اچانک انتہائی آسان شکار نظر آ گیا ہو۔ اس کا چہرہ بھی خوشی سے دمک رہا تھا۔ اس کے آدمیوں نے واقعی کام دکھایا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی ایک بار پھر اس کی گرفت میں آ گئے تھے۔ راج کماری نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس بار وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے بھرپور انداز میں انتقام لے گی اور انہیں اس قابل ہی نہ چھوڑے گی کہ وہ کسی طرح بھی اس کے ہاتھوں سے نکل سکیں۔ ایسی نوبت آنے سے پہلے ہی وہ ان سب کو گولیوں سے بھون کر رکھ دے گی۔

اچانک ایک زور دار جھٹکا سا لگا اور عمران کے جسم میں انتہائی تیز درد کی ایک لہر دوڑتی چلی گئی اور اس تیز درد کی وجہ سے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی روشنی میں تبدیل ہونے لگ گئی اور چند لمحوں بعد جب اس کا شعور پوری طرح جاگا تو اس نے بے اختیار چونک کر اردگرد کا جائزہ لیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے دائیں بائیں موجود تھے ان سب کے جسموں میں بھی حرکت کے آثار موجود تھے سب سے آخر میں جولیا کو باندھا گیا تھا اور ایک نوجوان جولیا کو انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔

یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کی ساخت کسی قدیم معبد کی طرح تھی دیواریں ٹھوس پتھروں کی بنی ہوئی تھیں فرش بھی پتھروں کا تھا ایک طرف ایک دیوار کے سامنے ایک کافی بڑا آگ کا الاؤ سا جل رہا تھا اس الاؤ کے اوپر دو زنجیریں لٹک رہی تھیں

جن کے آخری سروں پر کڑے تھے۔ یہ زنجیریں اوپر ایک گارڈر کے ساتھ منسلک تھیں اور گارڈر چھت کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اس ہال نما کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو موٹی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اسی لمحے جولیا کے بازو میں انجکشن لگانے والا مڑا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

''ہم کس کے قیدی ہیں کم از کم اتنا تو بتاتے جاؤ بھائی صاحب''......عمران نے اس آدمی سے پوچھا اور وہ آدمی چونک کر عمران کی طرف بڑھا۔

''اوہ۔ تمہیں ہوش آ گیا ہے تم راج کماری کے قیدی ہو اور اب تمہارا انجام انتہائی عبرتناک ہو گا اس لئے جو دعا مانگنا چاہتے ہو مانگ لو کیونکہ اس کے بعد تمہیں کوئی موقع نہیں ملے گا''...... اس آدمی نے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد وہ اس ہال سے باہر نکل گیا اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو گیا اور عمران نے اپنے جسم کے گرد بندھی زنجیروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا اسی لمحے اس کے ساتھی بھی کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں عمران صاحب''...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

''ہم راج کماری چندر مکھی کے ایک بار پھر سے مہمان بن گئے ہیں۔ اسے شاید ہماری مہمان نوازی ضرورت سے زیادہ ہی پسند آ

گئی ہے جو ہمیں بار بار قابو کر لیتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھوں کو کلائی کے گرد موجود کڑوں سے نکالنے کی کوشش شروع کر دی لیکن کڑے کلائیوں میں پھنسے ہوئے تھے۔

''عمران۔ یہ ہم کہاں ہیں اور یہ آگ''...... اسی لمحے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی ہمیں زندہ جلانے کا پروگرام بنائے ہوئے ہے اس لئے اس نے یہ الاؤ جلا رکھا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''مس جولیا۔ آپ اپنے ہاتھوں کو کڑوں سے نکالنے کی کوشش کریں مجھے یقین ہے کہ آپ ہاتھ نکال لیں گی''...... جولیا کے ساتھ موجود کیپٹن شکیل نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''نہیں۔ یہ کڑے بہت تنگ ہیں بہرحال میں کوشش کر رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور راج کماری چندر مکھی اندر داخل ہوئی اس کا چہرہ مسرت اور کامیابی سے چمک رہا تھا اس کے پیچھے ایک پہلوان نما آدمی تھا جس کے جسم پر چست لباس تھا اور اس نے ایک خاردار کوڑا پکڑا ہوا تھا جبکہ اس کے پیچھے دو مشین گن بردار تھے دونوں کی بیلٹس کے ساتھ ہولسٹر بھی موجود تھے جن میں سے ریوالور کے دستے جھانک رہے تھے۔

انہوں نے اندر آ کر دروازہ بند نہ کیا تھا۔

''ہا۔ ہا۔ ہا آخر کار تم لوگ میرے قبضے میں آ ہی گئے اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ایک مشین گن بردار نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی اٹھائی اور راج کماری چندر مکھی کے پاس رکھ دی راج کماری چندر مکھی بڑے فاخرانہ انداز میں اس پر بیٹھ گئی جبکہ وہ دونوں مشین گن بردار اور کوڑا بردار پہلوان پیچھے ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے تھے۔

''تم واقعی غضب کی اداکارہ ہو راج کماری چندر مکھی۔ خواہ مخواہ یہاں وقت ضائع کر رہی ہو اگر تم ہالی وڈ چلی جاؤ تو یقیناً اداکاری کے سارے ایوارڈز تمہارے قدموں میں ڈھیر ہو جائیں گے اور پوری دنیا کے کروڑوں حسن پرست اور اداکاری کے دلدادہ ناظرین کا بھی بھلا ہو جائے گا''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''گڈ۔ تم میری تعریف کر رہے ہو۔ مجھے تمہاری تعریف پسند آئی اس لئے ایک کوڑے کی معافی تمہیں دی جاتی ہے لیکن صرف ایک کوڑے کی''...... راج کماری چندر مکھی نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ارے ابھی تو میں نے تعریف شروع ہی نہیں کی ابھی تو میں تمہید باندھ رہا تھا ویسے ایک بات ہے تمہاری تعریف کرنا دراصل سورج کو چراغ۔ میرا مطلب ہے جدید دور میں سورج کو بجلی کا بلب

دکھانا ہے۔ ویسے باقی دو مشین گنوں سے معافی کا کیا طریقہ کار ہے گالیاں دینا پڑیں گی یا پھر ان کے لئے بھی تعریفوں سے ہی کام چل جائے گا“...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار چونک پڑی۔

”کیا مطلب۔ کیا تم اب اپنے آپ کو پاگل ظاہر کر رہے ہو۔ ہونہہ۔ ایک سیکرٹ ایجنٹ اور اس طرح کی حرکتیں کرے گا یہ واقعی تمہارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے کہا۔

”تمہیں کس طرح معلوم ہو گیا کہ میں اپنے آپ کو پاگل ظاہر کر رہا ہوں“...... عمران نے حیران ہو کر کہا اس کی حیرت حقیقی تھی۔

”یہ باقی مشین گنوں اور گالیوں کا کیا مطلب“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”تمہارے آدمیوں کے پاس ایک کوڑا اور دو مشین گنیں ہیں اور تم نے میری تعریف پر کوڑا معاف کر دیا ہے۔ اس طرح اب دو مشین گنیں رہ گئی ہیں۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ بھی تعریف سے معاف ہوں گی یا گالیوں سے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اب سمجھی۔ تو یہ مطلب تھا تمہارا۔ جبکہ میرا مطلب اور تھا میں تمہیں ایک سو کوڑے مارنے کا فیصلہ کر کے آئی تھی جن میں سے ایک کوڑا میں نے معاف کر دیا ہے“...... راج کماری چندر مکھی

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا اس کا مطلب ہے کہ ابھی ننانوے تعریفیں مزید کرنا پڑیں گی لیکن راج کماری چندر مکھی اب اگر تمہارے اندر اتنی تعریف کے قابل صلاحیتیں ہی نہ ہوں تو پھر“...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

”سنکارا“...... اس نے چیخ کر اپنے عقب میں کھڑے ہوئے کوڑا بردار پہلوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”حکم راج کماری جی“...... کوڑا بردار نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”آگے بڑھو اور پوری قوت سے گن کر ننانوے کوڑے اس عمران کو مارو۔ اگر تمہارا ہاتھ ایک لمحے کے لئے بھی رکا تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی“...... راج کماری چندر مکھی نے چیختے ہوئے کہا۔

”حکم کی تعمیل ہو گی راج کماری جی“...... اس پہلوان نما آدمی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور کوڑے کو ہوا میں چٹخاتا ہوا وہ آگے بڑھنے لگا۔

”رک جاؤ راج کماری۔ اس طرح کا حکم دینے سے پہلے اچھی طرح سوچ لو اگر میرے جسم سے کوڑا چھو بھی گیا تو اس کے بعد میری طرف سے تمہارے لئے تمام رعائتیں ختم ہو جائیں گی“۔ عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میرے لئے رعائتیں۔ بہت خوب تو تمہیں اب بھی یقین ہے
کہ تم یہاں سے زندہ بچ کر جا سکو گے''...... راج کماری نے طنزیہ
انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا البتہ اس نے آگے بڑھتے ہوئے
پہلوان نما کوڑا بردار کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

''ہاں میں نے اب تک تمہارے ساتھ رعایت کی ہے صرف
اس لئے کہ تم ایک معصوم سی بچی کی طرح ہو اور اس کے ساتھ
ساتھ تمہاری بہرحال سرکاری حیثیت بھی ہے اور پھر تم یہاں کی
راج کماری بھی ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں میرے ہاتھوں
کوئی نقصان پہنچے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''چلو جو رعایت تم نے کی ہے وہ میں بھی کر دیتی ہوں اور وہ
یہ کہ تمہاری ہلاکت تمہارے ساتھیوں کے بعد ہو گی تاکہ تم اپنی
آنکھوں سے اپنے تمام ساتھیوں کا حشر دیکھ سکو اب کارروائی کا
آغاز اس عورت سے ہو گا جسے تم جولیا کہتے ہو اس نے میری ماں
جی کی کنپٹی پر پسٹل رکھا تھا۔ اس جرم کی ایسی عبرتناک سزا کا اس
نے کبھی تصور تک نہیں کیا ہو گا۔ اسے اب اس بات کی سزا بھگتنی ہو
گی۔ بھیانک سزا''...... راج کماری نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''میں کہہ رہا ہوں کہ اب بھی وقت ہے اپنی ان حرکتوں سے
باز آ جاؤ ورنہ بعد میں تمہیں پچھتانے کا بھی وقت نہیں ملے گا''۔
عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''بھاشو اور جوگو۔ تم دونوں اس عورت کو زنجیروں سے آزاد کر

کے الاؤ کے اوپر الٹا لٹکا دو''...... چندر مکھی نے دونوں مشین گن
برداروں سے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... دونوں نے کہا اور اپنی مشین گنیں
وہیں دیواروں کے ساتھ لگا کر وہ تیزی سے جولیا کی طرف بڑھنے
لگے۔

''خیال رکھنا یہ بھی اس عمران کی ساتھی ہے''...... راج کماری
نے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... ان میں سے ایک نے کہا اور پھر
جولیا کے قریب جا کر ان میں سے ایک نے جیب سے ایک لمبی
گردن والی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل کا منہ
زبردستی جولیا کی ناک سے لگا دیا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے جولیا
کا سر پکڑ لیا تھا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا
گیا۔ اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے
واپس جیب میں رکھا اور پھر ان دونوں نے آگے بڑھ کر جولیا کی
زنجیروں کو کھولنا شروع کر دیا۔

جولیا کا جسم ان کے ہاتھوں پر لٹکا ہوا تھا۔ عمران نے ہونٹ بھینچ
رکھے تھے لیکن اچانک اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی
کیونکہ اس نے جولیا کے ایک ہاتھ کو آہستہ سے حرکت کرتے دیکھ
لیا تھا۔ جو ایک آدمی کے ہولسٹر میں موجود ریوالور کی طرف بڑھ رہا
تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جولیا بے ہوش نہیں ہوئی تھی بلکہ اس نے

سانس روک لیا تھا اور اب وہ بے ہوش ہونے کی اداکاری کر رہی تھی۔ جب ساری زنجیریں کھل گئیں تو اچانک وہ آدمی جس پر جولیا کا وزن پڑا ہوا تھا تیزی سے لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ریوالور کے دھماکے ہوئے اور بھاشو اور جوگو کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ جولیا نے اس آدمی کے ہولسٹر سے اچانک ریوالور کھینچ کر اسے زور سے دھکا دے دیا تھا اور اس کے اچانک لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتے ہی جولیا نے ان پر فائر کھول دیا تھا۔ یہ دیکھتے ہی راج کماری چندر مکھی اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے عقبی کھلے دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ جولیا نے اس پر فائر کیا لیکن اچانک کوڑا بردار پہلوان درمیان میں آ گیا اور راج کماری چندر مکھی نہ صرف بچ گئی بلکہ وہ دروازے سے باہر جا گری اور غائب ہو گئی۔ جولیا دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔

''رک جاؤ جولیا۔ پہلے ہمیں آزاد کرو۔ دروازہ اندر سے بند کر دو''...... عمران نے چیخ کر کہا اور جولیا جو دوڑتی ہوئی دروازے کے قریب پہنچ چکی تھی یکلخت ٹھٹھک کر رک گئی۔ اس نے جلدی سے بھاری دروازہ ایک دھماکے سے بند کیا اور اس کو لاک کر دیا۔

''کاش یہ پہلوان اچانک سامنے نہ آ جاتا تو میں اس راج کماری کو دیکھ لیتی''...... جولیا نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

''وہ واقعی بے حد پھرتیلی اور عیار ذہن کی مالکہ ہے۔ اس کے

پاس اسلحہ نہ تھا۔ اس لئے اس نے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھی''...... عمران نے کہا اور جولیا نے آگے بڑھ کر تیزی سے عمران کی کلائیوں کے گرد موجود کڑے کھول دیئے اور عمران اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا جبکہ جولیا، عمران کے ساتھ موجود صفدر کی طرف بڑھ گئی۔ پہلوان اور مشین گن بردار تینوں افراد اب ساکت ہو چکے تھے۔ عمران نے اپنے پیروں کے گرد موجود کڑے کھولے اور پھر اچھل کر آگے بڑھ گیا۔

اس نے دیوار کے ساتھ کھڑی مشین گن اٹھائی اور پھر دروازہ کھول کر اس نے باہر چھلانگ لگا دی۔ یہ ایک رہداری تھی جو ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ وہ دوڑتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور پھر بیک وقت میں کئی کئی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا کھلے دروازے سے یکلخت باہر نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے گھوم گیا لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ برآمدہ خالی تھا۔ سامنے ایک کھلا صحن تھا جس میں موجود لکڑی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔

عمران عمارت کے باقی حصوں کو چیک کرنے لگا۔ لیکن یہ قدیم معبد نما عمارت یکسر خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے تیزی سے بیرونی پھاٹک سے باہر نکل کر دیکھا تو یہ عمارت ایک گھنے جنگل میں بنی ہوئی تھی۔ ایک کچی سی سڑک سامنے دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور اس پر اڑتی ہوئی دھول بتا رہی تھی کہ راج کماری

چندر مکھی کار میں بیٹھ کر تھوڑی دیر قبل فرار ہوئی ہے اور یہ دھول اس کار کی تیز رفتاری کی وجہ سے اڑ رہی ہے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور واپس اندر کی طرف مڑ گیا۔ اسی لمحے اس نے اپنے ساتھیوں کو برآمدے میں آتے ہوئے دیکھا۔

''وہ نکل گئی اور عمارت خالی ہے۔ شاید یہاں یہی لوگ رہتے تھے جنہیں جولیا نے ختم کر دیا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔

''عمران صاحب۔ یہ عورت حد درجہ مکار اور عیار ہے۔ اس کے ساتھ اب کھلی جنگ کرنا پڑے گی''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے پہلے ہی کہا تھا لیکن عمران مان ہی نہیں رہا تھا۔ حالانکہ اس نے دوبارہ دھوکہ دیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''دوسری بار تو میں بے حد چوکنا تھا لیکن میرے ذہن میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ اس بوڑھی عورت کے مکان میں اس قسم کا سسٹم موجود ہو گا بہرحال اب یہ بچ کر نہیں جا سکے گی۔ اگر جولیا سانس نہ روک لیتی تو جو سزا اس نے جولیا کو دینے کا سوچا تھا وہ واقعی انتہائی عبرتناک تھی اور ہم بے بس تھے۔ ویل ڈن جولیا۔ رئیلی ویل ڈن''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت مسرت کی شدت سے کھل اٹھا۔

''میں نے فیصلہ کر لیا تھا۔ اگر وہ مجھے ویسے ہی کھولتے تب بھی میں انہیں ختم کر دیتی۔ لیکن جب اس نے بے ہوش کرنے وا

گیس کی بوتل نکالی تو میں نے پلاننگ کر لی اور سانس روک لیا۔ میری نظر اس کے ہولسٹر میں موجود ریوالور پر تھی تاکہ میں اسے نکال کر پانسہ پلٹ سکوں اور میں اپنی اس کوشش میں کامیاب رہی''...... پھاٹک کی طرف بڑھتے ہوئے جولیا نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''آپ کی ہوشیاری نے آج ہم سب کو بچا لیا ورنہ اس بار عمران صاحب سمیت ہم واقعی بے بس ہو کر رہ گئے تھے''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور جولیا مسکرا دی۔ عمارت سے نکل کر وہ کچی سڑک پر جانے کی بجائے اس کے ساتھ ساتھ جنگل میں سے ہوتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ ابھی انہوں نے ادھا راستہ ہی طے کیا ہو گا کہ اچانک دور سے انہیں دھول اڑتی ہوئی دکھائی دی۔

''اس کے ساتھی آ رہے ہیں۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ ہم نے ان سے گاڑیاں بھی حاصل کرنی ہیں اور ان میں سے ایک کو زندہ بھی پکڑنا ہے۔ سب کے سب درختوں کی اوٹ لے لو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی تیزی سے ایک چوڑے درخت کے تنے کی اوٹ میں ہو گیا۔ سارے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے مختلف درختوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ دوسرے لمحے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی دو کاریں ان کے سامنے سے گزر کر عمارت کی طرف بڑھ گئیں۔ جب وہ کاریں دور نکل گئیں تو عمران اوٹ سے باہر آ گیا۔

''آؤ۔ ہمیں ان کے پیچھے جانا ہے۔ جلدی کرو۔ لیکن خیال رکھنا۔ یہ لوگ عمارت کو خالی دیکھ کر فوراً ہی باہر آئیں گے ہمیں تلاش کرنے کے لئے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس عمارت کی طرف جانے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔ عمارت کے کھلے صحن میں دونوں کاریں کھڑی نظر آ رہی تھیں دو آدمی برآمدے میں موجود تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گن تھیں۔

''اوٹ لے کر پھاٹک کی طرف بڑھو''...... عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر وہ سب اوٹ لے کر تیزی سے پہلے عمارت کی چار دیواری کی سائیڈ پر پہنچے اور پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''جلدی کرو۔ باہر چلو۔ وہ جنگل میں ہی ہوں گے۔ راج کماری جی کا حکم ہے کہ انہیں جنگل میں ہی تلاش کر کے ختم کرنا ہے''...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں پھاٹک کی طرف آنے لگیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہاتھ سے مخصوص اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے واپس ہو کر چار دیواری کے سرے پر پہنچ کر سائیڈ میں ہو گئے۔ سب سے آگے عمران تھا جبکہ باقی ساتھی اس کے پیچھے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔ عمران نے ذرا سا سر باہر کر کے دیکھا تو چھ آدمی دوڑتے ہوئے پھاٹک سے باہر نکلے۔ ان کے

ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

''وہ لازماً مین روڈ کی طرف ہی گئے ہوں گے۔ ہمیں انہیں ہر صورت میں پکڑنا ہے۔ چلو جلدی''...... ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چھ کے چھ اسی طرف کو آگے بڑھنے لگے جدھر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

''لیکن بالوگا۔ ہماری کاروں کی دھول تو انہیں نظر آئی ہی ہو گی ہو سکتا ہے وہ جنگل کے اندر چھپ گئے ہوں''...... ایک اور آدمی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ دوسرا آدمی کوئی جواب دیتا۔ عمران نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ان میں سے پانچ افراد چیختے ہوئے نیچے گرے جبکہ چھٹا آدمی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر جھاڑیوں میں گھس گیا۔

''خبردار۔ تم چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہو۔ ہاتھ سر پر رکھ کر کھڑے ہو جاؤ''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھاڑیوں کی سائیڈ پر فائر کر دیا۔ دوسرے لمحے وہ آدمی سر پر دونوں ہاتھ رکھے جھاڑیوں کے پیچھے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ موت کے خوف سے زرد پڑا ہوا تھا۔

''آگے آجاؤ پھاٹک کی طرف۔ جلدی کرو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور وہ آدمی تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا آگے آنے لگا۔

''منہ دوسری طرف کر لو۔ فوراً''...... عمران نے کہا تو وہ آدمی

تیزی سے مڑ گیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اوٹ سے باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے اوٹ سے نکلے اور اس کے چاروں طرف پہنچ کر انہوں نے اسے گھیر لیا۔

''اس کی تلاشی لو صفدر''...... عمران نے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ایک مشین پسٹل اور ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اس کی جیب سے باہر آ گیا۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

''بالوگا''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''تم نے درست جواب دیا ہے۔ کیونکہ تمہارے ساتھی نے تمہارا نام بالوگا ہی لیا تھا اور تم ہی اپنے ساتھیوں کو لیڈ کر رہے تھے۔ اس لئے میں نے تمہیں نشانہ نہیں بنایا تھا''...... عمران نے جواب دیا تو بالوگا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم لوگ بھاگ جانے کی بجائے یہیں پوائنٹ الیون کے باہر ہی چھپے ہوئے ہو گے''...... چند لمحوں بعد بالوگا نے کہا۔

''تمہاری کاروں کی دھول ہمیں واپس لے آئی تھی۔ بہرحال اب اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو یہ بتا دو کہ تم اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ گئے کیا تم قریب ہی تھے''...... عمران نے کہا وہ سب عمارت کی طرف ہی چل رہے تھے۔

''میرا گروپ یہاں سے کچھ فاصلے پر چیکنگ کر رہا تھا۔ ہماری

ڈیوٹی یہیں تھی۔ ہمیں چیف بھاشو کی کال آئی اور ہم یہاں پہنچ گئے''...... بالوگا نے جواب دیا۔

''چیف بھاشو۔ وہ کون ہے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''وہ ہیڈ کوارٹر انچارج ہے اور راج کماری کا نمبر ٹو ہے۔ سب کو وہی لیڈ کرتا ہے''...... بالوگا نے جواب دیا۔

''تم نے جب پوائنٹ الیون کو خالی دیکھا تو کیا تم نے بھاشو سے رابطہ کیا تھا یا راج کماری سے''...... عمران نے کہا۔

''بھاشو سے لیکن پھر راج کماری جی نے براہ راست بات کی''...... بالوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ خیال رکھنا مجھے اس بارے میں معلوم ہے میں صرف تصدیق کے لئے پوچھ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہیڈ کوارٹر پرنس ایمپائر میں ہے۔ آ کومتی روڈ پر پرنس ایمپائر ہے۔ تم چاہے تصدیق کر لو''...... بالوگا نے جواب دیا۔

''تم وہاں جاتے رہتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں بالکل۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر بھی وہیں ہے۔ ہمارا تعلق سپریم فورس کے چیکنگ گروپ سے ہے۔ لیکن ہمارا ہیڈ کوارٹر پرنس ایمپائر کے ایک کونے میں ہے۔ اصل ہیڈ کوارٹر میں سوائے راج کماری جی، بھاشو اور خاص آدمیوں کے اور کوئی داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی اور کو وہاں جانے کی اجازت ہے''...... بالوگا نے جواب دیا۔

''او کے۔ اب یہ بتاؤ کہ کتنے چیکنگ گروپ ہیں ہماری تلاش

میں''...... عمران نے پوچھا۔

''دس گروپ ہیں اور سب اپنے اپنے مخصوص ایریئے میں کام کر رہے ہیں''...... بالوگا نے جواب دیا۔

''چیکنگ گروپس کا انچارج کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ساگارا نام ہے اس کا''...... بالوگا نے جواب دیا۔

''اوکے۔ بیٹھ جاؤ کار میں۔ ہم تمہیں راستے میں کہیں چھوڑ دیں گے لیکن خیال رکھنا اگر کوئی غلط حرکت کی تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے''...... عمران نے کہا اور پھر اسے صحن میں کھڑی ایک کار میں پچھلی سیٹ پر بٹھا دیا گیا۔ اس کے دونوں طرف صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھ گئے جبکہ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر اور جولیا اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ صدیقی اور تنویر کو عمران نے دوسری کار میں بیٹھنے کے لئے کہا اور چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیزی سے مڑ کر عمارت سے نکلیں اور مین روڈ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

مین روڈ پر پہنچ کر عمران نے کوڈ میں بالوگا کو بے ہوش کرنے کے لئے کہا تو کیپٹن شکیل نے اچانک اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مار دیا اور وہ اوہ کہہ کر آگے کی طرف جھکا ہی تھا کہ دوسری ضرب صفدر نے لگا دی اور بالوگا بے ہوش ہو کر وہیں اوندھا ہو گیا۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

''اسے اٹھا کر جنگل کے اندر ڈال دو''...... عمران نے کہا۔

''اسے ختم کیوں نہ کر دیں''...... جولیا نے کہا۔

''کیا فائدہ خواہ مخواہ کی قتل و غارت کا۔ یہ اب ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن شکیل نے نیچے اتر کر بے ہوش بالوگا کو کھینچ کر کار سے باہر نکالا اور پھر اسے کاندھے پر لاد کر وہ تیزی سے جنگل کے اندرونی حصے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

''اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ یہ کاریں تو ہمیں چھوڑنی ہوں گی''...... جولیا نے کہا۔

''یہ سڑک شہر سے باہر ہے۔ ہم شہر پہنچ کر انہیں چھوڑ دیں گے۔ ہمیں سب سے پہلے میک اپ کا سامان اور رہائش گاہ چاہئے۔ اس کے بعد ہم نے براہ راست اس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا ہے اس بار راج کماری چندر مکھی کو ہم بھاگ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ سامان کہاں سے خریدا جائے۔ شہر میں تو ہر طرف سپریم فورس کے لوگ پھیلے ہوئے ہوں گے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہمارے پاس کال کرنے کے لئے سیل فونز بھی نہیں ہیں۔ لیکن تم فکر مت کرو۔ شہر کے قریب کوئی نہ کوئی پبلک فون بوتھ سڑک پر ہو گا۔ وہاں سے فون کر کے انتظام ہو جائے گا''۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل واپس آ کر کار میں بیٹھ گیا تو عمران نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

"راج کماری جی۔ آپ اگر انہیں ڈھیل نہ دیتیں تو اب تک ان کا خاتمہ ہو چکا ہوتا"...... کمرے میں بیٹھے ہوئے لمبے قد اور بھاری جسم کے ایک نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو میز کی دوسری طرف بیٹھی ہوئی راج کماری چندر مکھی کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔

"کیوں کیا تم ان سے خوفزدہ ہو گئے ہو بھاشو"...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں راج کماری جی۔ میں بھلا ان سے خوفزدہ کیوں ہونے لگا۔ میں تو ان کے بار بار ہاتھوں سے نکل جانے پر پریشان ہو رہا ہوں انہیں اب تک آپ کے ہاتھوں ہلاک ہو جانا چاہئے تھا"...... اس نوجوان نے چونک کر کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"میرے خیال میں اسی طرح تو لطف آتا ہے بھاشو۔ اگر میں

انہیں سیدھے سادے انداز میں گولی مار دیتی تو کیا لطف آتا۔ کیا ایڈونچر ہوتا۔ اب دیکھو کتنا لطف آ رہا ہے۔ وہ چوہوں کی طرح چھپتے پھر رہے ہیں لیکن کب تک اور کہاں چھپیں گے۔ وہ کوئی بھی میک اپ کر لیں کہیں بھی چلے جائیں۔ جیسے ہی وہ کمپیوٹر لائن کراس کریں گے' چیک ہو جائیں گے اور پکڑے جائیں گے۔ مرنا تو بہرحال ہے انہوں نے۔ لیکن ایسے کھیل میں لطف بھی ہے اور ایڈونچر بھی۔ دنیا کی مانی ہوئی پاکیشیا سیکرٹ سروس جس سے پوری دنیا کی سروسز خوفزدہ رہتی ہیں اب وہ بھاٹان کی سپریم فورس کے خوف سے بھاگتی پھر رہی ہے۔ کیا تمہیں اس کھیل میں لطف نہیں آ رہا۔ بولو۔ جواب دو"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو بھاشو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لطف تو واقعی آ رہا ہے راج کماری جی۔ میں تو اس لئے پریشان ہو رہا تھا کہ اگر وہ لوگ آپ پر قابو پا لیتے تو"...... بھاشو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ مجھ پر کون قابو پا سکتا ہے۔ میرا نام راج کماری چندر مکھی ہے۔ راج کماری چندر مکھی سمجھے تم راج کماری موت سے بھی زیادہ خوفناک ہے اور موت پر قابو پانا کسی کے بس کی بات نہیں ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بھاشو کوئی جواب دیتا میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور راج کماری چندر مکھی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور

اٹھا لیا۔

''یس''...... راج کماری چندر مکھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ساگارا کی کال ہے راج کماری جی''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اوکے۔ بات کراؤ اس سے میری''...... راج کماری چندر مکھی نے چونک کر کہا۔

''ہیلو۔ ساگارا بول رہا ہوں راج کماری جی۔ میرے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا ایک بار پھر کھوج نکال لیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ۔ کہاں ہیں وہ لوگ''...... راج کماری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دارالحکومت کے ہوٹل کابان کے مالک پرنس کاٹھیار نے انہیں کوئی رہائش گاہ مہیا کی ہے۔ چونکہ پرنس کاٹھیار کا تعلق شاہی خاندان سے ہے راج کماری جی۔ اس لئے ہم نے براہ راست کوئی کارروائی نہیں کی''...... دوسری طرف سے چیکنگ گروپ کے انچارج ساگارا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''پرنس کاٹھیار نے انہیں رہائش گاہ مہیا کی ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ تفصیل بتاؤ''...... راج کماری چندر مکھی نے غراتے ہوئے کہا۔

''راج کماری جی۔ میرا ایک مخبر ہوٹل کابان میں ایکسچینج آپریٹر ہے۔ چونکہ میں نے اپنے آدمی کو بتا دیا تھا کہ عمران اپنے آپ کو

پرنس آف ڈھمپ بھی کہتا ہے اس لئے جیسے ہی پرنس آف ڈھمپ کی کال آئی۔ میرا آدمی چوکنا ہو گیا۔ وہ پرنس آف ڈھمپ کسی پبلک فون بوتھ سے بول رہا تھا اور پرنس کاٹھیار سے بات کرنا چاہا تھا۔ آپریٹر نے بات کرا دی لیکن ساتھ ہی اس نے اسے ٹیپ بھی کر لیا۔ چونکہ مقامی کال کو وہ مانیٹر نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے بعد میں یہ ٹیپ سنی تو پتہ چلا کہ پرنس آف ڈھمپ نے پرنس کاٹھیار سے فوری طور پر ایک رہائش گاہ مہیا کرنے کی فرمائش کی تو پرنس کاٹھیار نے حامی بھر لی اور اسے ہوٹل آنے کے لئے کہا لیکن پرنس آف ڈھمپ نے اسے کہا کہ وہ فون پر اس رہائش گاہ کی تفصیل نہ بتائے بلکہ شاہی باغ میں اس رہائش گاہ کی چابی لے کر آجائے وہ اس سے وہاں خود ہی وصول کر لے گا۔ پرنس کاٹھیار اس پر بھی تیار ہو گیا۔ اس کے بعد گفتگو ختم ہو گئی آپریٹر نے دوبارہ پرنس کاٹھیار کو خود کال کیا تو پتہ چلا کہ وہ اچانک اٹھ کر کہیں چلے گئے ہیں۔ آپریٹر نے فوری طور پر مجھ سے رابطہ کیا۔ میں نے ایک چیکنگ گروپ کی ڈیوٹی شاہی باغ میں لگا دی لیکن وہ چیکنگ گروپ ایک ٹریفک بلاکنگ میں پھنس گیا اور جب وہ وہاں پہنچا تو وہاں سے پرنس کاٹھیار واپس جا چکے تھے۔ اس نے مجھے اطلاع دی۔ میں نے ہوٹل سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ پرنس کاٹھیار واپس ہوٹل پہنچ گئے ہیں۔ اب میں نے آپ کو کال کیا ہے''...... ساگارا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود معلوم کر لیتی ہوں"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راج کماری جی۔ کاٹھیار انتہائی سخت مزاج پرنس ہیں۔ وہ اس طرح آسانی سے کچھ نہیں بتائیں گے"...... اچانک بھاشو نے کہا۔ وہ بھی لاؤڈر کی وجہ سے ساری گفتگو سن رہا تھا۔

"کیسے نہیں بتائیں گے۔ کیا وہ مجھ سے بھی چھپائیں گے۔ میرے سامنے ان کی ایسی جرأت ہو سکتی ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ان کے تعلقات براہ راست شاہ سے ہیں"۔ بھاشو نے کہا۔

"تو پھر"...... راج کماری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ نے فون پر بات کی تو وہ چوکنا ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس عمران کو بھی فون کر کے خبردار کر دیں"...... بھاشو نے کہا۔

"تو پھر کیا کرنا چاہئے۔ کیا میں شاہ سے درخواست کروں کہ وہ ان سے پوچھیں"...... راج کماری چندر مکھی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"راج کماری جی۔ انہوں نے سپریم فورس کے مقابلے میں عمران کا ساتھ دے کر ملک سے غداری کی ہے۔ آپ انہیں ہوٹل

سے اغوا کرائیں اور پھر کسی ایسی جگہ پوچھ گچھ کریں جہاں سے وہ فوری طور پر عمران کو ہوشیار نہ کر سکیں۔ اس طرح ہم ایک بار پھر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو کور کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... بھاشو نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر جاؤ اور انہیں اغوا کرا کر پوائنٹ ٹو پر پہنچوا دو۔ میں وہیں ان سے پوچھ گچھ کروں گی۔ میں دیکھتی ہوں کہ وہ کس طرح نہیں بتاتے"...... راج کماری چندر مکھی نے غراتے ہوئے کہا اور بھاشو سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"پرنس کاٹھیار اور عمران کے آپس میں تعلقات کیسے ہو سکتے ہیں۔ پرنس کاٹھیار کے متعلق تو آج تک کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی جس سے معلوم ہو سکے کہ اسے سیکرٹ ایجنٹوں سے کوئی دلچسپی ہو"...... راج کماری چندر مکھی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر اچانک ایک خیال آتے ہی اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راج پیلس"...... ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں۔ اعلیٰ اقدس سے بات کراؤ۔ فوراً"...... راج کماری چندر مکھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس راج کماری"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"چندر مکھی۔ کیا بات ہے۔ کیوں اس طرح براہ راست کال کی ہے"...... چند لمحوں بعد شاہ بھاٹان کی سرد آواز سنائی دی۔ شاید وہ اس طرح براہ راست کال کو پسند نہ کرتے تھے۔

"اعلیٰ اقدس۔ گستاخی کی معافی چاہتی ہوں۔ آپ کو تو علم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس علی عمران کی سربراہی میں ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس، تھنڈر فلیش وپین اور تھنڈر فلیش لیبارٹری کے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں آئی ہوئی ہے اور سپریم فورس کے خلاف کام کر رہی ہے۔ سپریم فورس نے ان کے خلاف گھیرا تنگ کر دیا تھا اور وہ مارے جاتے لیکن اچانک انہوں نے کابان ہوٹل کے مالک پرنس کاٹھیار سے رابطہ کیا اور پرنس کاٹھیار نے انہیں خفیہ رہائش گاہ مہیا کر دی اور ان سے پورا پورا تعاون کرنے کا بھی اعلان کر دیا۔ چونکہ پرنس کاٹھیار کا تعلق شاہی خاندان سے ہے اس لئے آپ کی اجازت کے بغیر میں ان سے سختی سے پوچھ گچھ بھی نہیں کر سکتی۔ اس لئے مجبوراً میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ امید ہے ان حالات میں آپ میری معذرت کو قبول فرمائیں گے"...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر واقعی ایسے حالات ہیں تو تمہاری معذرت قبول کی جاتی ہے اور اگر پرنس کاٹھیار واقعی ایسا کر رہا ہے تو پھر وہ بھاٹان کے مفادات کے خلاف کام کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور راج کماری چندر

مکھی نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب میں دیکھوں گی اس پرنس کاٹھیار کو"...... راج کماری چندر مکھی نے مسرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی تو راج کماری چندر مکھی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"بھاشو بول رہا ہوں راج کماری جی۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے بھاشو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے ایک مصروف سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کافی دیر تک مختلف سڑکوں پر ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر اس نے کار ایک خاصی بڑی کوٹھی کے بند پھاٹک کے سامنے روک دی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو سائیڈ گیٹ کھلا اور ایک نوجوان باہر نکلا لیکن سامنے راج کماری اور اس کی کار کو دیکھ کر اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سلام کیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور راج کماری چندر مکھی کار اندر لے گئی۔ برآمدے میں دو مسلح آدمی کھڑے تھے جو تیزی سے آگے بڑھے اور پھر جیسے ہی راج کماری کار سے نیچے

اتری ان دونوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ راج کماری سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ چکی تھی یہاں بھی دو مسلح آدمی موجود تھے۔ ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی بے ہوشی کی حالت میں موجود تھا اس کا چہرہ چوڑا تھا۔ جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا تھری پیس سوٹ تھا۔

''اسے ہوش میں لے آؤ ساتور''...... راج کماری نے اس کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے وہاں موجود ایک آدمی سے کہا اور وہ آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے شیشی کا دہانہ اس بے ہوش آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے وہ پیچھے ہٹ گیا۔

شیشی اس نے واپس جیب میں ڈال لی تھی۔ چند لمحوں بعد بے ہوش آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر ان میں شعور کی چمک ابھر آئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار چونک کر اٹھنے کی کوشش کی۔ ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی راج کماری چندر مکھی پر جم گئیں۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ سب کیا ہے۔ تم۔ تم۔ راج کماری چندر مکھی تم۔ یہ تم نے مجھے اس طرح کیوں جکڑ رکھا ہے اور یہ کون سی جگہ ہے۔ یہ سب کیا ہے''...... اس آدمی نے انتہائی حیرت انگیز لہجے میں کہا۔

''ملک کے غداروں کے ساتھ تو اس سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا ہے پرنس کاٹھیار۔ تم کیا سمجھتے تھے کہ تم ملک سے غداری کرو گے تو اس کا ہمیں پتہ نہیں چلے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ ملک کے غداروں کے ساتھ۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھ پر یہ الزام لگا رہی ہو۔ مجھ پر۔ پرنس کاٹھیار پر۔ کیا تم جانتی نہیں کہ میں کون ہوں''...... پرنس کاٹھیار نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم نے ملک کے دشمنوں کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ کیا تم نے پرنس آف ڈھمپ کو رہائش گاہ مہیا نہیں کی۔ بولو نہیں کی''۔ راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ کو رہائش گاہ۔ لیکن تم تو ملک سے غداری کی بات کر رہی تھی''...... پرنس کاٹھیار نے چونکتے ہوئے کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ بھاٹان کے مفادات کے خلاف یہاں کام کر رہا ہے۔ اس نے سپریم فورس سے بچنے کے لئے تمہارا سہارا لیا ہے اور تم نے جس طرح شاہی باغ میں جا کر اسے رہائش گاہ کی چابیاں دی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہیں پوری طرح معلوم

ہے کہ وہ بھاٹان کے خلاف کام کر رہا ہے ورنہ تمہیں اس قدر خفیہ
انداز میں اسے چابیاں دینے کی کیا ضرورت تھی“...... راج کماری
چندر مکھی نے تلخ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر واقعی مجھے اس کی مدد
نہیں کرنی چاہئے تھی لیکن بھاٹان اور پاکیشیا کے درمیان تو دوستانہ
تعلقات ہیں پھر وہ یہاں کیسے بھاٹان کے خلاف کام کر سکتا ہے۔
مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام
کرتا ہے۔ ایک بار اس نے ایکریمیا میں میری جان بچائی تھی تب
سے اس کے میرے ساتھ دوستانہ تعلقات ہیں۔ میں تو یہی سمجھا تھا
کہ یہاں وہ کسی اور ملک کے ایجنٹوں کے خلاف کام کر رہا ہو گا۔
اس نے مجھ سے رہائش گاہ کے لئے بات کی تو میں نے اپنی جان
بچانے کا احسان اتارنے کے لئے اس کی مدد کر دی۔ اس میں
غداری کرنے کا کہاں سوال اٹھتا ہے“...... پرنس کاٹھیار نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

”تم نے جو رہائش گاہ اسے دی ہے اس کا پتہ بتاؤ۔ اگر تم نے
درست پتہ بتا دیا تو پھر میں یہی سمجھوں گی کہ تم نے واقعی غلط فہمی
میں اس کی مدد کی ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”میں اسے خود سمجھا لوں گا کہ وہ بھاٹان کے خلاف کام نہ
کرے اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات نہ ٹالے گا“...... پرنس
کاٹھیار نے جواب دیا۔

”تو تم وہ پتہ نہیں بتاؤ گے“...... راج کماری چندر مکھی نے
غراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ وہ میرا دوست بھی ہے اور محسن بھی۔ یا تو میں اسے
رہائش گاہ دینے سے انکار کر دیتا لیکن اب اگر میں نے اسے رہائش
گاہ دے دی ہے تو اب میں تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتا
سکتا۔ البتہ میں اس سے خود بات کر لوں گا۔ میں اس سے رہائش
گاہ خالی کرا لوں گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات مان جائے گا
اور میری دی ہوئی رہائش گاہ خالی کر کے چلا جائے گا۔ جب وہ
میری رہائش گاہ سے چلا جائے گا پھر میرا اس سے کوئی تعلق نہ رہے
گا اس کے بعد تم اس کے خلاف کیا کارروائی کرتی ہو اس سے مجھے
کوئی سروکار نہ ہو گا“...... پرنس کاٹھیار نے جواب دیا۔

”تم شاید اس خیال میں ہو کہ تمہارے تعلقات شاہ سے ہیں
اس لئے میں تمہیں کچھ نہ کہوں گی۔ یہ بات ذہن سے نکال دو میں
نے شاہ سے بات کر لی ہے اور شاہ نے مجھے اختیار دے دیا ہے کہ
تم سے سچ اگلوا لوں جس طرح بھی چاہوں“...... راج کماری چندر
مکھی نے کہا۔

”تم مجھے گولی مارو گی۔ ٹھیک ہے مار دو گولی۔ لیکن میں اپنے
اصول کے خلام کام نہیں کروں گا۔ میں جب تم سے کہہ رہا ہوں کہ
میں پرنس سے اپنی دی ہوئی رہائش گاہ فوری طور پر خالی کرا لوں گا
تو تمہیں اصرار نہیں کرنا چاہئے“...... پرنس کاٹھیار نے جواب دیا۔

"ساتور"...... راج کماری چندر مکھی نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"لیس راج کماری جی"...... اس آدمی نے جو پرنس کاٹھیار کو ہوش میں لایا تھا تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"الماری سے کوڑا نکالو اور کاٹھیار کے جسم پر اس وقت تک برساتے رہو جب تک یہ پتہ نہ بتا دے۔ اگر تمہارا ہاتھ ایک لمحے کے لئے بھی رکا تو میں تمہیں گولی مار دوں گی"...... راج کماری چندر مکھی نے چیختے ہوئے کہا۔

"لیس راج کماری جی"...... ساتور نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک سائیڈ میں دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔ پرنس کاٹھیار ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ابھی تم سب کچھ بتا دو گے۔ ابھی"...... راج کماری چندر مکھی نے پرنس کاٹھیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم جو چاہے کر لو۔ میں اپنے اصولوں کی خلاف ورزی نہیں کروں گا"...... پرنس کاٹھیار نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا تو راج کماری نے ہاتھ اٹھا کر ساتور کو کاٹھیار کی طرف بڑھنے سے روک دیا جس نے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا پکڑ رکھا تھا۔

"گڈ۔ مجھے تمہارا اصول پر ڈٹ جانا پسند آیا ہے۔ چلو تم ایسا کرو کہ میرے سامنے فون کر کے عمران سے کہہ دو کہ وہ رہائش گاہ فوراً خالی کر دے۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے پھر میں جانوں اور

وہ جانے"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ میں کر سکتا ہوں"...... پرنس کاٹھیار نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ساتور۔ کارڈ لیس فون لے آؤ"...... راج کماری نے کہا اور ساتور سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا کارڈ لیس فون تھا۔

"جو نمبر یہ بتائیں وہ پریس کر کے فون پیس ان کے کان سے لگا دو"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"لیس راج کماری جی"...... ساتور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پرنس کاٹھیار کی طرف بڑھ گیا۔ پرنس کاٹھیار نے ایک فون نمبر بتایا تو ساتور نے وہ نمبر پریس کر دیا۔

"رک جاؤ۔ فون پیس مجھے دو"...... یکلخت راج کماری چندر مکھی نے کہا اور ساتور تیزی سے مڑا اور اس نے فون پیس مؤدبانہ انداز میں راج کماری چندر مکھی کی طرف بڑھا دیا۔ راج کماری چندر مکھی نے فون پیس لے کر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"لیس انکوائری پلیز"...... چند لمحوں بعد نسوانی آواز سنائی دی۔

"راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں۔ ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔ درست طور پر چیک کر کے بتانا اگر وہ جگہ غلط نکلی تو تم دوسرا سانس نہ لے سکو گی"...... راج

کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ میں درست بتاؤں گی''...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور راج کماری نے وہی نمبر اسے بتا دیا جو ابھی پرنس کاٹھیار نے بتایا تھا۔ پرنس کاٹھیار کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ راج کماری چندر مکھی نے بڑی عیاری سے اس سے معلومات حاصل کر لی ہیں اور وہ اپنی سادگی کی وجہ سے اس کی عیاری کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ راج کماری اب مسکراتی ہوئی نظروں سے پرنس کاٹھیار کو دیکھ رہی تھی۔

''ہیلو راج کماری جی''...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس''...... راج کماری نے کہا۔

''پتہ نوٹ کریں۔ جاکار کالونی کوٹھی نمبر دس، بی بلاک اور فون پرنس کاٹھیار کے نام پر ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''اوہ نہیں راج کماری جی۔ میں سمجھتی ہوں راج کماری جی''...... انکوائری آپریٹر نے جواب دیا تو راج کماری نے فون آف کر دیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے بھاشو کی آواز

سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں۔ پتہ نوٹ کرو جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں اور وہاں فوری طور پر ریڈ کراؤ لیکن پہلے چیک کر لینا کہ یہ لوگ اندر موجود بھی ہیں یا نہیں۔ اگر نہ ہوں تو پھر انتہائی احتیاط سے نگرانی کرانا۔ جب یہ لوگ واپس آئیں اس وقت ریڈ کرانا''...... راج کماری چندر مکھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی جاکار کالونی کا پتہ بتا دیا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی راج کماری جی۔ لیکن یہ فرمائیں کہ ریڈ کس طرح کرنا ہے۔ فل ریڈ یا ہاف''...... بھاشو نے پوچھا۔

''ہاف ریڈ۔ میں ان سب کو اپنے ہاتھوں سے تڑپا تڑپا کر ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے مجھے بہت ستایا ہے میں ان سے گن گن کر بدلہ لینا چاہتی ہوں۔ انہیں آسان موت مارنا میری توہین ہو گی''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیا۔

''یس راج کماری جی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور راج کماری نے فون آف کر کے ایک طویل سانس لیا اور فون پیس ساتور کے ہاتھ میں دے کر وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''دیکھا تم نے پرنس کاٹھیار۔ اسے کہتے ہیں ذہانت۔ اب بولو کہاں گئی تمہاری وہ اصول پسندی''...... راج کماری چندر مکھی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''مجھے تسلیم ہے کہ تم ذہانت میں مجھ سے بہت آگے ہو۔ لیکن

میرا ضمیر مطمئن ہے کہ میں نے از خود محسن کشی نہیں کی‘‘...... پرنس کاٹھیار نے جواب دیا۔

’’اب تم اپنے اس مطمئن ضمیر کو قبر میں لے جاؤ گے۔ سمجھے۔ میں اپنے حکم کی تعمیل نہ کرنے والوں کو زندہ چھوڑنے کی قائل نہیں ہوں‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتور کے دوسرے ساتھی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

’’مشین گن مجھے دو‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے سرد لہجے میں کہا اور اس آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر مشین گن راج کماری چندر مکھی کے ہاتھ میں دے دی اور دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ گونجی اور گولیاں بارش کی طرح پرنس کاٹھیار کے جکڑے ہوئے جسم پر پڑنے لگیں۔ پرنس کاٹھیار کے حلق سے صرف ایک چیخ نکلی اور وہ چند لمحے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

’’نانسنس۔ میرے حکم کی تعمیل کی بجائے اپنی اصول پسندی ظاہر کر رہا تھا‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے ٹریگر سے انگلی ہٹاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن اس آدمی کی طرف اچھال دی جس سے اس نے لی تھی۔

’’ساتور۔ اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو‘‘...... راج کماری چندر مکھی نے ساتور سے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار میں سوار آکومتی روڈ سے گزر رہا تھا۔ یہ سڑک شہر کی سب سے مصروف سڑک تھی اور اس سڑک پر بے شمار کاروباری اور رہائشی پلازے بنے ہوئے تھے۔ عمران کی نظریں پرنس ایمپائر کو تلاش کر رہی تھیں۔

ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود تھا لیکن پورا روڈ کراس کر لینے کے باوجود جب اسے کسی بھی پلازہ پر پرنس ایمپائر کا بورڈ نظر نہ آیا تو اس نے اگلے چوک سے کار کو موڑا اور ایک خالی پارکنگ میں لے جا کر اسے روک دیا۔ پھر وہ کار سے اترا اور تیزی سے ساتھ ہی بنے ہوئے ایک چھوٹے سے بکسٹال کی طرف بڑھ گیا۔

’’جی صاحب‘‘...... کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے لڑکے نے چونک کر پوچھا۔

’’اس روڈ پر پرنس ایمپائر پلازہ ہے۔ وہ کہاں ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

''پرنس ایمپائر پلازہ۔ وہ جناب۔ یہاں سے کافی آگے دائیں ہاتھ پر ہے۔ نیلے رنگ کی بلڈنگ ہے جناب۔ اس پر راج کلب کا بورڈ لگا ہوا ہے''...... لڑکے نے جواب دیا۔

''راج کلب۔ اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... عمران نے کہا اور واپس مڑ آیا۔ اب اسے یاد آ گیا تھا کہ ایک بہت بڑے پلازہ پر اس نے راج کلب کا بورڈ لگا ہوا دیکھا تھا۔ لیکن اس نے اسے نظر انداز کر دیا تھا کیونکہ اسے تو پرنس ایمپائر پلازہ کی تلاش تھی۔

''پتہ مل گیا''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے عمران کے واپس آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی پوچھا۔

''ہاں۔ اس پر پرنس ایمپائر کی بجائے راج کلب کا بورڈ لگا ہوا ہے''...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عقبی سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے جبکہ صدیقی اور تنویر کو عمران نے علیحدہ ٹیکسی پر بھیجا تھا اور انہیں ہدایت کی تھی کہ وہ آ کومتی روڈ کے آغاز میں موجود ریسٹورنٹ کے سامنے پہنچ کر ٹیکسی چھوڑ دیں۔ عمران کار آگے بڑھا لے گیا اور پھر اس بار اس نے پرنس ایمپائر پلازہ کو چیک کر لیا۔ یہ دس منزلہ عمارت تھی اور اس پر جہازی سائز کا راج کلب کا نیون سائن نصب تھا۔

''اس پلازہ میں تو کلب بنا ہوا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ پردہ رکھنے کے لئے کلب بنایا گیا ہو گا''...... عمران نے کہا اور کار آگے بڑھا لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس ریسٹورنٹ

کے سامنے پہنچ گیا جہاں صدیقی اور تنویر موجود تھے۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر اس کے کہنے پر سب نیچے اتر آئے۔

عمران نے صدیقی اور تنویر کو بھی اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور وہ سب ریسٹورنٹ کے ہال میں داخل ہو گئے۔ ہال خاصا بڑا تھا اور اس وقت تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ وہ سب ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔ اس وقت جولیا سمیت وہ سب مقامی میک اپ میں تھے۔ عمران نے پوائنٹ الیون سے واپسی پر اپنے ایک پرانے دوست پرنس کا ٹھیار کو فون کیا اور اس سے ایک پرائیویٹ رہائش گاہ حاصل کر لی۔ اس میں کار موجود تھی اور پھر چیکنگ گروپ کی کار بھی وہیں چھوڑ کر وہ علیحدہ علیحدہ بسوں کے ذریعے سفر کرتے ہوئے اس کالونی میں موجود رہائش گاہ پر پہنچے جبکہ عمران پہلے مارکیٹ گیا وہاں سے اس نے میک اپ کا سامان بھی خریدا اور لباس بھی۔

اس کے بعد ایک ہوٹل کے واش روم میں اس نے اپنا ماسک میک اپ کیا اور لباس تبدیل کیا اور اس کے بعد اس نے باقی ساتھیوں کے لئے لباس خریدے اور پھر ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ اس رہائش گاہ پر پہنچ گئے اور اب وہ اس رہائش گاہ پر موجود کار میں سوار ہو کر باہر نکلے۔ عمران پہلے مارکیٹ گیا۔ یہاں چونکہ اسلحہ پر کوئی پابندی نہ تھی اس لئے مارکیٹ سے ہر قسم کا اسلحہ آسانی سے مل جاتا تھا۔ عمران نے ایک بڑی دکان سے اپنے مطلب کا اسلحہ خریدا اور پھر کار میں سوار ہو کر وہ آ کومتی روڈ پہنچے تھے جیسے ہی وہ

ایک میز کے گرد بیٹھے۔ ایک ویٹر ان کے قریب آ گیا۔ عمران نے اسے پائن ایپل جوس لانے کا آرڈر دیا اور وہ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

''میں چاہتا ہوں کہ اب ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کر کے اس راج کماری چندر مکھی کو اغوا کر کے اپنی رہائش گاہ پر لے جایا جائے تاکہ وہاں اس سے تمام معلومات حاصل کر کے اس مشن کو مکمل کر دیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اس طرح کا ریڈ احمقانہ ہو گا لامحالہ یہ سپریم فورس کا ہیڈ کوارٹر ہے وہاں انتہائی سخت انتظامات ہوں گے۔ ہاں اگر اسے تباہ کرنا ہو تو پھر دوسری بات ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ وہاں سے راج کماری کا اغوا مشکل ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ میرا تو یہی خیال ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''صفدر درست کہہ رہا ہے''...... جولیا نے صفدر کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر باقی ساتھیوں نے بھی صفدر کی تائید کر دی۔

''جبکہ میرا خیال ہے کہ وہاں سے راج کماری چندر مکھی کا اغوا انتہائی آسان ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ ویٹر ٹرے اٹھائے آ گیا اور وہ سب خاموش ہو گئے۔ ویٹر نے جوس کے گلاس سب کے

سامنے رکھے اور واپس چلا گیا۔

''کس طرح آسان ہو گا''...... ویٹر کے جانے کے بعد جولیا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''اگر میں سہرا باندھ لوں اور تم سب باراتی بن کر میرے ساتھ چلو تو راج کماری چندر مکھی کو آسانی سے اغوا کیا جا سکتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر والے خود ہی اسے ڈولی میں بٹھا کر ہمارے ساتھ روانہ کر دیں گے''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو سوائے جولیا کے سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اگر تمہارے ذہن پر شادی اس قدر سوار ہے اور تم اسے اتنا ہی پسند کرنے لگ گئے ہو تو پھر تم شادی کر کیوں نہیں لیتے اس سے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تو شادی کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ شادی میرا ساتھ دینے پر تیار نہیں ہوتی''...... عمران نے جواب دیا اور اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی کیونکہ وہ بھی دوسرے ساتھیوں کی طرح عمران کا مطلب بخوبی سمجھ گئی تھی۔

''عمران صاحب۔ آپ ہمیں یہاں شاید کسی پلاننگ کے تحت لائے ہیں۔ کیا آپ کو کسی کا انتظار ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ساتھی اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

''انتظار ہی تو اس دنیا کی ایک اٹل حقیقت ہے۔ اب دیکھو زندگی چار دن کی ہے۔ دو دن کی زندگی انتظار میں گزر چکی ہے

باقی دو دنوں کی زندگی بھی اسی طرح انتظار میں ہی گزر جائے گی۔ کیوں جولیا''...... عمران نے کہا۔

''بکواس مت کرو۔ یہ خطرناک اور منحوس محاورے میرے سامنے مت بولا کرو۔ یہ زندگی گزرنے والے محاورے۔ سمجھے تم''...... جولیا نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران جولیا کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک ریسٹورنٹ کے گیٹ سے ایک مقامی لڑکی اندر داخل ہوئی۔

اس نے گیٹ پر ٹھہر کر ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے اشارہ کیا تو وہ لڑکی تیزی سے ان کی میز کی طرف بڑھنے لگی۔ جولیا اور دوسرے ساتھی حیرت سے اس مقامی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔

''میرا نام منومتی ہے''...... اس لڑکی نے قریب آ کر کہا۔

''مجھے پرنس آف ڈھمپ کہتے ہیں اور یہ سب میرے ساتھی ہیں۔ آؤ بیٹھو''...... عمران نے کہا۔ ویسے وہ نہ ہی اس کے استقبال کے لئے کرسی سے اٹھا تھا اور نہ ہی اس کے لئے لہجے میں کوئی تکلف تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کافی عرصے سے منومتی کا واقف ہو حالانکہ عمران نے اپنا تعارف بھی پرنس آف ڈھمپ کے نام سے کرایا تھا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ پہلی بار ایک دوسرے سے مل رہے ہیں۔

''بیٹھنے کا وقت نہیں ہے۔ آپ فوراً سپیشل نمبر پر سوراج کو فون کر لیں''...... منومتی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی اور ایک اور خالی میز کی طرف بڑھ گئی۔

''یہ لڑکی کون ہے اور یہ سوراج کون ہے''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت تھی۔

''تم خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ پرنس ایمپائر سے اس راج کماری چندر مکھی کا اغوا مشکل ہے اور اب جبکہ میں تمہاری بات مان کر اس کا باقاعدہ انتظام کر رہا ہوں تو اب تم خود پریشان ہو رہے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن بات تو ہم نے اب کی ہے اور انتظام آپ نے پہلے شروع کر دیا تھا۔ کیا آپ کا الہام ہونے لگ گیا ہے''...... اس بار صفدر نے کہا لیکن عمران کے جواب دیئے سے پہلے ویٹر وہاں آ گیا اور اس نے جوس کے خالی گلاس اٹھا اٹھا کر ٹرے میں رکھے اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔ ویٹر کے جانے کے بعد عمران نے جیب سے خصوصی سیل فون نکالا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیس لیلاوتی ہوٹل''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ گو عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہ کیا تھا لیکن چونکہ ہال میں گہری خاموشی تھی اس لئے فون سے نکلنے والی ہلکی سی آواز بھی میز کے گرد بیٹھے ہوئے باقی ساتھیوں کو آسانی سے سنائی دے رہی تھی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں سوراج سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''ہیلو۔ سوراج بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے کہا۔

''پرنس۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں''...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

''ریسٹورنٹ سے۔ کیوں''...... عمران نے بھی چونک کر پوچھا۔

''پہلی بات تو یہ سن لیں کہ اب آپ واپس اپنی رہائش گاہ پر نہ جائیں کیونکہ وہ اب سپریم فورس کے گھیرے میں ہے۔ پرنس کاٹھیار کو اغوا کر کے سپریم فورس والے لے گئے اور راج کماری نے اس پر تشدد کر کے اسے ہلاک کر دیا ہے اور اس سے کوٹھی کا پتہ معلوم کر لیا ہے اور راج کماری واپس اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ چکی ہے۔ سپیشل وے کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔ آپ منومتی کے ہمراہ وہاں چلے جائیں۔ منومتی آپ کو لیڈ کرے گی۔ لیکن آپ نے اپنا وعدہ یاد رکھنا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''وہ تو مجھے یاد ہے لیکن اس راستے کی تفصیل تو بتاؤ''...... عمران

نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ منومتی کو میں نے سب کچھ سمجھا دیا ہے وہ آپ کو سیف انداز میں لے جائے گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''او کے''...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر کے اور سیل فون جیب میں ڈال کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہیں اٹھتے دیکھ کر ویٹر پلیٹ میں بل لئے ان کی طرف لپک کر آیا تھا۔ عمران نے جیب سے مقامی کرنسی کا ایک بڑا نوٹ نکال کر پلیٹ میں رکھ دیا۔

''باقی تمہارا''...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ویٹر نے بڑے مسرت بھرے انداز میں اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس کا شکریہ ادا کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ ٹپ اس کی توقع سے بہت زیادہ ہے۔ وہ سب خاموشی سے باہر آ گئے تھے۔ اسی لمحے منومتی بھی باہر آ گئی۔

''میری کار کے پیچھے آ جاؤ''...... منومتی نے قریب سے گزرتے ہوئے کہا۔

''میرے دو ساتھی تمہارے ساتھ کار میں جائیں گے کیونکہ میری کار میں ان کے لئے جگہ نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو منومتی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے صدیقی اور تنویر کو منومتی کے ساتھ جانے کا اشارہ کیا اور پھر وہ ایک طرف کھڑی ہوئی اپنی کار کی

طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور دوسرے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں ایک سائیڈ روڈ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ آگے منوتی کی کار تھی جبکہ اس کے عقب میں عمران کی کار تھی۔

"یہ منوتی اور یہ لیلاوتی ہوٹل کا سوراج کون ہیں۔ کم از کم کچھ تو ہمیں بتا دیا کرو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"منوتی کے بارے میں تو بتاتے ہوئے تم سے ڈر لگتا ہے کہ آخر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہو۔ فرسٹ چیف تو پھر بھی صبر وتحمل کر جائے گا لیکن سیکنڈ چیف تو بہرحال سیکنڈ چیف ہی ہوتا ہے۔ اس نے پلکیں جھپکے بغیر ہی مجھے گولی سے اڑا دینا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"مجھ سے فضول باتیں نہ کرو۔ اصل بات بتاؤ"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مزید کیا پوچھا تھا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"مجھے بتاؤ کہ منوتی دراصل کون ہے۔ مجھے ساری تفصیل بتاؤ"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جب مچھلی کا شکار کیا جاتا ہے تو کانٹا پانی میں ڈالا جاتا ہے جس کے ساتھ ایک کینچوا لگا ہوتا ہے جسے چارہ کہتے ہیں مچھلی اس کینچوے کو کھانے کے لئے لپکتی ہے تو کانٹا اس کے حلق میں پھنس

جاتا ہے اور پھر بیچاری تڑپ تڑپ کر جان دے دیتی ہے"۔ عمران نے مچھلی کے شکار پر لیکچر دینا شروع کر دیا۔

"پھر وہی بکواس"...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب کا مچھلی سے مطلب راج کماری چندر مکھی ہے اور منوتی کو آپ کانٹا سمجھ لیں اور شاید سوراج وہ چارہ ہے جس پر مچھلی لپکے گی"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات تھی۔ کمال ہے تم نے اس قدر گہری بات کیسے سمجھ لی"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تم ابھی سیکنڈ چیف ہو جبکہ اس کا ذہن اب چیف جیسا ہو گیا ہے مطلب ہے چیف مائنڈ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"چیف بن چکا ہے۔ کس کا چیف"...... جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار جولیا بھی ہنس پڑی۔ لیکن اسی لمحے عمران نے کار کو ایک رہائشی پلازہ کے گیٹ کے اندر موڑ دیا تو وہ سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔ منوتی کی کار ان کے آگے تھی اور وہ ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے بھی کار کا رخ پارکنگ کی طرف موڑ دیا۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں پارکنگ میں جا کر رک گئیں۔

''ہم نے فلیٹ نمبر سکس ون میں جانا ہے۔ تھرڈ فلور پر''۔ منومتی نے کار لاک کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا مین گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے جبکہ جولیا جان بوجھ کر منومتی کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے کن انکھیوں سے اسے منومتی کی طرف جاتے دیکھا تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔ عمران کی رفتار چونکہ بے حد آہستہ تھی اس لئے اس کے ساتھی بھی آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ اس لئے منومتی اور جولیا دونوں تیزی سے چلتی ہوئیں ان کے قریب سے گزر کر آگے بڑھتی چلی گئیں۔

''مس جولیا، منومتی کے ساتھ جا رہی ہیں''...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''وہ دیکھنا چاہتی ہے کہ کہیں کانٹے کی نوک بہت زیادہ تیز تو نہیں کہ الٹا شکاری کے گلے میں ہی پھنس جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب آپ کی اس بات کا کیا مطلب ہوا اور یہ صفدر اور کیپٹن شکیل کیوں ہنسے ہیں''...... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے صدیقی اور تنویر کو مختصر طور پر کار میں ہونے والی عمران اور جولیا کی گفتگو کے بارے میں بتا دیا تو اس بار وہ دونوں بھی ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب تھرڈ فلور کے فلیٹ

نمبر سکس ون کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر آ گئے۔ یہ فلیٹ کا سٹنگ روم تھا۔ منومتی اور جولیا دونوں وہاں موجود تھیں۔

''آپ بیٹھیں۔ میں چیک کر آؤں کہ کہیں کسی نے آپ لوگوں کو یہاں آتے ہوئے چیک تو نہیں کر لیا''...... منومتی نے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''خاصی پراسرار بن رہی ہے یہ محترمہ''...... کیپٹن شکیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''اب کیا کیا جائے۔ مچھلی کے شکار میں اصل اہمیت ہی کانٹے کی ہوتی ہے۔ یہ نہ ہو تو پھر سب بے کار ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ واقعی بڑی اسرار عورت ہے۔ میں نے اس سے اس کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اس کا تعلق شاہی خاندان سے ہے اور وہ راج کماری چندر مکھی کی مخالف ہے اور بس''...... جولیا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''یہ بات تو تمہیں پہلے ہی سوچ لینی چاہئے تھی کہ لوہا ہی لوہے کو کاٹتا ہے''...... عمران نے کہا تو سب مسکرا دیئے۔ وہ سب اب عمران کی گیم سمجھ گئے تھے کہ عمران نے راج کماری چندر مکھی کے

خلاف بھاٹان کے شاہی خاندان کے لوگوں کو آگے کیا ہے۔

''لیکن عمران صاحب۔ آپ نے اس مخالفت کا کھوج کیسے اور کب لگا لیا''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہاں ایک صاحب ہیں جنہیں تم شاہی خاندان کا راز دان کہہ سکتے ہو اور یہ اس راز دانی کی باقاعدہ بھاری قیمت وصول کرتے ہیں۔ شاہی خاندان کے تمام دھڑے اپنے اپنے طور پر دوسروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان کی خدمات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح انہیں بھاری رقومات بھی ملتی رہتی ہیں اور شاہی خاندان کے ہر چھوٹے بڑے راز سے بھی واقف ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے ان کی ٹپ حاصل کی تھی اور پھر اس ٹپ کی وجہ سے انہوں نے میری امداد کی۔ اس طرح منومتی اور اس کے ساتھیوں کا تعاون ہمیں مل گیا۔ سوراج بھی منومتی کا ساتھی ہے اور تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ منومتی راج کماری چندر مکھی کی سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر میں کچن سپروائزر ہے۔ راج کماری چندر مکھی نے اس کی بے عزتی کرنے کے لئے اسے کچن سپروائزر کی جگہ دے رکھی ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

''لیکن منومتی ایسی سروس کیوں کر رہی ہے اور اس کی راج کماری سے اور راج کماری کی اس سے کیا دشمنی ہے''...... جولیا نے

حیران ہو کر کہا۔

''راج کماری چندر مکھی کی ماں کا تعلق شاہی خاندان سے نہیں ہے جبکہ اس کا والد موجودہ شاہ بھاٹان کا رشتے میں بھائی تھا لیکن وہ کافی عرصہ قبل فوت ہو گیا ہے۔ راج کماری چندر مکھی کو موجودہ شاہ بھاٹان نے ہی پالا اور اعلیٰ تعلیم دلائی ہے۔ وہ اس کی ذہانت اور ہوشیاری کی وجہ سے اسے بے حد پسند کرتا ہے۔ منومتی کے والد کا تعلق بھی شاہی خاندان سے تھا لیکن منومتی کے والد نے موجودہ شاہ بھاٹان کے والد کی مرضی کے خلاف شادی کی جس پر شاہ بھاٹان نے اسے شاہی خاندان سے باہر نکال دیا۔ اس طرح منومتی شاہی خاندان سے باہر پیدا ہوئی اور اس نے باہر ہی پرورش پائی۔ اس کے والدین ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے تو اسے اس کے ایک پرانے خادم نے تمام حالات سے آگاہ کیا۔ تمام حالات جاننے کے بعد منومتی موجودہ شاہ بھاٹان سے ملی اور درخواست کی کہ اسے شاہی خاندان کا فرد قرار دیا جائے اور اسے اس کے شایان شان عہدہ دیا جائے لیکن راج کماری چندر مکھی نے اس کی مخالفت کی جس کی وجہ سے منومتی کو نہ ہی باقاعدہ طور پر شاہی خاندان کا فرد قرار دیا گیا اور نہ ہی اسے اس کے شایان شان کوئی عہدہ دیا گیا۔ اس پر منومتی کے دل میں راج کماری چندر مکھی کے خلاف گرہ پڑ گئی۔ منومتی بھی بے حد عقلمند اور ہوشیار لڑکی ہے۔ اس نے بظاہر راج کماری چندر مکھی کی خوشامد کی اور اس سے درخواست کی کہ وہ

اسے اپنے پاس ملازم رکھ لے۔ چنانچہ راج کماری چندر مکھی نے اسے اپنے ہیڈ کوارٹر میں کچن سپروائزر مقرر کر دیا۔ لیکن منومتی اندر ہی اندر راج کماری چندر مکھی کے خلاف کام کرتی رہتی ہے اور جہاں بھی اسے موقع ملے وہ راج کماری چندر مکھی کو شکست دینے کے لئے اقدام کرتی ہے۔ سوراج دراصل منومتی کا بھائی ہے۔ وہ ہوٹل کا مالک بھی ہے اور ایک خفیہ سرکاری تنظیم کا چیف بھی۔ وہ بھی منومتی کے ساتھ ہے۔ ان دونوں کا خیال ہے کہ اگر راج کماری چندر مکھی کو شاہ بھاٹان کی نظروں میں گرا دیا جائے تو پھر ان دونوں کو شاہی خاندان کے افراد بھی قرار دے دیا جائے گا اور انہیں ان کے شایان شان جاگیر اور عہدے بھی مل جائیں گے۔ جب مجھے ان حالات کا علم ہوا تو میں نے منومتی اور سوراج سے رابطہ کیا۔ ان دونوں نے میرا ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ چونکہ پہلے مجھے ان کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی اس لئے میں نے ان سے رابطہ نہ کیا تھا لیکن اب ضرورت محسوس ہوئی تو میں نے رہائش گاہ سے سوراج کو فون کیا اور اسے اپنا پلان بتایا تو وہ اور منومتی دونوں نے میرے لئے کام شروع کر دیا''...... عمران نے کہا۔

''اس طرح تو واقعی تمہاری بات درست ہے کہ منومتی راج کماری چندر مکھی کے شکار کے لئے کانٹا ہی ثابت ہو گی''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ کچن سپروائزر ہونے کی وجہ سے وہ ہیڈ کوارٹر کے

اندرونی حالات اور اس کے تمام انتظامات وغیرہ سے اچھی طرح واقف ہے تم لوگوں نے تو ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر کہا تھا کہ ہیڈ کوارٹر سے راج کماری چندر مکھی کا اغوا مشکل ہو گا۔ میرے ذہن میں پہلے سے ہی یہ بات تھی۔ اس لئے میں نے سوراج اور منومتی کی مدد سے باقاعدہ منصوبہ بندی کی تھی۔ اس رہائشی پلازہ سے ایک سپشل وے ہیڈ کوارٹر کو جاتا ہے اور اس راستے سے ہم براہ راست اس پورشن میں بغیر کسی مداخلت کے پہنچ جائیں گے جہاں راج کماری چندر مکھی موجود ہوتی ہے۔ اس کے بعد اس کا اغوا مشکل نہ رہے گا''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور منومتی اندر داخل ہوئی۔ اس نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔

''میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے۔ تم لوگوں کے بارے میں ان کے پاس کسی قسم کی معلومات موجود نہیں ہیں۔ وہ صرف تمہاری رہائش گاہ کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ تم جیسے ہی واپس آؤ وہ تمہیں بے ہوش کر کے لے جائیں''...... منومتی نے دروازہ بند کر کے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ معلوم کر لیا ہے کہ راج کماری چندر مکھی ہیڈ کوارٹر میں موجود بھی ہے یا نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ وہاں موجود ہے اور بڑی بے چینی سے تمہارے بارے میں اطلاع کا انتظار کر رہی ہے''...... منومتی نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا اور پھر وہ کمرے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے اور ہاتھ اندر ڈال کر اس نے کوئی بٹن پریس کیا تو الماری کے اندرونی خانے یکلخت گھوم گئے۔ اب جو خانے سامنے آئے ان میں سے ایک خانے میں دیوار کے ساتھ باقاعدہ سوئچ پینل نصب تھا۔ جس میں بے شمار چھوٹے بڑے مختلف رنگوں کے بٹن بھی موجود تھے اور ان کے درمیان دو پینل بھی تھے۔

منومتی نے بڑی مہارت سے مختلف بٹنوں کو پریس کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ مختلف بٹن دباتی رہی تو ایک پینل پر موجود سوئی حرکت میں آ گئی لیکن درمیان میں جا کر ایک ہندسے پر رک گئی تو منومتی نے ایک بار پھر مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور سوئی ایک بار پھر حرکت میں آ گئی لیکن وہ ایک اور ہندسے تک جا کر پھر رک گئی۔ ابھی اس کے بعد بھی ایک ہندسہ موجود تھا۔ منومتی نے تیسری بار پھر بٹن پینل کرنے شروع کر دیئے اور اس بار سوئی آخری ہندے پر پہنچ گئی۔

منومتی نے اس بار صرف ایک سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن پریس کیا اور پھر بورڈ کے نچلے حصے میں لگے ہوئے بٹنوں کو پریس کرنا شروع کر دیا اب دوسرے پینل میں سوئی حرکت کرنے لگی اور پھر تین بار بٹن پریس کرنے کے بعد وہ سوئی بھی پینل کے آخری ہندسے پر پہنچ گئی تو منومتی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہی سرخ رنگ

کا بڑا سا بٹن پریس کیا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ ہٹا لیا۔ الماری کے پٹ ایک بار پھر گھوم گئے اور اب خانوں میں استعمال کا سامان بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''آئیں۔ سپیشل وے کھل چکا ہے''...... منومتی نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسی چمک تھی جیسے اس نے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

''یہ اس قدر پیچیدہ سسٹم تم نے یاد کیسے رکھا تھا''...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی کیونکہ واقعی ہی سسٹم انتہائی پیچیدہ تھا۔

''جس انجینئر نے یہ سسٹم بنایا تھا اسے میں نے دوست بنا لیا تھا۔ اس نے مجھے نہ صرف یہ سسٹم سمجھا دیا تھا بلکہ ایک ایسا ہی بورڈ بنا کر اس نے مجھے اس کی باقاعدہ پریکٹس بھی کرائی تھی۔ اس کے باوجود ہر بار اسے استعمال کرتے وقت مجھے خوف رہتا ہے کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے۔ کیونکہ اس میں ایک ایسا خود کار سسٹم ہے کہ اگر معمولی سی بھی غلطی ہو جائے تو پھر یہ پورا فلیٹ نہ صرف ہمارے لئے قید خانہ بند جاتا بلکہ ہیڈ کوارٹر انچارج بھاشو کو بھی اس کی اطلاع مل جاتی اور پھر ظاہر ہے ہمارا جو حشر ہوتا وہ آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں''...... منومتی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ انجینئر اب کہاں ہے۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ وہ واقعی الیکٹرونکس میں مہارت رکھتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے راج کماری چندر مکھی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ کیونکہ اس نے ایک بار راج کماری چندر مکھی کے سامنے گستاخانہ الفاظ کہہ دیئے تھے"...... منومتی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ ظلم ہے۔ بہرحال آؤ۔ اب کہاں جانا ہے"...... عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پیچھے آ جائیں"...... منومتی نے کہا اور اندرونی کمرے کی طرف کھلنے والے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک تنگ سی خاصی طویل سرنگ سے گزر رہے تھے۔ سرنگ اس قدر تنگ تھی کہ ایک وقت میں ایک آدمی بھی ٹیڑھا ہو کر اس میں سے گزر سکتا تھا بہرحال سرنگ کا اختتام ایک کھلے کمرے میں ہوا۔ یہاں پہنچ کر منومتی نے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور اسے کھول کر اس نے کمرے میں موجود ایک میز پر پھیلا دیا۔

"یہ ہیڈ کوارٹر کا اندرونی نقشہ ہے۔ اسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ میں نقشہ نویس تو نہیں ہوں لیکن اس کے باوجود میں نے کوشش کی ہے آپ اسے سمجھ سکیں"...... منومتی نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔

"ویل ڈن"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے منومتی سے نقشے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔

"اس وقت ہم کہاں موجود ہیں۔ ہیڈ کوارٹر میں ہیں یا اس سے باہر"...... عمران نے کہا۔

"ہم ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں اور یہاں موجود ہیں"...... منومتی نے نقشے پر انگلی رکھ کر جگہ کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے ہماری آواز تو ان تک نہیں پہنچ جائے گی یا ہماری موجودگی وہ کسی طرح بھی چیک تو نہ کر سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تمام حفاظتی سائنسی انتظامات سامنے کے رخ پر ہیں۔ وہاں سے تو ایک مکھی بھی ان کی اجازت کے بغیر اور ان کی نظروں میں آئے بغیر ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہیڈ کوارٹر کے اندر اور عقبی طرف ایسا کوئی سسٹم نصب نہیں ہے کیونکہ راج کماری چندر مکھی سپیشل وے کے اس پیچیدہ سسٹم پر انتہائی بھروسہ کرتی ہے۔ ویسے بھی سوائے راج کماری چندر مکھی اور ہیڈ کوارٹر انچارج بھاشو کے اور کسی کو بھی اس سپیشل وے اور اس سسٹم کے بارے میں علم نہیں ہے۔ مجھے بھی اس کا علم اس انجینئر سے دوستی کی وجہ سے ہی ہوا تھا"...... منومتی نے کہا۔

"کتنے افراد یہاں ہیڈ کوارٹر میں کام کرتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھ سمیت دس افراد۔ جن میں راج کماری کا نمبر ٹو بھاشو بھی شامل ہے"...... منومتی نے جواب دیا۔

''کیا تم جانتی ہو کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں اور کہاں کہاں موجود رہتے ہیں''...... عمران نے پوچھا تو منومتی نے تفصیل بتا دی۔

''اوکے۔ پھر ہمیں راج کماری کو یہاں سے اغوا کر کے کہیں لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا جائے اور یہیں باقی مشن مکمل کیا جائے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''میں اور جولیا راج کماری چندر مکھی کے پورشن میں داخل ہو کر اسے کور کریں گے اور تم سب منومتی کے ساتھ جا کر ہیڈ کوارٹر میں موجود باقی سب افراد کو ختم کر کے راج کماری چندر مکھی کے پورشن میں آ ؤ گے''...... عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''سوراج سے آپ نے ایک وعدہ کیا تھا۔ کیا آپ کو وہ وعدہ یاد ہے''...... اچانک منومتی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیوں''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''آپ نے وہ وعدہ ہر صورت میں پورا کرنا ہے''...... منومتی نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''کیا وعدہ تھا عمران''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر قدرے غصے کے تاثرات موجود تھے۔

''راج کماری چندر مکھی کو ہلاک کرنے کا وعدہ''...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

''دیکھا منومتی۔ میں نے وعدہ ضرور کیا ہے اور میں اسے پورا

بھی کروں گا لیکن فوری طور پر ایسا ممکن نہیں ہے۔ ہمارا مشن صرف راج کماری چندر مکھی کو ہلاک کرنا نہیں ہے۔ ہم نے راج کماری چندر مکھی سے اپنے اصل مشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور پھر اپنے مشن کو مکمل کرنا ہے۔ اس کے بعد وعدہ وفا کرنے کی باری آئے گی''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن اس طرح تو بہت وقت لگ جائے گا''...... منومتی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اگر تم سمجھ رہی ہو کہ تم نے ہمیں یہاں لا کر غلطی کی ہے تو ہم ابھی یہیں سے واپس جانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم تمہارے یا تمہارے بھائی سوراج کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتے۔ ہم مشن کی تکمیل کا کوئی اور طریقہ سوچ لیں گے''...... عمران نے کہا تو منومتی کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں صرف یہ سوچ رہی تھی کہ راج کماری چندر مکھی انتہائی چالاک، عیار اور شاطر عورت ہے۔ اگر وہ آپ کے ہاتھوں سے نکل گئی تو پھر میں بھی ہلاک کر دی جاؤں گی اور سوراج بھی''...... منومتی نے جواب دیا۔

''اگر تمہیں کوئی خطرہ محسوس ہو رہا ہے تو پھر ایسا کرو کہ تم یہاں سے واپس چلی جاؤ۔ اس طرح تم یا تمہارا بھائی سوراج کسی صورت بھی سامنے نہ آئے گا۔ البتہ میرا وعدہ قائم رہے گا''...... عمران نے کہا۔

''ان حالات میں یہ بہتر رہے گا۔ اگر آپ فوری طور پر راج کماری چندر مکھی کو ہلاک کر دیتے تو پھر مجھے واپس جانے کی ضرورت نہ رہتی''...... منومتی نے کہا۔

''او کے۔ جولیا تم منومتی کے ساتھ جاؤ اور اسے باہر چھوڑ کر واپس آ جاؤ تب تک میں دوسرے ساتھیوں کے ساتھ اس نقشے پر ڈسکس کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی منومتی کے ساتھ واپس سرنگ میں چلی گئی۔ عمران انہیں جاتے دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی اور سوچ کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

راج کماری چندر مکھی اپنے مخصوص کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھی ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھی کہ سائیڈ تپائی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ راج کماری چندر مکھی نے رسالہ الٹ کر میز پر رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''بھاشو بول رہا ہوں راج کماری جی۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس بخیریت لیبارٹری پہنچ چکے ہیں اور تمام مشینری بھی لیبارٹری پہنچ گئی ہے''...... بھاشو نے کہا تو راج کماری چندر مکھی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی''...... راج کماری نے پوچھا۔

''نہیں راج کماری جی۔ حالانکہ ہمیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے خطرہ تھا اور اس سلسلے میں ہم نے پورے

علاقے میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے تھے لیکن وہاں چڑیا کا بچہ بھی موجود نہ تھا۔ تمام کام اطمینان اور سکون سے مکمل ہو گیا ہے''...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چلا''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''نو راج کماری جی۔ وہ منظر سے مکمل طور پر غائب ہو چکے ہیں''...... بھاشو نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی آخر کہاں غائب ہو گئے ہیں''...... راج کماری نے کہا۔

''ان کی تلاش جاری ہے راج کماری جی اور ان کی رہائش گاہ کی بھی انتہائی سختی سے نگرانی کی جا رہی ہے۔ جلد ہی ان کے بارے میں معلوم ہو جائے گا''...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہارے خصوصی کیمروں نے بھی انہیں ابھی تک چیک نہیں کیا''...... راج کماری چندر مکھی نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''نہیں راج کماری جی۔ یہ کیمرے تو دارالحکومت میں آمد یا باہر جانے کے راستوں پر نصب ہیں۔ دارالحکومت کے اندر تو نصب نہیں ہیں''...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ بہرحال میں ان کے بارے میں جلد از جلد معلوم کرانا چاہتی ہوں۔ تم چیکنگ گروپ کو مزید مستعد رہنے کا

حکم دے دو۔ ان کے متعلق اب تک معلوم ہو جانا چاہئے تھا۔ بہرحال انہیں بھاٹان سے زندہ واپس نہیں جانا چاہئے۔ سمجھے تم''...... راج کماری نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ اس رہائش گاہ میں یقیناً کوئی کار موجود تھی۔ اگر آپ پرنس کاٹھیار سے اس کار کا نمبر وغیرہ معلوم کر لیتی تو ہمیں بے حد سہولت ہو جاتی۔ ویسے پورے دارالحکومت میں چلنے والی ٹیکسی ڈرائیوروں کو آپ کے احکامات پہنچا دیئے گئے ہیں۔ جیسے ہی وہ کسی مشکوک آدمی کو بٹھائیں گے فوراً اطلاع دے دیں گے''...... بھاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بس ڈرائیوروں اور کنڈیکٹروں کو بھی کہہ دو۔ اس کے ساتھ ساتھ پٹرول پمپوں تک بھی میرے احکامات پہنچا دو۔ اگر ان کے پاس کار ہو گی تو وہ لامحالہ کہیں نہ کہیں سے تو پٹرول ڈلوائیں گے ہی''...... راج کماری نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ آپ کے احکامات کی فوری تعمیل ہو گی''...... بھاشو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع ملے۔ مجھے تم نے فوری اطلاع دینی ہے''...... راج کماری نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ میں جلد ہی اطلاع دوں گا۔ وہ آخر کب تک چھپیں گے''...... بھاشو نے کہا اور راج کماری نے اوکے

کہہ کر رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر رسالہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی لیکن چند لمحوں بعد اس نے رسالہ بند کر کے اسے ایک طرف رکھی ہوئی بڑی سی میز کی طرف اچھال دیا۔

''تم کب تک چھپو گے عمران۔ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت بہرحال میرے ہاتھوں لکھی جا چکی ہے''...... راج کماری نے اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر الماری سے اس نے شراب کی ایک بوتل اور ایک گلاس اٹھایا اور واپس آ کر اس نے بوتل اور گلاس تپائی پر رکھے اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور شراب گلاس میں انڈیلنے لگی۔

جب گلاس آدھا بھر گیا تو اس نے بوتل کے منہ پر ڈھکن لگایا اور پھر گلاس اٹھا کر اس نے چسکیاں لے کر شراب پینی شروع کر دی۔ ابھی اس نے تھوڑی سی ہی شراب پی تھی کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور راج کماری نے گلاس تپائی پر رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''بھاشو بول رہا ہوں راج کماری جی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ایک اہم پیشرفت ہوئی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں''...... بھاشو نے قدرے پرجوش لہجے میں کہا۔

''کیا پیشرفت ہوئی ہے۔ جلدی بتاؤ''...... راج کماری چندر مکھی

نے چونک کر پوچھا۔

''عمران اور اس کے ساتھی آ کومتی روڈ کے آغاز میں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے رہے ہیں۔ وہ سب مقامی میک اپ میں تھے''...... بھاشو نے کہا تو راج کماری چندر مکھی بے اختیار اچھل پڑی۔

''آ کومتی روڈ پر۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہیڈ کوارٹر والی روڈ پر''...... راج کماری نے چونک کر پوچھا۔

''یس راج کماری جی''...... بھاشو نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا چاہتے ہیں''...... راج کماری نے قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں راج کماری جی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ یہاں داخل ہو سکیں۔ اگر وہ ایسی حماقت کریں گے بھی سہی تو پھر چوہوں کی طرح پکڑے جائیں گے''...... بھاشو نے جواب دیا۔

''وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ بہرحال تم پورے ہیڈ کوارٹر کو ریڈ الرٹ کر دو''...... راج کماری نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں نے پہلے ہی ایسا کر دیا ہے''...... بھاشو نے جواب دیا۔

''کیسے اطلاع ملی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ تفصیل بتاؤ''...... راج کماری نے کہا۔

''راج کماری جی۔ ہمارا ایک آدمی کسی کام سے اس ریسٹورنٹ

میں گیا تو اس وقت وہ لوگ جا رہے تھے۔ اس وقت تو اس نے خیال نہ کیا تھا کیونکہ وہ مقامی لوگ تھے لیکن پھر اچانک اس کے ذہن میں ان کی تعداد اور قد و قامت آ گئی تو وہ فوری انہیں چیک کرنے کے لئے باہر گیا لیکن وہ جا چکے تھے۔ اس نے ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی ان کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوا تھا۔ اس لئے ان کے بارے میں مزید کچھ پتہ نہیں چلا سکا''...... بھاشو نے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ چیکنگ گروپ کے انچارج ساگارا کو کہو کہ وہ اپنے خاص ہوشیار آدمی وہاں بھیجے اور مزید انکوئری کرے۔ ان لوگوں کے بارے میں مزید معلومات یقیناً مل جائیں گی کہ وہ کس کار میں سوار تھے۔ کہاں سے آئے تھے۔ کس طرف گئے اور ایک کام اور کرو کہ اس آدمی سے جس نے انہیں ریسٹورنٹ میں دیکھا ہے۔ ان کے حلیئے معلوم کر کے خاص طور پر اس عورت کا اور اس کے لباس کے بارے میں معلومات کر کے پورے شہر میں موجود گروپس کو بتا دو تاکہ وہ انہیں آسانی سے چیک کر سکیں''...... راج کماری نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ میں نے آپ کے حکم کی پہلے ہی تعمیل کر دی ہوئی ہے''...... بھاشو نے جواب دیا۔

''ویل ڈن۔ مجھے تمہاری یہی صلاحیتیں پسند ہیں تم واقعی ذہانت میں یکتا ہو''...... راج کماری نے جواب دیا۔

''آپ قطعی بے فکر رہیں راج کماری جی۔ یہ لوگ لاکھ ٹکریں ماریں لیکن سپریم فورس کے مقابلے میں شکست ہی ان کا مقدر بنے گی''...... بھاشو نے جواب دیا اور راج کماری نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''ہاں شکست ان کا مقدر ہے اور وہ بھی یقینی شکست''...... راج کماری نے کہا اور ایک بار پھر اس نے شراب کے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور راج کماری بے اختیار چونک پڑی۔

''کون ہے''...... راج کماری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس کے خاص کمرے میں کسی کے آنے کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔ آج تک ایسا نہ ہوا تھا کہ کوئی اس طرح اس کے خاص کمرے میں آیا ہو۔

''منومتی ہوں راج کماری جی۔ آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے''...... باہر سے کچن سپروائزر منومتی کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اوہ تم۔ آ جاؤ۔ دروازہ کھلا ہوا ہے''...... راج کماری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ویسے اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی کیونکہ منومتی آج سے پہلے کبھی اس طرح اس سے ملنے نہ آئی تھی۔ وہ صرف اپنے کام سے کام رکھنے والی لڑکی تھی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک مقامی عورت اور ایک مقامی مرد اندر داخل

ہوا تو راج کماری بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

''کون ہو تم۔ کون ہو اور یہاں کیسے آ گئے ہو''...... راج کماری نے مر جانے کی حد تک حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ دونوں اس کے لئے اجنبی تھے۔

''میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے راج کماری چندر مکھی اور راج کماری کے پاس راج کمار ہی آتے ہیں''...... اچانک اس مقامی مرد کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور راج کماری چندر مکھی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں اچانک ایٹم بم کا دھماکہ ہو گیا ہو۔ وہ عمران کی آواز پہچان گئی تھی۔

''تم۔ تم علی عمران۔ تم اور یہاں۔ تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ اوہ اوہ''...... راج کماری چندر مکھی کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات کسی سیاہ دلدل میں ڈوبتے چلے گئے۔

جولیا، منومتی کا چھوڑ کر واپس آئی تو عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمام معاملات کو اچھی طرح ڈسکس کو چکا تھا اور اسے اب اطمینان تھا کہ اس کے ساتھی آسانی سے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیں گے۔ اس نے انہیں بتا دیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کے سب افراد کو ختم کرنا ہے لیکن ہیڈ کوارٹر کے انچارج بھاشو کو زندہ پکڑنا ہے اور پھر اسے ساتھ لے کر وہ راج کماری چندر مکھی کے مخصوص پورشن میں جائیں گے۔

''آؤ جولیا۔ مجھے تمہارا ہی انتظار تھا''...... عمران نے جولیا کو آتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں منومتی کو باہر نہیں جانے دینا چاہئے تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اطلاع کر دے کیونکہ اس کی خواہش فوری طور پر پوری نہیں ہو سکی تھی۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ آتے وقت اس کے چہرے پر جو جوش تھا۔ واپس جاتے وقت وہ جوش نہیں تھا بلکہ اس کی جگہ

قدرے مایوسی سی تھی''...... جولیا نے کہا۔

''فکر مت کرو۔ وہ راج کماری چندر مکھی کی عادت اور خصلت سے اچھی طرح واقف ہے۔ وہ ایسی اطلاع دے ہی نہیں سکتی اور دے بھی دے تب بھی ہمیں اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ کچھ نہیں کرے گی''...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑا آگے جانے کے بعد اس کے ساتھی اس سے الگ ہو گئے اور ایک راہداری میں چلے گئے جبکہ وہ نقشے کے مطابق اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر راج کماری چندر مکھی کا ذاتی پورشن تھا۔ جولیا عمران کے ساتھ تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس پورشن میں داخل ہو گئے تھے جس میں ایک انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا آفس بھی تھا لیکن راج کماری چندر مکھی وہاں موجود نہ تھی اور نہ ہی وہاں کوئی دربان ، پہرے دار یا کوئی اور ملازم نظر آ رہا تھا۔ شاید اس کی یہاں ضرورت ہی نہ سمجھی گئی تھی۔

ایک راہداری میں چلتے ہوئے وہ اچانک ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ یہاں ایک کمرے کا دروازہ بند تھا البتہ اس کی دہلیز کے نیچے سے روشنی کی لکیر سی باہر آ رہی تھی۔ وہ سمجھ گئے کہ راج کماری چندر مکھی اس کمرے میں ہو گی۔ وہ دونوں محتاط انداز میں چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے اور پھر دروازے کے سامنے آ کر عمران نے ہاتھ اٹھایا اور دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

''کون ہے''...... اندر سے راج کماری چندر مکھی کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''منومتی ہوں راج کماری۔ آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے''...... عمران نے منومتی کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''اوہ تم۔ آ جاؤ۔ دروازہ کھلا ہے''...... اندر سے راج کماری چندر مکھی کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

عمران نے جولیا کو پہلے اندر جانے کا اشارہ کیا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے عمران بھی داخل ہو گیا اور اندر کرسی پر بیٹھی ہوئی راج کماری چندر مکھی یکلخت اس طرح اچھل کر کھڑی ہو گئی جیسے کرسی میں اچانک لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔ اس کے چہرے پر انتہائی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل کر جیسے کانوں سے جا لگی تھیں۔

''کون ہو تم۔ کون ہو اور یہاں کیسے آ گئے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ شعوری طور پر نہ بول رہا ہو بلکہ الفاظ خود بخود اس کے منہ سے پھسل کر باہر آ گئے ہوں۔

''میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے راج کماری چندر مکھی اور راج کماری کے پاس راج کمار ہی آتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم۔تم علی عمران۔تم اور یہاں۔تم۔تم۔کیا مطلب۔تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ اوہ اوہ''...... راج کماری چندر مکھی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ لہراتی ہوئی نیچے گری اور اس کا جسم ساکت ہو گیا۔

''دیکھا تم نے۔ اسے کہتے ہیں پرنس آف ڈھمپ کا جاہ و جلال۔ راج کماری بھی اسے دیکھ کر بے ہوش ہو جاتی ہے اور ایک تم ہو کہ تم پر اثر ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ تم مجھے جیسے راج کمار کے سامنے ڈٹ کر کھڑی ہو جاتی ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ بیچاری تمہارے جاہ و جلال کی حقیقت سے واقف نہیں ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور آگے بڑھ کر اس نے فرش پر ساکت پڑی ہوئی راج کماری چندر مکھی کو اٹھایا اور پھر کرسی پر ڈال دیا اور عمران بھی جولیا کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس دیا۔

''بتاؤ۔ اب اس کا کیا کرنا ہے''...... جولیا نے راج کماری چندر مکھی کو کرسی پر ڈالنے کے بعد عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ وہ بھاشو صاحب بھی

یہاں پہنچ جائیں پھر مذاکرات کا آغاز کریں گے۔ فی الحال تم کہیں سے رسی تلاش کرو اور اس راج کماری کو اچھی طرح باندھ دو۔ کیونکہ بقول تمہارے یہ بے حد شاطر، عیار اور خطرناک راج کماری ہے۔ میں اس دوران دوسرے ساتھیوں کا پتہ کر لوں''...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''وہاں تمہارے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ سیکرٹ سروس کے ممبرز ہیں۔ وہ خود ہی سب سنبھال لیں گے''...... جولیا کے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ تو اب سیکرٹ سروس کے ممبر اس قابل ہو گئے ہیں۔ واہ۔ یہ تو واقعی اچھی خبر ہے۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ وہ دراصل کمرے سے اس وقت تک باہر رہنا چاہتا تھا جب تک اس کے ساتھیوں کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آ جاتی کیونکہ بہرحال یہ سپریم فورس کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ کوئی عام سی عمارت نہ تھی۔

حالات کسی بھی وجہ سے پلٹ بھی سکتے تھے اور ایسی صورت میں اچانک ان پر کوئی افتاد پڑ سکتی تھی۔ اس لئے وہ اندر کمرے میں رہنے کی بجائے باہر رہ کر اپنے ساتھیوں کا انتظار کرنا چاہتا تھا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد راہداری میں قدموں کی تیز آواز گونجی اور عمران بے اختیار چوکنا ہو گیا۔ دوسرے لمحے راہداری سے صفدر آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی موجود تھا وہ

اکیلا ہی آ رہا تھا۔

''یہ بھاشو ہے عمران صاحب''...... صفدر نے عمران کو دیکھتے ہی کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے اندر لے جاؤ اور کرسی پر بٹھا دو۔ باقی ساتھی کہاں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ مختلف پوائنٹ پر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ البتہ باہر سے آنے والے فون کو یہاں راج کماری چندر مکھی کے پورشن کے فون سے ڈائریکٹ کر دیا گیا ہے''...... صفدر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اسے پہچاننے میں تمہیں کوئی پرابلم تو نہیں پیش آئی''...... عمران نے صفدر کے پیچھے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں جولیا بے ہوش راج کماری چندر مکھی کو ایک رسی کی مدد سے کرسی پر باندھنے میں مصروف تھی۔

''نہیں۔ اس کا علیحدہ دفتر تھا اور مس منومتی سے اس کا حلیہ معلوم ہو چکا تھا''...... صفدر نے بھاشو کو راج کماری چندر مکھی کے ساتھ موجود کرسی پر ڈالتے ہوئے جواب دیا۔

''اسے بھی باندھ دو جولیا''...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر صفدر کی مدد سے جولیا نے بھاشو کو بھی رسی کے ساتھ کرسی سے جکڑ دیا۔

''صفدر۔ ایسا کرو کہ جولیا کے ساتھ مل کر پہلے اس راج کماری کے دفتر کی تلاشی لو۔ وہاں سے لازماً سپریم فورس کے بارے میں نہ صرف پوری تفصیلات مل جائیں گی بلکہ ان تھنڈر فلیش ویپن اور اس لیبارٹری کے بارے میں بھی تفصیلات مل جائیں گی۔ تب تک میں بھاشو کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں''...... عمران نے جولیا اور صفدر سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران نے آگے بڑھ کر بھاشو کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔

چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا اور سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد بھاشو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر اس کا شعور بیدار ہو گیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ راج کماری جی بھی۔ تم۔ تم کون ہو اور یہاں کیسے آ گئے۔ تم اور اور......'' بھاشو نے رک رک کر کہا۔ وہ بار بار گردن موڑ کر ساتھ والی کرسی پر بے ہوش پڑی ہوئی راج کماری چندر مکھی کو دیکھتا اور پھر جھٹکے سے گردن موڑ کر عمران کو دیکھتا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے مسٹر بھاشو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"علی عمران۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم یہاں کیسے پہنچ سکتے ہو۔ یہاں ہیڈ کوارٹر میں۔ کیسے ممکن ہے یہ۔ کیسے"...... بھاشو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن پہلے کی نسبت اب اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

"دیکھ لو۔ تمہارے سامنے موجود ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کہیں مافوق الفطرت مخلوق تو نہیں ہو۔ یا پھر جادوگر ہو"...... بھاشو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر میں مافوق الفطرت مخلوق یا جادوگر ہوتا تو تمہیں اور راج کماری چندر مکھی کو رسیوں سے نہ باندھتا۔ ایسی کوئی بات نہیں بھاشو۔ اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ صرف ناک کی سیدھ میں دیکھنے کے قائل ہو۔ اب بھی تم نے اپنے ذہن میں یہی حتمی بات بٹھا رکھی ہے کہ ہم اگر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوں گے تو سامنے کے راستے سے داخل ہوں گے حالانکہ ہمیں کیا سب کو معلوم ہوتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر جسے کہا جاتا ہے اس میں ایک سے زیادہ راستے رکھے جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم سپیشل وے سے آئے ہو۔ لیکن اسے ٹریس کرنا اور اسے کھولنا تو ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن پھر تم۔ تم کیسے پہنچ

گئے"...... بھاشو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی"...... عمران نے جواب دیا تو بھاشو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"لل لل۔ لیکن......" بھاشو نے کہنا چاہا۔

"اب کوئی لیکن ویکن نہیں۔ اب تمہارے سوالوں کے جواب تمہیں مل گئے بھاشو۔ اب تم نے میرے سوالوں کے جواب دینے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسے سوالات"...... بھاشو نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ دیر انتظار کر لو۔ ہوسکتا ہے مجھے تم سے سوالات کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک راج کماری چندر مکھی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے۔ وہ چونکہ حیرت کی شدت سے بے ہوش ہوئی تھی اس لئے خود ہی ہوش میں آنے لگ گئی تھی۔

عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اسی لمحے راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ بھاشو بھی گردن گھما کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ راج کماری چندر مکھی نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔

"تت تت۔ تم۔ تم علی عمران ہو۔ تم یہاں کیسے آ گئے ہو، تت

تت، تم“...... راج کماری چندر مکھی نے کچھ لمحوں بعد اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”میں تمہارے ہیڈ کوارٹر انچارج بھاشو کے اس سوال کا جواب دے چکا ہوں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”راج کماری جی۔ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ سپیشل وے سے اندر داخل ہوا ہے“...... بھاشو نے ہونٹ چباتے ہوئے راج کماری چندر مکھی کو بتایا تو راج کماری چندر مکھی ایک بار پھر چونک پڑی۔

”سپیشل وے۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر کیسے۔ نہیں۔ اسے کھولنا تو ناممکن ہے۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ بالکل جھوٹ بول رہا ہے“...... راج کماری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا اور جولیا اور صفدر اندر داخل ہوئے۔

”ہم نے اس کمرے کے علاوہ پورے پورشن کی تلاشی لی ہے عمران صاحب۔ وہاں ہمارے مطلب کی کوئی بھی چیز نہیں ہے“...... صفدر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”تمہارے مطلب کی نہ ہو گی۔ میرے مطلب کی چیز تو بہرحال یہاں موجود ہے“...... عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا پہلے تو چونکی پھر اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی۔

”تم کیا چیز تلاش کرنا چاہتے ہو“...... اچانک راج کماری چندر

مکھی نے کہا۔ اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

”تلاش کرنے کی ضرورت تو اس وقت ہوتی ہے جب چیز گم ہو“...... عمران نے جواب دیا تو راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جولیا عمران کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ چکی تھی جبکہ صفدر عمران کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔

”کوئی خنجر وغیرہ تو ملا ہو گا تمہیں“...... عمران نے گردن موڑ کر صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہاں ہیڈ کوارٹر میں باقاعدہ ایک ٹارچر روم موجود ہے جس میں قدیم سے لے کر جدید ترین سامان موجود ہے۔ ویسے میرے پاس خنجر موجود ہے“...... صفدر نے جواب دیا۔

”او کے۔ پھر ایسا کرو۔ بھاشو کی بائیں آنکھ نکال دو۔ یہ دائیں آنکھ سے خاصی چھوٹی ہے اور مجھے اچھی نہیں لگ رہی“...... عمران نے کہا تو صفدر نے جیب سے تیز دھار اور باریک نوک والا خنجر نکالا اور تیزی سے بھاشو کی طرف بڑھنے لگا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ“...... یکلخت بھاشو اور راج کماری چندر مکھی دونوں نے بیک وقت چیختے ہوئے کہا لیکن صفدر رکے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ایک ہاتھ بھاشو کے سر پر رکھا تو بھاشو کے حلق سے خوف سے چیخیں نکلنے لگیں۔

”یہ میری فطرت ہے کہ جو چیز مجھے اچھی نہ لگے میں اس کا

وجود برداشت نہیں کر سکتا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے صفدر کا ہاتھ گھوما اور اس کے ساتھ ہی کمرہ بھاشو کی انتہائی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔

صفدر نے خنجر کی نوک سے اس کی آنکھ کا ڈھیلا کاٹ کر باہر نکال پھینکا تھا۔ راج کماری چندر مکھی کے حلق سے بھی خوف سے چیخیں نکلنے لگیں جبکہ بھاشو کا جسم اس طرح لرزنے لگا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔ وہ مسلسل چیخیں مار رہا تھا اور پھر اس کی چیخیں مدھم پڑتے پڑتے معدوم ہو گئیں۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

''اسے ہوش میں لے آؤ صفدر''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو صفدر نے اس کے اس گال پر پے در پے کئی تھپڑ جڑ دیئے جس طرف کی آنکھ سلامت تھی کیونکہ دوسرے گال پر ضائع شدہ آنکھ سے خون اور مواد نکل کر بہہ رہا تھا اور پھر تیسرے تھپڑ پر بھاشو ایک بار پھر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا تو صفدر پیچھے ہٹ گیا۔

''اب اگر تمہارے منہ سے چیخ نکلی تو دوسری آنکھ بھی نکلوا دوں گا۔ سمجھے''...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو بھاشو کی چیخیں اس طرح اس کے حلق میں گھٹ کر رہ گئیں جیسے اس نے زندگی میں کبھی چیخ ہی نہ ماری ہو۔

''تم نے یہ ظلم کیوں کیا ہے عمران۔ کیا تم بغیر کسی وجہ کے ظلم کرنے کے عادی ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔ اس کے

لہجے میں لرزش تھی۔ عمران کی درندگی دیکھ کر وہ واقعی بری طرح سہم سی گئی تھی۔

''وجہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں اور یہ بھی سن لو کہ اب اگر تم نے وجہ پوچھی تو تمہاری آنکھیں بھی نکالی جا سکتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ تمہاری زبان بھی کٹ سکتی ہے''...... عمران کا لہجہ اور سرد ہو گیا تو راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے اور یہی عمران چاہتا تھا۔

''سنو بھاشو۔ اگر تم اپنے جسم کے اعضا کو باری باری کٹنے سے بچانا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ تھنڈر فلیش ویپن جو ہارڈ ماسٹر سے حاصل کئے گئے ہیں انہیں کہاں سٹور کیا گیا ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہاری بے ہوشی کے دوران میں بہت کچھ معلوم کر چکا ہوں''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم نہیں۔ راج کماری جی کر معلوم ہو گا۔ میں تو صرف ہیڈ کوارٹر انچارج ہوں۔ صرف یہاں رہتا ہوں۔ اس ویپن کے بارے میں مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے بے شک تم راج کماری جی سے پوچھ لو''...... بھاشو نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو پھر تم ہمارے لئے بے کار ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ بھاشو کی طرف کر دیا۔

''مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ مجھے نہیں معلوم۔ واقعی مجھے نہیں معلوم۔ مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ راج کماری جی۔ انہیں بتائیں میں سچ کہہ رہا ہوں''...... بھاشو نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی بھاشو کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کا تڑپتا ہوا جسم چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گیا۔ گولیوں نے اسے چھلنی کر دیا تھا۔ راج کماری چندر مکھی بھاشو پر ہونے والی فائرنگ اور اس کو تڑپتے اور مرتے دیکھ کر خوف کی شدت سے ایک بار پھر بے ہوش ہو گئی تھی۔ عمران کا بھیانک روپ دیکھ کر وہ واقعی بری طرح سے ڈر گئی تھی اور اس پر عمران کی درندگی دیکھ کر ایسا خوف طاری ہو گیا تھا کہ اس کا ذہن بار بار ماؤف ہو جاتا تھا جس کے باعث وہ بے ہوش ہو جاتی تھی۔

''اسے ہوش میں لے آؤ جولیا''...... عمران نے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا خاموشی سے اٹھی اور اس نے آگے بڑھ کر راج کماری چندر مکھی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔

چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

''تم۔ تم انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہو۔ تم ظالم ہو۔ سفاک

درندے ہو۔ تم تم''...... راج کماری چندر مکھی نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

''ابھی تم نے میری درندگی دیکھی ہی کہاں ہے راج کماری چندر مکھی۔ یہ تو میں نے بھاشو پر ترس کھاتے ہوئے اسے آسان موت دے دی ہے۔ ابھی جب تمہارے چہرے پر تیزاب ڈالا جائے گا۔ تمہاری آنکھیں، ناک اور کان کاٹے جائیں گے۔ تمہارے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں کاٹ کر پھینکی جائیں گی اور تمہارے چہرے کے ساتھ ساتھ تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی الگ کی جائے گی تب تمہیں معلوم ہو گا کہ سفاکی کیا ہوتی ہے اور درندگی کسے کہتے ہیں۔ میں نے تمہیں اس وقت بھی کہا تھا کہ میں نے اب تک تمہارے ساتھ رعایت کی ہے۔ لیکن تم نے جولیا کو الاؤ پر لٹکانے کا حکم دے کر اپنے لئے تمام رعایتوں کا یکسر خاتمہ کرا دیا ہے اس لئے اب تم مجھ سے کسی قسم کی رعایت کی امید نہ رکھنا''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ایسا مت کرنا۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ ایسا مت کرنا۔ ورنہ میں تو زندہ درگور ہو جاؤں گی۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک ایسا مت کرنا۔ مجھے ایسی اذیتوں میں مبتلا نہ کرنا۔ مجھے اذیت دینے سے بہتر ہے کہ تم مجھے گولی مار کر ہلاک کر دو۔ پلیز پلیز''...... راج کماری چندر مکھی نے خوفزدہ اور ہذیانی لہجے میں کہا۔ اس کا رنگ خوف کی شدت سے زرد پڑ گیا تھا۔

''ایسا ہو گا اور ضرور ہو گا اور جب تم ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے ساتھ بھاٹان کے دارالحکومت کی سب سے معروف سڑک کے فٹ پاتھ پر پڑی ہوئی نظر آؤ گی۔ اس حالت میں کہ کھیاں تم پر بیٹھ رہی ہوں گی اور تم انہیں اڑانے سے بھی معذور ہو گی۔ اس وقت تمہیں معلوم ہو گا کہ پاکیشیا کی دس منزلہ عمارت پر تجربہ کیسے کیا جاتا ہے۔ اس وقت تمہیں معلوم ہو گا کہ تھنڈر میزائل بنا کر بھاٹان کس طرح سپر پاور بن سکتا ہے''...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

''نہیں۔ نہیں۔ فار گاڈ سیک۔ ایسا مت کرو۔ تم سب کچھ لے لو۔ لیکن مجھے کچھ مت کہو۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ مجھے کچھ مت کرو۔ تم جیسا کہو۔ میں ویسے ہی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو بھی تمہارے حوالے کر دوں گی اور اس کا فارمولا بھی۔ میری حالت پر رحم کرو۔ میں تشدد برداشت نہ کر سکوں گی۔ فار گاڈ سیک''...... راج کماری نے اس بار محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً روتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو آبشار کی طرح بہنے لگے تھے۔ وہ حقیقتاً بے حد خوفزدہ نظر آ رہی تھی۔

''تھنڈر فلیش ویپن کہاں رکھے ہیں تم نے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''لیبارٹری میں ہیں۔ وہیں ہیں لیبارٹری میں''...... راج کماری چندر مکھی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''جولیا، صفدر سے خنجر لو اور راج کماری کی ناک کاٹ دو۔ اس کی ناک کی بناوٹ مجھے پسند نہیں ہے''...... عمران نے یکلخت جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

''ہاں۔ واقعی اس کی ناک اس کے چہرے پر خاصی بدنما لگ رہی ہے''...... جولیا نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ صفدر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خون آلودہ خنجر جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

''نہیں۔ نہیں۔ ایسا مت کرو۔ رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ۔ رک جاؤ''...... راج کماری نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''آخری بار کہہ رہا ہوں۔ جھوٹ مت بولو۔ میرے ذہن کے اندر ایک قدرتی کمپیوٹر نصب ہے۔ اس لئے مجھے ایک لمحے میں معلوم ہو جاتا ہے کہ مقابل سچ بول رہا ہے یا جھوٹ''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں۔ وہ لیبارٹری میں ہیں۔ میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے چیختے ہوئے کہا۔

''جولیا تم نے ابھی تک میری ہدایت پر عمل نہیں کیا''...... عمران نے اس بار جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا تیزی سے آگے بڑھی۔ اس نے ایک ہاتھ راج کماری چندر مکھی کے سر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ جس پر خنجر تھا اس نے ہوا میں بلند کیا۔

''رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ وہ یہیں ہیں۔ یہیں ہیں۔ یہیں میرے اس کمرے کے نیچے تہہ خانے میں۔ رک جاؤ۔ رک

جاؤ پلیز''...... راج کماری چندر مکھی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''راستہ بتاؤ''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے فوراً تفصیل سے راستہ بتانا شروع کر دیا۔

''جاؤ صفدر۔ چیک کرو''...... عمران نے کہا تو صفدر اس دروازے کی طرف بڑھنے لگا جو کمرے کی عقبی دیوار کے کونے میں نظر آ رہا تھا اور اس پر واش روم کے الفاظ درج تھے۔ یہ خفیہ راستہ اسی واش روم سے جاتا تھا۔ جولیا پیچھے ہٹ کر دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئی راج کماری چندر مکھی مسلسل لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر چمک تھی۔

''ایک الماری میں عجیب ساخت کے پچاس پسٹل ایک ڈبے میں موجود ہیں۔ ایک میں لے آیا ہوں''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پسٹل عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر پسٹل پر ڈالی۔ یہ نیلے رنگ کا ایک بھدا سا پسٹل تھا جس کا دستہ بڑا اور نال بے حد چھوٹی سی تھی۔ نال کا آخری سرا نوکدار سا تھا جس کے درمیان سوئی جیسا باریک سوراخ تھا۔ عمران نے اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ یہی تھنڈر فلیش ویپن ہو سکتا ہے۔ اس کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہی ہے، بالکل یہی ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہی ہے۔ میں نے سچ بتا دیا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے۔ جس میں ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس کام کر رہا ہے''...... عمران نے پسٹل کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''لیبارٹری کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ شاہ بھاٹان کے تحت ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو عمران نے وہی تھنڈر فلیش پسٹل جیب سے نکالا اور اس کا رخ راج کماری چندر مکھی کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''درست جواب دو۔ ورنہ میں صرف تین تک گنوں گا اور ٹریگر دبا دوں گا۔ تم ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاؤ گی۔ بتاؤ جلدی''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

''رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ میں اب تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گی۔ اوہ گاڈ۔ تم تو واقعی انتہائی بے رحم اور سفاک انسان ہو۔ انتہائی سفاک''...... راج کماری چندر مکھی نے ایک بار پھر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور عمران نے گنتی روک دی اور اس کے ساتھ ہی راج کماری چندر مکھی نے لیبارٹری کا محل وقوع بتانا شروع کر دیا۔

''ڈاکٹر جیکولین فرینڈس وہاں پہنچ چکا ہے''...... عمران نے پوچھا تو راج کماری چندر مکھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تمہارے چیکنگ گروپ کے سربراہ کا نام اور اس کا فون نمبر کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ساگارا کا۔ کیوں''...... راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار چونک کر کہا۔

''جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو اور سنو۔ اگر غلط نمبر بتایا تو پھر تمہارا حشر انتہائی عبرتناک ہوگا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے جلدی سے نمبر بتا دیا۔

''گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ لیبارٹری سے رابطہ فون پر ہوتا ہے یا ٹرانسمیٹر کے ذریعے''...... عمران نے پوچھا۔

''فون بھی ہے وہاں۔ وہ بھاٹان کی سب سے بڑی لیبارٹری ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے جواب دیا۔

''اس کا نمبر بتاؤ''...... عمران نے پوچھا۔

''تم کیا کرنا چاہتے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے ایک بار پھر چونک کر پوچھا۔

''جولیا۔ اس کی ناک کاٹ دو۔ فوراً۔ کاٹ دو اس کی ناک''...... عمران نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا تڑپ کر اٹھی اور بجلی کی سی تیزی سے راج کماری چندر مکھی کی طرف بڑھ گئی۔

''رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ رک جاؤ''...... راج کماری چندر مکھی نے ایک بار پھر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''رک جاؤ جولیا۔ یہ اس کے لئے آخری موقع ہے۔ اب میں جیسے ہی تمہیں حکم دوں تم نے فوراً اس کی ناک کاٹ دینی ہے میرے کہنے پر بھی نہیں رکنا''...... عمران نے کہا تو جولیا کا فضا میں اٹھا ہوا ہاتھ تیزی سے واپس آ گیا۔

''اوکے''...... جولیا نے کہا۔

''سن لو راج کماری۔ اب اگر جواب دینے کی بجائے تم نے سوال کیا تو پھر تمہاری شکل دیکھ کر دنیا عبرت حاصل کرے گی اور اب جولیا میری بھی بات نہیں سنے گی''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں اب تمہارے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گی۔ میں تمہیں ہر بات سچ بتاؤں گی۔ بالکل سچ''۔ راج کماری چندر مکھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔ خوف کی شدت سے اس کے چہرے پر پسینہ آبشار کی طرح بہہ رہا تھا۔

''جولیا۔ اس کے منہ میں رومال ڈال دو''...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے جیب میں ہاتھ ڈال کر رومال نکالا۔ اسی لمحے صفدر آگے بڑھا اور پھر صفدر نے دونوں ہاتھوں کی مدد سے راج کماری چندر مکھی کا جبڑا بھینچا تو اس کا منہ کھل گیا اور جولیا نے

رومال کا گولہ بنا کر اس کے منہ میں ٹھونس دیا اور پھر وہ دونوں ہی پیچھے ہٹ گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے لیبارٹری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ٹی ایف پراجیکٹ''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... عمران کے منہ سے راج کماری چندر مکھی کی آواز نکلی۔ اس کا لہجہ تحکمانہ تھا۔ سامنے بیٹھی ہوئی راج کماری چندر مکھی کے چہرے پر یکلخت شدت حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''یس راج کماری جی''...... یکلخت دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

''میری ڈاکٹر جیکولین فرینڈس سے بات کراؤ''...... عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ڈاکٹر جیکولین فرینڈس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ہی ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ بولنے والا لہجے سے ہی غیر ملکی لگ رہا تھا۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں ڈاکٹر جیکولین

فرینڈس''...... عمران نے کہا۔

''یس راج کماری جی فرمائیں''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کی آواز سنائی دی۔

''اعلیٰ اقدس شاہ بھاٹان آپ سے فوری طور پر ملاقات چاہتے ہیں۔ میرے ہیڈ کوارٹر میں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن کیوں''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے حیران ہو کر پوچھا۔

''تھنڈر میزائلوں کے بارے میں وہ کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو فون پر بات کر لیں''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے کہا۔

''آپ کمال کرتے ہیں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس۔ آپ جانتے بھی ہیں کہ اعلیٰ اقدس، شاہ بھاٹان کو یہ بات کہنے کی کس میں جرأت ہے کہ وہ ایسا کریں اور ایسا نہ کریں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے راج کماری جی لیکن میں یہاں مشینری کی تنصیب میں بے حد مصروف ہوں۔ مجھے سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ہے اسی لئے میں نے یہ بات کہی تھی''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ ملاقات اس مشینری سے بھی زیادہ ضروری ہے ورنہ اگر اعلیٰ اقدس کا موڈ بدل گیا تو پھر سب کچھ یہیں ختم ہو جائے

گا''......عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ملاقات کے لئے تیار ہوں لیکن پلیز۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ ملاقات کرا دیں تاکہ میرا وقت ضائع نہ ہو''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے انتہائی ناگواری کے عالم میں کہا۔

''وقت تو بہرحال لگے گا لیبارٹری سے آپ کو میرے ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں''......عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں راج کماری جی۔ خصوصی ہیلی کاپٹر میں کتنا وقت لگتا ہے۔ میرا مطلب تھا کہ اعلیٰ اقدس، شاہ بھاٹان مجھ سے فوری ملاقات کر لیں مجھے اصل فکر ملاقات کے وقت کے سلسلے میں ہے''......دوسری طرف سے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے جواب دیا۔

''وہ فوراً ہو جائے گی۔ جب تک آپ ہیڈ کوارٹر پہنچیں گے اعلیٰ اقدس، شاہ بھاٹان بھی یہاں پہنچ جائیں گے''...... عمران نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا کیونکہ اسے اصل فکر لیبارٹری سے یہاں تک ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے پہنچنے کی تھی جو ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے خود ہی خصوصی ہیلی کاپٹر کی بات کر کے دور کر دی تھی۔

''پھر آپ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو ہدایات دے دیں تاکہ وہ فوراً مجھے آپ کے پاس پہنچا دے''...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بات کرائیں میری اس سے تاکہ میں اسے احکامات دے سکوں''......عمران نے کہا۔

''سکورا بول رہا ہوں راج کماری جی۔ حکم فرمائیں''...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سکورا۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو لے کر جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ ہیڈ کوارٹر پہنچو''......عمران نے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی راج کماری جی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے کے بعد ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ساگارا بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''......عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ حکم فرمائیں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اپنے تمام گروپس کو پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش سے واپس بلا لو حکومت بھاٹان کی حکومت پاکیشیا سے سرکاری سطح پر بات ہو گئی ہے۔ اب یہ لوگ ہمارے دشمن نہیں بلکہ دوست بن چکے ہیں۔ اب کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت باقی نہیں رہی
عمران نے کہا۔

”یس راج کماری جی۔ حکم کی تعمیل ہو گی“...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”اب اس کے منہ سے رومال نکال دو“...... عمران نے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر اس کے منہ سے رومال نکال دیا۔

”تم۔ تم تو واقعی جادوگر ہو۔ تم نے کس طرح میری آواز اور لہجہ بنا لیا“...... منہ سے رومال نکلتے ہی راج کماری چندر مکھی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ باتیں بعد میں ہوں گی۔ پہلے یہ بتاؤ کہ خصوصی ہیلی کاپٹر کے ہیڈ کوارٹر میں لینڈ کرنے کے کیا انتظامات ہیں۔ جلدی بتاؤ۔ ورنہ......“ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

”کوئی انتظامات نہیں ہیں۔ یہاں کوئی ہیلی کاپٹر لینڈ ہی نہیں کر سکتا“...... راج کماری چندر مکھی نے اس بار منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”صفدر۔ مس جولیا سے خنجر لے کر راج کماری چندر مکھی کی آنکھ بالکل اسی طرح نکال دو جس طرح بھاشو کی نکالی تھی۔ فوراً تعمیل کرو“...... عمران نے غراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ صفدر، جولیا کے ہاتھ سے خنجر لیتا۔ راج کماری چندر مکھی نے یکلخت چیخ چیخ کر تفصیلات بتانی شروع کر دیں کہ ہیلی کاپٹر کہاں ہیڈ کوارٹر میں بنے ہوئے ہیلی کاپٹر پیڈ پر اتر سکتا تھا۔

”جاؤ صفدر اور ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو یہاں لے آؤ اور سنو۔

اس سکورا کا وہیں خاتمہ کر دینا۔ سمجھے“...... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

”تم ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو۔ کیا تم اسے ہلاک کر دو گے“...... اس بار جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”نہیں۔ میں اس سے تھنڈر فلیش فارمولا ڈسکس کرنا چاہتا ہوں“...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تم مجھے تو زندہ چھوڑ دو گے نا۔ دیکھو اب تو میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کا انحصار تمہارے اپنے رویئے پر ہے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور صفدر ایک بوڑھے غیر ملکی کو دھکیلتا ہوا اندر لے آیا۔

”یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ راج کماری تم بندھی ہوئی ہو۔ یہ کیا ہے۔ کیا ہے یہ سب“...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی حیرت اور انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر جیکولین فرینڈس۔ یہ دیکھو۔ یہی تمہارا تیار کردہ تھنڈر فلیش پسٹل ہے نا“...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے جیب سے تھنڈر فلیش پسٹل نکال کر ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو

دکھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں یہی ہے۔ لیکن یہ تمہارے پاس کیسے آ گیا او
سب کیا ہو رہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں آخر یہ سب کیا ہو
ہے"...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے
کہا۔

"ڈاکٹر جیکولین فرینڈس۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ر
کماری چندر مکھی کی سپریم فورس کا خاتمہ ہو چکا ہے اور تمہار
یہاں آنے کے بعد وہ لیبارٹری بھی تباہ کر دی گئی ہو گی جس میں
بھاٹان کے لئے تھنڈر میزائل تیار کرنا چاہتے تھے اس لئے کہ
نہیں چاہتے کہ بھاٹان جیسا چھوٹا ملک تھنڈر میزائل بنا کر سپر پا
بن جائے جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ تم یہ تھنڈر میزائل پاکیشیا کے
تیار کرو۔ تمہیں وہاں اس سے بھی زیادہ اچھی لیبارٹری مہیا کی
سکتی ہے اور تمہیں معاوضہ بھی بھاٹان سے زیادہ دیا جائے گا۔ ا
کیا کہتے ہو تم"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مم۔ مم۔ میں تیار ہوں۔ میں تو خ
بھاٹان جیسے چھوٹے ملک کے لئے کام نہیں کرنا چاہتا تھا۔ یہ سب
کچھ تو میں مجبوری سے کر رہا تھا ورنہ ذاتی طور پر تو مجھے پاکیشیا
حد پسند ہے۔ مجھے تمہاری آفر منظور ہے"...... ڈاکٹر جیکولین
فرینڈس نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا تو راج کماری چندر مکھ
نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر ڈاکٹر جیکولین

رینڈس کے لئے انتہائی نفرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم کمینے۔ لالچی۔ تم سائنس دان نہیں ہو۔ ایک کتے ہو۔ جو
تمہیں ہڈی ڈالتا ہے تم اس کے پیچھے دم ہلانا شروع کر دیتے
ہو"...... راج کماری چندر مکھی نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو۔ میں تمہارا اور تمہارے اس شاہ کا غلام بن
کر نہیں رہنا چاہتا۔ میرا پہلے ہی یہ ارادہ تھا کہ جیسے ہی تھنڈر
میزائل کا فارمولا مکمل ہو گا میں یہ فارمولا لے کر یہاں سے پاکیشیا
چلا جاؤں گا۔ میں لعنت بھیجتا ہوں تم پر۔ تمہارے شاہ پر اور
تمہارے ملک پر"...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے غصے سے چیختے
ہوئے کہا۔

"اور جب پاکیشیا میں تم فارمولا مکمل کر لو گے تو پھر کہاں جاؤ
گے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ پھر میں نے کہاں جانا ہے۔ میں تو باقی ساری
عمر پاکیشیا میں گزار دوں گا"...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے چونک
کر کہا۔

"نہیں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس۔ میں تمہاری ٹائپ سمجھ گیا ہوں
اور اسی لئے میں نے تمہارے ساتھ سوال جواب کئے تھے۔ تم فطرتاً
صرف اپنی غرض کے آدمی ہو۔ تمہیں نہ بھاٹان سے کوئی دلچسپی ہے
اور نہ پاکیشیا سے اور اب تک تم مجبور صرف اس لئے ہو کہ تم یہ
اسلحہ تیار کرنے کے بعد اسے کسی سپر پاور کے پاس فروخت کرنا

چاہتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”اگر ایسی بات ہوتی تو میں اب بھی کسی سپر پاور سے رابطہ کر لیتا“...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ضرور کر لیتے۔ لیکن ایسی صورت میں تمہارے ہاتھ صرف شہرت ہی آتی۔ دولت نہ آتی اور تم دولت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ صرف دولت۔ اس لئے تم پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک تھنڈر فلیش فارمولے کا تعلق ہے تو یہ پسٹل ہمارے لئے کافی ہے۔ ہمارے سائنس دان اس پسٹل سے تھنڈر فلیش ٹیکنالوجی خود ہی ٹریس کر لیں گے“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ کوئی بھی اس فارمولے کو ٹریس نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر تم سب لوگ میرے پیچھے دم نہ ہلاتے پھرتے“...... ڈاکٹر جیکولین فرینڈس نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”اگر ایسا ہے بھی سہی ڈاکٹر جیکولین فرینڈس تو تمہاری یہ ایجاد انسانیت کی فلاح کے لئے نہیں ہے۔ صرف اس کی تباہی کے لئے ہے اور تمہاری اس ایجاد کی وجہ سے پاکیشیا میں بے شمار افراد ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔ اس لئے انسانیت کی فلاح کے لئے تمہاری موت ضروری ہے“...... عمران نے کہا اور اس سے کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر کمرہ فائرنگ اور ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کے حلق سے نکلنے والی چیخ کے ساتھ ہی اس کے

ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر گرنے سے گونج اٹھا۔ عمران نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔ کمرے میں ایک سکوت طاری ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر جیکولین فرینڈس صرف چند لمحے ہی تڑپ سکا تھا اور پھر ساکت ہو گیا۔

”ہاں۔ اب تم بولو راج کماری چندر مکھی۔ تم کیا چاہتی ہو۔ میرا مطلب ہے کہ اب میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں“...... عمران نے چند لمحوں بعد راج کماری چندر مکھی کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ اب جبکہ سب کچھ ختم ہو گیا ہے تو مجھے مت مارو“...... راج کماری چندر مکھی نے ہذیانی انداز میں کہا۔

”تم نے پاکیشیا میں تھنڈر فلیش پسٹل کا تجربہ کر کے پاکیشیا کے ساتھ اپنی دشمنی کا اظہار کر دیا تھا۔ ویسے بھی تمہارا یہ تجربہ بتاتا ہے کہ تم فطرتاً انتہائی سفاک اور سنگدل عورت ہو۔ اس کے باوجود میں تمہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن اس کے لئے میری ایک شرط ہو گی“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم جو چاہو میں تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ مجھے مت مارو۔ میں زندہ رہنا چاہتی ہوں“...... راج کماری چندر مکھی کی حالت واقعی بے حد خراب تھی۔

”یہ ہیلی کاپٹر کس سائز کا ہے صفدر۔ جس میں ڈاکٹر جیکولین فرینڈس آیا تھا“...... عمران نے مڑ کر صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بڑا ہیلی کاپٹر ہے اور ساخت کے لحاظ سے جدید اور تیز رفتار لگتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"او کے۔ سنو راج کماری چندر مکھی۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو پھر تمہیں اس ہیلی کاپٹر میں ہمارے ساتھ یہاں سے کافرستان جانا ہو گا۔ راستے میں ہونے والی چیکنگ وغیرہ سے تم نے ہمیں اور اس ہیلی کاپٹر کو بچانا ہے کافرستان پہنچ کر ہم تمہیں واپس بھجوا دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تیار ہوں۔ میں تیار ہوں"...... راج کماری چندر مکھی نے فوراً ہی کہا۔

"سوچ لو بعد میں شاہ بھاٹان تمہارے لئے سزا بھی تجویز کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"شاہ کی فکر مت کرو وہ مجھ پر بے حد اعتماد کرتے ہیں۔ میں انہیں جو کچھ بتاؤں گی وہ اس پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیں گے"...... راج کماری چندر مکھی نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ صفدر راج کماری چندر مکھی کو کھول کر اس کے صرف ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دو"...... عمران نے کہا اور صفدر نے آگے بڑھ کر راج کماری چندر مکھی کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ اب راج کماری چندر مکھی کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا۔ بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ارے بیٹھو۔ اگر میرا اتنا ہی احترام کرتے ہو تو احتراماً میرے چیک میں کچھ ہندسوں کا ہی اضافہ کر دیا کرو تاکہ میرا نہیں تو بے چارے سلیمان کا ہی کچھ بھلا ہو جائے"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ جتنے ہندسے کہیں اتنے ہی میں لکھ دیا کروں گا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ پھر تو مجھے تمہارا احترام کرنا پڑے گا کیونکہ ایک ہی چیک کے بعد یہی درخواست تم نے کرنی شروع کر دینی ہے کہ تنخواہ کا چیک تو دے دیں۔ بے شک اس میں کوئی اضافہ نہ کریں"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''سر سلطان کئی بار آپ کا پوچھ چکے ہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ آپ بھاٹان گئے ہوئے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ آپ بھاٹان کی بجائے کافرستان میں ہیں اور آپ نے وہاں سے ان سے رابطہ کیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ بھاٹان سے براہ راست پاکیشیا آنا ممکن نہ تھا کیونکہ میرے ساتھ انتہائی قیمتی سامان تھا اور کافرستان سے یہ سامان میں نے ائیر کارگو کے ذریعے پاکیشیا بھجوایا تھا۔ پھر وہاں سے سر سلطان کو فون کیا''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سامان۔ کیسا سامان''...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

''میک اپ کا سامان تھا''...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو پہلے چونکا اور پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

''لیکن جولیا تو میک اپ نہیں کیا کرتی''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں دنیا کے بارے میں کوئی علم ہی نہیں ہے۔ تم اس دانش منزل میں بیٹھے بیٹھے دنیا سے پیچھے رہ گئے ہو''......عمران نے کہا۔

''کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں''۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

''وہ دور اب قدیم ہو چکا ہے جب عورتیں ہی میک اپ کیا کرتی تھیں اب تو مردوں کے میک اپ کا دور ہے''......عمران نے

جواب دیا۔

''مردوں کا میک اپ۔ تو آپ کا مطلب ہے کہ آپ اپنے لئے میک اپ کا سامان لے کر آئے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''نہیں۔ میرے لئے میک اپ ممنوع ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''وہ کیوں''...... بلیک زیرو بھی پوری طرح لطف لے رہا تھا۔

''ایک بار پرفیوم لگا کر اماں بی سے ملنے چلا گیا تھا۔ بس کچھ نہ پوچھو وہ جوتیاں پڑیں کہ آج تک کھوپڑی میں درد ہو رہا ہے اور آنکھوں کے سامنے تارے ناچتے دکھائی دے رہے ہیں۔ اماں بی کے خیال کے مطابق اگر کوئی کنوارہ خوشبو لگا لے تو اس کو جن بھوت اور آسیب چمٹ جاتے ہیں''...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''......عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں۔ عمران واپس آگیا ہے یا نہیں''۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''اگر تو آپ نے عمران کے لئے دھوم دھڑکے کا بندوبست کر رکھا ہے تو عمران واپس آگیا ہے اور اگر آپ نے اسے ڈانٹ

پلانی ہے تو پھر عمران ابھی واپس نہیں آیا“...... عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

”دھوم دھڑکا تو تم جس وقت چاہو اسی وقت ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے سر داور سے بات کر لو۔ وہ تم سے بات کرنے کے لئے بے چین ہیں“...... دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اوہ کیا ہوا۔ وہ پیکٹ تو انہوں نے وصول کر لیا تھا نا“۔ عمران نے یکلخت چونک کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات پھیل گئے تھے۔

”ہاں۔ تمہارا فون ملنے پر میں نے سر داور کو اپنے پاس بلا لیا تھا اور پھر ہم دونوں نے ہی براہ راست ائیر پورٹ جا کر وہ پیکٹ وصول کیا اور پھر سر داور اسے اپنی تحویل میں لے کر واپس چلے گئے تھے“...... سر سلطان نے جواب دیا۔

”اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ میں ابھی پاکیشیا پہنچا ہوں اور ائیر پورٹ سے سیدھا دانش منزل آیا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”او کے۔ ان سے بات کر لو۔ نجانے وہ کیوں اس قدر بے چین ہیں تم سے بات کرنے کے لئے“...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس“...... رابطہ ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

”سر داور سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں“۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یس سر ہولڈ آن کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ داور بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں سر داور“...... عمران نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

”عمران بیٹے۔ تم نے پیکٹ میں کیا بھجوایا ہے۔ کیا مذاق کرنے کے لئے اب میں ہی رہ گیا ہوں“...... دوسری طرف سے سر داور کی غصیلی آواز سنائی دی۔

”کیا مطلب سر داور۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس پیکٹ میں تو تھنڈر فلیش پسٹل تھے“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تھنڈر فلیش پسٹل۔ آؤ دیکھو۔ اس پیکٹ میں کیا ہے۔ جس کے لئے مجھے سر سلطان کے ساتھ سارے کام چھوڑ کر ائیر پورٹ جانا پڑا تھا۔ اس میں تو کافرستانی پرفیوم کی شیشیاں بھری ہوئی ہیں“...... سر داور نے کہا تو عمران اس طرح کرسی سے اچھلا جیسے کرسی میں اچانک لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ آ گیا ہو۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ پیکٹ میں نے خود اپنے سامنے تیار کرا کر اسے سیل کرایا تھا اور اپنے سامنے

ائیر پورٹ جا کر بک کرایا تھا۔ اس کی بکنگ رسید بھی میرے پاس موجود ہے“...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جو نمبر تم نے سر سلطان کو بتایا تھا اسی نمبر کا پیکٹ وصول کیا گیا اور میں اسے انتہائی حفاظت سے لے کر لیبارٹری پہنچا۔ جب میں نے اسے کھولا تو اس میں کافرستان کی مشہور زمانہ پرفیوم کی شیشیاں بھری ہوئی ہیں۔ اس لئے تو میں تم سے بات کرنے کے لئے بے چین تھا کہ تم نے یہ پرفیوم کی شیشیاں کیوں اس طرح بھجوائی ہیں۔ کیا ہے ان کے اندر ویسے میں نے اپنے طور پر اس کو لیبارٹری میں چیک بھی کیا لیکن وہ تو عام سی پرفیوم ہے“...... سر داور نے کہا۔

”ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ پیکٹ آپ کے سامنے ہی ہو گا اس پر بکنگ نمبر دیکھ کر مجھے بتائیں“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”میں بتاتا ہوں“...... سر داور نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد انہوں نے بکنگ نمبر بتائے۔

”اوہ۔ نمبر تو درست ہیں مجھے یاد ہیں۔ پھر یہ پیکٹ کیسے تبدیل ہو گیا۔ اصل پیکٹ کہاں گیا“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اصل پیکٹ میں کیا تھا“...... دوسری طرف سے سر داور نے پوچھا۔

”تھنڈر فلیش پسٹلز“...... عمران نے جواب دیا۔

”تھنڈر فلیش پسٹلز۔ وہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گئے“...... سر داور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لمبی تفصیل ہے۔ میں پہلے اس گمشدہ پیکٹ کو تلاش کر لوں پھر بتاؤں گا۔ اللہ حافظ“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر شدید فکر مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کراس کلب“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ماکران سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بات کر رہا ہوں“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ ہولڈ آن کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ ماکران بول رہا ہوں۔ پرنس“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”ماکران۔ تم نے اور میں نے خود جا کر جو پیکٹ ائیر کارگو سے بک کرایا تھا اسی نمبر کا پیکٹ یہاں جب وصول کیا گیا ہے تو اس کے اندر موجود سامان تبدیل ہو چکا ہے۔ اس کے اندر تمہارے کافرستان کی بنی ہوئی پرفیوم کی شیشیاں ہیں اور وہ خصوصی ساخت کے پسٹل غائب ہیں“...... عمران نے کہا۔

''یہ کیسے ہوسکتا ہے پرنس۔ آپ کے سامنے پیکٹ تیار ہ
آپ نے خود جا کر اسے بک کرایا۔ پھر یہ کیسے تبدیل ہوگیا۔
ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن''...... دوسری طرف سے ماکران کی انتہا
حیرت بھری آواز سنائی دی اور اس کا لہجہ سن کر ہی عمران سمجھ گیا
اس تبدیلی میں ماکران کا ہاتھ نہیں ہے ورنہ پہلے اسے یہ خیال
آیا تھا کہ کہیں ماکران کی نیت ان تھنڈر فلیش پسٹلز کو دیکھ کر خرا
نہ ہوگئی ہو۔

''یہی تو معلوم کرنا ہے ماکران کہ یہ کیسے ہوا اور کس نے کی
ہم نے وہ پیکٹ ہر صورت میں واپس حاصل کرنا ہے''...... عمرا
نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ابھی معلومات کرتا ہوں۔ آپ کس نمبر
بات کر رہے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کتنی دیر میں معلومات حاصل کر لو گے''...... عمران نے پوچھ

''کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ میرا اپنا تو ایئر پورٹ سے براہ را
کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میں ایک ایسی پارٹی کو جانتا ہوں جس
تعلق ایئر پورٹ کے معاملات سے ہے اور وہ معاوضہ لے
معلومات فروخت کرتی ہے۔ میں یہ کام اس کے ذمے لگاتا ہوں
وہ حتمی رپورٹ دے گی ویسے میرا خیال ہے کہ ایک، ڈیڑھ
سے زیادہ نہیں لگے گا کیونکہ وہ پارٹی ایسے معاملات میں بے
فعال ہے''...... ماکران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ فوری معلومات حاصل کرو۔ معاوضے کی فکر نہ
کرنا۔ میں بھجوا دوں گا۔ لیکن معلومات فوری اور حتمی چاہئیں۔ میں
خود دو گھنٹوں بعد تمہیں کال کرلوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور
رکھ کر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے مجھے تو اس سارے سلسلے کی کوئی
تفصیل نہیں بتائی۔ بھاٹان والے مشن کا کیا ہوا۔ تھنڈر فلیش پسٹلز
آپ کے ہاتھ کیسے لگے۔ ڈاکٹر جیکولین فرنینڈس کا کیا بنا اور وہ
راج کماری چندر مکھی اور اس کی سپریم فورس کا کیا ہوا''...... بلیک
زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار سر اٹھایا۔

''آج حقیقی معنوں میں سمجھ آئی ہے کہ ٹائیں ٹائیں فش محاورے
کا اصل مطلب کیا ہوتا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے کہا۔

''مطلب ہے کہ آپ کا سارا کیا کرایا ختم ہوگیا ہے''...... بلیک
زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بظاہر تو مکمل طور پر ختم ہوگیا ہے''...... عمران نے
جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھاٹان پہنچنے سے لے کر
سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے اور پھر وہاں ڈاکٹر
جیکولین فرنینڈس کو بلا کر گولی مارنے سے لے کر ہیلی کاپٹر میں
کافرستان پہنچنے تک موٹی موٹی باتیں بتا دیں۔

''اوہ۔ اسی لئے سر سلطان کہہ رہے تھے کہ آپ کافرستان پہنچ چکے ہیں اور اب بھی آپ نے شاید کافرستان ہی بات کی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ماکران کافرستان کا خاصا معروف آدمی ہے اور میرا پرانا دوست ہے۔ چونکہ بھاٹان سے نکلنا اصل مسئلہ تھا اور بھاٹان سے ہیلی کاپٹر پر براہ راست پاکیشیا پہنچنا ناممکن تھا اس لئے میں راج کماری چندر مکھی اور اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر سے کافرستان روانہ ہو گیا۔ تھنڈر فلیش پسٹل میں ساتھ لے آیا تھا۔ راستے میں کلیئرنس کے لئے راج کماری چندر مکھی نے کام کیا۔ اس طرح ہم بغیر کسی رکاوٹ کے کافرستان پہنچ گئے۔ کافرستان پہنچ کر میں نے راج کماری چندر مکھی کو بھی رہا کر دیا اور ساتھ ہی ہیلی کاپٹر بھی اسے دے دیا اور خود میں اپنے ساتھیوں سمیت ماکران کی ایک خفیہ پناہ گاہ میں پہنچ گیا۔ وہاں میں نے اپنا اور ساتھیوں کا میک اپ تبدیل کیا تاکہ راج کماری چندر مکھی اگر کوئی شرارت کرنا بھی چاہے تو نہ کر سکے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے بھاٹان کے دارالحکومت میں سوراج اور اس کی بہن کو فون کر کے ساری تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے اسے وہ ٹیپ بھی بھجوا دیا جس میں ہیڈ کوارٹر میں میری اور راج کماری چندر مکھی کی باتیں ٹیپ کی گئی تھیں۔ یہ جدید ٹیپ ریکارڈ بھی سوراج نے ہی مہیا کیا تھا۔ اب وہ یہ ٹیپ شاہ بھاٹان تک پہنچا دے گا۔ شاہ بھاٹان

بے حد وہمی اور مشتعل مزاج آدمی ہے۔ ٹیپ سننے کے بعد اس نے لامحالہ راج کماری چندر مکھی کو سپریم فورس سے علیحدہ کر دینا ہے۔ اس طرح یہ سیٹ سوراج کو مل جائے گی اور میرا سوراج سے بھی یہی وعدہ تھا کہ میں اسے یہ ٹیپ مہیا کر دوں گا۔ منومتی چونکہ بے حد جذباتی خاتون ہے اس لئے وہ راج کماری چندر مکھی کو ہر صورت ہلاک کرنا چاہتی تھی۔ چونکہ سپیشل وے کھولنے کا راز وہی جانتی تھی اس لئے اسے یہی بتایا گیا تھا کہ ہم نے سوراج سے وعدہ کیا ہے کہ ہم فوری طور پر راج کماری چندر مکھی کو ہلاک کر دیں گے لیکن سوراج اس طرح راج کماری چندر مکھی کی ہلاکت نہ چاہتا تھا۔ وہ تمام کارروائی باقاعدہ طور پر کرانا چاہتا تھا تاکہ باقاعدہ طور پر وہ سپریم فورس کا چیف بن سکے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ پیکٹ کی تبدیلی واقعی حیران کن بات ہے۔ ایسا کون کر سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اسی بات پر تو مجھے حیرت ہے۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ کام راج کماری چندر مکھی کا ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''بظاہر تو ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کیونکہ ان پسٹلز کے بارے میں راج کماری چندر مکھی، ماکران، مجھے اور میرے ساتھیوں کے علاوہ

اور کسی کو علم نہ تھا۔ ماکران کا لہجہ بتا رہا ہے کہ وہ اس تبدیلی سے لاعلم ہے۔ میں اور میرے ساتھی واپس آ گئے۔ اس لئے لے دے کر راج کماری چندر مکھی ہی رہ جاتی ہے لیکن راج کماری چندر مکھی کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں نے یہ پیکٹ بک کرایا ہے کیونکہ میں مختلف میک اپ میں تھا اور پھر ائیر کارگو پر تو بے شمار پیکٹ بک ہوتے ہی رہتے ہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس معاملے پر ہی باتیں کرتے کرتے عمران نے بڑی مشکل سے دو گھنٹے گزارے اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کراس کلب''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ماکران سے بات کراؤ۔ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ ماکران بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ماکران کی آواز سنائی دی۔

''کچھ پتہ چلا اس پیکٹ کے بارے میں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اصل پیکٹ راج کماری چندر مکھی کے پاس پہنچ چکا ہے''...... ماکران نے کہا تو عمران نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

بلیک زیرو بھی لاؤڈر پر ماکران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

''کیا تفصیل ہے''...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔ اس کا لہجہ نارمل تھا۔ اس نے فوری طور پر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

''غداری میرے ایک اسسٹنٹ نے کی ہے وہی جو پیکنگ میٹریل لے کر آیا تھا اس کے سامنے پیکٹ تیار کیا گیا اور پھر وہ بطور ڈرائیور ساتھ ہی ائیر پورٹ گیا تھا۔ وہ میرا انتہائی بااعتماد آدمی تھا۔ میرے ذاتی فون پر بھی وہی بیٹھتا تھا۔ اس کا آفس میرے دفتر سے ملحق ہے۔ اس نے وہاں ایسا سسٹم لگا رکھا تھا کہ وہ میرے دفتر میں ہونے والی نہ صرف ہر بات سنتا رہتا تھا بلکہ سکرین پر دیکھتا بھی رہتا تھا۔ اس لئے جب آپ نے مجھے بھاٹان والے کیس کے بارے میں بتایا اس میں تھنڈر فلیش پسٹلز اور راج کماری چندر مکھی کا ذکر بھی ہوا۔ اس اسسٹنٹ نے جس کا نام کاسریا تھا یہ ساری گیم کھیلی۔ جب پیکٹ بک ہو گیا اور ہم واپس آ گئے تو وہ ائیر پورٹ گیا اور وہاں اس نے اپنے ایک واقف کے ساتھ مل کر ایک نئے آنے والے پیکٹ پر وہی ہمارے والا نمبر لکھ دیا اور اصل پیکٹ اڑا لیا۔ اس کے بعد اس نے کافرستان میں بھاٹان کے سفارت خانے سے رابطہ کیا۔ راج کماری چندر مکھی وہاں موجود تھی۔ اس نے راج کماری چندر مکھی سے بات کی تو راج کماری چندر مکھی

اسے منہ مانگی قیمت دینے پر تیار ہو گئی اور اس نے وہ پیکٹ راج کماری چندر مکھی کو فروخت کر دیا“...... ماکران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کس طرح یہ تفصیل معلوم ہوئی“...... عمران نے پوچھا۔

”میں نے تمہارے فون کے بعد اس پارٹی سے رابطہ کیا۔ اس نے فوری طور پر ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کیں اور بکنگ پر موجود اس آدمی کو ٹریس کر لیا جس نے کاسریا کے ساتھ مل کر یہ سارا کھیل کھیلا تھا۔ کاسریا نے اسے رقم دی تھی۔ اس آدمی نے زبان کھولی تو کاسریا اور میرے کلب کا نام سامنے آ گیا جس پر اس پارٹی نے مجھے یہ تفصیل بتائی۔ میں نے کاسریا کو بلایا اور پھر تھوڑے سے تشدد کے بعد اس نے ساری تفصیل بتا دی۔ میں نے اسے گولی مار دی۔ اس کے بعد میں نے بھاٹانی سفارت خانے میں اپنے ایک دوست سے رابطہ کیا تو وہاں سے معلوم ہوا کہ راج کماری چندر مکھی ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس بھاٹان جا چکی ہے اور اس کے پاس وہ پیکٹ بھی موجود تھا۔ اس کا خصوصی ہیلی کاپٹر وہیں سفارت خانے میں ہی موجود ہے“...... ماکران نے جواب دیا۔

”ویری بیڈ“...... عمران نے کہا۔

”آئی ایم سوری پرنس۔ یہ سب کچھ میرے آدمی کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ اس کی میرے لئے جو سزا بھی تجویز کریں۔ میں بھگتنے

کے لئے تیار ہوں۔ میں حقیقتاً آپ سے بہت شرمندہ ہوں“...... ماکران نے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ماکران۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے اور جس نے ایسا کیا ہے اسے تم نے سزا دے دی ہے بس اتنا ہی کافی ہے۔ اس پارٹی نے کتنا معاوضہ لیا ہے وہ مجھے بتا دو اور اپنا بنک اکاؤنٹ بھی۔ میں وہ بھیج دیتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”اب مزید شرمندہ نہ کریں پرنس۔ ورنہ میں خودکشی کر لوں گا۔ ویسے جب کاسریا کا نام سامنے آیا تو اس پارٹی نے بھی مجھ سے کوئی معاوضہ نہیں لیا“...... ماکران نے جواب دیا۔

”اوکے۔ پھر ٹھیک ہے۔ ویسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ پیکٹ میرے لئے اس قدر اہمیت نہیں رکھتا جتنی اہمیت تمہاری دوستی رکھتی ہے۔ سمجھ گئے۔ گڈ بائی“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”یہ تو بہت برا ہوا عمران صاحب۔ سارا مشن ہی ناکام ہو گیا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”وہ کیسے“...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”تھنڈر فلیش پسٹل راج کماری چندر مکھی لے گئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ کیا آیا“...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کا خاتمہ ہو گیا۔ تھنڈر میزائل بننے کا

سکوپ ختم ہو گیا اور یہی ہمارا مشن تھا۔ باقی رہے تھنڈر فلیش پسٹل
تو وہ انعام تھا جو نہ بھی ملا تو کیا ہوا''...... عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی
سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس
آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد
راج کماری چندر مکھی کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''راج کماری چندر مکھی۔ تھنڈر فلیش پسٹل کا پیکٹ زیادہ مہنگا تو
نہیں پڑا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ تو تمہیں اطلاع مل گئی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے۔ اطلاع تو مل ہی جانی تھی۔ ویسے اب کیا خیال
ہے۔ وہ پیکٹ مجھے بھجوانا ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تمہیں بھجوانا ہے۔ کیا مطلب۔ کیوں''...... راج کماری چندر
مکھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دیکھو راج کماری چندر مکھی۔ اگر میں چاہتا تو بھاشو کی طرح
وہیں تمہارے ہیڈ کوارٹر میں ہی تمہیں گولی مار دیتا۔ لیکن تمہارا تعلق

چونکہ ایک سرکاری ادارے سے ہے اس لئے میں نے تمہیں زندہ
رہنے کا چانس دے دیا تھا۔ اب تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم وہ
پیکٹ مجھے بھجوا دو۔ ورنہ اگر یہ پیکٹ حاصل کرنے مجھے وہاں آنا پڑا
تو پھر تمہاری موت یقینی ہو گی''۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ اب تم نے خود ہی فون
کر دیا ہے تو پھر سن لو کہ تم نے ڈاکٹر جیکولین فرینڈس کو ہلاک کر
کے بھاٹان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور اس کا انتقام لینے کا
میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ مجھے اعلیٰ اقدس شاہ بھاٹان نے اس کیس
کو مکمل کرنے کے لئے راج پیلس میں بلایا ہے اور میں ان سے
آج ہی اس فیصلے کی توثیق حاصل کر لوں گی اور اس کے بعد میں
اور میری سروس قہر بن کر تم پر ٹوٹ پڑے گی''...... راج کماری چندر
مکھی نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے''۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ آخری فیصلہ۔ تم سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی
بچانے کے لئے جو ہو سکتا ہے وہ کر لو''...... دوسری طرف سے کہا
گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھ دیا۔
اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

''وہ آپ کو دھمکیاں دے رہی ہے اور آپ مسکرا رہے
ہیں''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے صرف ماکران کی بات کی تصدیق کرنی تھی وہ ہو گئی

کہ پیکٹ واقعی راج کماری چندر مکھی کے پاس ہے۔ باقی رہی دھمکیاں تو خوبصورت خواتین کی دھمکیاں تو گلفشانی ہوتی ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تو کیا آپ اب دوبارہ یہ پسٹلز حاصل کرنے بھاٹان جائیں گے''...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

''ارے نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ پیکٹ خود ہی پاکیشیا پہنچ جائے گا البتہ تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا۔ تم ایسا کرو کہ مجھے چائے کا ایک کپ پلوا دو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے سامنے لگے ہوئے کلاک میں وقت دیکھا اور پھر کرسی کی پشت سے سر لگا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

''یہ لیں چائے''...... تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کی آواز سنائی دی اور عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

''آپ نے بتایا نہیں کہ پیکٹ یہاں پاکیشیا کس طرح پہنچے گا''...... بلیک زیرو نے چائے کی ایک پیالی اپنے سامنے رکھ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اس کا انحصار ایک پلان پر ہے۔ اگر پلان کامیاب ہو گیا تو پیکٹ پہنچ جائے گا اور اگر نہ کامیاب ہوا تو پھر اس بارے میں سوچنا پڑے گا''...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ آپ کا مطلب اس سوراج والے پلان سے

ہے''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ دانش منزل میں مسلسل بیٹھنے کی وجہ سے دانش کے کچھ جراثیم تمہارے ذہن میں بھی داخل ہونے میں کامیاب ہو چکے ہیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چائے کی پیالی میں سے آخری گھونٹ لیا اور پھر فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیلاوتی ہوٹل''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''سوراج سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''وہ راج پیلس گئے ہوئے ہیں۔ اعلیٰ اقدس شاہ بھاٹان نے انہیں فوری طور پر طلب فرمایا تھا''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران کے لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''کب گئے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک گھنٹہ ہو چکا ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اوکے''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور

عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''مس منومتی۔ مبارک ہو۔ آپ سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر کی انچارج بن ہی گئیں آخر'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ آپ پرنس آف ڈھمپ۔ آپ۔ آپ نے یہاں فون کیسے کر دیا'' ...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''مجھے یقین تھا کہ اب آپ سے بات سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر میں ہو گی۔ آپ کے بھائی صاحب کہاں ہیں'' ...... عمران نے کہا۔

''وہ بھی موجود ہیں۔ لیکن آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کو کیسے ان سب باتوں کا علم ہوا ہے'' ...... منومتی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کی تفصیل تو سوراج صاحب ہی آپ کو بتائیں گے۔ آپ ان سے میری بات کرا دیں تاکہ میں انہیں سپریم فورس کا نیا چیف بننے میں مبارکباد دے سکوں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

''میں بات کراتی ہوں'' ...... منومتی نے جواب دیا۔

''ہیلو، سوراج بول رہا ہوں'' ...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے سے مسرت نمایاں طور پر جھلک رہی تھی۔

''مبارک ہو سپریم فورس کا چیف بننے کی'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مبارک تو آپ کو ہو عمران صاحب۔ یہ سب کچھ آپ کی پلاننگ اور عملی امداد کی وجہ سے ہوا ہے۔ ورنہ راج کماری چندر مکھی کی جڑیں تو بے حد گہری تھیں'' ...... سوراج نے کہا۔

''راج کماری چندر مکھی میں ویسے تو خاصی صلاحیتیں ہیں لیکن وہ فطرتاً پاکیشیا کی مخالف تھی اور نتیجہ بہرحال بھاٹان کو ہی بھگتنا پڑتا۔ اس لئے اس کا یہی حل تھا کہ راج کماری چندر مکھی کو ہی اس سیٹ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ ویسے ہوا کیا ہے۔ تفصیل تو بتاؤ''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونا کیا تھا۔ آپ کا ٹیپ میرے پاس پہنچا تو میں اعلیٰ اقدس شاہ بھاٹان سے ملا۔ انہیں میں نے پہلے تو زبانی ساری تفصیل بتائی۔ لیکن انہوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو میں نے ٹیپ ان کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے یہ ٹیپ سنا تو انہیں میری بات کا یقین آ گیا اور پھر جیسا میں نے بتایا تھا انہوں نے فوری طور پر راج کماری چندر مکھی کو راج پیلس طلب کیا اور اسے سپریم فورس سے علیحدگی کا حکم سنا دیا۔ اس نے شاہ کو سمجھانے کی بے حد کوشش کی لیکن شاہ فطرتاً ہی ایسے ہیں کہ جو فیصلہ وہ کر لیں اسے تبدیل نہیں کرتے۔ چنانچہ راج کماری چندر مکھی کی کوئی بات نہ سنی گئی البتہ اسے اتنی رعایت ضرور دی گئی ہے کہ اسے گرفتار کرنے یا موت کی سزا دینے کی بجائے اسے اس محکمے کا سربراہ مقرر کر دیا گیا جس کا پہلے میں سربراہ تھا اور مجھے اس کی جگہ سپریم فورس کا نیا

چیف مقرر کر دیا گیا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر چارج سنبھال لیا اور منومتی کو ہیڈ کوارٹر انچارج بنا کر بھجوا دیا۔ اس نے یہاں کا چارج سنبھال لیا ہے۔ جبکہ میں ابھی چند لمحے پہلے ہی یہاں پہنچا ہوں“...... سوراج نے کہا۔

”پھر تو تمہیں راج کمار کا لقب بھی مل گیا ہو گا“۔ عمران نے کہا

”ہاں۔ شاہ نے باقاعدہ فرمان جاری کر دیا ہے۔ مجھے اور منومتی دونوں کو شاہی خاندان کے فرد کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اب میں راج کمار سوراج ہوں اور منومتی، راج کماری منومتی اور یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے میں اور منومتی دونوں ہمیشہ آپ کے ممنون احسان رہیں گے“...... سوراج نے کہا۔

”لیکن اچھے لوگ تو کوشش کرتے ہیں کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے احسان اتار دیا جائے۔ تم ہمیشہ ممنون احسان رہنا چاہتے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں عمران صاحب“...... سوراج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تھنڈر فلیش پسٹلز کا پیکٹ راج کماری چندر مکھی کے پاس پہنچ گیا تھا اور وہ کافرستان سے واپسی پر اسے اپنے ساتھ لے آئی تھی وہ یقیناً ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ وہ کیسے اس تک پہنچ گیا۔ آپ نے تو فون پر تفصیل بتاتے ہوئے کہا تھا کہ آپ تھنڈر فلیش پسٹلز ساتھ لے

گئے ہیں“...... سوراج نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے پیکٹ کی واپسی کی تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ یہ تو واقعی عجیب اتفاق ہوا ہے۔ بہرحال وہ آپ کا ہی ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں اور اسے تلاش کر کے آپ کو بھجوا دیتا ہوں“...... سوراج نے کہا۔

”بے حد شکریہ۔ میں تمہیں اس کی جگہ بتا دیتا ہوں۔ ہم نے اسے وہیں سے اٹھایا تھا اور یقیناً راج کماری چندر مکھی نے اسے وہیں واپس رکھا ہو گا“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کمرے کے نیچے تہہ خانے کے بارے میں بتا دیا جہاں سے صفدر جا کر پسٹلز لے آیا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں فوراً ہی اسے بھجوا دوں گا۔ لیکن آپ کا پتہ“...... سوراج نے کہا۔

”تم یہ پیکٹ سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ کے پتے پر بھجوا دو۔ یہ مجھ تک پہنچ جائیں گے اور ہاں۔ یہ سن لو کہ ان پسٹلز کی تعداد پچاس ہے“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سوراج بے اختیار ہنس پڑا۔

”ٹھیک ہے۔ پچاس ہی پہنچیں گے۔ میں ایسا خطرناک اسلحہ اپنے پاس رکھنے کا قائل ہی نہیں ہوں“...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

”جس روز شادی ہو گی تمہاری۔ اس روز پوچھوں گا کہ کیا تم

خطرناک اسلحہ رکھنے کے قابل ہو یا نہیں‘‘...... عمران نے کہا تو سوراج بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

’’اب بتاؤ۔ اب تو کامیاب ہو گیا مشن‘‘...... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے مسکرا کر بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’ہاں۔ اب واقعی کامیاب ہو گیا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’خدایا تیرا شکر ہے۔ تو پھر نکالو چیک تاکہ میں جناب آغا سلیمان پاشا صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کے قابل ہو سکوں‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

’’آپ فکر نہ کریں اور اطمینان سے جا کر آغا سلیمان پاشا کی خدمت میں حاضر ہو جائیں کیونکہ آپ کا چیک آغا صاحب مجھ سے ایڈوانس وصول کر چکے ہیں‘‘۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’مارے گئے۔ تو اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ ایک ہی چیک رہ گیا تھا جو میں اپنی مرضی سے خرچ کرتا تھا۔ اب یہ بھی گیا‘‘...... عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران کچھ دیر وہیں رہا پھر وہ اٹھا اور بلیک زیرو کو اللہ حافظ کہہ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

راج کماری چندر مکھی اپنے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ بے حد پریشان اور غصے میں دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے شاہ بھاٹان کو ساری حقیقت بتا دی تھی لیکن شاہ بھاٹان نے اس کی ایک نہ سنی تھی اور اسے فوری طور پر سپریم فورس کے عہدے سے برطرف کر دیا تھا اور اس کی جگہ سوراج کو سپریم فورس کا چیف بنا دیا تھا۔ گو کہ راج کماری کو جو عہدہ دیا گیا تھا وہ بھی کم نہ تھا لیکن یہ عہدہ بہرحال سپریم فورس کے چیف کے عہدے سے کم تھا اور راج کماری کسی صورت میں سپریم فورس کے عہدے سے الگ نہ ہونا چاہتی تھی۔

راج کماری چندر مکھی نے تھنڈر فلیش پسٹل حاصل کر لئے تھے۔ پہلے اس کا خیال تھا کہ وہ ان پسٹلز کو سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر میں وہیں رکھ دے جہاں وہ پہلے محفوظ تھے لیکن نجانے کیوں اس کا دل نہ مان رہا تھا کہ وہ پسٹلز کو اس جگہ واپس رکھے۔ اس لئے پسٹلز وہ اپنے ساتھ لے گئی تھی اور اس نے پسٹلز کو ایک اور

خفیہ مقام پر رکھ دیا تھا۔ اس نے ان پسٹلز کے بارے میں نہ تو شاہ بھاٹان کو بتایا تھا اور نہ ہی سپریم فورس کے نئے چیف سوراج کو اور اب جبکہ شاہ بھاٹان نے اسے سپریم فورس سے ہی الگ کر دیا تھا تو اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب کسی بھی صورت میں ان پسٹلز کے بارے میں کسی کو نہ بتائے گی بلکہ اگر اسے موقع ملا تو وہ کسی سپر پاور ملک سے رابطہ کرے گی اور ان پسٹلز کو فروخت کر کے دولت کمائے گی۔

راج کماری ابھی بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ اپنے خیالوں سے چونک کر باہر آ گئی۔ اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

”چندر مکھی بول رہی ہوں“...... راج کماری چندر مکھی نے بے زار اور انتہائی ناگوار سے لہجے میں کہا۔

”سپریم فورس کا چیف سوراج بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے سوراج کی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز سن کر راج کماری چندر مکھی بری طرح سے اچھل پڑی۔

”تم۔ تم نے مجھے فون کیوں کیا ہے نانسنس۔ تمہیں کیسے جرأت ہوئی ہے مجھے فون کرنے کی۔ بولو“...... راج کماری چندر مکھی نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

”اپنی حد میں رہو چندر مکھی۔ ایک تو میں عمر میں تم سے بڑا ہوں اور اس وقت میں سوراج کی حیثیت سے کال نہیں کر رہا۔ میں

چیف آف سپریم فورس ہوں سمجھی تم“...... سوراج نے کرخت لہجے میں کہا۔

”میں تمہیں نہیں مانتی چیف آف سپریم فورس۔ نہ مجھے تمہاری عمر کا لحاظ ہے۔ سمجھے تم“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”فضول باتیں نہ کرو۔ مجھے یہ عہدہ اعلیٰ اقدس شاہ بھاٹان نے دیا ہے۔ سمجھی تم۔ ایسی باتیں کر کے تم اعلیٰ اقدس کی شان میں گستاخی کر رہی ہو۔ اعلیٰ اقدس نے تمہیں اتنے بڑے جرم کی صرف اتنی سزا دی ہے کہ تمہیں سپریم فورس کے چیف کی حیثیت سے فارغ کر دیا ہے جبکہ تمہارا گناہ ناقابل معافی تھا۔ اعلیٰ اقدس چاہتے تو اسی وقت تم پر مقدمہ قائم کر کے تمہیں گولیوں سے ہلاک کرا سکتے تھے۔ اب اگر میں نے اعلیٰ اقدس کو بتا دیا کہ تم مجھے ان کے دیئے ہوئے عہدے کی توہین کر رہی ہو تو وہ تمہارا کیا حشر کریں گے اس کے بارے میں سوچ لو۔ جب تمہارا دماغ ٹھنڈا ہو جائے تو مجھے کال کر لینا۔ مجھے تم سے ایک اہم بات پوچھنی ہے“...... دوسری طرف سے سوراج نے تیز تیز اور غصیلے لہجے میں بولتے ہوئے کہا اور اس کی باتیں سن کر راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ واقعی شاہ بھاٹان کے غصے سے واقف تھی۔ شاہ بھاٹان انتہائی غصیلی طبیعت کے مالک تھے اگر سوراج انہیں بتا دیتا تو وہ واقعی اسے فائرنگ اسکوارڈ کے سامنے کھڑا کر سکتے تھے۔

''ہونہہ۔ کیا چاہتے ہو۔ کیوں فون کیا ہے مجھے''...... راج کماری نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''تم میرے آفس میں آ جاؤ۔ ابھی۔ فوراً''...... سوراج نے کہا۔ اس کی بات سن کر راج کماری چندرمکھی ایک بار پھر بھڑک اٹھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سوراج کو کچھ کہتی دوسری طرف سے سوراج نے رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ سپریم فورس کا چیف بن کر اس نے مجھ پر ہی حکم چلانا شروع کر دیا ہے۔ مجھ سے میری ساری طاقت چھین کر وہ خود کو مجھ سے برتر سمجھنے لگا ہے۔ میرا بس چلے تو میں ابھی اور اسی وقت جا کر اس کی اور اس کی چالاک بہن منومتی کی گردن ہی توڑ دوں۔ ان دونوں بہن بھائیوں نے میرا سارا غرور خاک میں ملا دیا ہے اور میں اتنی بے بس ہو گئی ہوں کہ ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔ کیا کروں۔ آخر کیا کروں میں''...... راج کماری چندرمکھی نے دونوں کہنیاں میز پر رکھ کر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا۔ اس کا غصہ عروج پر تھا۔ واقعی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سوراج اور منومتی کو کسی طرح ہلاک کر دیتی۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑی۔

''یس۔ کم اِن''...... اس نے اونچی آواز میں کہا تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ نوجوان کے چہرے پر سختی اور کرختگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

اس نے اندر آتے ہی راج کماری چندرمکھی کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''بیٹھو''...... راج کماری چندرکماری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو نوجوان سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیسے آئے ہو سنگھارا''...... راج کماری چندرمکھی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ نے مجھے بلایا تھا راج کماری جی''...... نوجوان نے کہا۔

''میں نے بلایا تھا۔ کب۔ کیوں''...... راج کماری چندرمکھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ آپ نے مجھے فون کر کے فوری طور پر یہاں آنے کا کہا تھا''...... نوجوان نے کہا جس کا نام سنگھارا تھا۔

''ہونہہ۔ ایک تو یہاں آ کر میری عقل ہی خبط ہو کر رہ گئی ہے۔ کچھ بھی یاد نہیں رہتا ہے مجھے۔ اب نجانے میں نے تمہیں کس مقصد کے لئے بلایا تھا''...... راج کماری چندرمکھی نے سر جھٹکتے ہوئے انتہائی بے زاری سے کہا۔

''کیا بات ہے راج کماری جی۔ آپ خاصی پریشان دکھائی دے رہی ہیں''...... سنگھارا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس ڈیپارٹمنٹ میں سوائے پریشانی کے اور ہے ہی کیا۔ میں

ایک آفس تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہوں۔ میرا فیلڈ ورک اور میری ساری ایکٹیوٹیز ختم ہو گئی ہیں۔ یہاں آ کر تو میں قطعی طور پر ناکارہ ہو کر رہ گئی ہوں۔ ایسی صورت میں، میں پریشان اور بیمار نہیں ہوں گی تو اور کیا ہو گا''...... راج کماری چندر مکھی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہوا کیا ہے راج کماری جی''...... سنگھارا نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اگر آپ مجھے کسی قابل سمجھتی ہیں تو بتائیں راج کماری جی۔ ہو سکتا ہے کہ میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں''...... سنگھارا نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

''ہونہہ۔ کیا کرو گے تم میری مدد۔ کیا کر سکتے ہو تم بولو۔ میں اس کباڑ خانے کے لئے نہیں بنی ہوں۔ میں راج کماری ہوں۔ راج کماری چندر مکھی جس کا اصل مقام چیف آف سپریم فورس ہے اور مجھے اس عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ مجھے ہٹا کر میری جگہ میرے دشمن کو وہاں تعینات کر دیا گیا ہے۔ اس سے بڑی شرم کی بات میرے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔ میرا دشمن میری کرسی پر بیٹھا اکڑ رہا ہے اور میں یہاں بے بسی کے عالم میں سر پکڑے بیٹھی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ ایک بار بتائیں تو سہی''...... سنگھارا نے کہا۔

''کیا بتاؤں۔ جب سے شاہ بھاٹان نے مجھے سوراج کے کہنے پر سپریم فورس سے الگ کیا ہے میں پاگل سی ہو کر رہ گئی ہوں۔ مجھے سپریم فورس سے ہٹانے میں اس حرام خور سوراج اور اس کی نانہجار بہن منومتی کا کردار ہے۔ شاہ بھاٹان ان کی باتیں سن رہے ہیں وہ میری کوئی بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں اور انہوں نے سوراج اور منومتی کی باتوں میں آ کر مجھے سپریم فورس سے الگ کرنے میں ایک منٹ کی بھی دیر نہیں لگائی''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کہا کیا تھا انہوں نے''...... سنگھارا نے پوچھا۔

''کیا کہنا ہے انہوں نے۔ عمران نے مجھے بے بس کر دیا تھا اور مجھے خوفزدہ کر کے اس بات پر مجبور کر دیا تھا کہ میں اپنی جان بچانے کے لئے اسے وہ سب کچھ بتاتی چلی گئی جو میں اسے نہ بتانا چاہتی تھی۔ اس نے میری باتوں کو ٹیپ کر لیا تھا اور یہاں سے جاتے ہوئے وہ ٹیپ سوراج کو دے گیا تھا اور سوراج وہی ٹیپ لے کر اعلیٰ اقدس کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے ٹیپ اعلیٰ اقدس کو سنائی تو اعلیٰ اقدس نے سب باتیں سچ مان لیں اور مجھے ہی ہر معاملے میں قصور وار ٹھہرا دیا اور سوراج اور اس کی بہن منومتی کے کہنے پر مجھے سپریم فورس سے الگ کر دیا''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور پھر اس نے ساری تفصیل بتا دی۔

”تو کیا شاہ بھاٹان نے محض ایک ٹیپ کو سن کر ہی آپ کو مجرم قرار دے دیا تھا“...... سنگھارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”شاہ بھاٹان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ انہیں آپ کی بات سننی چاہئے تھی۔ آپ جس طرح بے بس تھیں اور جس مشکل کا شکار تھیں۔ اس کے سوا آپ کر بھی کیا سکتی تھیں۔ اگر آپ عمران کو تھنڈر فلیش پسٹلز کے بارے میں نہ بتاتیں تو وہ آپ کو ہلاک کر دیتا۔ آپ نے جو کچھ بھی کیا ہے اپنی جان بچانے کے لئے کیا ہے۔ شاہ بھاٹان کو آپ کی سابقہ خدمات کو سامنے رکھ کر کچھ تو سوچنا چاہئے تھا“...... سنگھارا نے کہا۔

”شاہ بھاٹان جلد باتوں میں آ جانے والے انسان ہیں۔ انہیں بس ثبوت چاہئے۔ چاہے وہ فیک ہی کیوں نہ ہو۔ وہ ہر بات کو سچ مان لیتے ہیں اور پھر اسی کو بنیاد بنا کر اپنا حکم صادر فرما دیتے ہیں“...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو کیا اعلیٰ اقدس نے محض ایک ٹیپ سن کر سوراج اور منومتی کی باتوں میں آ گئے تھے“...... سنگھارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”اگر ہم بھی اعلیٰ اقدس کو ایک ایسی ہی ٹیپ سنا دیں جس میں سوراج اور اس کی بہن منومتی نے ملک بلکہ اعلیٰ اقدس کے خلاف

باتیں کی ہوں تو“...... سنگھارا نے کہا تو راج کماری چندر مکھی چونک پڑی۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

”آپ نے مجھے ساری باتیں بتائیں ہیں راج کماری جی۔ ان باتوں میں آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ عمران ہر انسان کی آوازوں کی نقل کر سکتا ہے۔ اس نے آپ کے سامنے آپ کی آواز میں بھی باتیں کی تھیں“...... سنگھارا نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہوا تھا“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

”تو کیا آپ کے خیال میں ایک عمران ہی ایسا انسان ہے جو دوسرے لوگوں کی آوازوں کی نقل کر سکتا ہے“...... سنگھارا نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا کوئی اور بھی ہے جو عمران کی طرح دوسروں کی آوازوں کی نقل کر سکتا ہے“...... راج کماری چندر مکھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ راج کماری جی۔ بھاٹان کے ایک آدمی کو میں جانتا ہوں۔ وہ ہر طرح کی آواز کی نقل کر سکتا ہے۔ اس کے منہ سے نکلنے والی آواز ایسی ہوتی ہے جسے سن کر خود وہ انسان بھی حیرت زدہ رہ جاتا ہے جس کی آواز کی نقل کی جاتی ہے۔ وہ مردوں اور عورتوں کی ہر طرح کی آوازوں کی نقل کر سکتا ہے“...... سنگھارا نے کہا۔

”اچھا۔ کیا نام ہے اس کا“...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''اس کا نام آکاش ہے۔ وہ کافرستانی ہے لیکن اب یہیں رہتا ہے اور ایک ہوٹل میں ہیڈ ویٹر ہے''...... سنگھارا نے جواب دیا۔

''کہاں رہتا ہے وہ''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''یہیں۔ اسی شہر میں''...... سنگھارا نے کہا۔

''تو وہ ہمارے کس کام آ سکتا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ہم اس سے سوراج اور اس کی بہن منومتی کی آواز میں باتیں کرائیں گے۔ ان باتوں کو ہم ٹیپ کریں گے۔ پھر آپ وہ ٹیپ لے کر اعلیٰ اقدس کے پاس چلی جانا۔ ٹیپ میں جب اعلیٰ اقدس ان دونوں کی زبانی اپنی توہین آمیز باتیں اور ملک سے غداری کی باتیں سنیں گے تو وہ یقیناً غضبناک ہو جائیں گے اور پھر وہ ان دونوں کو فوراً گرفتار کرا دیں گے۔ ان کی اصلیت سامنے لانے پر اعلیٰ اقدس آپ سے خوش ہو جائیں گے اور پھر وہ یقیناً آپ کو ایک بار پھر سپریم فورس کا چیف بنا دیں گے''...... سنگھارا نے کہا تو راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''لیکن ایسا کرنا خطرناک ہو سکتا ہے۔ اگر اعلیٰ اقدس کو اصل بات کا پتہ چل گیا تو''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ہم سوراج اور منومتی کی آوازیں ریکارڈ کرانے کے بعد فوراً اس آکاش کو ختم کرا دیں گے تو پھر کسی بات کا خطرہ نہیں رہے گا۔ کسی کو اس بات کا پتہ ہی نہیں چلے گا کہ یہ آوازیں فیک ہیں اور

ہم نے آکاش سے ریکارڈ کرائی ہیں''...... سنگھارا نے کہا۔

''اوہ۔ ایسا ہو سکتا ہے واقعی ایسا ہو سکتا ہے اور اب میرے دماغ نے بھی کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ میرے ذہن میں بھی ایک پلاننگ آ رہی ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیسی پلاننگ''...... سنگھارا نے کہا۔

''مجھے سوراج نے اپنے آفس میں بلایا ہے۔ وہاں اس کے اور منومتی کے سوا باقی سب میرے حامی ہیں۔ اگر میں وہاں جا کر ان دونوں کو ہلاک کر دوں اور پھر ان کی ٹیپ لے جا کر شاہ اقدس کو سنا دوں تو شاہ اقدس کو یقیناً میری باتوں پر یقین آ جائے گا میں ان سے کہہ دوں گی کہ میں نے ان کے بارے میں ثبوت حاصل کئے اور جب میں نے ان کے منہ سے اعلیٰ اقدس کی توہین آمیز باتیں اور ملک غداری کی باتیں سنی تو میں خود پر قابو نہ رکھ سکی تھی اور انہیں جا کر فوراً ہلاک کر دیا تھا''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن انہیں ہلاک کرنے سے پہلے ہمیں ٹیپ بنوا لینی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ انہیں جا کر قتل کر دیں اور ان کی ٹیپ بنانے میں وقت لگ جائے۔ انہیں ہلاک کرنے کے فوراً بعد آپ ٹیپ لے جا کر اعلیٰ اقدس کو سنائیں گی تو انہیں آپ کی باتوں پر یقین کرنا ہی پڑے گا اور ساتھ ہی آپ انہیں ان

تھنڈر فلیش پسٹلز کے بارے میں بھی بتا دیں گی تو یہ سن کر وہ اور زیادہ آپ پر بھروسہ کرنے لگیں گے اور مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو ایک بار پھر سپریم فورس کا چیف بنانے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہ لگائیں گے''...... سنگھارا نے کہا۔

''اگر ایسا ہو گیا سنگھارا تو میں تمہیں اپنا نمبر ٹو بنا لوں گی اور سپریم فورس کے سب سے بڑے سیکشن کا انچارج بھی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ آپ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں۔ میں اس آدمی سے مل کر سوراج اور منومتی کی آوازوں میں ایسا ٹیپ بنوا کر لاؤں گا جسے اعلیٰ اقدس کسی بھی صورت میں جھٹلا نہیں سکیں گے کہ یہ آوازیں ان دونوں کی نہیں ہیں۔ ٹیپ لے جانے سے پہلے آپ جا کر ان دونوں کو ہلاک کر دینا اس طرح وہ بھی اس بات کا واویلا نہیں مچا سکیں گے کہ یہ آوازیں ان کی نہیں ہیں''۔ سنگھارا نے کہا۔

''لیکن اعلیٰ اقدس نے مجھ سے یہ پوچھا کہ میں نے یہ ٹیپ کیسے بنوائی ہے تو میں کیا جواب دوں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''آپ کہہ دینا کہ آپ کے وہاں کئی وفادار موجود ہیں۔ ان میں سے کسی نے ان دونوں کو باتیں کرتے سن لیا تھا اور اسی نے موقع پا کر ان کی آوازیں اپنے سیل فون کی میموری میں ریکارڈ کر لی تھیں''...... سنگھارا نے کہا۔

''اوہ۔ گڈ آئیڈیا۔ تم جاؤ۔ جلدی جاؤ اور جا کر اپنے جاننے والے سے سوراج اور منومتی کی آوازیں ریکارڈ کرا لاؤ اور جیسے ہی ساری باتیں ریکارڈ ہو جائیں اسے فوراً ختم کر دینا۔ اس کی لاش بھی کسی کو نہیں ملنی چاہئے سمجھے تم''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا راج کماری جی''...... سنگھارا نے راج کماری چندر مکھی کی بے چینی دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو جاؤ۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو سنگھارا سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے راج کماری چندر مکھی کو سلام کیا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بھاٹان کی ایک نئی اور جدید رہائش گاہ میں موجود تھا۔ یہ رہائش گاہ اس نے بھاٹان میں اپنے ایک دوست کو فون کر کے حاصل کی تھی۔ ایئر پورٹ سے باہر آ کر عمران نے اپنے ایک پرانے دوست کو فون کیا اور اس سے رہائش گاہ اور کار حاصل کر لی اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت ٹیکسی میں سوار ہو کر اپنے دوست کی بتائی ہوئی خفیہ رہائش گاہ پہنچ گیا۔

عمران کو اطلاع مل چکی تھی کہ راج کماری چندر مکھی نے سوراج اور اس کی بہن منومتی کو سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر میں جا کر گولیاں مار دی تھیں اور اس نے کوئی ایسی ٹیپ بنائی تھی جس میں سوراج اور اس کی بہن منومتی نے ایسی باتیں کی تھیں جو شاہ بھاٹان کی توہین پر مبنی تھیں اور ملک کے خلاف تھیں۔ راج کماری چندر مکھی نے ان دونوں کو موقع پر ہی گولیاں مار دی تھیں اور پھر اس نے ٹیپ لے جا کر شاہ بھاٹان کو سنا دی تھی جس پر شاہ بھاٹان نے ان دونوں کی

غداری پر شدید برہمی کا اظہار کیا تھا اور راج کماری چندر مکھی کی باتوں میں آ کر اسے ایک بار پھر سپریم فورس کا چیف بنا دیا تھا۔

عمران کو اس بات کا بھی پتہ چل گیا تھا کہ راج کماری چندر مکھی نے اپنے سابقہ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا تھا۔ وہ پہلے ہی اس ہیڈ کوارٹر کو چھوڑنے والی تھی۔ سپریم فورس کا وہ نیا اور سیکرٹ ہیڈ کوارٹر بنا رہی تھی جہاں وہ شفٹ ہونا چاہتی تھی۔ اب اسے موقع مل گیا تو اس نے پرنس ایمپائر پلازہ میں موجود ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا اور اپنے نئے اور سیکرٹ ہیڈ کوارٹر میں منتقل ہو گئی اور ظاہر ہے وہ تھنڈر فلیش پسٹلز بھی اپنے ساتھ نئے ہیڈ کوارٹر میں ہی لے گئی ہو گی۔ عمران کو راج کماری چندر مکھی پر انتہائی غصہ تھا جس نے اسے واقعی اس بار تگنی کا ناچ نچا دیا تھا اور اسے قدم قدم پر شکست دے رہی تھی۔ اس لئے عمران نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس بار راج کماری چندر مکھی کو کوئی موقع نہیں دے گا اور اس سے تھنڈر فلیش پسٹلز حاصل کرتے ہی وہ اسے ہلاک کر دے گا۔

بھاٹان میں عمران کا ایک دوست تھا جس کا نام چاکان تھا۔ یہ ساری معلومات اسے چاکان نے ہی دی تھیں جو شاہی محل میں ہی رہتا تھا اور عمران نے اسے واپس جانے سے پہلے اپنے حق میں کر لیا تھا۔ اس سے یہ معلومات ملتے ہی عمران نے اسے سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کو کہا تھا۔ چاکان اسے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو زیادہ کچھ نہ بتا سکا تھا لیکن

اس نے سنگھارا نامی ایک آدمی کی عمران کو ٹپ دی تھی کہ اگر عمران کسی طرح اس آدمی تک پہنچ جائے تو وہ اس کی مدد سے راج کماری چندر مکھی اور اس کے نئے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتا ہے۔ اس آدمی کے بارے میں چاکان نے بتایا تھا کہ وہ اب راج کماری کا رائٹ ہینڈ ہے اور راج کماری چندر مکھی نے اسے سپریم فورس کا اعلیٰ عہدہ بھی دے دیا ہے اور کوئی بھی کام وہ اب اس سنگھارا کے مشورے کے بغیر نہ کرتی تھی۔

طویل سفر سے وہ چونکہ تھکے ہوئے تھے اس لئے وہ یہاں کچھ دیر آرام کرنا چاہتے تھے۔ عمران نے بھی کچھ دیر ریسٹ کیا تھا اور پھر اس نے ٹائیگر سے کہہ کر اپنے لئے چائے بنوائی۔ اب وہ دونوں ایک کمرے میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

”باس۔ کیا اب آپ سنگھارا سے مل کر اس سے پوچھ گچھ کریں گے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ اس کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ وہی ہمیں سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر پہنچا سکتا ہے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”تو کیا ہمیں سنگھارا کے علاوہ کسی اور سے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہیں چل سکتا“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”پتہ چل سکتا ہے لیکن اس کے لئے کافی وقت برباد ہو گا۔ تھنڈر فلیش پسٹلز اس وقت یقیناً راج کماری چندر مکھی کے پاس اس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوں گے۔ اگر ہم لمبے چکروں میں پڑ گئے

تو تھنڈر فلیش پسٹلز وہاں سے نجانے کہاں منتقل کر دیئے جائیں اس لئے اب ہمیں تیزی سے کام کرنا ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”یس باس“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اور کیپٹن شکیل اندر آ گئے۔ وہ ریسٹ کر کے اب فریش دکھائی دے رہے تھے۔

”چائے، پئیں گے آپ“...... ٹائیگر نے ان سے پوچھا۔

”پلا دو“...... کیپٹن شکیل نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

”اب آپ کا کیا ارادہ ہے“...... صفدر نے عمران کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”دلہن لانے کا پروگرام ہے اور کیا ہو سکتا ہے“...... عمران نے جواب دیا تو وہ دونوں ہنس پڑے۔

”دلہن جس کا نام راج کماری چندر مکھی ہے یا پھر تھنڈر فلیش پسٹلز ہے“...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تھنڈر فلیش پسٹلز ہی سمجھو۔ دھیان رکھنا راج کماری چندر مکھی کا نام جولیا کو معلوم نہ ہو جائے ورنہ وہ اسے قبر کھود کر بھی نکال لے گی“...... عمران نے رازدارانہ لہجے میں کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”کیا آپ کو اندازہ ہے کہ سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر کہاں ہو سکتا ہے“...... صفدر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں نے یہاں آ کر کافی ہاتھ پاؤں مارے ہیں لیکن راج کماری چندر مکھی نے واقعی ہیڈ کوارٹر انتہائی سیکرٹ رکھا ہوا ہے۔ وہ بہت چالاک ہے اور انتہائی باوسائل بھی“...... عمران نے کہا۔

”اگر آپ کہیں تو میں پتہ کر کے بتاؤں کہ سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر کہاں ہو سکتا ہے“...... صفدر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ تم کیسے پتہ کر سکتے ہو۔ میں نے ورلڈ کراس آرگنائزیشن سے لے کر سپریم آرگنائزیشن تک سے معلومات حاصل کر لی ہیں جو دنیا بھر کی ایجنسیوں اور ان کے ہیڈ کوارٹرز کی خبریں رکھتی ہیں۔ جب مجھے ان سے کچھ پتہ نہیں چل سکا تو پھر تم کس سے پتہ کرو گے“...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”مجھے ایک کوشش کرنے دیں۔ ہو سکتا ہے کہ کام بن ہی جائے“...... صفدر نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”او کے۔ ایک کیا دس کوششیں کرو۔ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”آپ مجھے سپیشل فون دے سکتے ہیں“...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے جیب سے ایک جدید ساخت کا نیا سیل فون نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

”اس میں جدید سیٹلائٹ نیٹ ورک ہے۔ جس کی کال نہ کیچ کی جا سکتی ہے اور نہ ہی ٹریس کی جا سکتی ہے۔ یہ میں نے خصوصی

طور پر یہاں آتے ہوئے لیا تھا“...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر چائے کے دو کپ لے کر اندر آیا اور اس نے ایک کپ کیپٹن شکیل کو پکڑا دیا اور دوسرا کپ صفدر کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ صفدر نے سیل فون آن کیا اور پھر اس کے بٹن پریس کرنے لگا۔

”انکوائری پلیز“...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ صفدر نے سیل فون کا لاؤڈر آن کر دیا تھا تاکہ وہ سب باتیں سن سکیں۔

”ایکریمین ریاست مشی گن کا رابطہ نمبر دیں“...... صفدر نے کہا۔

”ایک منٹ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحے انتظار کے بعد آپریٹر نے مشی گن کا نمبر نوٹ کرا دیا۔ صفدر نے کال ڈسکنکٹ کی اور آپریٹر کا بتایا ہوا رابطہ نمبر ملانے لگا۔

”مشی گن انکوائری پلیز“...... رابطہ ملتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

”ویسٹرن مشی گن میں کلاسٹا کلب ہے۔ اس کلب کا نمبر بتائیں“...... صفدر نے کہا۔

”ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”او کے“...... صفدر نے کہا اور پھر چند لمحوں کے بعد اسے کلاسٹا کلب کا نمبر بتا دیا گیا تو صفدر کال ڈسکنکٹ کر کے آپریٹر کا بتایا ہوا

نمبر ملانے لگا۔

''یس کلاسٹا کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ساؤتھ افریقہ سے شالتام بول رہا ہوں۔ میری مونگارا سے بات کراؤ''...... صفدر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور شالتام نام سن کر عمران چونک پڑا۔

''بڑا حیرت انگیز نام ہے۔ شالتام''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے''...... صفدر نے کہا اور دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد اسی آدمی کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی جس نے اس کا فون رسیو کیا تھا۔

''ہاں۔ میں لائن پر ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''باس سے بات کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ کیا میں نے سچ سنا ہے کہ مجھے شالتام نے کال کیا ہے۔ کیا تم واقعی شالتام ہو''...... دوسری طرف سے ایک بھاری لیکن انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ میں شالتام ہوں۔ وہی شالتام جس نے مونگارا کی زندگی بچانے کے لئے اپنا خون ڈونیٹ کیا تھا''...... صفدر نے کہا تو

عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

''اوہ اوہ۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا ہے کہ میرے محسن شالتام نے مجھ سے رابطہ کیا ہے۔ تم کہاں ہو شالتام۔ میں اپنے محسن کی شکل دیکھنے کے لئے اس کی آواز سن کر اور بھی ترس گیا ہوں۔ بتاؤ کہاں ہو تم۔ تمہیں ملنے کے لئے میں دنیا کے کسی بھی حصے میں پہنچ سکتا ہوں۔ تم واقعی میرے محسن ہو اور آج میں جو زندگی جی رہا ہوں یہ تمہارے ہی دیئے ہوئے خون کی بدولت ہے جو تم نے مجھے پاکیشیا کے ہسپتال میں دیا تھا اور مجھے یہ بھی یاد ہے کہ تم مجھے انتہائی زخمی حالت میں سڑک سے اٹھا کر ہسپتال لے گئے تھے اور اس ہسپتال میں میرے علاج کے تمام اخراجات بھی تم نے ہی ادا کئے تھے''...... مونگارا کی جذبات سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''نہیں۔ میں ابھی تم سے نہیں مل سکتا۔ تم ان باتوں کو چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ کیا تمہارا فون محفوظ ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ''...... مونگارا نے کہا۔ اسی لمحے فون کے اسپیکر سے ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ اب فون مکمل طور پر محفوظ ہے۔ تم کھل کر بات کر سکتے ہو میرے محسن''...... دوسری طرف سے مونگارا نے کہا۔

''مجھے تم سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔ اگر تمہارے اردگرد کوئی ہے تو اسے ہٹا دو''...... صفدر نے سخت لہجے میں کہا۔

''کوئی نہیں ہے۔ تم بے فکر ہو کر بات کرو''...... مونگارا نے

کہا۔

''او کے۔ مجھے تم سے ایک مدد درکار ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ضرور کیوں نہیں۔ یہ تو میری خوش نصیبی ہو گی کہ میں اپنے محسن کے کسی کام آ سکوں۔ تمہارے لئے تو میری جان بھی حاضر ہے۔ بولو۔ کیا مدد چاہئے''...... مونگارا نے کہا۔

''جب مشی گن میں تمہارا علاج چل رہا تھا تو ایک ملاقات کے دوران تم نے مجھے اپنے بارے میں بتایا تھا کہ تم ویسٹرن مشی گن میں موجود ایک کلب کے مالک ہو اور اس کے ساتھ ساتھ تم بھاٹان کی ایجنسیوں کے خفیہ ہیڈ کوارٹر بنانے کے بھی ٹھیکے لیتے ہو''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ یہ درست ہے۔ بھاٹان کی ایجنسیوں کے خفیہ ہیڈ کوارٹر بنانے کے ٹھیکے مجھے ہی ملتے تھے''...... مونگارا نے کہا۔

''تم نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ تم نے کچھ عرصہ قبل بھاٹان میں ایک بہت بڑا ہیڈ کوارٹر بنوایا ہے جسے سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے اور ہیڈ کوارٹر کے مکمل ہونے کے بعد بھاٹانی ایجنسیوں نے چن چن کر ان تمام افراد کو ہلاک کر دیا تھا جنہوں نے ہیڈ کوارٹر کی تعمیر میں حصہ لیا تھا جن میں مزدوروں سمیت بڑے بڑے کنسٹرکٹر اور انجینئرز بھی شامل تھے چونکہ یہ ہیڈ کوارٹر تمہاری نگرانی میں تعمیر کرایا گیا تھا اس لئے اس ایجنسی کے افراد تمہیں بھی ہلاک کرنے کے درپے ہو گئے تھے تاکہ ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر سیکرٹ

رکھا جا سکے اور کسی ذریعے سے یہ پتہ نہ چلایا جا سکے کہ سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور کس نے تعمیر کرایا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ جب میں نے اپنا کام مکمل کر لیا تھا تو میرے پیچھے سپریم فورس کے ایجنٹ پڑ گئے تھے اور ان سے ہی جان بچانے کے لئے مجھے فوری طور پر بھاٹان سے نکلنا پڑا تھا اور میں حلیہ بدل کر پاکیشیا پہنچ گیا تھا لیکن سپریم فورس کے ایجنٹ وہاں بھی پہنچ گئے تھے اور مجھے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ یہ تو میری قسمت اچھی تھی کہ میرے جسم میں تھوڑی سی جان باقی تھی اور تم بروقت مجھے اٹھا کر ہسپتال لے گئے تھے جہاں میرا علاج ہوا اور تم نے مجھے زندہ رکھنے کے لئے اپنے خون کی کئی بوتلیں بھی دی تھیں۔ یہ سب میں کیسے بھول سکتا ہوں''...... مونگارا نے کہا۔

''جانتا ہوں۔ ٹھیک ہوتے ہی تم حلیہ بدل کر ایکریمیا منتقل ہو گئے تھے اور سپریم فورس کے ایجنٹ یہی سمجھتے ہیں کہ تم ہلاک ہو چکے ہو۔ شالتام کا نام تم نے ہی مجھے دیا تھا اور میرے پوچھنے پر تم نے بتایا تھا کہ شالتام بھاٹانی زبان میں غیبی مددگار کو کہتے ہیں۔ تم نے کلاسٹا کلب کا بھی بتایا تھا تاکہ مجھے جب بھی تمہاری کوئی مدد درکار ہو تو میں تم سے شالتام کے نام سے بات کر سکوں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ اسی لئے جب میرے آدمی نے مجھے یہ نام بتایا تو

میں بے چین ہو گیا تھا''......مونگارا نے کہا۔

''تمہیں یہ سب بتانے کا مقصد یہ تھا کہ تمہیں اس بات کا یقین آ جائے کہ میں اصل شالتام ہوں اور تم سے خود بات کر رہا ہوں''......صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے یقین آ گیا ہے۔ تم بتاؤ تمہیں میری کیا مدد چاہئے''......مونگارا نے کہا۔

''مجھے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چاہئے''......صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن کیوں۔ تم سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر کیوں ڈھونڈ رہے ہو''......مونگارا نے چونک کر کہا۔

''ابھی کچھ دیر قبل تم نے کہا تھا کہ میرے لئے تمہاری جان بھی حاضر ہے اور اب لیکن اور کیوں کی بات کر رہے ہو''......صفدر نے ناگوار لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ ناراض مت ہو شالتام۔ میں نے ایسے ہی کہہ دیا تھا۔ اوکے تم چونکہ میرے محسن ہو اس لئے میں تمہاری مدد ضرور کروں گا لیکن یہ سب کچھ میں تمہیں فون پر نہیں بتا سکتا۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم کہاں ہو۔ میں تمہیں سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کی پوری فائل بھیج دیتا ہوں۔ اس فائل میں تمہیں خفیہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ساری معلومات مل جائیں گی اور یہ بھی کہ وہاں حفاظت کے کیا انتظامات ہیں''......مونگارا نے کہا۔

''میں بہت دور ہوں۔ تمہاری فائل مجھ تک پہنچنے میں خاصا وقت لگ جائے گا۔ تمہیں زبانی جو تفصیلات یاد ہیں مجھے وہی بتا دو''......صفدر نے کہا۔

''تم یہ بتاؤ کہ تم ہو کہاں۔ بے فکر رہو تم میرے محسن ہو اور میں اپنے محسن کو کسی مشکل میں نہیں ڈال سکتا۔ اگر تمہارے پاس فائل پہنچنے میں وقت لگے گا تو میں تمہیں فون پر ہی تمام ضروری معلومات بتا دیتا ہوں''......مونگارا میں کہا۔

''میں بھاٹان میں ہوں''......عمران کے اشارے پر صفدر نے اسے بتا دیا۔

''سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر بھاٹان میں ہی ہے''......مونگارا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ پتہ بتاؤ''......صفدر نے کہا۔

''شہر سے ہٹ کر ایک پرفضا پہاڑی مقام ہوکاشی ہے۔ وہاں ایک کلب ہے جسے اسکائی کلب کہا جاتا ہے۔ بظاہر وہ عام سا کلب ہے لیکن سپریم فورس کا ہیڈ کوارٹر اسی کلب کے نیچے ہے جس کا ایک خفیہ راستہ بھی ہے۔ اس کلب کا مالک جس کا اصل نام جاؤ کان ہے اور وہ ریڈ کوبرا کے نام سے مشہور ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا کہ سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا راستہ کہاں سے جاتا ہے۔ اس تک پہنچ جاؤ تو تمہارے لئے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کے دروازے کھل جائیں گے لیکن یہ یاد رکھنا کہ سپریم فورس

کے نئے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا انتظام انتہائی سخت ہے۔ وہاں اس قدر ٹائٹ سیکورٹی ہے کہ خفیہ راستے میں ایک معمولی سی چیونٹی بھی رینگتی ہے تو اس کا سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں علم ہو جاتا ہے اور انہوں نے وہاں ایسے سائنسی انتظامات کر رکھے ہیں کہ آٹو میٹک گنیں فوراً حرکت میں آجاتی ہیں اور خفیہ راستے میں رینگنے والی چیونٹی کو بھی ایک لمحے میں جلا کر خاکستر کر دیتی ہیں''...... مونگارا نے کہا۔

''کیا تم ان حفاظتی انتظامات کے بارے میں تفصیلات جانتے ہو''۔ صفدر نے پوچھا۔

''ہاں۔ جانتا ہوں''...... مونگارا نے کہا اور پھر وہ اسے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی اور حفاظتی انتظامات کے بارے میں بتانے لگا۔

''یہ سارا سیٹ اپ میرے دوستوں کا ہی بنایا ہوا ہے جو ناقابل تسخیر ہونے کی وجہ سے اب بھی کام کر رہا ہے۔ حفاظتی سسٹم نصب کرنے والوں کو بھی چن چن کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور راج کماری چندر مکھی سمجھتی ہے کہ دنیا میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے جو ان حفاظتی سسٹم کو ڈاج دے کر اس کی اجازت کے بغیر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکے''...... مونگارا نے مزید بتاتے ہوئے کہا۔ صفدر نے اس سے چند مزید معلومات لیں اور پھر اس نے مونگارا کا شکریہ ادا کیا اور فون بند کر دیا۔ اس نے عمران کی طرف دیکھا تو چونک پڑا۔ عمران

اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔

''آپ میری طرف ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''تمہاری طرف نہیں۔ تمہارے سر کی طرف دیکھ رہا ہوں''۔ عمران نے جواب دیا۔

''سر کی طرف کیوں''...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''تمہارے سر پر سینگ نہیں ہیں۔ لیکن یقین کرو کہ مجھے پھر بھی مجھے دکھائی دے رہے ہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو صفدر ہنس پڑا۔ کیپٹن شکیل کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

''میرے سر پر سینگ ہیں نہیں تو آپ کو کیسے نظر آ رہے ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''انہیں عقل کے سینگ کہا جا سکتا ہے جو صرف عقل والوں کو ہی دکھائی دیتے ہیں''...... عمران نے متانت بھرے لہجے میں کہا اور اس کی نئی اختراع پر صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑے۔ ٹائیگر کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

''میں بھی حیران ہوں کہ جس طرح آپ اپنے کسی دوست کو فون کر کے معلومات حاصل کرتے ہیں آپ کی طرح کا کام آج صفدر نے کر دکھایا ہے اور اس نے وہ سب معلوم کر لیا ہے جو آپ بھی معلوم نہیں کر سکے تھے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ میں واقعی اس بار ٹکریں مار مار کر پاگل ہو رہا تھا اور

مجھے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ لے دے کر اب سنگھارا ہی تھا جو ہمیں سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر تک پہنچا سکتا تھا لیکن صفدر نے میری ساری پریشانی ہی ختم کر دی ہے''...... عمران نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

''یہ سب ہم نے آپ سے ہی سیکھا ہے عمران صاحب۔ اتفاق سے مونگارا کی میں نے پاکیشیا میں اس وقت مدد کی تھی جب اس کی جان واقعی خطرے میں تھی۔ میں نے اس کی جان بچانے کے لئے اسے اپنا خون بھی دیا تھا۔ تب سے وہ میرا احسان مند ہے۔ جب سے راج کماری چندر مکھی اور سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر کی بات ہو رہی ہے یہ نام میرے دماغ کے کسی کونے میں کھٹک رہا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ نام میں نے پہلے بھی سنا ہوا ہو۔ بہت یاد کیا اور اب جب ریسٹ کر کے اٹھا تو مجھے مونگارا یاد آ گیا کہ اسی نے مجھ سے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کی خفیہ تعمیر کی بات کی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ بھاٹان میں پہلے سے جو سپریم ہیڈ کوارٹر کام کر رہا ہے اس ہیڈ کوارٹر کو شفٹ کیا جا رہا ہے اور جلد ہی سارا سیٹ اپ نئے ہیڈ کوارٹر میں منتقل کر دیا جائے گا۔ میں مشن کے دوران آپ کے ساتھ ہی رہا تھا چونکہ ہم پرنس ایمپائر پلازہ تک پہنچ گئے تھے اور وہاں ہم نے کامیابی بھی حاصل کر لی تھی اس لئے نئے ہیڈ کوارٹر کا مجھے خیال تک نہ آیا تھا۔ اب جبکہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ سپریم فورس کا پرنس ایمپائر پلازہ والا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو چکا ہے اور

سوراج اور اس کی بہن منومتی کو راج کماری چندر مکھی نے ہلاک کر دیا ہے اور وہ پھر سے سپریم فورس کی چیف بن بیٹھی ہے اور اپنے نئے ہیڈ کوارٹر میں شفٹ ہو گئی ہے تو مجھے اچانک مونگارا کی باتیں یاد آ گئیں اور یہ بات بھی سچ ہے کہ نئے ہیڈ کوارٹر کو خفیہ رکھنے کے لئے راج کماری چندر مکھی نے واقعی ان تمام افراد کو ہلاک کرا دیا تھا جنہوں نے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کی تعمیر میں معمولی سا بھی حصہ لیا تھا''...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہے مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم انسانیت کی بھلائی کے لئے کام کرتے رہتے ہو۔ تمہاری اور مونگارا کی باتوں سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ مونگارا واقعی کام کا آدمی ہے اور آئندہ بھی ہمارے کام آ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ جتنی معلومات اس کے پاس ہیں اتنی ورلڈ کراس آرگنائزیشن کے پاس بھی نہیں ہوں گی۔ اس کے پاس واقعی دنیا بھر کی معلومات کا خزانہ ہے''...... صفدر نے کہا۔

''گڈ شو۔ پھر تو وہ واقعی اہم آدمی ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''جی ہاں''...... صفدر نے مسکرا کر کہا۔

''اوکے۔ آؤ دیکھتے ہیں مونگارا نے جو معلومات دی ہیں ان سے ہمیں کیا مدد مل سکتی ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ٹائیگر تم کار نکالو تب تک یہ چائے ختم کر لیتے ہیں“...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے چائے ختم کی اور پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

عمران بھی اٹھا اور پھر وہ کمرے سے نکل کر باہر آ گئے۔ باہر کار تیار تھی اور ٹائیگر کار کے پاس کھڑا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ چاروں کار میں بیٹھے اسکائی کلب کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا۔ اس بار عمران، راج کماری چندر مکھی کے خلاف ایکشن کے لئے صرف ٹائیگر، کیپٹن شکیل اور صفدر کو ساتھ لایا تھا تاکہ وہ ان کے ساتھ مل کر تیزی سے مشن مکمل کر سکے اور اس بار اس نے راج کماری چندر مکھی کے خلاف بھرپور ایکشن کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور وہ اسے اس بار کوئی رعایت نہ دینا چاہتا تھا۔

ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر اور صفدر اور کیپٹن شکیل پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ شہر میں داخل ہوتے ہی عمران نے کار ایک سڑک پر روک دی۔ سامنے ایک بڑا سا بکسٹال تھا۔

”جا کر بھاٹان کا تفصیلی نقشہ لے آؤ ٹائیگر“...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر اثبات میں سر ہلا کر کار سے نکلا اور بکسٹال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس

کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ تھا۔ عمران نے اس سے نقشہ لے کر کھولا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک پوائنٹ پر انگلی رکھ دی۔

”یہاں ہے اسکائی کلب“...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے نقشہ سمیٹ کر ٹائیگر کو دے دیا اور کار ایک بار پھر آگے بڑھا دی۔ آدھے گھنٹے کے بعد کار شاندار اور وسیع و عریض اسکائی کلب کے احاطے میں داخل ہو رہی تھی۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ چاروں نکلے اور مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب خاصا وسیع اور شاندار تھا جہاں ہر چیز میں نفاست ٹپک رہی تھی۔ ہال میں رونق تھی اور وہاں امراء طبقے کے افراد شراب نوشی کر رہے تھے۔ عمران رکے بغیر کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک لڑکی موجود تھی۔

”فرمائیے“...... لڑکی نے انہیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ اس طرح مسکرا کر دیکھیں گی اور فرمانے کا کہیں گی تو میں بہت کچھ فرما دوں گا اور اگر میں نے فرمانا شروع کر دیا تو آپ میری کوئی بھی فرمائش پوری نہیں کر سکیں گی“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں“...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سمجھنے والے بہت کچھ سمجھ جاتے ہیں۔ شکل سے آپ سمجھدار

معلوم ہوتی ہیں اور اگر آپ جان بوجھ کر کچھ نہ سمجھنا چاہیں تو یہ آپ کی مرضی میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... عمران نے مسمسی سے لہجے میں کہا تو لڑکی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

''ہمیں ریڈ کوبرا سے ملنا ہے''...... صفدر نے آگے بڑھ کر کہا تو لڑکی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''آپ نے باس سے ملاقات کا وقت لیا ہے''...... لڑکی نے پوچھا۔

''وقت لیا نہیں باقاعدہ خریدا ہوا ہے''...... عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''خریدا ہوا ہے۔ کیا مطلب''...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا جواب آپ کو آپ کا باس ہی دے گا''...... عمران نے کہا۔

''آپ میری ریڈ کوبرا سے بات کرائیں۔ اگر میری بات سن کر ریڈ کوبرا نے ملنے سے انکار کر دیا تو ہم واپس چلے جائیں گے''...... صفدر نے سرد لہجے میں کہا تو لڑکی چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتی رہی پھر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور سائیڈ پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا کر نمبر پریس کرنے لگی۔

''لیں''...... رابطہ ملتے ہی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''کاؤنٹر سے امانا بول رہی ہوں باس''...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... باس نے سرد لہجے میں کہا۔

''چار افراد آئے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں''...... لڑکی نے کہا۔

''کون ہیں وہ۔ کہاں سے آئے ہیں اور مجھ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں''...... باس نے کہا۔

''اوہ سوری۔ میں نے ان سے نام نہیں پوچھے''...... لڑکی نے بوکھلا کر کہا۔

''تو پوچھو نانسنس۔ ہر کسی کو مجھ سے ملانے کے لئے فون نہ کیا کرو''...... باس نے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔

لڑکی نے کانپتے ہاتھوں سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''آپ کا نام''...... لڑکی نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹمبکٹو''...... اس سے پہلے کہ صفدر کچھ کہتا عمران فوراً بول پڑا۔

''ٹمبکٹو۔ کیا مطلب''...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہال میں موجود باقی افراد بھی حیرت سے انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔

''تمہیں ٹمبکٹو کا مطلب نہیں پتہ حیرت ہے شکل وصورت سے تو تم پڑھی لکھی لگ رہی ہو لیکن اب لگ رہا ہے جیسے تم جاہل ہو اور جاہل لڑکیاں مجھے اچھی نہیں لگتیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''میں جاہل نہیں ہوں''...... لڑکی نے بھنا کر کہا۔

"تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں ورنہ میں اپنے سیکرٹری سے کہنے لگا تھا کہ تمہیں شاہی وظیفے پر کسی اسکول میں داخل کرا دیا جائے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا۔ اسے آگے بڑھتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

"ارے ارے۔ کہاں جا رہے ہیں آپ۔ رک جائیں"۔ لڑکی نے عمران کو جنرل مینجر کے آفس کے دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر عمران کی طرف لپک کر کہا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح سے چیختی ہوئی ایک طرف جا گری۔

"اگر باس سے گستاخی کی تو گولی مار دوں گا"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔ اس نے لڑکی کو بازو سے پکڑ کر پیچھے دھکیلا تھا اور لڑکی اپنا توازن برقرار نہ رکھ کر گر گئی تھی۔ عمران جنرل مینجر کے دروازے کے پاس آیا اور پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک انتہائی شاندار اور سجا ہوا کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں ایک شاندار میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا سیل فون کان سے لگائے کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اندر آتے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر کال ڈسکنکٹ کی اور سوالیہ نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔

"کون ہو تم اور اس طرح منہ اٹھائے اندر کیوں آئے ہو"۔

ادھیڑ عمر نے انہیں غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

"باس۔ باس۔ میں نے انہیں روکنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ زبردستی اندر گھس آئے ہیں"...... اسی لمحے عقب سے لڑکی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ گولی مار دوں گا"...... ٹائیگر نے غرا کر کہا تو لڑکی سہم کر تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔

"تم جاؤ۔ میں ان سے خود بات کر لوں گا"...... ادھیڑ عمر نے کہا تو لڑکی ٹائیگر کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے باہر نکل گئی۔

"دروازہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے دروازہ بند کیا اور اسے اندر سے لاک لگا دیا۔

"تم ریڈ کوبرا ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور اس طرح بلا اجازت میرے آفس میں کیوں آئے ہو"...... ریڈ کوبرا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ ہمارا طریقہ ہے۔ ہم جہاں چاہتے ہیں بغیر اجازت پہنچ جاتے ہیں"...... عمران نے کہا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر، صفدر اور کیپٹن شکیل اس کے پیچھے یوں کھڑے ہو گئے جیسے وہ اس کے باڈی گارڈز ہوں۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... ریڈ کوبرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا کچھ نہیں''...... ریڈ کوبرا نے تیوریوں پر بل ڈالتے ہوئے کہا۔

''ہمیں لیڈی چیف نے بلایا ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیڈی چیف۔ راج کماری چندر مکھی نے۔ م۔ مگر''...... ریڈ کوبرا اس اچانک فقرے سے بے اختیار گڑبڑا گیا تھا اور عمران کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ہاں۔ راج کماری چندر مکھی نے۔ کال کرو اسے اور بتاؤ کہ پرنس آف ڈھمپ اور اس کے تینوں ساتھی پہنچ گئے ہیں''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''لل لل۔ لیکن فون کیسے ہو سکتا ہے۔ چیف تو ٹرانسمیٹر''۔ ریڈ کوبرا اس اچانک افتاد پر سنبھل نہ پا رہا تھا اور بوکھلاہٹ میں بول رہا تھا اور پھر یکلخت خاموش ہو گیا۔

''ٹھیک ہے۔ ٹرانسمیٹر پر کال کر کے بتا دو اسے۔ مگر جلدی کرو ہمارے پاس وقت نہیں ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''شٹ اپ۔ تم جو کوئی بھی ہو میرے آفس سے دفع ہو جاؤ ورنہ میں پولیس بلا لوں گا۔ میں کسی لیڈی چیف کو نہیں جانتا۔ یہ میرا

آفس ہے''...... اس بار ریڈ کوبرا نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ اب سنبھل چکا تھا۔

''تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم سپریم فورس اور راج کماری چندر مکھی کو نہیں جانتے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں نہیں جانتا''...... ریڈ کوبرا نے غرا کر کہا۔

''ٹائیگر''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے پیچھے کھڑا تھا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس سے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی معلوم کرو اور راج کماری چندر مکھی کو خود کال کرو۔ اس کو وقت کی قدر و قیمت کا احساس ہی نہیں ہے اور یہ خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے پر تلا ہوا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا۔ ریڈ کوبرا نے فوراً دراز کھول کر گن نکالنے کی کوشش کی مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا کرسی سمیت الٹ کر گرتا چلا گیا۔

ٹائیگر نے اس کے نزدیک جاتے ہی اس کے منہ پر زوردار مکا مار دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹائیگر اس پر جھپٹا اور اس نے ریڈ کوبرا کو گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا لیا۔ ٹائیگر نے ایک ہاتھ مار کر میز پر پڑی ہوئی ساری چیزیں سائیڈ میں گرائیں اور ریڈ کوبرا کو جھٹکے سے اچھال کر میز پر گرا دیا۔ ریڈ کوبرا بری طرح

ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ میز پر گراتے ہی ٹائیگر نے اس کی گردن پر دباؤ بڑھا دیا۔

''ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بتاؤ جلدی''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے انگوٹھا اس کی گردن کی مخصوص رگ پر رکھ کر دبا دیا۔

''بب بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں''...... ریڈ کوبرا نے رک رک کر کہا۔

''بولو۔ جلدی۔ ورنہ......'' ٹائیگر نے کہا تو ریڈ کوبرا نے جس کا جسم بری طرح سے لرز رہا تھا اور اس کی آنکھیں باہر ابل آئی تھیں رک رک کر فریکوئنسی بتا دی۔

''گڈ۔ اب اسے کچھ دیر کے لئے آرام کرنے دو''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر ریڈ کوبرا کی گردن کو ہلکا سا جھٹکا دیا۔ ریڈ کوبرا کا جسم زور سے لرزا اور وہ ساکت ہو گیا۔

''ٹائیگر۔ ٹرانسمیٹر تلاش کرو اور صفدر، کیپٹن شکیل تم دروازے کے پاس رکو''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلائے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ ٹائیگر، ریڈ کوبرا کی میز کی درازیں کھول کر چیک کرنے لگا۔ میز کی نچلی دراز سے اسے جدید ساخت کا ایک ٹرانسمیٹر مل گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر عمران کو دے دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آپریٹ کرتے ہوئے اس پر ریڈ کوبرا

کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور دوسری طرف کال دینے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ ریڈ کوبرا کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... عمران نے ریڈ کوبرا کے لہجے میں کہا۔

''یس۔ راج کماری چندر مکھی اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... دوسری طرف سے راج کماری چندر مکھی کی آواز سنائی دی۔

''چیف۔ میرے پاس چار افراد آئے تھے۔ چاروں ایشیائی ہیں۔ ان میں سے ایک خود کو پرنس آف ڈھمپ بتا رہا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں مجھے کریدنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن میں نے انہیں مطمئن کر دیا ہے کہ میرا آپ سے یا سپریم فورس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ۔ اوہ۔ تو وہ یہاں بھی پہنچ گئے ہیں۔ اب کہاں ہیں وہ۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''واپس چلے گئے ہیں چیف۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ وہ دوبارہ یہاں آنے کی کوشش کریں گے۔ اب اگر وہ آئیں تو تم سنگھارا کو فون کر لینا۔ وہ خود انہیں سنبھال لے گا۔ اوور اینڈ آل''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اسے شاید آپ کی باتوں پر شک ہو گیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ضرورت سے زیادہ محتاط لڑکی ہے۔ بہر حال اب اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ ریڈ کوبرا کا تعلق سپریم فورس سے ہے اور اسی کلب سے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا راستہ جاتا ہے۔ اب ہمیں وہ راستہ تلاش کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''باس یہ بات ہم ریڈ کوبرا کو ہوش میں لا کر اس سے اگلوا لیتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے باندھو۔ اب میں اس سے خود بات کروں گا''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو ٹائیگر نے فوراً میز پر بے ہوش پڑے ریڈ کوبرا کو اٹھایا اور ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر لے جا کر بٹھا دیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے کمرے کی سائیڈ میں ایک الماری دکھائی دی۔ وہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھا اور اسے کھول کر اس کی تلاشی لینے لگا۔

ایک خانے میں رسی کا بنڈل دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے بنڈل اٹھایا اور پھر اسے لے کر ریڈ کوبرا کے پاس آ گیا۔ اس نے بنڈل کھولا اور رسی سے ریڈ کوبرا کو کرسی پر باندھنے لگا۔ ابھی وہ ریڈ کوبرا کو باندھ ہی رہا تھا کہ عمران اچانک ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''سانس روک لو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے

لمحے عمران کو اپنے دماغ میں زور دار جھٹکا لگتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت اندھیرا سا آ گیا۔ اس نے سر جھٹک کر آنکھوں کے سامنے آنے والا اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن لا حاصل۔ وہ لڑکھڑایا اور دوسرے لمحے وہ ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح گرتا چلا گیا۔ ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں اس کے دماغ کا پردہ تاریک پڑتا چلا گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ عمران کوشش کے باوجود خود کو نہ سنبھال سکا تھا اور فوراً بے ہوش ہو گیا تھا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی سنگھارا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''یس''...... سنگھارا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے راج کماری چندر مکھی کی کرخت آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ یس راج کماری جی۔ سنگھارا بول رہا ہوں''...... سنگھارا نے راج کماری چندر مکھی کی آواز سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنگھارا۔ تم کیا کرتے پھر رہے ہو نانسنس۔ عمران اور اس کے ساتھی اسکائی کلب تک پہنچ گئے ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے چیختے ہوئے کہا اور سنگھارا بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ وہ اسکائی کلب میں کیا کر رہے ہیں''۔ سنگھارا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''انہیں شاید معلوم ہو گیا ہے کہ سپریم فورس کا نیا ہیڈ کوارٹر کہاں

ہے وہ ریڈ کوبرا کے پاس آئے تھے۔ ریڈ کوبرا نے مجھے کال کر کے تین ایشیائیوں سمیت پرنس آف ڈھمپ کی آمد کا بتایا تھا۔ جس پر میں نے سپیشل مانیٹر پر اس کا آفس چیک کیا تو وہاں ریڈ کوبرا ایک کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا جبکہ اس کے آفس میں چار ایشیائی موجود تھے جو عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے۔ انہوں نے ریڈ کوبرا کو بے ہوش کر کے اس کا ٹرانسمیٹر حاصل کر لیا تھا اور پھر عمران نے ریڈ کوبرا کے لہجے میں مجھ سے بات کی تھی''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اب کہاں ہیں وہ چاروں''...... سنگھارا نے پوچھا۔

''میں نے انہیں پولس گیس سے بے ہوش کر دیا ہے جو انتہائی زود اثر ہے اس لئے وہ چاروں ابھی تک ریڈ کوبرا کے آفس میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ تم فوری طور پر اپنے آدمیوں کو بھیجو اور انہیں وہاں سے اٹھاؤ۔ انہیں اپنے سپیشل پوائنٹ پر لے جا کر ان کا منہ کھلواؤ کہ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا کوئی اور۔ میں نے انہیں فوری طور پر اس لئے ہلاک نہیں کرایا کیونکہ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ آخر انہیں اس بات کا علم کیسے ہوا کہ سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا ایک خفیہ راستہ اسکائی کلب سے ہو کر گزرتا ہے۔ تم ان کا منہ کھلواؤ۔ ہر صورت میں۔ اگر وہ یہاں پہنچ سکتے ہیں تو ان کے پیچھے کوئی اور گروپ بھی یہاں آ سکتا ہے۔ میں نے ہیڈ کوارٹر کو خفیہ اور محفوظ بنوایا تھا اگر یہ راز کھل گیا تو سپریم فورس کے نئے ہیڈ

کوارٹر کا راز سب پر اوپن ہو جائے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے رکے بغیر تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ میں ابھی اپنے آدمیوں کو اسکائی کلب بھیج دیتا ہوں۔ وہ انہیں اٹھا کر لے آئیں گے اور پھر میں خود ان سے پوچھ گچھ کروں گا کہ وہ اسکائی کلب کیا کرنے گئے تھے''۔ سنگھارا نے کہا۔

''جو کرنا ہے جلدی کرو نانسنس''...... راج کماری چندر مکھی نے گرجتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔

''حیرت ہے۔ یہ عمران آخر ہے کیا چیز۔ اسے کیسے پتہ چل گیا کہ سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر کا راستہ اسکائی کلب میں ہے۔ کیا وہ جادوگر ہے''...... سنگھارا نے رسیور رکھ کر حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''کھمبو بول رہا ہوں''۔ رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی

''سنگھارا بول رہا ہوں''...... سنگھارا نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... کھمبو نے فوراً مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھی اسکائی کلب میں ہیں کھمبو۔ انہوں نے ریڈ کوبرا پر تشدد کر کے اس سے بھی راج کماری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن راج کماری نے انہیں گیس سے بے ہوش کر دیا ہے۔ تم فوراً اسکائی کلب جاؤ اور

ان چاروں کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر سپیشل پوائنٹ پر لے جاؤ۔ انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دینا تاکہ راستے میں ان میں سے کسی کو ہوش نہ آ سکے۔ جب تم انہیں سپیشل پوائنٹ پر لے کر پہنچ جاؤ تو مجھے بتا دینا میں فوراً وہاں پہنچ جاؤں گا اور یاد رہے میرے پہنچنے تک انہیں ہوش نہیں آنا چاہئے''...... سنگھارا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... کھمبو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سنگھارا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سنگھارا نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''سنگھارا بول رہا ہوں''۔ سنگھارا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''کھمبو بول رہا ہوں باس''...... کھمبو کی آواز سنائی دی۔

''یس کھمبو۔ کیا رپورٹ ہے''...... سنگھارا نے چونک کر کہا۔

''میں نے ان چاروں افراد کو اسکائی کلب سے اٹھا کر سپیشل پوائنٹ پر لے آیا ہوں۔ میں نے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگا دیئے ہیں اور انہیں ستونوں کے ساتھ رسیوں سے بھی باندھ دیا ہے''...... کھمبو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ انہیں راستے میں ہوش تو نہیں آیا''۔ سنگھارا نے پوچھا۔

''نو باس۔ لیکن ان کے ساتھ آفس میں ریڈ کوبرا بھی رسیوں سے بندھا پڑا تھا۔ اس کے پاس ایک آدمی تھا اور ایسا لگ رہا تھا

جیسے وہ ریڈ کوبرا کو باندھ رہا ہو اور وہیں بے ہوش ہو گیا ہو۔ اگر ریڈ کوبرا نے انہیں بے ہوش کیا تھا تو پھر وہ آدمی اسے کیسے باندھ سکتا ہے''...... کھمبو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں ریڈ کوبرا نے بے ہوش نہیں کیا نانسنس۔ جب وہ آدمی ریڈ کوبرا کو باندھ رہا تھا تو اسی وقت راج کماری نے انہیں بے ہوش کر دیا تھا''...... سنگھارا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... کھمبو نے اس کا سرد لہجہ سن کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم وہیں رکو۔ میں ابھی سپیشل پوائنٹ پر پہنچ رہا ہوں''۔ سنگھارا نے کہا۔

''یس باس''...... کھمبو نے جواب دیا۔

''کیا تم نے انہیں چیک کیا ہے کہ وہ میک اپ میں ہیں یا نہیں''...... سنگھارا نے پوچھا۔

''نو باس۔ میں نے ان کے میک اپ چیک نہیں کئے۔ آپ کہتے ہیں تو میں کر لیتا ہوں''...... کھمبو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ان کے میک اپ چیک کرو اور اگر وہ میک اپ میں ہیں تو میک اپ واشر سے ان کے میک اپ واش کرو''۔ سنگھارا نے کہا۔

''یس باس''...... کھمبو نے اسی انداز میں جواب دیا اور سنگھارا نے رسیور رکھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

عمران کے ذہن میں اچانک روشنی ہوئی اور پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر کچھ دیر بعد اس کا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا اور اس کے ذہن میں سابقہ واقعات فلم کے مناظر کی طرح گھومنے لگے کہ کس طرح وہ ریڈ ٹائیگر کے آفس میں اچانک بے ہوش ہو گیا تھا۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی وہ اردگرد کے ماحول کا جائزہ لینے لگا۔

یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جو اپنے سامان کے لحاظ سے انتہائی جدید ٹارچر سیل دکھائی دے رہا تھا۔ تشدد کے قدیم آلات کے ساتھ انتہائی جدید آلات بھی وہاں موجود تھے۔ سامنے ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ کمرے میں جگہ جگہ ستون دکھائی دے رہے تھے جن میں سے چار ستونوں کے ساتھ وہ اور اس کے ساتھی بندھے بیٹھے تھے۔

وہ ستون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اس کے دونوں ہاتھ ستون کے

عقب میں تھے جہاں اس کی کلائیوں پر رسی باندھی گئی تھی۔ اسے بے ہوشی کی حالت میں ہی ستون کے پاس بٹھا کر رسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ اسی طرح اس کے ساتھی بھی دوسرے ستونوں سے بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔ وہاں ایک اور آدمی موجود تھا جس کے ہاتھ میں سرنج دکھائی دے رہی تھی اور وہ سب سے آخر میں موجود ٹائیگر کو انجکشن لگا رہا تھا۔

اسی نے شاید عمران کو بھی انجکشن لگایا تھا جس سے عمران کو ہوش آ گیا تھا۔ عمران کے ساتھ والے ستون کے ساتھ کیپٹن شکیل بندھا ہوا تھا۔ اس سے آگے صفدر اور آخر میں ٹائیگر تھا۔ کیپٹن شکیل اور صفدر کے جسموں میں حرکت ہو رہی تھی۔ انہیں ہوش آ رہا تھا۔ اس آدمی نے ٹائیگر کو انجکشن لگایا اور اٹھ کر کھڑا ہوا اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر نظریں ڈالتا ہوا تیز تیز چلتا ہوا عمران کے سامنے آ گیا۔

''تو تمہیں ہوش آ گیا''...... نوجوان نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں ڈاکٹر صاحب۔ آپ کے لگائے ہوئے انجکشن نے مجھے ہوش دلایا ہے ورنہ نجانے میں کب تک اسی حال میں پڑا رہتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں کو حرکت دیتا ہوا آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا جس پر نوجوان نے کوئی تعرض نہیں کیا تھا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل کے منہ سے کراہ نکلی اور وہ بھی ہوش میں آ گیا۔ شعور جاگتے ہی وہ خود کو نئے ماحول میں دیکھ کر چونک پڑا۔

''ٹمبکٹو''...... عمران نے جواب دیا۔

''ٹمبکٹو۔ یہ کیسا نام ہے''...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جیسا بھی ہے بڑا خوبصورت اور نفیس نام ہے۔ مجھے تو بہت پسند ہے اور تمہارا کیا نام ہے''...... عمران نے کہا۔

''میرا کوئی نام نہیں ہے''...... نوجوان نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ تو تم بے نام انسان ہو۔ خیر بے نام ڈاکٹر صاحب یہ تو بتا دو کہ یہ کون سا ہسپتال ہے جہاں تم ہمارا علاج کر رہے ہو اور وہ بھی باندھ کر''...... عمران نے کہا۔

''اس کا جواب تمہیں باس دے گا''...... نوجوان نے منہ بنا کر کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''باس۔ تمہارا مطلب ہے بڑا ڈاکٹر۔ تم بے نام ہو تو بڑے ڈاکٹر کا ہی نام بتاتے جاؤ''...... عمران نے کہا لیکن نوجوان نے جیسے اس کی بات ہی نہ سنی ہو۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

''یہ کون سی جگہ ہے''...... کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو نئے اور پرانے ہسپتال کا مکسچر دکھائی دے رہا ہے جہاں قدیم آلات کے ساتھ ساتھ جدید آلات بھی موجود ہیں۔ اب ان آلات سے ہمارا بھرتہ بنایا جاتا ہے یا کچھ اور یہ تو اس ہسپتال کے ایم ایس صاحب ہی آ کر بتائیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صفدر اور ٹائیگر نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور حیرت سے بدلے ہوئے ماحول کو دیکھنے لگے۔ عمران نے ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں سے کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کاٹنی شروع کر دی تھی۔

ابھی وہ رسیاں کاٹ ہی رہا تھا کہ دروازے کے باہر سے قدموں کی تیز چاپ سنائی دی۔ قدموں کی چاپ سنتے ہی وہ اور تیزی سے رسی کاٹنے لگا۔ اسی لمحے دروازے سے ایک لمبے قد اور مضبوط جسامت کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو آدمی تھے۔ دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ آگے والا خالی ہاتھ تھا۔ مشین گنوں والے آدمیوں میں ایک آدمی وہی تھا جس نے انہیں انجکشن لگایا تھا۔

''تم میں عمران کون ہے''...... بھاری جسم والے نے ان چاروں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کون عمران۔ ہم میں سے کوئی بھی عمران نہیں ہے''...... عمران نے بھاری جسم والے کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تم ہی عمران ہو۔ تم نے ہی چاکان

سے میرے بارے میں اور سپریم فورس کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ بولو یہ درست ہے نا''...... بھاری جسم والے نے کہا جو سنگھارا تھا۔

''تو تم سپریم فورس سے تعلق رکھتے ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں سنگھارا ہوں۔ وہی سنگھارا جس کے بارے میں تم نے چاکان سے خصوصی طور پر معلومات حاصل کی تھیں''...... سنگھارا نے کہا۔

''کیا چاکان نے یہ سب تمہیں خود بتایا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ وہ انتہائی بااصول آدمی تھا۔ وہ بھلا آسانی سے تمہارے بارے میں کیسے بتا سکتا تھا۔ ہم نے اپنے طریقے سے اس کا منہ کھلوایا تھا''...... سنگھارا نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اب کہاں ہے چاکان''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہیں جہاں میں تم سب کو بھیجنے والا ہوں''...... سنگھارا نے جواب دیا تو عمران کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا۔

''تو تم نے چاکان کو ہلاک کر دیا ہے''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں''...... سنگھارا نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تم نے ایک اصول پسند اور معذور آدمی کو ہلاک کیا ہے۔ اب تم بھی زندہ نہیں رہو گے۔ تمہاری موت بھی عبرتناک ہو گی''...... عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''موت تمہاری عبرتناک ہو گی مسٹر عمران۔ تم اور تمہارے ساتھی اب تک صرف اس لئے زندہ ہیں کہ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ تمہیں کیسے اور کہاں سے سپریم فورس کے خفیہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات ملی ہیں''...... سنگھارا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''خفیہ ہیڈ کوارٹر۔ کون سا خفیہ ہیڈ کوارٹر۔ میں تو صرف ایک ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا تھا جو پرنس ایمپائر پلازہ میں موجود تھا۔ اس کے علاوہ دوسرا کون سا ہیڈ کوارٹر ہے''...... عمران نے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

''تم جانتے ہو''...... سنگھارا نے غرا کر کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں جانتا''...... عمران نے کہا۔

''تو تم اور تمہارے ساتھی اسکائی کلب میں کیا لینے گئے تھے''۔ سنگھارا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اسکائی کلب۔ کیا مطلب۔ کیا سپریم فورس کا ہیڈ کوارٹر اسکائی کلب میں ہے''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا جیسے اس بات کا علم اسے ابھی ہوا ہو۔ اس کا انداز دیکھ کر سنگھارا غرا کر رہ گیا۔

''میرے سامنے چالاک بننے کی کوشش مت کرو۔ بتاؤ کیسے پتہ چلا ہے تمہیں۔ اس ہیڈ کوارٹر کو سیکرٹ رکھنے کے لئے ہم نے ہر

اس شخص کو قتل کرا دیا تھا جس نے ہیڈ کوارٹر کی تعمیر یا اس کے کسی بھی کام میں حصہ لیا تھا۔ ہمارے خیال میں تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں پھر ایسا کون ہو سکتا ہے جو اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہو''...... سنگھارا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ سپریم فورس میں ہی کوئی ایسا انسان ہو جس نے ہیڈ کوارٹر کی نشاندہی کی ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ سپریم فورس کے ایجنٹ اور تمام ورکرز انتہائی باکردار اور ایماندار ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی راج کماری چندر مکھی اور مجھ سے غداری کا سوچ بھی نہیں سکتا''...... سنگھارا نے کہا۔

''یہ تمہاری سوچ ہو سکتی ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہونہہ۔ تو مجھے اس کا نام بتاؤ جس نے غداری کی ہے۔ میں اسے زمین میں زندہ گاڑ دوں گا۔ بتاؤ کون ہے وہ۔ بولو ورنہ......'' سنگھارا نے چیختے ہوئے کہا۔

''تم تو ایسے چیخ رہے ہو جیسے تمہارے چیخنے پر وہ آدمی ڈر کر خود ہی تمہارے سامنے آ جائے گا یا پھر میں واقعی خوفزدہ ہو کر تمہیں سب کچھ بتا دوں گا''...... عمران نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں۔ اگر تمہیں کوئی غلط فہمی ہے تو اسے اپنے دل سے نکال دو۔ یہاں دیواروں پر لگے ہوئے آلات تم

دیکھ رہے ہو ان کے استعمال سے پتھر بھی بول پڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں''...... سنگھارا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو پھر کسی پتھر سے معلوم کر لو۔ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو''۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو سنگھارا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''تو تم نہیں بتاؤ گے''...... سنگھارا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''کیا بتاؤں۔ جب تک تم کچھ پوچھو گے نہیں میں تمہیں کیا بتا سکتا ہوں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تو بتاؤ۔ کون ہے وہ آدمی جس نے تمہیں سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتایا ہے''...... سنگھارا نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

''پہلے تم اپنی چیخوں کا علاج کراؤ۔ پھر مجھ سے بات کرنا۔ تمہاری بدنما اور بھدی چیخیں سن کر میرے کانوں کے پردے پھٹنے لگتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''باس۔ یہ آدمی خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہا ہے''...... سنگھارا کے ساتھ کھڑے آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کرنے دو۔ کیا فرق پڑتا ہے۔ کچھ ہی دیر میں یہاں اس کی لاش پھڑک رہی ہو گی۔ مرنے سے پہلے کچھ دیر باتیں کر لے گا تو کیا ہو گا۔ مرنے کے بعد اس نے ہمیشہ کے لئے خاموش ہو ہی جانا ہے''...... اچانک سنگھارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ اجازت دیں تو میں اس کی زبان کھلواؤں''...... اس

آدمی نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کھمبو۔ میرا نام کھمبو ہے۔ کیوں تم میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو''...... اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''خاموش ہو جاؤ۔ بہت ہو گیا اور عمران اب تم فوراً وہ سب کچھ بتا دو جو تم سے پوچھا جا رہا ہے''...... سنگھارا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تم میری راج کماری چندر مکھی سے بات کرا سکتے ہو''...... عمران نے ایک بار پھر اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کرو اور سنو اب تم مزید کوئی سوال نہیں کرو گے اور اگر تم نے اس بار جواب دینے سے انکار کیا تو پھر ساری نرمی ختم اور سختی شروع کر دی جائے گی''۔ سنگھارا نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم نے مسور کی دال دیکھی ہے کبھی''...... عمران نے کہا۔

''مسور کی دال۔ کیا مطلب''...... سنگھارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جب کوئی آدمی بڑی بات کرتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ یہ منہ اور مسور کی دال۔ مطلب یہ کہ شکل دیکھی ہے تم نے اپنی کہ تم

میرا منہ کھلواؤ گے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو تم منہ نہیں کھولو گے''...... سنگھارا نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''لو یہ بھلا کون سی بڑی بات ہے۔ ابھی کھول دیتا ہوں منہ''۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنا پورا منہ کھول دیا۔ یہ دیکھ کر سنگھارا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''تم اس طرح نہیں مانو گے۔ اب تمہیں دو چار ہاتھ دکھانے ہی ہوں گے''...... سنگھارا نے انتہائی جھنجھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کے نزدیک جاتے ہی اس کے منہ پر تھپڑ مار دے گا۔ لیکن وہ جیسے ہی عمران کے قریب آیا دوسرے لمحے وہ بری طرح سے چیختا اور فضا میں اُڑتا ہوا کھمبو اور اس کے دوسرے ساتھی سے جا ٹکرایا۔

عمران نے بڑے اطمینان سے ہاتھ آگے کر کے سنگھارا کو اس کے ساتھیوں کی طرف اچھال دیا تھا۔ سنگھارا کو اچھال کر عمران بے اختیار ہاتھ جھاڑنے لگا۔ ابھی وہ ہاتھ جھاڑ ہی رہا تھا کہ اس نے بے اختیار لمبی چھلانگ لگا دی کیونکہ کھمبو نے نیچے گرتے ہی ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رخ اس کی طرف کر کے فائرنگ کر دی تھی۔ عمران اس فائرنگ سے بال بال بچا تھا۔ اگر اسے چھلانگ لگانے میں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو جاتا۔

اس سے پہلے کہ کھمبو دوبارہ عمران پر فائرنگ کرتا ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کھمبو کے قریب جاتے ہی اس کے مشین گن والے ہاتھ پر زوردار ٹھوکر مار دی اور کھمبو کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر دور جا گری۔ اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ستونوں سے الگ ہوئے اور وہ بھی اچھل کر سنگھارا اور اس کے ساتھیوں کے قریب آ گئے۔ صفدر نے لات مار کر سنگھارا کے دوسرے ساتھی کے ہاتھ سے بھی مشین گن نکال دی۔ ان سب نے عمران اور سنگھارا کی باتوں کے دوران عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ رسی کی گرہ کھول کر آزاد کر لئے تھے۔

عمران لمبی چھلانگ لگا کر زمین پر لڑھکتا ہوا کافی آگے نکل گیا۔ وہ رکتے ہی تیزی سے پلٹا مگر اسی لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ سنگھارا نے نیچے گرتے ہی یکلخت چھلانگ لگائی اور تیز رفتار پرندے کی طرح اُڑتا ہوا کھلے ہوئے دروازے سے باہر جا گرا۔ صفدر نے اسے بھاگتے دیکھا تو وہ بھی چھلانگ لگا کر دروازے کی طرف بڑھا لیکن جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچا سنگھارا نے اٹھ کر تیزی سے دروازہ بند کر دیا اور صفدر دروازہ بند ہو جانے کی وجہ سے دروازے سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار الٹ کر پشت کے بل نیچے گرا۔ اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ پھر گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کا سر دروازے سے ٹکرایا تھا۔

سر پر لگنے والی چوٹ کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ ادھر

ٹائیگر اور کیپٹن شکیل، کھمبو اور اس کے ساتھی سے لڑ رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر عمران دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہ اچھل کر پوری قوت سے دروازے سے ٹکرایا۔ دروازہ بے حد مضبوط تھا۔ عمران کی زور دار ٹکر سے وہ چرچرا کر رہ گیا۔

''آپ ایک طرف ہو جائیں باس۔ میں توڑتا ہوں دروازہ''۔ عقب سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران نے پلٹ کر دیکھا۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل نے کھمبو اور اس کے ساتھی کی گردنیں توڑ دی تھیں اور وہ اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''تم دونوں ایک ساتھ دروازے پر ٹکریں مارو میں صفدر کو دیکھتا ہوں''...... عمران نے کہا اور تیزی سے صفدر کی طرف بڑھا جو ساکت پڑا تھا۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل پیچھے ہٹے اور پھر وہ ایک ساتھ تیزی سے دوڑتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے۔ دروازے کے قریب پہنچتے ہی وہ اچانک اچھلے اور ایک ساتھ پوری قوت سے دروازے سے ٹکرائے۔ اس بار دروازہ اپنی جگہ قائم نہ رہ سکا اور اس کے دونوں پٹ اکھڑ کر باہر جا گرے۔ عمران کی زور دار ٹکر نے دروازے کی سائیڈیں پہلے ہی کمزور کر دی تھیں اس لئے ان دونوں کی ٹکروں سے دروازہ ٹوٹ گیا تھا۔

دروازہ ٹوٹتے ہی وہ دونوں بھی باہر جا گرے تھے۔ گرتے ہی وہ تیزی سے اٹھے، انہوں نے دائیں بائیں دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ دونوں تیزی سے اندر آئے اور پھر انہوں نے کھمبو اور

اس کے ساتھی کی مشین گنیں اٹھائیں اور ایک بار پھر باہر کی طرف دوڑ پڑے۔ عمران صفدر پر جھکا ہوا تھا۔ صفدر کے سر پر گہری چوٹ آئی تھی۔ عمران اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں صفدر کو ہوش آ گیا۔

''تم ٹھیک ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں ٹھیک ہوں۔ میرا سر دروازے سے ٹکرایا تھا اس لئے شاید بے ہوش ہو گیا تھا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہارے سر پر چوٹ آئی ہے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل اور ٹائیگر واپس آ گئے۔

''یہ ایک گنجان آباد علاقے میں موجود رہائش گاہ ہے باس۔ پوری عمارت خالی ہے۔ سنگھارا یہاں سے نکل گیا ہے البتہ پورچ میں ایک کار موجود ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''سنگھارا اگر نکل گیا ہے تو پھر ہمیں بھی فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے ورنہ سنگھارا کسی بھی لمحے سپریم فورس کے مسلح افراد لے کر یہاں پہنچ جائے گا''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے تہہ خانے سے نکل کر عمارت کے اوپر والے حصے میں پہنچے اور پورچ میں آ گئے۔

''آؤ جلدی کرو''...... عمران نے کار کی طرف جانے کی بجائے گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''کیا ہم کار میں نہیں جائیں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ ایسے ہی نکلو۔ کار لے کر ہم زیادہ دور نہیں جا سکیں گے۔ وہ کار سے ہمیں ٹریک بھی کر سکتے ہیں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ تیزی سے گیٹ سے نکلتے چلے گئے۔ عمران دوڑتا ہوا سائیڈ گلی سے رہائش گاہ کے عقبی حصے کی طرف آیا اور پھر وہ سب سڑک پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

دو تین گلیاں مڑ کر انہیں ایک چھوٹی سی کوٹھی دکھائی دی۔ اس کوٹھی پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ لگا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر اس کوٹھی کی طرف بڑھا۔ سڑک دور دور تک خالی تھی۔ گیٹ بند تھا اور اس پر بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔ سائیڈ دیوار کے ساتھ ایک بڑا سا درخت تھا جو دیوار کے اوپر سے ہوتا ہوا کوٹھی کے اندر جھکا ہوا تھا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ دیوار کے قریب پہنچ کر اس نے دوسری طرف جھانکا تو اس طرف لان تھا۔ عمران نے چھلانگ لگائی اور لان میں آ گیا۔ اس کے پیچھے ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے۔

''یہ جگہ ہمارے لئے مناسب رہے گی''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سب اندر کی طرف بڑھ گئے۔ کوٹھی فرنشڈ تھی اور وہاں فرنیچر کے ساتھ ضرورت کا سامان بھی موجود تھا۔ کمروں کو تالے لگے ہوئے تھے لیکن ان کے لئے بھلا

تالے کھولنا کون سا مشکل تھا۔ وہ سب ایک کمرے میں آ گئے۔ کمرے میں میز پر فون دیکھ کر عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔ فون میں ٹون موجود تھی۔ عمران نے فوراً نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''شہاب بار''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''شہاب سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ یس سر۔ ہولڈ کریں سر''...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''یس۔ شہاب بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد شہاب کی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ فرمائیں۔ کہاں سے بول رہے ہیں''...... شہاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں اس وقت بھاٹان میں ہی موجود ہوں''...... عمران نے کہا۔

''بھاٹان میں۔ لیکن کہاں''...... شہاب نے کہا۔

''یہ سب بتانے کا میرے پاس ابھی وقت نہیں ہے۔ مجھے فوری طور پر ایک ایسی رہائش گاہ درکار ہے جہاں اسلحہ، کار اور دوسرا ضروری سامان موجود ہو لیکن اس رہائش گاہ کا سوائے تمہاری ذات

کے کسی کو علم نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

''لیکن......'' شہاب نے کہنا چاہا۔

''میں نے کہا ہے نا میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ جیسا کہا ہے ویسا کرو اور جب تک میں نہ کہوں تم مجھ سے رابطہ بھی نہیں کرو گے اور نہ ہی میرے متعلق کسی کو کچھ بتاؤ گے''...... ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کالکوٹ ٹاؤن، ڈی بلاک، کوٹھی نمبر بارہ۔ وہاں آپ کو ہر چیز مل جائے گی۔ آپ کے وہاں پہنچنے سے پہلے میں اپنے چار آدمیوں کے ذریعے سارا سامان وہاں پہنچا دوں گا اور وہاں میرا ایک آدمی موجود ہے۔ میں اسے کال کر کے کہہ دیتا ہوں وہ آپ سے تعاون کرے گا۔ اس کا نام مونٹو ہے''...... شہاب نے کہا۔

''او کے۔ اسے تفصیل نہ بتانا۔ صرف یہی کہنا کہ میرا آدمی جب اس کے پاس پہنچے تو وہ اس سے تعاون کرے۔ میرا آدمی پہچان کے لئے تمہارا نام لے گا۔ وہ میرا خاص مہمان ہے''۔ عمران نے کہا۔

''او کے''...... شہاب نے کہا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''کون ہے یہ شہاب''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا کا فارن ایجنٹ ہے جو مجھے پرنس آف ڈھمپ کے نام سے جانتا ہے۔ میں اس معاملے میں اسے شامل نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اب ضرورت پڑ گئی ہے اس لئے میں نے اسے کال کیا ہے''۔ عمران نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹائیگر تم اس پتے پر جاؤ اور مونٹو سے مل کر اس سے کار اور اسلحہ لے کر یہیں واپس آ جاؤ۔ اس کے بعد ہم سب یہاں سے جائیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

سنگھارا کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔ وہ اپنے کلب کے آفس میں مٹھیاں بھینچے اس طرح ٹہل رہا تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھی اس کے سامنے آ جائیں تو وہ ان کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دے گا۔

''میں انہیں کچل دوں گا۔ ان کے ٹکڑے اُڑا دوں گا۔ میں انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا''...... سنگھارا نے غصے کی شدت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سنگھارا چونک کر میز کی طرف مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا میز کے قریب آ گیا۔

''سنگھارا بول رہا ہوں''...... اس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے انتہائی سخت اور کرخت لہجے میں کہا۔

''مہندر بول رہا ہوں باس۔ سپیشل پوائنٹ خالی پڑا ہوا ہے۔ وہ وہاں سے نکل گئے ہیں۔ البتہ وہاں کھمبو اور راشو کی لاشیں پڑی

ہوئی ملی ہیں۔ ان دونوں کی گردنوں کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ یہاں سے کوئی چیز غائب نہیں ہوئی۔ کھمبو کی کار پورچ میں ہی موجود ہے''...... مہندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سنو مہندر۔ کھمبو کی موت کے بعد میں تمہیں ایکشن گروپ کا انچارج مقرر کرتا ہوں۔ راج کماری چندر مکھی کی طرف سے تمہاری تقرری کی اطلاع بھجوا دی جائے گی''...... سنگھارا نے کہا۔

''اوہ۔ تھینک یو باس''...... ایکشن گروپ کا انچارج بننے کا سن کر دوسری طرف سے مہندر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے سپیشل پوائنٹ پر تمہیں جن افراد کی تلاش کے لئے بھیجا تھا۔ میں تمہیں ان کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ غور سے سنو۔ ان افراد کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ ان کا لیڈر علی عمران ہے جو خود کو پرنس آف ڈھمپ کہتا ہے۔ چار افراد کا یہ گروپ یہاں تھنڈر فلیش پسٹلز حاصل کرنے کے لئے آیا ہوا ہے جو راج کماری چندر مکھی کے پاس موجود ہیں۔ بھاٹان پہنچ کر انہوں نے میرے اور سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں چاکان سے معلومات حاصل کی تھیں جس کا راج کماری چندر مکھی کو علم ہو گیا۔ چنانچہ میں نے چاکان کو کھمبو کے ذریعے اٹھوا لیا اور اس پر تشدد کر کے اس سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں لیکن اس دوران یہ غائب ہو گئے لیکن پھر اچانک پتہ چلا کہ یہ چاروں اسکائی کلب پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے اسکائی کلب کے جنرل منیجر

پر قابو پا لیا لیکن راج کماری نے ان چاروں کو بے ہوش کر دیا۔ میں نے کھمبو کو فوری طور پر وہاں بھیجا۔ کھمبو انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر وہاں سے اٹھا کر سپیشل پوائنٹ پر لے گیا اور اس نے انہیں وہاں باندھ دیا۔ پھر میں وہاں پہنچا۔ میرے علم میں یہ بات آئی تھی کہ عمران کو اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ سپریم فورس کا سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ راج کماری یہ بات جاننا چاہتی ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر کا علم کیسے ہو گیا۔ میں عمران کی زبان کھلوانے وہاں پہنچا تھا۔ جب میں سپیشل پوائنٹ پہنچا تو وہ چاروں ستونوں سے بندھے ہوئے تھے۔ اس سے پہلے کہ میں ان سے پوچھ گچھ کرتا نجانے وہ کیسے آزاد ہو گئے اور انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ مجھے فوری طور پر وہاں سے نکلنا پڑا۔ میں نے راستے میں ہی تمہیں کال کیا تھا کہ تم فوراً سپیشل پوائنٹ پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دو لیکن اب تم بتا رہے ہو کہ وہ وہاں سے نکل چکے ہیں۔ میں اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا یقینی خاتمہ چاہتا ہوں۔ ہر قیمت پر اور ہر صورت میں سمجھے تم اور یہ جہاں بھی نظر آئیں انہیں گولیوں سے اُڑا دو۔ یہ میرا حکم ہے اور سنو۔ میں ناکامی کی رپورٹ نہیں سنوں گا۔ ناکامی کی صورت میں تمہیں میں گولی مار دوں گا۔ سمجھ گئے ہو''...... سنگھارا نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں جلد ہی آپ کو ان کی ہلاکت کی رپورٹ دوں گا۔ آپ مجھے ان کے حلیئے بتا دیں تاکہ ان

کی تلاش میں مجھے مشکل نہ ہو''...... مہندر نے کہا تو سنگھارا اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلیئے بتانے لگا۔

''تم اپنے ساتھ سپیشل ٹریسر گلاسز لے جانا۔ ان گلاسز سے تمہیں ان کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے اصل چہرے آسانی سے نظر آ جائیں گے''...... سنگھارا نے کہا۔

''یس باس''...... مہندر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور سنو۔ میں اپنے کلب میں ہوں۔ تم نے ہر اہم معاملے کی رپورٹ مجھے یہیں دینی ہے''...... سنگھارا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ یہ عمران ضرورت سے کچھ زیادہ ہی تیز ہے۔ اس کا زندہ رہنا واقعی ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے''...... سنگھارا نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

''سنگھارا بول رہا ہوں''...... سنگھارا نے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

''مراکا بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''مراکا۔ کون مراکا''...... سنگھارا نے کہا۔

''میں ہیڈ کوارٹر کے کنٹرول روم سیکشن کا انچارج ہوں باس''۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''مجھے کیوں فون کیا ہے''...... سنگھارا نے منہ بناتے ہوئے

انتہائی ناگوار لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو ایک کال کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں باس جس میں پرنس آف ڈھمپ نے کسی آدمی سے بات کی ہے"۔ مراکا نے کہا تو سنگھارا چونک پڑا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"...... سنگھارا نے چونک کر کہا۔

"راج کماری جی نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں بھاٹان کے تمام باروں، کلبوں، گیم رومز اور ہوٹلوں کے نمبروں کو ٹریک کروں اور ان کی ہر کال کا ریکارڈ اپنے پاس رکھوں۔ اگر کسی بھی بار، گیم روم، ہوٹل یا کلب میں پرنس آف ڈھمپ کی کوئی کال آئے تو میں اس پر خصوصی نظر رکھوں اور پرنس آف ڈھمپ کے نام سے آنے یا کہیں بھی کی جانے والی کال کی مکمل معلومات حاصل کر کے آپ کو مطلع کروں"...... مراکا نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا پرنس آف ڈھمپ نے کہیں کال کی ہے یا کسی اور نے اس سے رابطہ کیا ہے"...... سنگھارا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ پرنس آف ڈھمپ نے شہاب کلب میں شہاب سے فون پر بات کی تھی جو میں نے ریکارڈ کر لی ہے۔ آپ کہیں تو میں وہ کال آپ کو سنا سکتا ہوں"...... مراکا نے کہا۔

"جلدی سناؤ"...... سنگھارا نے بے چین لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... مراکا نے کہا اور ایک لمحے کے لئے دوسری

طرف خاموشی چھا گئی اور پھر دوسری طرف سے ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے کوئی ٹیپ چل رہی ہو۔ پھر سنگھارا کو عمران اور شہاب نامی شخص کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ سنگھارا ہونٹ بھینچے خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن کر رہا تھا۔ پرنس آف ڈھمپ، شہاب سے رہائش گاہ، اسلحہ اور کار کے حصول کی باتیں کر رہا تھا۔

"آپ نے کال سن لی ہے باس"...... چند لمحوں بعد مراکا کی آواز سنائی دی۔

"ہاں سن لی ہے۔ یہ بتاؤ کہ پرنس آف ڈھمپ نے کال کہاں سے کی تھی"...... سنگھارا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"مانجو کارا کا علاقہ ہے۔ ایف بلاک، کوٹھی نمبر دو سو دس"۔ مراکا نے جواب دیا تو سنگھارا چونک پڑا۔

"ہونہہ۔ تو وہ سپیشل پوائنٹ سے نکل کر کسی قریبی عمارت میں چھپے ہوئے ہیں"...... سنگھارا نے بڑبڑا کر کہا۔

"سپیشل پوائنٹ۔ میں سمجھا نہیں باس"...... مراکا نے چونک کر کہا۔

"کچھ نہیں۔ تم اپنا کام کرو"...... سنگھارا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ رسیور رکھتے ہی اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس پر جلدی جلدی نمبر پریس کرنے لگا۔

"مہندر بول رہا ہوں باس"...... رابطہ ملتے ہی ایکشن گروپ کے نئے انچارج مہندر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چل گیا ہے مہندر''۔ سنگھارا نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کہاں ہیں وہ باس۔ مجھے بتائیں میں ابھی جا کر ان کے ٹکڑے اُڑا دیتا ہوں''...... مہندر نے کہا۔

''وہ سپیشل پوائنٹ سے نکل کر قریب ہی موجود ایک رہائش گاہ میں چھپ گئے تھے۔ عمران نے پرنس آف ڈھمپ کے نام سے شہاب کلب میں اپنے کسی ساتھی سے بات کی تھی اور اس سے اپنے لئے محفوظ رہائش گاہ، اسلحہ اور کار مانگی ہے۔ جس رہائش گاہ سے عمران نے کال کی تھی وہاں سے وہ اب نکل چکے ہوں گے اور شہاب کی بتائی ہوئی رہائش گاہ میں منتقل ہو گئے ہوں گے''۔ سنگھارا نے کہا۔

''اوہ۔ مجھے اس رہائش گاہ کا پتہ بتائیں باس۔ میں ابھی فورس لے کر ان پر چڑھائی کر دیتا ہوں''...... مہندر نے کہا اور سنگھارا نے اسے پتہ بتا دیا۔

''تم جلد سے جلد وہاں پہنچ جاؤ اور اس رہائش گاہ کو اپنے گھیرے میں لے لو لیکن خفیہ طور پر۔ رہائش گاہ میں کوئی جانا چاہے تو اسے نہ روکنا لیکن اگر کوئی رہائش گاہ سے باہر آئے تو اسے فوراً اپنی گرفت میں لے لینا۔ میں تمہارے پاس وہیں پہنچ رہا ہوں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی اس رہائش گاہ میں ہوئے تو میں اس رہائش گاہ کو اپنے ہاتھوں بموں سے اُڑاؤں گا''...... سنگھارا نے

کہا۔

''یس باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... مہندر نے کہا۔

''اپنے ساتھ ریڈ بلاسٹرز بم لے جانا۔ میں انہی بموں کا استعمال کروں گا تاکہ وہ سب رہائش گاہ کے ساتھ ہی جل کر خاکستر ہو جائیں''...... سنگھارا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر رابطہ ختم کر کے جیب میں رکھ لیا۔

''ہونہہ۔ اب دیکھنا عمران میں تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا کیا حشر کرتا ہوں۔ میں تم سب کو زندہ جلا دوں گا۔ اب تمہارا میرے ہاتھوں سے زندہ بچنا ناممکن ہو گا''...... سنگھارا نے غراتے ہوئے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار برق رفتاری سے اس رہائش گاہ کی طرف اُڑا چلا جا رہا تھا جہاں اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے موجود ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو رہا تھا۔ مختلف سڑکوں اور گلیوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک اوپن علاقے میں پہنچ گیا۔ یہ نیا زیر تعمیر علاقہ تھا جہاں چند تعمیر شدہ رہائش گاہیں موجود تھیں باقی ہر طرف خالی پلاٹس دکھائی دے رہے تھے جو درختوں اور جھاڑیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ شہاب نے عمران کو جس رہائش گاہ کا پتہ بتایا تھا سنگھارا نے اس رہائش گاہ سے کافی فاصلے پر کار روکی اور پھر وہ کار سے نکل کر تیزی سے اس طرف بڑھتا چلا گیا جہاں کوٹھی نمبر دو

سو دس موجود تھی۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ اچانک سائیڈ کے پلاٹ میں موجود جھاڑیوں سے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان نکلا اور تیز تیز چلتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔ اسے دیکھ کر سنگھارا رک گیا۔ نوجوان نے سنگھارا کے قریب آ کر اسے مخصوص انداز میں سلام کیا۔

''یس مہندر۔ کیا رپورٹ ہے'' ...... سنگھارا نے نوجوان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

''ہم نے اس رہائش گاہ کو چاروں اطراف سے گھیر لیا ہے باس۔ میں نے اردگرد سے معلومات لی ہیں۔ تھوڑی دیر پہلے ایک کار یہاں آئی تھی اس کار میں چار افراد تھے۔ وہ ایشیائی ہیں یا نہیں اس کے بارے میں تو میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ وہی ہیں جن کی ہمیں تلاش ہے اور ابھی تک وہ رہائش گاہ کے اندر ہی موجود ہیں'' ...... مہندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ چیک کیا ہے عمارت میں کتنے افراد ہیں'' ...... سنگھارا نے پوچھا۔

''یس باس۔ میں نے سپیشل ویژنل کیمرے سے چیک کیا ہے۔ عمارت میں پانچ افراد ہیں۔ ایک پہلے سے اندر موجود تھا باقی چار بعد میں آئے ہیں'' ...... مہندر نے جواب دیا۔

''تب پھر یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہی ہوں گے۔ میں نے تمہیں ریڈ بلاسٹر بم لانے کا کہا تھا'' ...... سنگھارا نے کہا۔

''یس باس۔ میں لے آیا ہوں'' ...... مہندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چار بم اپنے ساتھیوں کو دو اور ان سے کہو کہ بم آن کر کے ایک ساتھ عمارت میں پھینک دیں۔ اس عمارت کو مکمل طور پر جل کر راکھ ہو جانا چاہئے'' ...... سنگھارا نے کہا۔

''یس باس۔ میں اپنے ساتھ کیپسولز گن بھی لایا ہوں جن میں گیس کیپسول لوڈ ہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں عمارت میں گیس فائر کر دوں تاکہ اندر موجود افراد بے ہوش ہو جائیں اور پھر ہم اندر جا کر انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیں۔ اس کے بعد ان سب کو عمارت سمیت بموں سے جلا کر راکھ بنا دیا جائے گا''۔ مہندر نے کہا۔

''نہیں۔ رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے پہلے کہ انہیں شک ہو اور وہ عمارت کے کسی خفیہ راستے سے باہر نکل جائیں میں انہیں فوراً ہلاک کر دینا چاہتا ہوں۔ تم بموں سے اٹیک کرو۔ ابھی۔ فوراً'' ...... سنگھارا نے غرا کر کہا۔

''یس باس'' ...... مہندر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے بھاگتا ہوا انہی جھاڑیوں میں گھستا چلا گیا جہاں سے وہ نکل کر آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سنگھارا نے کئی افراد کو جھاڑیوں سے نکل کر تیزی سے عمارت کی طرف بڑھتے دیکھا۔ انہیں عمارت کی طرف جاتے دیکھ کر سنگھارا پیچھے ہٹ آیا۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک اس کے عقب میں زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ سنگھارا نے سر گھما کر دیکھا تو اسے مطلوبہ عمارت سے آگ کے شعلے نکلتے دکھائی دیئے۔ سنگھارا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا اپنی کار کے پاس آیا اور پھر کار میں بیٹھ گیا۔ سامنے عمارت تنکوں کی طرح ہوا میں اُڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور بلند و بالا شعلے بھڑکتے دکھائی دے رہے تھے۔

”گڈ بائی عمران۔ اس تباہی کے بعد تم اور تمہارے ساتھی کسی صورت زندہ نہیں بچ سکتے۔ اب مجھے اور راج کماری چندر مکھی اور ہماری سپریم فورس کو تم جیسے خطرناک ایجنٹوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے“...... سنگھارا نے مسکراتے ہوئے کہا پھر اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے گھما کر واپس اپنے کلب کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرا سکون اور اطمینان دکھائی دے رہا تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے اس نے بہت بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہو۔

ٹیکسی سنگھارا کلب کے احاطے میں داخل ہو کر رکی تو عمران ٹیکسی سے نکل کر باہر آ گیا۔ پیچھے بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل اور صفدر بھی ٹیکسی سے نکل آئے۔ عمران نے ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور سر اٹھا کر سنگھارا کلب کی بلند و بالا عمارت کو دیکھنے لگا۔

عمران اور اس کے دونوں ساتھیوں نے ایکریمین میک اپ کر رکھے تھے۔ ٹائیگر کو شہاب کے بتائے ہوئے پتے پر سامان لینے کے لئے بھیجنے کے بعد عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل کو لے کر وہاں سے نکل آیا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اب سنگھارا کے ذریعے ہی سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔

سنگھارا کے ذریعے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے لئے اس کے ذہن میں ابھی کوئی واضح پلاننگ نہ تھی لیکن اس نے سنگھارا کو اغوا کر کے اس سے پوچھ گچھ کرنے کا فیصلہ کر لیا

تھا اور پھر وہ کوٹھی سے نکل کر سڑک پر آئے اور ایک ٹیکسی ہائر کر کے سنگھارا کلب پہنچ گئے۔ سنگھارا نے انہیں جس عمارت میں قید کیا تھا وہاں سے ملنے والی مشین گنیں وہ اپنے ساتھ لے گئے تھے اور صفدر کو اس عمارت کے ایک کمرے کی الماری سے تین ریوالور بھی مل گئے تھے جو اس نے اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ اب وہ مشین گنیں تو نہیں لائے تھے لیکن ریوالور ان کے پاس تھے۔

''کافی بڑا کلب ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ انسان بھی تو بڑا ہے۔ ظاہر ہے اس کا کلب بھی بڑا ہی ہوگا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بھی مسکرا دیئے۔ وہ تینوں ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہوئے کلب کے مین دروازے کی طرف بڑھے اور پھر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے ان تینوں کے ناک بے اختیار سکڑ گئے۔ ہال تیز منشیات کے تلخ دھویں سے بھرا ہوا تھا۔ ہال میں مرد اور عورتیں موجود تھیں۔ ان کے چہروں سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ ان سب کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔ اسی لئے وہاں منشیات اور شراب کا کھلا استعمال ہو رہا تھا اور ہال کی فضا شراب اور منشیات کی تیز بو سے رچی ہوئی تھی۔

ہال کی دیواروں کے ساتھ چوڑے جسموں والے دس بارہ بدمعاش ٹائپ آدمی کاندھوں پر مشین گنیں لٹکائے گھوم رہے تھے۔ ان کے چہروں پر سفاکی اور وحشت نمایاں دکھائی دے رہی تھی۔

عمران تیز تیز چلتا ہوا ایک طرف موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک سانڈ جیسا بارٹینڈر موجود تھا۔ اس آدمی کا سر گنجا تھا۔ اس کے چہرے پر پرانے زخموں کے نشانات اسے انتہائی سفاک اور جنونی آدمی ظاہر کر رہے تھے۔

بار میں بھی چار افراد موجود تھے جو بوتلیں لا کر کاؤنٹر پر رکھے ہوئے گلاس بھر بھر کر ویٹروں کو دے رہے تھے اور ویٹر وہ گلاس ہال میں سرو کر رہے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ کاؤنٹر کے قریب آیا تو گنجا آدمی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''سنگھارا آفس میں ہے''...... عمران نے قریب پہنچ کر انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ لیکن تم کون ہو''...... سانڈ جیسے آدمی نے کہا۔

''آفس کا راستہ کدھر ہے''...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے مزید سخت لہجے میں پوچھا۔

''تم ہو کون اور تمہیں مونگو سے اس لہجے میں بات کرنی کی جرأت کیسے ہوئی ہے''...... اس بار بارٹینڈر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''آفس کا راستہ بتاؤ۔ زیادہ بکواس مت کرو''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''بائیں طرف راہداری ہے اس کے آخر میں جو لفٹ ہے وہ سیدھی باس کے آفس تک جاتی ہے۔ اب بولو''...... مونگو نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

''بس بہت ہے''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے بائیں طرف موجود راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔

''خبردار۔ رک جاؤ۔ اگر تم نے ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو چیر کر رکھ دوں گا۔ تم جیسے کینچوؤں کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ باس کی اجازت کے بغیر اس سے مل سکیں۔ رک جاؤ''...... مونگو نے اپنی کمر میں موجود ہولسٹر سے ایک جھٹکے سے ریوالور نکال کر انتہائی تلخ لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے ایک دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی مونگو بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل پہلے پیچھے موجود شراب کی بوتلوں کے ریک سے ٹکرایا اور پھر کاؤنٹر کے اندر گر گیا۔ ریوالور کے دھماکے کی آواز سے یکلخت ہال میں سکوت سا چھا گیا۔

''تم ان کا خیال رکھو۔ کوئی بھی حرکت کرے تو اسے گولی مار دینا۔ میں سنگھارا کو لاتا ہوں''...... عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور دوسرے لمحے اس نے راہداری میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا جس سے اس نے مونگو کو گولی ماری تھی۔ جیسے ہی عمران آگے بڑھا اسے عقب سے ریوالوروں اور مشین گنوں کے گرجنے کے ساتھ تیز انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ مشین گن بردار بدمعاش شاید صفدر اور کیپٹن شکیل پر حملہ آور ہو گئے تھے اور جواب میں ان دونوں نے ان بدمعاشوں پر فائرنگ کر دی تھی۔ عمران مطمئن تھا۔ وہ جانتا تھا کہ صفدر اور کیپٹن شکیل

آسانی سے مشین گن بردار بدمعاشوں کو ہینڈل کر لیں گے اس لئے وہ بے فکری سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ آگے جاتے ہی اسے لفٹ دکھائی دی جو خالی تھی۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ عمران فوراً لفٹ میں داخل ہو گیا۔ اس نے بٹن پریس کیا تو لفٹ کا دروازہ بند ہوا اور لفٹ خود بخود حرکت میں آئی اور تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔

لفٹ رکتے ہی جیسے ہی اس کا دروازہ کھلا تو وہ ایک اور راہداری میں تھا جس کے آخر میں ایک کمرہ تھا۔ کمرے کے باہر دو مشین گن بردار افراد کھڑے تھے۔ عمران نے انہیں دیکھتے ہی ان کی طرف دوڑتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ دو زور دار دھماکوں کے ساتھ راہداری میں تیز چیخیں گونجیں اور وہ دونوں مسلح افراد اچھل اچھل کر فرش پر گرے اور تڑپنے لگے۔ عمران بھاگتا ہوا جب ان کے قریب پہنچا تو اس وقت تک دونوں ساکت ہو چکے تھے۔

دروازے کے قریب پہنچتے ہی عمران نے چھلانگ لگائی اور پوری قوت سے دروازے کو ٹھوکر مار دی۔ دروازہ ایک زور دار دھماکے سے کھلا اور عمران اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا دائیں طرف ایک صوفے پر نیم دراز سنگھارا کو دیکھ کر عمران رک گیا۔ سنگھارا اس طرح دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اچھل پڑا تھا۔ وہ شاید صوفے پر ریسٹ کر رہا تھا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم''...... سنگھارا نے اسے دیکھ کر

ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہاری موت''...... عمران نے اچھل کر اس کے قریب آ کر سرد لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور ہاتھ میں موجود ریوالور کا دستہ پوری قوت سے سنگھارا کی کنپٹی پر پڑا۔ وہ چیختا ہوا پہلو کے بل قالین پر گرا ہی تھا کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے لات چلائی اور سنگھارا کا پھڑکتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

عمران نے جھپٹ کر اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ اسی رفتار سے واپس مڑ گیا۔ سنگھارا کو کاندھے پر اٹھائے دوسرے ہاتھ میں ریوالور پکڑے جب وہ دوڑتا ہوا ہال میں پہنچا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ صفدر اور کیپٹن شکیل نے وہاں موجود تمام مشین گن بردار بدمعاشوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہال کے افراد کو فرش پر لٹایا ہوا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ ان کے سروں پر موت بن کر مسلط تھے۔ ظاہر ہے انہوں نے مشین گنیں بدمعاشوں کو ہلاک کر کے اٹھائی ہوں گی۔

''تم دونوں یہیں رکو۔ میں اسے کار میں ڈال لوں۔ تم دو منٹ بعد باہر آ جانا''...... عمران نے ان کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا اور سنگھارا کو اٹھائے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ باہر کئی کاریں موجود تھیں۔ عمران نے ان کاروں میں جھانکا تو اسے ایک کار کے اگنیشن میں چابی لگی ہوئی دکھائی دی۔

کار کے پاس آ کر اس نے عقبی دروازہ کھولا اور سنگھارا کو عقبی سیٹ کے درمیان ڈال دیا۔ اندر ہونے والی فائرنگ کی آوازیں سن کر باہر موجود تمام افراد ڈر کر بھاگ گئے تھے اب وہاں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور تیزی سے گھوم کر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور تیزی سے گھما کر سیدھی کر لی۔ اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے بھاگتے ہوئے ہال سے باہر نکلے تو عمران نے فوراً سائیڈ کا اور پیچھے کا ایک دروازہ کھول دیا۔

''بیٹھو جلدی''...... عمران نے چیخ کر کہا تو کیپٹن شکیل سائیڈ سیٹ پر جبکہ صفدر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ان کے بیٹھتے ہی عمران نے کار تیزی سے آگے بڑھا دی اور برق رفتاری سے کار کلب کے احاطے سے نکالتا لے گیا اور پھر سڑک پر آتے ہی اس نے کار طوفانی رفتار سے دوڑانی شروع کر دی۔

''تم دونوں نے تو ہال میں لاشوں کے پشتے لگا دیئے تھے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی ہاں۔ وہ سب مشین گنوں سے مسلح تھے اگر ہم انہیں موقع دے دیتے تو ان کی جگہ ہماری لاشیں پڑی ہوتیں''۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران تیزی سے کار دوڑاتا ہوا اسی کالونی میں آ گیا جہاں وہ اپنے ساتھیوں سمیت سنگھارا کے

ٹارچر سیل سے نکل کر عقب میں موجود ایک خالی کوٹھی میں داخل ہوا تھا۔

جب وہ اسی خالی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ ٹائیگر باہر ہی کھڑا تھا اور اس نے کوٹھی کے گیٹ کا تالا توڑ دیا تھا اور گیٹ کھول رکھا تھا جیسے وہ پہلے سے ہی ان کے اس انداز میں آنے کا منتظر ہو۔ گیٹ کھلا دیکھ کر عمران کار سیدھا پورچ میں لے گیا۔ اس نے پورچ میں کار روکی اور کار سے نکل کر باہر آ گیا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم کار لے جا کر دور چھوڑ آؤ۔ صفدر باہر کا خیال رکھے گا اور ٹائیگر تم کار میں پڑے ہوئے سنگھارا کو اٹھا کر اندر لے آؤ"...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران تیزی سے ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے سنگھارا کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔

"اسے کرسی پر ڈال کر باندھ دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے سنگھارا کو ایک کرسی پر ڈالا اور پھر رسی لینے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا گچھا تھا۔ اس نے عمران کے کہنے پر سنگھارا کے ہاتھ پشت پر باندھ کر اسے کرسی پر رسی سے جکڑ دیا اور پھر اس کی ٹانگیں کرسی کے پایوں کے ساتھ باندھ دیں۔

"اسے ہوش میں لانے سے پہلے بتاؤ کہ کام ہوا یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"نو باس۔ میرے پہنچنے سے پہلے ہی وہاں فورس پہنچی ہوئی تھی جس نے عمارت کو بموں سے اڑا دیا تھا۔ میں نے وہاں سے اس سنگھارا کو ایک کار میں جاتے دیکھا تھا۔ شاید اس کے ہی آدمی تھے جنہوں نے وہاں اٹیک کیا تھا۔ اس لئے میں خاموشی سے واپس آ گیا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ شاید اس نے میری اور شہاب کی کال سن لی ہو گی۔ جب میں شہاب سے بات کر رہا تھا تو مجھے ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی تھی لیکن اس وقت میں نے توجہ نہیں دی تھی۔ میری وجہ سے شہاب ان کی نظروں میں آ گیا ہے۔ اب مجھے اسے الرٹ کرنا ہو گا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اب اسے ہوش میں لاؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر، سنگھارا پر جھک گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے سنگھارا کی ناک اور منہ بند کیا۔ تھوڑی دیر بعد سنگھارا کے جسم میں حرکت پیدا ہوائی تو ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد سنگھارا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... ہوش میں آتے ہی سنگھارا نے عمران کو دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران

نے اپنی گردن پر چٹکی سی بھری۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے سے باریک سی جھلی اترتی چلی گئی۔ جیسے ہی عمران نے چہرے سے ماسک اتارا سنگھارا بری طرح سے اچھل پڑا اور اس کا چہرہ حیرت سے بگڑتا چلا گیا۔

''عم۔عم۔عمران تم۔ اوہ۔ مگر'' ...... سنگھارا نے حیرت کی زیادتی سے چیختے ہوئے کہا۔

''مگر کیا'' ...... عمران نے کہا۔

''میں نے تو اس کوٹھی کو ریڈ بلاسٹر بموں سے اُڑا دیا تھا جہاں تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ گئے تھے پھر تم زندہ کیسے بچ گئے''۔ سنگھارا نے اسی انداز میں کہا۔

''تم شاید شہاب کی بتائی ہوئی کوٹھی کی بات کر رہے ہو۔ ہم وہاں گئے ہی نہیں تھے'' ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے یہاں کیوں لائے ہو'' ...... سنگھارا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔

''سنگھارا میں تمہارے سب سے مضبوط اڈے سے تمہیں اغوا کر کے لے آیا ہوں۔ یہ رہائش گاہ ایسی جگہ ہے جہاں تم لاکھ چیخو چلاؤ گے تب بھی کوئی تمہاری مدد کو نہیں آئے گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم میرے چند سوالوں کے جواب دے دو اور اپنے آپ کو ٹوٹ پھوٹ سے بچا لو۔ ورنہ......'' عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کن سوالوں کے جواب چاہتے ہو تم'' ...... سنگھارا نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

''یہ تو میں جانتا ہوں کہ سپریم فورس کے ہیڈ کوارٹر کا ایک خفیہ راستہ اسکائی کلب سے جاتا ہے۔ وہ راستہ کہاں ہے اس کے بارے میں مجھے تفصیل بتاؤ۔ اس کے علاوہ ہیڈ کوارٹر کی اندرونی ساخت اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں بھی پوری تفصیل بتاؤ'' ...... عمران نے کہا۔

''میں کچھ نہیں جانتا'' ...... سنگھارا نے سر جھٹک کر کہا۔

''او کے۔ تمہاری مرضی۔ ٹائیگر'' ...... عمران نے پہلے سنگھارا سے اور پھر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس'' ...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''خنجر ہے تمہارے پاس'' ...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس'' ...... ٹائیگر نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے تیز دھار والا ایک خنجر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ یہ خنجر ٹائیگر کو اسی عمارت سے ملا تھا جہاں سنگھارا نے انہیں قید کیا تھا۔

''یہ خنجر دیکھ رہے ہو'' ...... عمران نے خنجر سنگھارا کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم کچھ بھی کر لو لیکن میرا منہ نہیں کھلوا سکو گے۔ میں گریٹ ایجنٹ ہوں اور گریٹ ایجنٹ تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ تم مجھ پر جتنا مرضی تشدد کر لو لیکن تمہیں ناکامی ہو گی اور یہ بھی سن لو

کہ تم مجھے اغوا کر کے یہاں لے تو آئے ہو لیکن میرے آدمی جلد ہی یہ جگہ ٹریس کر لیں گے اور پھر یہاں آتے ہی تم سب کو گولیوں سے چھلنی کر دیں گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تم سب کو بھاٹان سے زندہ واپس جانے دوں گا''...... سنگھارا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔ راج کماری چندر مکھی سے تھنڈر فلیش پسٹلز لے کر مجھے واپس دے دو تو میں اپنے ساتھیوں کو لے کر خاموشی سے یہاں سے واپس چلا جاؤں گا''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ تھنڈر فلیش پسٹلز راج کماری جی کے پاس ہیں اور اس سے یہ پسٹلز حاصل کرنا میرے لئے ناممکن ہے''...... سنگھارا نے سر جھٹک کر کہا۔

''تو پھر تم یہ کیسے سوچ سکتے ہو کہ میں تھنڈر فلیش پسٹلز لئے بغیر یہاں سے واپس چلا جاؤں گا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''میں کہہ رہا ہوں۔ میری بات مان جاؤ۔ اسی میں تمہارا فائدہ ہے''...... سنگھارا نے کہا۔

''بس یا اور بھی کچھ کہنا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ میں......'' سنگھارا نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا کیونکہ عمران نے اچانک جھک کر اس انداز

میں خنجر چلایا تھا کہ سنگھارا کا ایک نتھنا کافی اونچائی تک کٹ گیا تھا۔

''رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ''...... سنگھارا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا لیکن عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور سنگھارا کی چیخ سے کمرہ ایک بار پھر گونج اٹھا۔ عمران نے اس کا دوسرا نتھنا بھی چیر دیا تھا۔ عمران کے چہرے پر پتھریلی سختی تھی۔ سنگھارا مسلسل چیخ رہا تھا اور اس کی پیشانی پر ایک رگ ابھر آئی تھی۔ اس رگ پر نظر پڑتے ہی عمران کے چہرے پر سفاکی ابھر آئی۔

رگ دیکھ کر عمران نے خون آلود خنجر ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ ٹائیگر نے اس سے خنجر لیا تو عمران نے ایک ہاتھ کی انگلی موڑ کر ہک بنایا اور پھر اس نے ہک پوری قوت سے سنگھارا کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مارا تو سنگھارا کا بندھا ہوا جسم اس بری طرح سے پھڑکا جیسے یہ ضرب اس کے جسم پر لگنے کی بجائے اس کی روح پر لگی ہو۔ اس بار سنگھارا کے حلق سے نکلنے والی چیخ انتہائی تیز اور دردناک تھی۔

''جتنا چاہو چیخ لو سنگھارا۔ تمہیں اس عذاب سے بچانے والا یہاں کوئی نہیں ہے اور نہ آئے گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سنگھارا کی رگ پر ہک کی دوسری ضرب لگائی تو سنگھارا کا رنگ زرد ہو گیا جیسے اس کا سارا خون نچڑ گیا ہو۔ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا۔

''بولو۔ جلدی بولو۔ ورنہ''...... عمران نے تیسری ضرب لگائی تو

سنگھارا کو جھٹکا لگا اور اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ وہ تکلیف کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ اسے بے ہوش ہوتے دیکھ کر عمران نے اس کے کٹے ہوئے ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ جیسے ہی سنگھارا کا سانس رکا اوراس کے جسم کو زور دار جھٹکا لگا تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر چند لمحوں بعد سنگھارا کو ہوش آ گیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ایک بار پھر سنگھارا کی دردناک اور انتہائی کریہہ چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے ٹائیگر سے ایک بار پھر خنجر لے لیا۔

''یہ تمہارے لئے آخری موقع ہے سنگھارا۔ اس کے بعد تمہارا حشر اس سے بھی بھیانک ہوگا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور خنجر کی نوک اس رگ سے لگا دی جہاں اس نے انگلی کے ہک سے ضربیں لگائی تھیں۔ خنجر کی نوک محسوس کرتے ہی سنگھارا کا جسم بری طرح سے کانپ اٹھا۔

''رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ سب بتاتا ہوں۔ اوہ گاڈ میں اس قدر خوفناک عذاب برداشت نہیں کر سکتا۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میری روح زخمی ہو گئی ہو۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ''...... سنگھارا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس وقت اس کی ایسی حالت تھی جیسے خود اس کی بھی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا بول رہا ہے۔

''جلدی بولو۔ ہر بات کا تفصیل سے جواب دو''...... عمران نے

اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو سنگھارا کی زبان یوں چلنے لگی جیسے ٹیپ ریکارڈر چلنے لگ گیا ہو۔ عمران خاموشی سے سنتا رہا۔

''راج کماری چندر مکھی سے فون پر بات کرتے ہو یا ٹرانسمیٹر پر''...... عمران نے پوچھا۔

''دونوں پر۔ کبھی فون اور کبھی ٹرانسمیٹر پر''...... سنگھارا نے جواب دیا۔ عمران نے اس کی جیبیں چیک کیں تو اس کی جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نما سیل فون نکل آیا۔

''اس پر بات کرتے ہو''...... عمران نے سیل فون اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... سنگھارا نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس کا نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو اس نے راج کماری چندر مکھی کا نمبر بتا دیا۔

''اس کی رہائش گاہ کا پتہ بتاؤ''...... عمران نے کہا تو سنگھارا نے اسے راج کماری چندر مکھی کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ راج کماری چندر مکھی اپنی رہائش گاہ میں عام لڑکی چندر مکھی کے نام سے رہتی تھی تاکہ کسی کو علم نہ ہو سکے کہ وہی سپریم فورس کی چیف ہے۔

''اب یہ بتاؤ کہ تم نے میری اور شہاب کے درمیان فون پر ہونے والی باتیں کیسے سنی تھیں''...... عمران نے پوچھا تو سنگھارا نے اسے ہیڈ کوارٹر سے ملنے والی اطلاع کے بارے میں تفصیل بتا دی تو

عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران نے باہر آتے ہی سنگھارا کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور پھر اس نے کالنگ بٹن پریس کر دیا۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی راج کماری چندر مکھی کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''سنگھارا بول رہا ہوں راج کماری جی''...... عمران نے سنگھارا کے لہجے میں کہا۔

''یس سنگھارا۔ کیا رپورٹ ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کچھ پتہ چلا''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''یس راج کماری جی۔ میں نے انہیں ٹریس کر کے ان کے انجام تک پہنچا دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیسے ٹریس ہوئے وہ اور تم نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے۔ تفصیل بتاؤ مجھے''...... راج کماری چندر مکھی نے چونکتے ہوئے کہا۔

''مجھے ہیڈ کوارٹر کے کنٹرول روم سے مراکا نے اطلاع دی تھی کہ وہ آپ کے حکم پر بھاٹان کے تمام ہوٹلوں، باروں، گیم رومز اور کلبوں کے نمبروں کی کالز ٹیپ کر رہا ہے۔ اس نے بھاٹان میں موجود شہاب کلب میں کی جانے والی ایک کال ٹیپ کی ہے جس میں شہاب سے پرنس آف ڈھمپ بات کر رہا تھا۔ پرنس آف ڈھمپ نے اس سے رہائش گاہ، اسلحہ اور کار کی ڈیمانڈ کی تھی جو شہاب نے پوری کر دی تھی اور اس نے پرنس آف ڈھمپ کو ایک

محفوظ رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا تھا۔ مراکا نے جب مجھے وہ ٹیپ سنائی تو میں نے شہاب کا پرنس آف ڈھمپ کو بتایا ہوا پتہ نوٹ کر لیا اور ایکشن کے لئے فوری طور پر اپنے ایکشن گروپ کو وہاں روانہ کر دیا۔ میرے آدمیوں نے اس رہائش گاہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ میں خود بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس رہائش گاہ میں ایک کار آئی جس میں چار افراد سوار تھے۔ وہ چاروں ایشیائی تھے اور میں نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ جیسے ہی وہ عمارت میں گئے میں نے ایکشن گروپ سے کہہ کر اس عمارت پر ریڈ بلاسٹر بموں سے حملہ کرا دیا اور اس کوٹھی کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ اس کوٹھی میں عمران اور اس کے ساتھی بھی جل کر راکھ بن گئے تھے''...... عمران نے سنگھارا کی بتائی ہوئی تفصیل راج کماری چندر مکھی کو بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ جن افراد کو تم نے کوٹھی میں جاتے دیکھا تھا وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے''...... راج کماری چندر مکھی نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''یس راج کماری جی۔ وہ میک اپ میں نہیں تھے اس لئے میں نے انہیں فوراً پہچان لیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''گڈ شو۔ چلو ان کا قصہ تو تمام ہوا۔ ورنہ ان کی وجہ سے واقعی میں پریشان تھی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ ان جیسے خطرناک ایجنٹوں کو ان کے

انجام تک پہنچانا ضروری تھا ورنہ وہ تیز رفتار کارروائیاں کر کے سپریم فورس کو واقعی ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا سکتے تھے''...... عمران نے سنگھارا کے لہجے میں کہا۔

''تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''میں کلب سے باہر ہوں۔ تھوڑی دیر تک کلب پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن مجھے تو اطلاع ملی ہے کہ تمہارے کلب میں تین افراد نے حملہ کیا تھا اور وہاں قتل عام کرنے کے بعد تمہیں بے ہوش کر کے نکل گئے تھے۔ وہ سب کیا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے سخت لہجے میں پوچھا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے پہلے ہی خدشہ تھا کہ یہ بات یقینی طور پر راج کماری چندر مکھی کے علم میں آ گئی ہو گی کہ سنگھارا کے کلب پر حملہ ہوا تھا اور اسے وہاں سے اغوا کر لیا گیا تھا۔

''وہ میرے ایک مخالف گروپ کی کارروائی تھی راج کماری جی۔ جو یہ نہیں جانتا تھا کہ میرا تعلق سپریم فورس سے ہے۔ میں نے ایک پارٹی سے منشیات کی بگ ڈیل کی تھی اور اس سے ایڈوانس میں بھاری معاوضہ لیا تھا۔ آپ جانتی ہیں کہ میں کلب کی آڑ میں انڈر ورلڈ پر نظر رکھتا ہوں اور جیسے ہی میری نظر میں کوئی بڑا مگر مچھ آتا ہے میں اس کے خلاف فوری ایکشن لیتا ہوں۔ میں نے جس

پارٹی سے منشیات کی ڈیل کی تھی وہ بگ کرمنل پارٹی تھی میں اس پارٹی کے سربراہ تک پہنچنا چاہتا تھا اس لئے میں کئی روز سے منشیات سپلائی ٹال رہا تھا۔ جس پر شاید اس پارٹی کو شک ہو گیا کہ میں اس کی دی ہوئی رقم ہضم کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے اس پارٹی نے ہی میرے کلب پر حملہ کیا تھا۔ جب وہ مجھے بے ہوش کر کے اپنے اڈے پر پہنچے تو مجھے وہاں ہوش آ گیا۔ وہ مجھے ایک کمرے میں بند کر گئے تھے۔ میرے پاس ایکس ون سسٹم تھا میں نے اس سے ایکشن گروپ کے انچارج مہندر کو کاشن دے دیا جس سے مہندر کو علم ہو گیا کہ مجھے کہاں لے جایا گیا ہے۔ اس نے فوری ایکشن لیا اور یہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر کے مجھے آزادی دلا دی''...... عمران نے کہا۔ ظاہر ہے اس نے راج کماری چندر مکھی کو بہلانے کے لئے کہانی ہی گھڑی تھی۔

''کیا تم سچ بول رہے ہو''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔ اس کے لہجے میں شک کی آمیزش تھی۔

''سنگھارا میں اتنی جرأت کیسے ہو سکتی ہے کہ راج کماری سے جھوٹ بول سکے''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ تم کلب پہنچو۔ میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''واقعی عیار اور بہت چالاک عورت ہے''...... عمران نے ہونٹ

بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ مڑ کر واپس اس
کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سنگھارا کے ساتھ ٹائیگر موجود تھا۔
دروازے کے پاس آ کر عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ سنگھارا ہوش میں تھا۔ اس کے چہرے پر ابھی
تک تکلیف کے تاثرات تھے۔ وہ عمران کی جانب ترحمانہ نظروں
سے دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر کو اشارہ کرتے ہی عمران مڑا تو اسے کمرے
سے اچانک گولی چلنے اور سنگھارا کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر
نے عمران کا اشارہ پاتے ہی سنگھارا کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔

راج کماری چندر مکھی نے رابطہ ختم کر کے سیل فون میز پر رکھ
دیا۔ اس کی ابھی سنگھارا سے بات ہوئی تھی۔ سنگھارا کی باتیں سن کر
وہ مطمئن ہونے کی بجائے الجھ گئی تھی اور اس کے چہرے پر پریشانی
کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ وہ چند لمحے سوچتی رہا پھر اس نے
ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔
"راہوب بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی سپریم فورس کے
سیکنڈ ایکشن گروپ کے انچارج کی آواز سنائی دی۔
"مجھے ابھی سنگھارا کی کال آئی تھی راہوب"...... راج کماری
چندر مکھی نے کہا۔
"سنگھارا کی کال۔ اوہ۔ کہاں سے بول رہا تھا وہ"...... راہوب
نے چونک کر کہا۔
"بتاتی ہوں۔ پہلے یہ سن لو کہ اس نے مجھ سے کیا کہا ہے"۔
راج کماری چندر مکھی نے کہا اور پھر اس نے سنگھارا سے ہونے والی

باتوں کی تفصیل اسے بتانی شروع کر دی۔

"کوٹھی نمبر دو سو دس کی تباہی کی حد تک تو سنگھارا کی رپورٹ درست ہے۔ اس کوٹھی کی تباہی کے لئے ریڈ بلاسٹر بم مہندر مجھ سے ہی لے کر گیا تھا۔ کوٹھی کو تباہ کرنے کے بعد مہندر اپنا گروپ لے کر واپس آ گیا تھا۔ مہندر اور میں اسی وقت سے ایک ساتھ ہیں اور اس دوران مہندر کو سنگھارا کا کوئی کاشن نہیں ملا کہ وہ خطرے میں ہے نہ ہی مہندر نے اسے چھڑانے کے لئے کوئی آپریشن کیا ہے"...... راہوب نے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ سنگھارا جب کلب سے اغوا ہوا تھا تو اس کے بعد اس نے مہندر کو ایسا کوئی کاشن نہیں دیا تھا کہ وہ کہاں ہے اور اس کی مدد کی جائے"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"یس راج کماری جی۔ مہندر میرے ساتھ ہی ہے۔ آپ اس سے پوچھ لیں۔ اگر اسے سنگھارا کی طرف سے کوئی کاشن ملا ہوتا تو وہ مجھے ضرور بتاتا اور پھر میرے پاس نہ بیٹھا رہتا"...... راہوب نے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن تمہیں اور مہندر کو یہ رپورٹ تو ملی ہو گی کہ سنگھارا کے کلب پر حملہ کر کے اسے اغوا کیا گیا ہے تو پھر تم نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی کہ اس کے کلب پر کس نے حملہ کیا تھا اور وہ سنگھارا کو اغوا کر کے کیوں اور کہاں لے گئے ہیں"۔ راج

کماری چندر مکھی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے راج کماری جی کہ اطلاع ملنے کے باوجود میں نے اور مہندر نے سنگھارا کی بازیابی کے لئے کچھ نہ کیا ہو۔ مہندر اور میرے آدمی بھاٹان میں پھیل گئے ہیں اور ہر طرف ان حملہ آوروں اور سنگھارا کو تلاش کر رہے ہیں۔ جیسے ہی ہمیں ان کے بارے میں کوئی کلیو ملے گا ہم ان تک پہنچ کر ان کا بھیانک حشر کریں گے"...... راہوب نے کہا۔

"او کے۔ انہیں تلاش کرو اور جلد سے جلد مجھے رپورٹ دو۔ سنگھارا کو ہر صورت ملنا چاہئے، چاہے اس کے لئے تمہیں بھاٹان کی ساری زمین ہی کیوں نہ کھودنی پڑے"...... راج کماری چندر مکھی نے کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ تو وہ کال مجھے سنگھارا نے نہیں کسی اور نے کی تھی۔ دوسروں کی آوازوں کی نقل کرنے کا ماہر عمران ہے اور اب مجھے پورا یقین ہے کہ سنگھارا کی آواز میں مجھ سے عمران نے ہی بات کی تھی"...... راج کماری چندر مکھی نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر کے رسیور کان سے لگا لیا۔

"مراکا بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی کنٹرول روم کے انچارج مراکا کی آواز سنائی دی۔

"راج کماری چندر مکھی بول رہی ہوں"...... راج کماری چندر

مکھی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی''۔ مراکا نے یکلخت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنو مراکا۔ میری اطلاع کے مطابق سنگھارا مجرموں کے ہتھے چڑھ گیا ہے اور ان مجرموں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ سنگھارا ہیڈ کوارٹر کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ وہ آسانی سے زبان کھولنے والوں میں سے نہیں ہے لیکن پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی سفاک اور بے رحم انسان ہیں وہ سنگھارا کی زبان کھلوانے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ اس لئے تم فوری طور پر ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی ریڈ الرٹ کر دو اور ہیڈ کوارٹر کے تمام راستے سیلڈ کر دو۔ اب نہ ہیڈ کوارٹر سے کوئی باہر جائے گا اور نہ ہی باہر سے کوئی اندر آئے گا۔ اگر سنگھارا بھی ہیڈ کوارٹر آنے کی کوشش کرے تو تم اسے بھی روکو گے کیونکہ ممکن ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ سنگھارا کے میک اپ میں یہاں آنے کی کوشش کرے اس لئے تا حکم ثانی کسی کو بھی ہیڈ کوارٹر میں نہیں آنا چاہئے۔ سمجھ گئے تم''...... راج کماری چندر مکھی نے مراکا کو تفصیل بتا کر اسے احکامات دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سخت اور کرخت تھا۔

''یس راج کماری جی۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... مراکا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور سنو۔ اب سے میں ہیڈ کوارٹر آنے اور جانے کے لئے سپیشل وے کا استعمال کروں گی کیونکہ سپیشل وے کے بارے میں

سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا۔ سپیشل وے کی بجائے اگر میں کسی اور وے کا استعمال کروں تو تم سمجھ جانا کہ وہ میں نہیں میرے میک اپ میں کوئی اور ہے۔ اس لئے اسے بھی روکنا تمہاری ذمہ داری ہو گی''...... راج کماری چندر مکھی نے کرخت لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں راج کماری جی۔ میری نظروں میں آئے بغیر ہیڈ کوارٹر میں ایک معمولی چیونٹی بھی داخل نہیں ہو سکے گی''۔ مراکا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ہیڈ کوارٹر میں کب آتی ہوں اور کب جاتی ہوں اس بات کی خبر بھی تمہارے سوا کسی کو نہیں ہونی چاہئے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... مراکا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور ہاں مجھے فوراً چیک کر کے بتاؤ کہ میرے نمبر پر تھوڑی دیر پہلے سنگھارا نے جو کال کی تھی وہ کس لوکیشن سے کی گئی تھی''۔ راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ میں ابھی چیک کر کے بتاتا ہوں''...... مراکا نے کہا اور راج کماری چندر مکھی نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ اب دیکھتی ہوں کہ عمران کس طرح اس نئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتا ہے۔ اگر اس نے یہاں آنے کی حماقت کی تو اسے سوائے موت کے اور کچھ نہیں ملے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان اور

سکون کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے اسے یقین ہو کہ عمران لاکھ سر پٹخ لے وہ کسی بھی صورت اس کے ناقابل تسخیر ہیڈ کوارٹر میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ابھی وہ بیٹھی انہی باتوں پر غور کر رہی تھی کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی۔

''راج کماری چندر مکھی بول رہا ہوں''...... راج کماری نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''مراکا بول رہا ہوں راج کماری جی''...... دوسری طرف سے کنٹرول روم کے انچارج مراکا کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں کال کیا ہے''...... راج کماری نے کرخت لہجے میں کہا۔

''آپ نے سنگھارا کے فون کال کی لوکیشن چیک کرنے کا کہا تھا''...... مراکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ بتاؤ۔ کہاں سے کی تھی اس نے کال''...... راج کماری نے پوچھا۔

''یہ وہی جگہ ہے راج کماری جی۔ جہاں سے پرنس آف ڈھمپ نے شہاب کلب کے مالک اور جنرل منیجر شہاب کو کال کی تھی''...... مراکا نے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تو یہ عمران اور اس کے ساتھی سنگھارا کو کلب سے اغوا کر کے وہاں لے گئے ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

''یس راج کماری جی''...... مراکا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم سنگھارا کے فون کی مسلسل ٹریکنگ کرو تاکہ ان کے نقل و حمل کا پتہ چلتا رہے۔ میں ایکشن گروپس کے ہیڈ مہندر اور راہوب کو ایکشن کا حکم دیتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور پھر اس نے مراکا کا جواب سنے بغیر کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور نمبر پریس کرنے لگی۔

''راہوب بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی راہوب کی آواز سنائی دی۔

''سنگھارا کا پتہ چل گیا ہے راہوب کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے اسے کہاں رکھا ہوا ہے۔ تم فوراً مہندر کو ساتھ لو اور اس جگہ ریڈ کرو۔ اس بار پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی بھی صورت میں زندہ نہیں بچنا چاہئے اگر سنگھارا زندہ ہو تو اسے نکال کر لے آنا اور اگر وہ اپنے قدموں پر چلنے کے قابل نہ ہو تو اسے وہیں گولی مار دینا''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس کالونی اور کوٹھی کا نمبر راہوب کو بتا دیا جہاں سے عمران نے سنگھارا کی آواز میں سنگھارا کے سیل فون پر اس سے بات کی تھی۔

''یس راج کماری جی۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''۔ راہوب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور راج کماری چندر مکھی نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

ٹائیگر نے کار چندر مکھی کی رہائشی کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے روکی تو عمران جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ یہ کار عمران کے کہنے پر ٹائیگر ایک پبلک پارکنگ سے اُڑا کر لے آیا تھا۔ چندر مکھی سے ملنے کے لئے عمران ٹیکسی نہیں لے جانا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے ٹائیگر سے خصوصی طور پر جدید اور نئے ماڈل کی کار لانے کا کہا تھا اور ٹائیگر نے ایسا ہی کیا تھا۔

کار سے نکلتے ہوئے اس نے اپنے ساتھیوں کو کار میں ہی رہنے کا کہا اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا اور گیٹ کی سائیڈ دیوار پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ملازم نما آدمی باہر آ گیا۔

”چندر مکھی کو بتاؤ کہ ڈپٹی کمشنر کا ندرے آیا ہے“...... عمران نے ملازم سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”لیکن مادام تو کہیں گئی ہوئی ہیں“...... ملازم نے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا ان کا کوئی سیکرٹری یا اسسٹنٹ بھی نہیں ہے“۔ عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ سیکرٹری صاحب ہیں۔ آپ ان سے مل سکتے ہیں۔ ان کا نام ماہاش ہے“...... ملازم نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھاٹک کھولو“...... عمران نے کہا تو ملازم نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے سے اندر چلا گیا۔ اندر جاتے ہی اس نے چھوٹا دروازہ بند کیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے گیٹ کھول دیا۔ اس دوران عمران کار میں بیٹھ چکا تھا۔ اس نے اشارہ کیا تو ٹائیگر کار اندر لے گیا۔

رہائش گاہ خاصی بڑی اور جدید طرز کی تھی۔ پورچ میں سفید رنگ کی جدید ماڈل کی ایک کار پہلے سے موجود تھی۔ ٹائیگر نے اس سفید کار کی سائیڈ پر کار روکی اور پھر عمران، ٹائیگر اور پیچھے بیٹھے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی کار سے اتر آئے۔ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا نوجوان ایک کمرے سے نکل کر برآمدے میں آیا اور پھر برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔

”فرمائیں“...... نوجوان نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”آپ کی تعریف“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں پوچھا۔

”میرا نام ماہاش ہے اور میں چندر مکھی کا سیکرٹری ہوں

جناب''...... عمران کا رعب دار لہجہ سن کر نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمارا تعلق سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے ہے اور ہمیں ایک اہم سلسلے میں چندر مکھی سے ملنا ہے۔ میں ڈپٹی کمشنر کاندرے ہوں''۔ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اس نے اپنا تعلق سٹیٹ پولیس سے ظاہر کیا تھا تو اسے لہجہ بھی پولیس والوں جیسا ہی اپنانا پڑ رہا تھا۔

''لیکن چندر مکھی تو نہیں ہیں''...... ماہاش نے کہا۔

''کہاں گئی ہیں وہ''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ بتا کر نہیں گئیں''...... ماہاش نے کہا۔

''کب تک لوٹیں گی''...... عمران نے کہا۔

''کچھ معلوم نہیں جناب۔ وہ اپنی مرضی کی مالک ہیں۔ آنے کو ابھی بھی آ سکتی ہیں اور نہ آئیں تو دو دو دن بھی ان کا پتہ نہیں ہوتا''...... ماہاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہاں مہمانوں کو اسی طرح باہر کھڑا رکھ کر بات کی جاتی ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ آئیں۔ تشریف لائیں''...... ماہاش نے کہا اور واپس چلتا ہوا برآمدے میں آیا اور پھر برآمدے کے کونے میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ڈرائنگ روم تھا اور مہنگے اور خوبصورت سامان سے سجا ہوا

تھا۔ فرنیچر بھی قیمتی تھا اور وہاں موجود ہر چیز سے نفاست ٹپک رہی تھی۔

''تشریف رکھیں''...... ماہاش نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی صوفوں کی طرف بڑھ گئے۔

''فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ کچھ پینا پسند کریں گے آپ''...... ماہاش نے کہا۔

''ان باتوں کو چھوڑیں اور میرے سامنے بیٹھ جائیں۔ چندر مکھی نہیں ہیں تو ہم آپ سے بات کر لیتے ہیں۔ ہمیں واپس بھی جانا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ماہاش اثبات میں سر ہلا کر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''فرمائیں''...... ماہاش نے کہا۔

''آپ کب سے چندر مکھی کے ساتھ کام کر رہے ہیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''میں تین سالوں سے ان کے ساتھ ہوں''......ماہاش نے کہا۔

''چندر مکھی کس فیلڈ میں کام کرتی ہیں۔ میرا مطلب ہے وہ کیا جاب کرتی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ ایک انشورنس کمپنی میں فیلڈ ورکر ہیں۔ اسی لئے انہیں آئے دن باہر رہنا پڑتا ہے''...... ماہاش نے کہا۔

''ان کا دفتر کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ان کا کوئی دفتر نہیں ہے۔ میں نے بتایا نا کہ وہ فیلڈ ورکر

ہیں‘‘...... ماہاش نے کہا۔

’’کیا آپ ان کی جائیداد کے بارے میں ہمیں کچھ بتا سکتے ہیں‘‘...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’جائیداد۔ کیا مطلب‘‘...... ماہاش نے پوچھا۔

’’اچھا چھوڑیں۔ یہ بتائیں آپ کے علاوہ یہاں اور کتنے ملازم ہیں‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’میرے علاوہ ان کے چار ملازم اور ہیں‘‘...... ماہاش نے کہا۔

’’کیا چندر مکھی شادی شدہ ہیں‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’نہیں۔ انہوں نے شادی نہیں کی‘‘...... ماہاش نے جواب دیا۔

اب اس کے چہرے پر قدرے الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے جیسے اسے عمران کے سوالوں کی سمجھ نہ آ رہی ہو۔

’’تم تینوں باہر جاؤ۔ مجھے مسٹر ماہاش سے علیحدگی میں کچھ بات کرنی ہے‘‘...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلائے اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

’’مسٹر ماہاش۔ اگر چندر مکھی گھر میں موجود ہیں تو مجھے سچ بتا دو ورنہ تمہارا جھوٹ تمہارے لئے مصیبت بن جائے گا‘‘...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

’’مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں جناب۔ آپ چاہیں تو پورا گھر چیک کر لیں۔ اگر دیوی جی گھر میں ہوتیں تو مجھے بھلا آپ سے

جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی‘‘...... اس بار ماہاش نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’پھر سوچ لو۔ ہمارا تعلق سٹیٹ پولیس سے ہے اور سٹیٹ پولیس پوچھ گچھ سے پہلے نگرانی کراتی ہے‘‘...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو ماہاش چونک پڑا۔

’’نگرانی۔ کیا مطلب‘‘...... ماہاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہی کہ میرے آدمی اس کوٹھی کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں اور میرے یہاں پہنچنے تک چندر مکھی کو رہائش گاہ سے باہر جاتے نہیں دیکھا گیا ہے۔ اگر وہ باہر گئی ہوتیں تو میرے آدمی مجھے بتا دیتے‘‘...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

’’اوہ نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ آپ کو یقیناً غلط اطلاع دی گئی ہے۔ دیوی جی واقعی باہر گئی ہیں اور میں آپ سے کہہ تو رہا ہوں کہ آپ بے شک پوری کوٹھی چیک کر لیں‘‘...... ماہاش نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا۔

’’جناب۔ گھر میں واقعی چار ملازمین ہی ہیں۔ ہم نے چیک کر لیا ہے‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

’’اب تو آپ کو میری بات کا یقین آ گیا ہو گا‘‘...... کیپٹن شکیل کی بات سن کر ماہاش نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم اب بھی جھوٹ بول رہے ہو''۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ماہاش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر اب غصے اور بے چارگی کے تاثرات دکھائی دینے لگے تھے۔

''کیسا شک۔ جب آپ کے آدمیوں نے کوٹھی چیک کر لی ہے تو پھر شک کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے''...... ماہاش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''چندر مکھی کو گھر سے نکلتے نہیں دیکھا گیا۔ وہ کوٹھی میں نہیں ہے لیکن مجھے شک ہے کہ وہ کسی تہہ خانے میں ہو سکتی ہے۔ اب تم بتاؤ گے کہ وہ کس تہہ خانے میں ہے''...... عمران نے کہا۔ اس کے اشارے پر کیپٹن شکیل نے جیب سے ریوالور نکالا اور آگے بڑھ کر ماہاش کے سر سے لگا دیا۔ ریوالور دیکھ کر ماہاش کا رنگ زرد ہو گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے''...... ماہاش نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اگر تم مرنا نہیں چاہتے تو بتاؤ کہاں ہے چندر مکھی''۔ عمران نے غرا کر کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں واقعی نہیں جانتا''...... ماہاش نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے گولی مار دو''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل نے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھا دیا۔ یہ دیکھ

کر ماہاش کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

''رکو۔ رکو۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ گولی مت چلانا پلیز''۔ ماہاش نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''تو بتاؤ کہاں ہے چندر مکھی۔ تمہاری جان اسی صورت میں بچ سکتی ہے جب تم سچ سچ بتاؤ گے ورنہ نہیں''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ماہاش کا جسم بری طرح سے کانپنے لگا۔

''مم مم۔ میں میں......'' ماہاش نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا دوسرے لمحے کمرہ زوردار تھپڑ اور ماہاش کی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا تھا۔ ماہاش اچھل کر نیچے گرا تو عمران نے اٹھ کر فوراً اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیا۔ اس کے بوٹ کی نوک ماہاش کی گردن کی رگ پر مخصوص انداز میں مڑی تو ماہاش اس کے پیر کے نیچے ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا۔

''رکو۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ یہ عذاب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔ رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں''...... ماہاش نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو عمران نے اس کی گردن پر بوٹ کی نوک کا دباؤ قدرے کم کر دیا۔

''جلدی بولو۔ ورنہ اس بار میں تمہاری گردن توڑ دوں گا''۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''وہ۔ وہ خفیہ راستے سے گئی ہیں''...... ماہاش نے پھنسے پھنسے

سے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں ابل پڑی تھی۔ عمران نے اس کی گردن سے پیر ہٹا لیا اور پھر جھک کر اس نے ماہاش کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

''کہاں ہے وہ خفیہ راستہ۔ دکھاؤ مجھے''...... عمران نے اسے دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔ ماہاش نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ باہر آ گیا۔ وہ اس قدر گھبرایا ہوا تھا کہ اس نے شرافت سے عمران کو ایک کمرے میں موجود تہہ خانے کا راستہ دکھا دیا۔ تہہ خانے کی ایک دیوار کے پیچھے ایک سرنگ تھی۔

عمران کے کہنے پر ماہاش نے سرنگ کا راستہ کھول دیا۔ عمران نے ماہاش کو ساتھ لیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس سرنگ میں آ گیا۔ سرنگ کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ وہ دروازے سے نکل کر باہر آئے تو وہ باہر موجود ایک چھوٹے سے جنگل میں آ گئے جنگل میں کچھ دور چلنے کے بعد وہ ایک پختہ سڑک پر آئے اور پھر وہ ماہاش کے ساتھ جنگل میں موجود ایک کھنڈر میں پہنچ گئے۔ کھنڈر میں دس مسلح افراد موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا اور پھر ماہاش کے ساتھ مل کر کھنڈر کے ایک بڑے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ اس تہہ خانے میں بھی چندر مکھی کا ایک خاص آدمی رونو تھا۔ جسے عمران اور اس کے ساتھیوں نے کور تو کر لیا تھا لیکن وہ آسانی سے زبان نہیں کھول رہا تھا لیکن

جب عمران نے اس پر مخصوص انداز میں تشدد کیا تو آخرکار وہ بھی بول پڑا اور اس نے بتایا کہ چندر مکھی اس رہائش گاہ سے خصوصی کار میں گئی ہے لیکن کہاں گئی ہے یہ بات اسے بھی نہیں معلوم تھی۔ عمران کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے اس کھنڈر کی تلاشی لی تو کھنڈر کے ایک اور تہہ خانے کے خفیہ سیف سے انہیں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر مل گیا۔ ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی پہلے سے ایڈجسٹ تھی۔ رونو نے عمران کو بتایا کہ ایمرجنسی میں وہ چندر مکھی کو اسی ٹرانسمیٹر سے کال کرتا تھا۔ عمران کے کہنے پر ٹائیگر نے ماہاش اور رونو کو بے ہوش کیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ رونو بول رہا ہوں سکس پوائنٹ سے۔ ہیلو۔ اوور''...... عمران نے رونو کی آواز میں کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ گومو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''راج کماری جی سے بات کراؤ گومو۔ اٹ از ایمرجنسی۔ اوور''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میں بات کراتا ہوں۔ اوور''...... گومو نے کہا۔

''یس رونو۔ کیوں کال کیا ہے۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف راج کماری چندر مکھی کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''راج کماری جی۔ چار ایشیائی اچانک رہائش گاہ میں پہنچ گئے

تھے۔ انہوں نے وہاں موجود ماہاش پر تشدد کیا تو ماہاش نے انہیں خفیہ راستہ بتا دیا پھر وہ چاروں خفیہ راستے سے یہاں آئے لیکن میں پہلے سے ہی تیار تھا۔ جیسے ہی انہوں نے خفیہ راستہ اوپن کیا اور اس پوائنٹ میں داخل ہونے کی کوشش کی تو میں نے ان پر مشین گن سے فائرنگ کر دی اور ان چاروں کو مار گرایا ہے۔ اس وقت ان چاروں کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''تم کون بول رہے ہو۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی کی سرد آواز سنائی دی۔

''میں رونو ہوں راج کماری جی۔ سیکنڈ پوائنٹ کا انچارج۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''اپنا پورا نام بتاؤ نانسنس۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''پورا نام۔ کیا مطلب راج کماری جی۔ اوور''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے رونو نے اپنا یہی نام بتایا تھا۔ اس کا پورا نام کیا تھا یہ عمران نے اس سے پوچھا ہی نہ تھا۔

''ہونہہ۔ تو تم وہی علی عمران ہو جس نے پہلے مجھ سے سنگھارا کے سیل فون پر سنگھارا کے لہجے میں بات کی تھی۔ اب تم میرے خفیہ ٹھکانے پر بھی پہنچ گئے ہو اور ظاہر ہے کہ تم نے ماہاش اور رونو سمیت تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہو گا''...... راج کماری چندر مکھی

نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''گڈ شو راج کماری چندر مکھی۔ تم واقعی ذہین اور انتہائی کائیاں لڑکی ہو۔ میں تو تمہارے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن تم ہو کہ کہیں ملتی ہی نہیں تو میں نے سوچا کہ تمہیں زبردستی اٹھا لیا جائے اور پھر تم سے شادی کی جائے۔ شادی کے بعد جہیز میں تم یقیناً پچاس کے پچاس تھنڈر فلیش پسٹلز مجھے دے دو گی اور ہم دونوں ہنسی خوشی پاکیشیا لوٹ جائیں گے۔ اوور''...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''بکواس مت کرو۔ تم اور تمہارے ساتھی زیادہ دیر زندہ نہیں رہیں گے۔ سمجھے۔ اوور اینڈ آل''...... راج کماری چندر مکھی نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔

''بہت چالاک ہے یہ لڑکی۔ اس نے تو واقعی میرا دماغ گھما کر رکھ دیا ہے۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ رونو کی آواز میں آپ اس سے بات کر رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔ وہ تینوں اس کے پاس ہی موجود تھے۔

''ہاں۔ چار ایشیائیوں کی ہلاکت والی بات اسے ہضم نہیں ہوئی تھی شاید''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''اب ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے ورنہ راج کماری چندر مکھی یہاں فورس بھیج دے گی جو ہم پر بھوکے درندوں کی طرح

جھپٹ پڑے گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب واپس اس خفیہ راستے سے فرسٹ پوائنٹ میں آئے اور پھر وہاں سے کار لے کر نکلتے چلے گئے۔

''اب ہم سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر تک کیسے پہنچیں گے''...... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اب وہی ایک راستہ رہ گیا ہے جہاں سے ہم ہیڈ کوارٹر کے اندر داخل ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ تو مجھے اور کوئی راستہ سجھائی نہیں دے رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اسکائی کلب والا راستہ''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''آپ کی کال کے بعد اس نے وہ راستہ بھی سیلڈ کر دیا ہو گا''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ خفیہ راستہ تلاش کرنے کے لئے اب ہمیں اسکائی کلب کو بھی اُڑانا پڑا تو ہم اُڑا دیں گے''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

راج کماری چندر مکھی کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا وہ انتہائی بے چینی اور غصے کے عالم میں اپنے آفس میں ٹہل رہی تھی۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سن کر وہ پلٹی۔

''یس کم اِن''...... راج کماری چندر مکھی نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے راج کماری چندر مکھی کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''آؤ راہوب۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی''...... نوجوان کو دیکھ کر راج کماری چندر مکھی نے قدرے نرم لہجے میں کہا اور تیز تیز چلتی ہوئی اپنی میز کی طرف بڑھی اور پھر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئی۔

''بیٹھو''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو راہوب شکریہ کہہ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا۔ تمہارا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے"...... راج کماری چندر مکھی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایک بری خبر ہے راج کماری جی"...... راہوب نے کہا تو راج کماری چندر مکھی چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا بری خبر ہے۔ جلدی بتاؤ"...... راج کماری چندر مکھی نے بے چینی سے کہا۔

"ہم نے اس عمارت پر ریڈ کیا تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھی چھپے ہوئے تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو وہ وہاں سے نکل چکے تھے۔ البتہ اس عمارت کے ایک کمرے میں ہمیں سنگھارا کی لاش ملی ہے۔ تشدد زدہ لاش"...... راہوب نے کہا تو راج کماری چندر مکھی نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"مجھے پہلے ہی شک تھا کہ عمران نے سنگھارا کو ہلاک کر دیا ہو گا۔ اس نے سنگھارا سے ہی یقیناً میری سیکرٹ رہائش گاہ کا پتہ معلوم کیا ہو گا۔ ابھی کچھ دیر پہلے عمران نے پھر مجھ سے رابطہ کیا تھا"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو اس بار راہوب چونک پڑا۔

"اوہ۔ اب کیا کہا ہے اس نے اور وہ کہاں ہے"...... راہوب نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ میری سیکرٹ رہائش گاہ میں پہنچ گیا ہے۔ اس نے فرسٹ اور سیکنڈ رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس

نے سیکنڈ رہائش گاہ میں موجود میرے خاص آدمی رونو کا ٹرانسمیٹر حاصل کیا تھا جس پر وہ مجھ سے ایمرجنسی کی صورت میں بات کر سکتا تھا۔ عمران نے مجھ سے رونو کے لہجے میں بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن جب اس نے کہا کہ اس نے فرسٹ پوائنٹ کے خفیہ راستے سے آنے والے چار ایشیائیوں کو مار گرایا ہے تو مجھے اس پر شک ہوا۔ چار ایشیائی عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے تھے۔ جنہیں سنگھارا جیسا انسان بھی قابو نہیں کر سکا تھا تو بھلا رونو جیسا عام انسان انہیں کیسے مار گرا سکتا تھا۔ اس لئے میں نے جب اس کا پورا نام پوچھا تو وہ مجھے اپنا پورا نام نہ بتا سکا جس پر مجھے یقین ہو گیا کہ وہ عمران ہے۔ اس کے بعد عمران نے مجھ سے اصل آواز میں بھی بات کی تھی"...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو کیا وہ ابھی تک اسی رہائش گاہ میں ہے جہاں سے اس نے آپ کو کال کیا تھا"...... راہوب نے پوچھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے مجھ سے بات کرنے کے بعد وہ وہاں رکا رہ سکتا ہے نانسنس۔ وہ انتہائی ذہین اور تیز ایجنٹ ہے۔ اس نے وہاں سے نکلنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہ لگائی ہو گی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں نے فوری طور پر وہاں فورس بھیج دینی ہیں"...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری راج کماری جی۔ میں نے ایکشن فورس پورے بھاٹان

میں پھیلا دی ہے۔ وہ جلد ہی مل جائیں گے''...... راہوب نے کہا۔

''نہیں۔ وہ اس طرح قابو نہیں آئیں گے۔ وہ میک اپ کے ماہر ہیں اور واردات کے بعد میک اپ تبدیل کر لیتے ہیں اور تم بھاٹان میں ہر انسان کو چیک نہیں کر سکتے''...... راج کماری چندر مکھی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''میں نے اپنے تمام ساتھیوں کو سپیشل ٹریسر گلاسز والے چشمے لگائے رکھنے کا حکم دیا ہے راج کماری جی۔ اگر وہ میک میں ہوئے تو سپیشل ٹریسر گلاسز سے ان کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے دکھائی دے سکتے ہیں''...... راہوب نے کہا۔

''سپیشل ٹریسر گلاسز سے صرف ماسک میک اپ چیک کیا جا سکتا ہے نانسنس۔ اگر انہوں نے کوئی خصوصی میک اپ کیا ہوا ہو گا تو تمہارے آدمی سپیشل ٹریسر گلاسز سے بھی ان کے اصل چہرے نہیں دیکھ سکیں گے''...... راج کماری چندر مکھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر انہیں کیسے اور کہاں تلاش کیا جائے''...... راہوب نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ان کے پاس اب ایک ہی راستہ ہے جہاں سے وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہیں''...... راج کماری چندر مکھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہ کون سا راستہ ہے راج کماری جی''...... راہوب نے

پوچھا۔

''اسکائی کلب۔ عمران جانتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا ایک راستہ اسکائی کلب میں بھی ہے۔ وہ اسی راستہ کو استعمال کرے گا اور اسکائی کلب پر حملہ کر کے وہاں سے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کوشش کر سکتا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو اگر اس راستے کو سیلڈ کر دیا جائے اور کلب کی طرف آنے والے تمام راستوں کی پکٹنگ کر دی جائے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو آگے بڑھنے سے روکا جا سکتا ہے''...... راہوب نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے بھی پہلے یہی سوچا تھا لیکن اب میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ارادہ بدل دیا ہے۔ کیا مطلب راج کماری جی۔ میں سمجھا نہیں''۔ راہوب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں چاہتی ہوں کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکائی کلب آئے اور خفیہ راستہ تلاش کر کے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر آنے کی کوشش کرے۔ میں اس خفیہ راستے میں ان کے لئے ہر طرف موت کے جال پھیلا دوں گی۔ انہیں قدم قدم پر موت کا سامنا کرنا پڑے گا اور وہ یقینی موت کا شکار بن جائیں گے''۔ راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''لیکن راج کماری جی۔ اگر وہ اس طرف نہ آئے اور انہوں

نے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے لئے کسی اور راستے کا انتخاب کر لیا تو کیا ہوگا''...... راہوب نے کہا۔

''سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے چار راستے ہیں۔ میں نے تمام راستے سیلڈ کرا دیئے ہیں۔ وہ کسی بھی راستے کا انتخاب کریں انہیں سوائے موت کے اور کچھ نہیں ملے گا''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''اوہ۔ پھر میرے لئے کیا حکم ہے''...... راہوب نے کہا۔

''تم ہیڈ کوارٹر کا اندرونی انتظامی نظام سنبھال لو اور ہیڈ کوارٹر میں موجود ہر ایک فرد پر نظر رکھو۔ جب تک عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہو جاتے اس وقت تک تم ہیڈ کوارٹر کے اندر رہو گے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرح حفاظتی انتظامات سے بچ کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تو انہیں ہلاک کرنے کی ذمہ داری تمہاری ہو گی اور تمہیں کیا کرنا ہے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے تلخ لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ آپ فکر نہ کریں۔ اول تو عمران اور اس کے ساتھی اس قدر ٹائٹ حفاظتی انتظامات کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور اگر ایسا ہو گیا اور وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گئے تو میں ان پر بھوکے درندے کی طرح جھپٹ پڑوں گا اور ان کی بوٹیاں اُڑا دوں گا۔ وہ مجھ سے کسی بھی صورت میں زندہ نہیں بچ سکیں گے''۔ راہوب نے کہا۔

''تو جاؤ اور جو انتظامات کرنے ہیں ابھی جا کر کر لو۔ ان کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ کب یہاں آ دھمکیں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو راہوب اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

راہوب کے باہر جانے کے بعد راج کماری چندر مکھی ایک بار پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور کمرے میں ٹہلنے لگی۔ اس کے چہرے پر بدستور تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ سنگھارا، ماہاش اور رونو کی موت کی خبر نے اس کے اعصاب کو شدید دھچکا پہنچایا تھا اور ان خبروں سے اسے احساس ہونے لگ گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ وہ تیزی سے کام کر رہے تھے اور ہر ممکن طریقے سے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے وہ جس طرح سے پیش قدمی کر رہے تھے وہ اس کے لئے اور سپریم فورس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔

ابھی وہ کمرے میں ٹہل رہی تھی کہ میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلی تو راج کماری چندر مکھی چونک کر اپنے خیالوں سے نکل آئی۔ وہ تیزی سے میز کی طرف بڑھی اور ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔

''ہیلو ہیلو۔ مہندر کالنگ، انچارج آف فرسٹ ایکشن گروپ۔ اوور''...... دوسری طرف سے مہندر کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں بے پناہ جوش تھا۔

''راج کماری اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''راج کماری جی۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے۔ اوور''...... مہندر نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کہاں ہیں وہ اور تم نے انہیں کیسے ٹریس کیا۔ اوور''۔ راج کماری چندر مکھی نے چونک کر کہا۔

''وہ چاروں کچھ دیر پہلے اسکائی کلب آئے تھے۔ انہوں نے ریڈ کوبرا کے بارے میں پوچھا لیکن اس وقت ریڈ کوبرا موجود نہیں تھا۔ انہوں نے سپروائزر سے ریڈ کوبرا کی رہائش کا پتہ پوچھا اور کلب سے واپس چلے گئے۔ سپروائزر نے ان کے جانے کے بعد مجھے کال کر کے ان کے بارے میں بتایا تو میں اسی وقت اپنے آدمیوں کو لے کر ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ پہنچ گیا اور وہ چاروں ابھی ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ کے اندر موجود ہیں۔ اوور''...... مہندر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو مہندر۔ گڈ شو۔ تم نے واقعی شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے لیکن جب تمہیں یقین ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں اور ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ میں موجود ہیں تو پھر وہ ابھی تک زندہ کیوں ہیں۔ تم نے ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی۔ اوور''۔ راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ریڈ کوبرا آپ کا دوست ہے راج کماری جی اس لئے میں

نے سوچا کہ آپ سے مزید احکامات لے لوں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں ریڈ کوبرا کی کوٹھی میزائلوں سے اُڑا دوں یا اندر میں گیس بم پھینک کر پہلے انہیں بے ہوش کروں اور پھر ان سب کا خاتمہ کر دوں۔ اوور''...... مہندر نے کہا۔

''نہیں۔ رسک لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مہندر۔ تم پوری کوٹھی کو میزائلوں سے اُڑا دو۔ کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑو۔ چاہے وہ ریڈ کوبرا ہی کیوں نہ ہو۔ سمجھے۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ اوور''...... مہندر نے کہا اور راج کماری چندر مکھی نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ مہندر کی کال سن کر اس کا چہرہ بحال ہو گیا تھا اور اب وہ فریش دکھائی دے رہی تھی۔ اسے یقین تھا کہ مہندر، عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقینی طور پر ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور پھر ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد دوبارہ ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو راج کماری چندر مکھی نے فوراً ٹرانسمیٹر آن کر لیا۔

''ہیلو ہیلو۔ مہندر کالنگ۔ اوور''...... دوسری طرف سے مہندر کی پرجوش آواز سنائی دی۔

''یس۔ راج کماری اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''راج کماری جی۔ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں۔

ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ جب میں نے میزائلوں سے کوٹھی تباہ کی تو یہ کوٹھی کے نیچے موجود بم پروف تہہ خانے میں چھپ گئے تھے۔ میں نے چونکہ سارے علاقے کی پکٹنگ کی ہوئی تھی اس لئے جب یہ تہہ خانے کے خفیہ راستے سے نکلے اور انہوں نے ایک کار میں فرار ہونے کی کوشش کی تو میری نظروں میں آ گئے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انہیں گھیرا اور پھر انہیں موقع پر ہی گولیاں مار دیں۔ اوور''...... مہندر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ تم کہاں ہو اب۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''پوائنٹ سیون پر راج کماری جی۔ میں ان کی لاشیں ساتھ لے آیا ہوں۔ اوور''...... مہندر نے جواب دیا۔

''او کے۔ میرا ایک خاص آدمی آ رہا ہے اس کا نام راہوب ہے۔تم یہ لاشیں اسے دکھا دینا۔ اس کے بعد اسے کہنا کہ وہ مجھے کال کرے۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''یس راج کماری جی۔ اوور''...... مہندر نے جواب دیا اور راج کماری چندر مکھی نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ آف کر دیا۔ پھر اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر ایک اور فریکوئنسی ایڈجسٹ کی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبایا اور کال دینی شروع کر دی۔

''یس۔ راہوب اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد مردانہ آواز سنائی دی۔

''راہوب۔ سنگھارا گروپ کے پوائنٹ سیون سے واقف ہو۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''یس راج کماری جی۔ اوور''...... راہوب نے جواب دیا۔

''اس گروپ کے انچارج مہندر کو جانتے ہو۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''یس۔ اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ اوور''...... راہوب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''او کے۔ وہ پوائنٹ سیون پر موجود ہے۔ اس نے چار ایشیائیوں کو ہلاک کیا ہے جن کی لاشیں اس کے پاس ہیں۔تم جا کر ان لاشوں کو چیک کرو کہ وہ میک اپ میں ہیں یا نہیں اور ان کے ساتھ ساتھ مہندر کو بھی چیک کرو۔ اگر وہ اصل مہندر نہ ہو تو اسے وہیں گولی مار دینا۔ اگر لاشیں اور مہندر اصل ہوں تو مجھے وہیں سے کال کر کے رپورٹ دے دینا۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا اور پھر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں راہوب کو ساری تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ مہندر نے انہیں کیسے ٹریس کیا تھا اور کس طرح ہلاک کیا تھا۔

''او کے راج کماری جی۔ میں آپ کا مقصد سمجھ گیا ہوں۔ آپ کو شک ہے کہ کہیں عمران نے مہندر کی جگہ لے کر آپ کو کال کر۔

کے ڈاج نہ دیا ہو۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں مہندر کی ایک ایک بات سے واقف ہوں۔ اسے اچھی طرح سے ٹٹول کر میں اس کی اصلیت معلوم کروں گا اور لاشیں بھی چیک کر لوں گا۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ آپ مجھے اس گروپ کے حلیئے بتا دیں تاکہ مجھے انہیں پہچاننے میں کوئی غلطی نہ ہو۔ اوور''...... راہوب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلیئے بتا دیئے۔

''اب مجھے ان چاروں کو پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں ہو گی راج کماری جی۔ اوور''...... راہوب نے کہا۔

''او کے۔ میں تمہاری کال کی منتظر رہوں گی۔ اوور اینڈ آل''۔ راج کماری چندر مکھی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اسے یقین تھا کہ راہوب سب کچھ آسانی سے معلوم کر لے گا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

''یس۔ کم اِن''...... راج کماری چندر مکھی نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو دروازہ کھلا اور راہوب اندر داخل ہوا۔ اس نے راج کماری چندر مکھی کو سیلوٹ کیا۔

''میں نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں راج کماری جی۔ اب عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت میں ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہوسکیں گے''...... راہوب نے کہا۔

''اب اس کی نوبت نہیں آئے گی راہوب''...... راج کماری

چندر مکھی نے کہا تو راہوب چونک پڑا۔

''میں سمجھا نہیں''...... راہوب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی نے اسے مہندر سے ملنے والی رپورٹ بتا دی۔

''آپ کو ہر صورت میں ہوشیار رہنا چاہئے راج کماری جی۔ اگر راہوب کی تسلی ہو جائے تب بھی آپ لاشیں یہاں منگوا لیں۔ میرے پاس جدید ترین میک اپ واشر ہے۔ یہاں بھی انہیں چیک کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے''...... راہوب نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پہلے راہوب کی رپورٹ تو مل جائے''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا تو راہوب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راج کماری چندر مکھی نے اسے چند ہدایات دیں تو وہ سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو راج کماری چندر مکھی نے فوراً اسے آن کر لیا۔

''ہیلو ہیلو۔ مہندر کالنگ راج کماری جی۔ اوور''...... دوسری طرف سے مہندر کی آواز سنائی دی۔

''یس راج کماری چندر مکھی اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے کرخت لہجے میں کہا۔

''راہوب میرے پاس موجود ہے راج کماری جی۔ اس سے بات کریں۔ اوور''...... مہندر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کراؤ بات۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''ہیلو راج کماری جی۔ میں راہوب بول رہا ہوں۔ اوور''۔

دوسری طرف سے راہوب کی آواز سنائی دی۔

''یس راہوب۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

''میں نے لاشیں اچھی طرح سے چیک کی ہیں راج کماری جی۔ یہ واقعی اسی گروپ کی لاشیں ہیں جن کے آپ نے مجھے حلیئے بتائے تھے۔ وہ چاروں ماسک میک اپ میں تھے۔ میں نے ان کے ماسکس اتار لئے ہیں۔ وہ چاروں ایشیائی ہی ہیں۔ میں نے مہندر کا بھی تفصیلی انٹرویو لے لیا ہے۔ وہ اصل مہندر ہے۔ اس کے باوجود بھی میں نے اس کا میک اپ چیک کر لیا ہے۔ وہ میک اپ میں نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میں نے ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ بھی جا کر چیک کی ہے۔ اسے واقعی میزائلوں سے مکمل طور پر تباہ کیا گیا ہے۔ مہندر کی پوری رپورٹ درست ہے۔ اوور''...... راہوب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب تم ایسا کرو کہ ان چاروں کی لاشیں اپنی کار میں ڈال کر مشرقی پہاڑیوں میں واقعی سرخ پہاڑی کے قریب لے جاؤ اور لاشیں وہاں چھوڑ کر واپس چلے جاؤ۔ اوور''...... راج کماری چندر مکھی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور''۔ راہوب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور راج کماری چندر مکھی نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ ٹرانسمیٹر میز پر رکھ کر اس نے

انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... بٹن پریس ہوتے ہی اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''راہوب کو میرے پاس بھیجو۔ فوراً''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا اور بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا۔ چند منٹ کے بعد کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

''یس۔ کم اِن''...... راج کماری چندر مکھی نے تیز لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور راہوب اندر داخل ہوا۔

''آپ نے مجھے بلایا تھا راج کماری جی''...... راہوب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''راہوب نے پوری تسلی کر لی ہے۔ وہ لاشیں ہمارے مطلوبہ افراد کی ہی ہیں اور مہندر بھی اصل ہے لیکن اس کے باوجود میں نے تمہارے کہنے پر ان چاروں کی لاشیں فرسٹ پوائنٹ پر منگوا لی ہیں۔ تم اب اپنے آدمیوں کو فرسٹ پوائنٹ پر بھیجو تاکہ وہ لاشیں اندر لے آئیں۔ جب لاشیں آ جائیں تو مجھے اطلاع دینا۔ میں اپنے سامنے ان لاشوں کو چیک کرانا چاہتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

''یس راج کماری جی''...... راہوب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا مڑ کر آفس سے نکلتا چلا گیا۔

"ہونہہ۔ راج کماری چندر مکھی ضرورت سے زیادہ شکی مزاج واقع ہوئی ہے"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل، صفدر اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تو کیا اب ہمیں لاشیں بن کر وہاں جانا پڑے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوچا تو میں نے یہی تھا لیکن مجھے اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ کہیں وہ لوگ اندر سے باہر کا منظر چیک نہ کر لیں اور پھر ہم نقلی لاشیں بن کر جائیں تو ہماری لاشیں اٹھانے والے ہم پر گولیاں برسا دیں اور ہم سب اصل لاشوں میں تبدیل ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کن چکروں میں پڑ گئے ہیں۔ ہمیں ریڈ کوبرا کے گھر سے خاصا اسلحہ مل گیا ہے۔ اس اسلحے سے ہم اسکائی

کلب کو تباہ کر کے خفیہ راستہ اوپن کرتے ہیں اور پھر اس کے ذریعے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جاتے ہیں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لگتا ہے تم میں تنویر کی روح سرایت کر گئی ہے جو اس جیسی باتیں کر رہے ہو۔ برادرم اگر ہم نے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا تو پھر اس کے ساتھ تھنڈر فلیش پسٹلز بھی ختم ہو جائے گا۔ ہمیں وہاں سے تھنڈر فلیش پسٹلز حاصل کرنے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر ہم ریڈ کوبرا، مہندر اور راہوب کی لاشوں کے ساتھ ان کے کسی ایک ساتھی کی لاش اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور ان لاشوں کو سرخ پہاڑی کے قریب رکھ کر کہیں چھپ جائیں گے پھر جیسے ہی وہ ان لاشوں کو اٹھانے کے لئے آئیں گے ہم ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔ ہم میک اپ بیگ ساتھ لے جائیں گے۔ آنے والے افراد کے لباس پہن کر اور ان کے میک اپ کر کے ہم سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"اگر ہیڈ کوارٹر کے اندر سے ہمیں مانیٹر کیا جا رہا ہوا تو کیا کرو گے تم"...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

"تب پھر ہم کچھ دنوں کے لئے غائب ہو جاتے ہیں۔ جب راج کماری چندر مکھی کو یقین ہو جائے گا کہ ہم واقعی ہلاک ہو چکے ہیں تو اس نے سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں جو ریڈ الرٹ کیا

ہوا ہے وہ ختم کر دے گی اور پھر ہم راج کماری چندر مکھی کے باہر آنے کا انتظار کریں گے۔ آخر اس نے ساری زندگی تو سپریم فورس کے نئے ہیڈ کوارٹر میں چھپے نہیں رہنا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”تب تک اس نے اگر تھنڈر فلیش پسٹلز کہیں اور پہنچا دیئے تو کیا ہم ساری زندگی ان پسٹلز کی تلاش میں بھاگتے رہیں گے“۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسکائی کلب جا کر ریڈ کوبرا کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں لیکن ریڈ کوبرا اسکائی کلب میں نہیں ملا تھا۔ ان کے پاس اسلحے کی بھی کمی تھی اس لئے وہ کلب میں ڈائریکٹ ایکشن نہیں کر سکتے تھے۔ کلب کے سپروائزر سے عمران نے ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ کا پتہ معلوم کیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ریڈ کوبرا ہاؤس پہنچ گیا۔ ریڈ کوبرا ہاؤس میں داخل ہوتے ہی اس نے اور اس کے ساتھیوں نے قتل عام کیا اور ریڈ کوبرا کے سوا وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا۔ ٹائیگر کو عمران نے ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ کے باہر ہی چھوڑ دیا تھا۔ اس نے جب عمران کو اطلاع دی کہ چند مسلح افراد ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ کو انتہائی خفیہ طریقے سے گھیرے میں لے رہے ہیں تو عمران ہوشیار ہو گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمارت کے عقبی راستے سے نکلا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ کو گھیرنے والوں پر بھرپور انداز میں حملہ کر دیا۔ حملہ آوروں کی تعداد

بیس تھی۔ ان کا باس مہندر تھا۔ جسے عمران نے پہچان لیا تھا۔ وہ باقی سب افراد کو ہلاک کر کے مہندر کو اٹھا کر ریڈ کوبرا ہاؤس لے آیا اور پھر جب اس نے مخصوص انداز میں تشدد کیا تو مہندر اس کے سامنے کھل گیا اور اس نے عمران کے سامنے سب کچھ اگل دیا۔ مہندر کے پاس ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے اس سے ٹرانسمیٹر لے کر راج کماری چندر مکھی کو کال کیا تو راج کماری چندر مکھی نے لاشیں چیک کرنے کے لئے راہوب کو وہاں بھیجنے کا کہا۔ اس کے انداز سے عمران کو یقین ہو گیا کہ راج کماری چندر مکھی اس کی طرف سے مشکوک ہو گئی ہے۔ پھر جب راہوب اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے انہیں بھی قابو کر لیا۔ عمران نے راہوب سے پوچھ گچھ کی اور پھر اس نے ایک بار پھر راج کماری چندر مکھی کو کال کر کے مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ اس نے لاشیں اور مہندر کو چیک کر لیا ہے لیکن اس کے باوجود راج کماری چندر مکھی پوری طرح مطمئن معلوم نہ ہوئی تھی۔

”میرا خیال ہے ہم بلا وجہ وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اب ہمیں کچھ کر گزرنا چاہئے“...... کیپٹن شکیل نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا شاید وہ اس طویل بھاگ دوڑ سے اب کوفت محسوس کر رہا تھا اور واقعی کچھ کر گزرنے کے موڈ میں دکھائی دے رہا تھا۔

”چلو ٹھیک ہے۔ اب واقعی کچھ کر گزرنے کا ہی وقت ہے۔ راہوب چونکہ میرے قد وقامت کا ہے۔ میں اس کا میک اپ کر لیتا

ہوں اور راہوب کی اصل لاش کے ساتھ تم تینوں کو نقلی لاشیں بنا کر لے چلتا ہوں۔ میں وہاں پوری طرح ہوشیار رہوں گا اور پھر جیسے ہی موقع ملے گا کچھ نہ کچھ کر گزروں گا۔ چلو اٹھو اور تیار ہو جاؤ''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ تینوں بھی اثبات میں سر ہلا کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران کی بات سن کر ان کے چہروں پر مسرت اور جوش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد عمران راہوب کے میک اپ میں ایک کار کی سٹیئرنگ پر بیٹھا کار اُڑائے لئے جا رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر جبکہ عقبی سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے اور انہوں نے اسلحہ سیٹوں کے نیچے چھپا لیا تھا۔ راہوب کی لاش انہوں نے کار کی ڈگی میں ڈال دی تھی۔ راہوب کی لاش پر عمران نے اپنا میک اپ کر دیا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد کار پہاڑی علاقے میں داخل ہو گئی۔ مختلف پہاڑیوں سے ہوتے ہوئے انہیں دور سے ایک سرخ پہاڑی دکھائی دی تو عمران کار اس طرف بڑھاتا لے گیا۔ پہاڑیاں ویران تھیں۔ وہاں درخت تو نہ تھے لیکن جھاڑیوں کی بہتات تھی جو دور دور تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''اب تم اسلحہ اپنے لباسوں میں چھپا کر لاشوں میں تبدیل ہو جاؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر جھک کر سیٹ پر ٹیڑھا ہو کر لیٹ گیا۔ کیپٹن شکیل اور صفدر نے بھی سیٹوں کے نیچے

سے اسلحہ نکال کر اپنے جیبوں میں منتقل کیا اور ٹیڑھے میڑھے ہو کر سیٹ پر لیٹ گئے۔

عمران نے کار سرخ پہاڑی کے قریب لے جا کر روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ کار کی دوسری سائیڈ پر آ کر اس نے پہلے ٹائیگر کو کھینچ کر کار سے باہر نکالا اور پھر اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔ اس نے ٹائیگر کو سرخ پہاڑی کے قریب قدرے صاف جگہ پر ڈالا اور پھر واپس کار کی طرف آ گیا۔ کار کا پچھلا دروازہ کھول کر اس نے کیپٹن شکیل کو بھی اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اسے بھی سرخ پہاڑی کی طرف لے گیا۔ اسی طرح وہ صفدر اور آخر میں کار کی ڈگی سے راہوب کی لاش اٹھا کر لے گیا۔

ان چاروں کو ایک جگہ ڈال کر وہ واپس کار میں آیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے کار آگے بڑھائی اور پھر اسے موڑتا ہوا واپس چل پڑا۔ ایک نزدیکی پہاڑی موڑ پر پہنچتے ہی اس نے کار روکی اور سیٹ کے نیچے سے مشین گن نکال کر کار سے اتر آیا۔ کار سے اترتے ہی وہ جھکے جھکے انداز میں چٹانوں کی طرف بڑھا اور پھر جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا سرخ پہاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا تاکہ اگر کہیں سے اس علاقے کی مانیٹرنگ بھی کی جا رہی ہو تو وہ جھاڑیوں میں آسانی سے دکھائی نہ دے سکے۔

عمران ایسے رخ سے پہاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا کہ پہاڑی

کے قریب پڑے ہوئے اس کے ساتھی اسے آسانی سے دکھائی دیتے رہیں اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے کافی نزدیک آ کر جھاڑیوں میں دبک گیا۔

تھوڑی دیر بعد اسے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور کچھ دور ایک پہاڑی کے پاس اسے ایک چٹان اپنی جگہ سے سرکتی ہوئی دکھائی دی تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ پہاڑی میں ایک دہانہ نمودار ہو رہا تھا۔ دوسرے لمحے دہانے سے دس افراد نکل کر باہر آ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ بے حد چوکنے دکھائی دے رہے تھے۔

وہ چاروں طرف دیکھ رہے تھے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ ان کے اردگرد کوئی چھپا ہوا نہ ہو۔ ان کے انداز پر عمران کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ ان کا چوکنا ہونا اور اردگرد کا جائزہ لینا اس بات کا ثبوت تھا کہ ہیڈ کوارٹر سے اس علاقے کی مانیٹرنگ نہیں کی جا رہی تھی۔ اگر ایسا ہوتا تو دہانے سے نکلنے والے افراد اس طرح چوکنے ہو کر اردگرد کا جائزہ نہ لے رہے ہوتے۔

عمران نے مشین گن نیچے رکھی اور پھر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ دوسری جیب سے اس نے سائیلنسر نکالا اور مشین پسٹل پر فٹ کرنے لگا۔ مسلح افراد تیزی سے عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عمران نے سر اٹھایا اور پھر وہ رکے بغیر مشین پسٹل کا ٹریگر دباتا چلا گیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی دس

کے دس افراد اچھل اچھل کر گرتے اور تڑپتے دکھائی دیئے۔ ان سب کو نشانہ بناتے ہی عمران اٹھا اور بجلی کی تیزی سے ان کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

''اٹھو جلدی۔ راستہ کھلا ہوا ہے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کے قریب آ کر چیختے ہوئے کہا تو ٹائیگر، صفدر اور کیپٹن شکیل یکلخت اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ عمران رکے بغیر دہانے کی طرف دوڑتا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ یہ ایک طویل سرنگ نما راستہ تھا اس راستے پر دوڑتے ہوئے وہ ایک کمرے کے کھلے ہوئے دروازے تک پہنچ گئے۔ اسی لمحے دروازے سے ایک آدمی سامنے آ گیا۔

''خبردار''...... عمران نے چیخ کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا، عمران نے یکلخت چھلانگ لگائی اور اُڑتا ہوا اس آدمی سے ٹکرایا اور اس آدمی کو لئے فرش پر دور تک گھسٹتا ہوا اندر کمرے میں پہنچ گیا۔ اس آدمی کے حلق سے چیخ نکلی اور اس نے تڑپ کر عمران پر وار کرنا چاہا لیکن عمران نے ٹانگ مار کر اسے دور اچھال دیا۔ اسی لمحے کمرے میں ٹائیگر داخل ہوا اور وہ آدمی ٹائیگر کے قریب جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی اٹھتا۔ ٹائیگر نے جھپٹ کر اس کی گردن پکڑی اور اسے ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا لیا۔

''اسے ابھی ہلاک نہ کرنا۔ مجھے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے''۔ عمران نے چیخ کر کہا تو ٹائیگر نے جھٹکے سے اسے زمین پر کھڑا کر

دیا اور اس کا کوٹ اس کے کاندھوں سے نیچے آدھے بازوؤں تک اتار دیا۔ اس طرح وہ آدمی بے بس سا ہو گیا۔ اس کمرے کی سائیڈ دیوار کے ساتھ ایک پورٹیبل مشین نصب تھی جس کے سامنے ایک کرسی تھی اور کمرے کی باقی دیواریں سپاٹ تھیں۔ وہ آدمی اس کمرے میں اکیلا اس مشین کو آپریٹ کرتا تھا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے چند لمحے مشین کو غور سے دیکھنے کے بعد اس آدمی کی طرف پلٹتے ہوئے کہا جس کی پیچھے سے ٹائیگر نے گردن پکڑ رکھی تھی۔ ٹائیگر کی انگلیوں کا شکنجہ اس آدمی کی گردن پر اس طرح جکڑا ہوا تھا کہ تکلیف کی وجہ سے اس آدمی کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے ذرا سی بھی حرکت کی تو پیچھے سے ٹائیگر ایک جھٹکے سے اس کی گردن توڑ سکتا ہے۔

''مم۔ مم۔ ماروک''...... اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہیڈ کوارٹر کا سیکورٹی انچارج کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''راہوب۔ باس راہوب ہے''...... ماروک نے جواب دیا۔

''اسے بلاؤ یہاں اور سنو۔ اگر تم نے اسے یہاں بلا لیا تو تمہاری جان بخش دی جائے گی ورنہ میرا ساتھی ایک لمحے میں تمہاری گردن توڑ دے گا''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ مم۔ مم۔ میں بلاتا ہوں۔ باس نے کہا تھا کہ جب لاشیں آ جائیں تو میں اسے کال کر دوں۔ وہ لاشوں کو خود چیک کر

کے اندر لے جانا چاہتا ہے''...... ماروک نے جواب دیا۔

''بلاؤ اسے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میری گردن اس سے چھڑاؤ''...... ماروک نے اسی طرح ہکلاتے ہوئے کہا تو عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا۔ ٹائیگر نے اس کی گردن چھوڑ دی۔ ماروک اپنی گردن مسلتا ہوا اور ان چاروں کو دیکھتا ہوا مشین کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر مشین گن کی نال اس کے سر سے لگا دی۔

''اگر تم نے ہمیں ڈاج دینے یا راہوب کو کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو میں تمہاری کھوپڑی کھول دوں گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ میں ایسا نہیں کروں گا۔ میں باس کو کوئی اشارہ نہیں دوں گا''...... ماروک نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اسے کال کرنے سے پہلے یہ بتاؤ کہ اندر سے آنے کا راستہ کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ عقبی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں چلی جاتی ہے اور خلاء بن جاتا ہے''...... ماروک نے جواب دیا۔ وہ عام سا مشین آپریٹر تھا اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو موت کے روپ میں سامنے دیکھ کر وہ بے حد ڈرا ہوا تھا اسی لئے وہ سب کچھ بتائے چلا جا رہا تھا۔

''اوکے۔ اب کرو اسے کال۔ بس اسے کسی بات کا شک نہیں

ہونا چاہئے“...... عمران نے ایک بار پھر سرد لہجے میں کہا تو ماروک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین آپریٹ کرنی شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو۔ فرسٹ پوائنٹ آپریٹر ماروک بول رہا ہوں باس۔ اوور“...... ماروک نے مشین سے ایک مائیک نکال کر اسے ہاتھ میں لے کر مشین کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

”یس ماروک۔ کیا پوزیشن ہے“...... مشین میں موجود اسپیکر سے ایک غراہٹ بھری آواز ابھری اور عمران جو ماروک کے قریب کھڑا تھا اس نے ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر نے تیزی سے لپک کر پیچھے سے ماروک کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے ماروک کے ہاتھ سے مائیک جھپٹ لیا۔

”لاشیں اندر پہنچ گئی ہیں باس۔ اوور“...... عمران نے ماروک کے لہجے میں کہا اور اسے اپنے لہجے میں بات کرتے دیکھ کر ماروک کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل گئیں۔

”اوکے۔ کتنی لاشیں ہیں۔ اوور“...... راہوب نے پوچھا۔

”چار لاشیں ہیں باس۔ چاروں ایشیائی لگ رہے ہیں۔ اوور“۔ عمران نے جواب دیا

”اوکے۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل“...... راہوب کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کیا اور ٹرانسمیٹر سسٹم آف کر دیا۔

”اسے ہاف آف کر کے مشین کے پیچھے ڈال دو۔ ہری اپ“۔

عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر کا بھرپور مکا راہوب کی کنپٹی پر پڑا۔ راہوب کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ ٹائیگر کے ہاتھوں میں جھول گیا۔ ٹائیگر کا ایک ہی مکا اس کے لئے کافی رہا تھا اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ ٹائیگر نے اسے اٹھایا اور مشین کے پیچھے لے جا کر ڈال دیا جہاں خلاء تھا۔

”تم سب عقبی دیوار کے کونوں سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ راہوب کے ساتھ مسلح افراد بھی ہوں۔ اس لئے محتاط رہنا“...... عمران نے کہا اور پھر وہ عقبی دیوار کے کونوں سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔ تقریباً تین منٹ بعد دیوار میں ہلکی سی گڑگڑاہٹ ہوئی اور دیوار دو حصوں میں پھٹ کر دائیں بائیں سمٹتی چلی گئی۔ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم کا مالک نوجوان جس نے نیوی کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا اچھل کر باہر آیا۔

وہ جیسے ہی باہر آیا عمران اس پر تیز رفتار چیتے کی طرح جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے وہ آدمی اس کے سینے سے لگا اس کونے کی طرف پہنچ گیا جہاں سے عمران نے اس پر چھلانگ لگائی تھی۔ عمران ایک ہاتھ اس کے سینے اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر اسے اٹھا کر پیچھے ہٹ گیا تھا اسی لئے نہ تو اس آدمی کے منہ سے آواز نکل سکی اور نہ اس کے پیر زمین پر گھسٹنے سے کوئی آواز ہوئی تھی اور یہ سب اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ پلک جھپکنے میں سب کچھ ہو گیا اور اس آدمی کو سمجھ ہی نہ آیا کہ ہوا کیا ہے۔ کونے میں آتے ہی

عمران نے اسے دونوں ہاتھوں سے گھما کر زور سے زمین پر پٹخ دیا۔

وہ آدمی زمین پر گر کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے تیزی سے ایک پیر اس کی گردن پر رکھا اور ساتھ ہی اس کے بوٹ کی ٹو اس آدمی کی گردن پر مڑتی چلی گئی تو اس آدمی کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پیر ذرا سا واپس موڑتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"را۔ را۔ راہوب۔ میں راہوب ہوں"...... اس آدمی کے حلق سے رک، رک، کر دہشت زدہ آواز نکلی۔

"اگر حلق سے آواز نکالی تو تمہاری روح نکال دوں گا تمہارے جسم سے"...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تت۔ تت۔ تم کون ہو"...... راہوب نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"راج کماری چندر مکھی کہاں ہے"...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اس سے پوچھا۔

"وہ۔ وہ اپنے آفس میں ہے"...... راہوب نے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ عمران نے اس کے سر پر زوردار ٹھوکر مار دی تھی۔ اسے ساکت ہوتے دیکھ کر عمران نے اس کی کنپٹی پر ایک بار پھر ٹھوکر مار دی کہ کہیں وہ مکر نہ کر رہا ہو لیکن وہ پہلی ہی ضرب میں

بے ہوش ہو چکا تھا۔

"کیپٹن شکیل اس کا لباس اتارو۔ تب تک میں اس کا میک اپ کرتا ہوں"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن شکیل تیزی سے بے ہوش پڑے ہوئے راہوب کی طرف بڑھا اور اس نے اس کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ عمران نے جیب سے میک اپ باکس نکالا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے چلنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ راہوب جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنا لباس اتار کر راہوب کا لباس پہن لیا۔

"ان دونوں کی گردنیں توڑ کر ہلاک کر دو"...... عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے کھلے ہوئے خلاء کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل اور صفدر نے راہوب اور مشین آپریٹر ماروک کی گردنیں توڑیں اور پھر وہ بھی تیزی سے عمران کے پیچھے خلاء میں داخل ہو گئے اور پھر وہ چاروں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

سرنگ آگے جا کر ختم ہو گئی اور عمران اور اس کے ساتھی زمین دوز ایک عمارت میں داخل ہو گئے۔ یہ عمارت کسی قلعے سے کم نہ تھی۔ وہاں بے شمار افراد تھے جن میں کئی مسلح بھی دکھائی دے رہے تھے۔ عمران کو راہوب سمجھ کو وہ اسے سلام کر رہے تھے۔

عمران مختلف راستوں سے گزرتا ہوا ایک راہداری میں آیا تو اسے سامنے ایک کمرہ دکھائی دیا۔ اس کمرے کے دروازے پر راج

کماری چندر مکھی کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو باہر ہی رکنے کا کہا اور پھر اس نے دروازے پر دستک دی۔

"یس۔ کم اِن"...... اندر سے نسوانی آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ یہ راج کماری چندر مکھی کی آواز تھی۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ سامنے جہازی سائز کی میز کے پیچھے راج کماری چندر مکھی بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے کان سے رسیور لگا ہوا تھا۔ وہ کسی سے بات کر رہی تھی۔ راہوب کو دیکھ کر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"راہوب تم۔ کیا ہوا۔ لاشیں آ گئیں"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"یس راج کماری جی۔ لیکن میں نے لاشیں اندر نہیں منگوائی ہیں۔ میں خود باہر گیا تھا اور میں نے ان تمام لاشوں کو چیک کر لیا ہے۔ لاشیں اصلی ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو چکے ہیں"...... عمران نے راہوب کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اب بھی لاشیں وہیں پڑی ہوئی ہیں"...... راج کماری چندر مکھی نے پوچھا۔

"یس راج کماری جی۔ آپ حکم دیں تو میں اپنے ساتھیوں سے کہہ کر ان کی لاشیں دور کسی کھائی میں پھنکوا دیتا ہوں"...... عمران

نے کہا۔

"نہیں۔ میں خود بھی ایک نظر انہیں دیکھنا چاہتی ہوں"...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

"یس راج کماری جی"...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی اٹھی اور میز کے پیچھے سے نکل کر باہر آ گئی۔ عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باہر آ کر باہر کھڑے اپنے ساتھیوں کو سائیڈ پر ہونے کا اشارہ کر دیا۔ اس کے ساتھی فوراً پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ راج کماری چندر مکھی باہر نکلی تو عمران اسے لے کر ان راستوں کی طرف بڑھ گیا جن راستوں سے گزر کر وہ اندر آیا تھا۔ تھوڑی دیر میں عمران، راج کماری چندر مکھی کے ساتھ مشین آپریٹر ماروک کے کمرے میں تھا۔

"یہ ماروک کہاں چلا گیا"...... راج کماری چندر مکھی نے مشین کے پاس خالی کرسی دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واش روم گیا ہو گا۔ آپ آئیں میرے ساتھ"...... عمران نے کہا تو راج کماری چندر مکھی سر ہلاتی ہوئی سرنگ سے نکل کر باہر آ گئی۔ سرخ پہاڑی کے قریب آ کر وہ ٹھٹک کر رک گئی۔

"یہ کیا۔ یہاں تو ایک ہی لاش موجود ہے۔ باقی تین لاشیں کہاں ہیں"...... راج کماری چندر مکھی نے یکلخت بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔ سرخ پہاڑی کے پاس راہوب کی لاش پڑی تھی جس پر عمران نے اپنا میک اپ کیا تھا۔

"لاشیں زندہ ہوگئی ہیں راج کماری جی"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی ناگن کی سی تیزی سے مڑی اور پھر راہوب کے ساتھ تین مشین گن برداروں کو دیکھ کر وہ ساکت ہوکر رہ گئی۔ یہ عمران کے ساتھی تھے جو ان کے پیچھے کچھ فاصلہ دے کر چلے آئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ لاشیں زندہ کیسے ہوسکتی ہیں اور یہ تمہاری آواز"...... راج کماری چندر مکھی نے راہوب کی طرف دیکھتے ہوئے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"میری آواز بھی نہیں پہچانی تم نے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو راج کماری چندر مکھی ایک بار پھر اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا۔ تم۔ تم عمران ہو۔ تم تم"...... راج کماری چندر مکھی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت خوف اور حیرت کے ملے جلے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"عمران تو لاش بن کر تمہارے سامنے پڑا ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر تیزی سے راج کماری چندر مکھی پر جھپٹا اور راج کماری چندر مکھی چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری اور ٹائیگر نے پھرتی سے اس کے دونوں ہاتھ موڑ کر عقب کی طرف کرتے ہوئے جیب سے ایک رسی کا بنڈل نکالا اور اس کے ہاتھ باندھنا شروع کر دیئے۔ یہ رسی اسے ماروک کے کمرے کی ایک دیوار کے پاس پڑی ہوئی ملی تھی جو اس نے اٹھا کر اپنے پاس رکھ

لی تھی۔ راج کماری کے ہاتھ باندھتے ہی ٹائیگر نے اسے ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑی کر دیا۔

"تم واقعی بے حد تیز اور شاطر ہو راج کماری چندر مکھی اور تم نے ہمیں ہلاک کرانے میں کوئی کسر نہ رکھ چھوڑی تھی لیکن افسوس کہ ہماری لاشیں دیکھنے کی تم حسرت ہی کرسکو گی۔ تم نے ہمیں قدم قدم پر شکست دی ہے لیکن اب بس۔ اب ہماری باری ہے۔ اب ہم تمہاری کسی بات میں نہیں آئیں گے۔ اس بار تم ہمارے ہاتھوں یقینی طور پر ماری جاؤ گی"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"لل لل۔ لیکن تم۔ تم کس طرح بچ گئے۔ وہ راہوب۔ وہ وہ......" راج کماری چندر مکھی نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ریڈ کوبرا کی رہائش گاہ میں جانے اور وہاں ہونے والے واقعات کی اسے تفصیل بتا دی۔ جسے سن کر راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں پھٹ پڑی تھیں۔

"اوہ اوہ۔ تم واقعی خطرناک ترین انسان ہو۔ ہمارا واسطہ کبھی تم جیسے افراد سے نہیں پڑا۔ مجھے واقعی تسلیم کرنا پڑے گا کہ سپریم فورس تم جیسے ایجنٹوں کے مقابلے میں شکست کھا گئی ہے۔ کاش میں تھنڈر فلیش پسٹل تمہارے ساتھ پہلے ہی جانے دیتی تو میرا اتنا نقصان نہ ہوتا۔ مجھ سے غلطی ہوگئی۔ بہت بڑی غلطی"...... راج کماری چندر مکھی نے شکستہ لہجے میں کہا۔

"امید ہے اس غلطی سے تم نے سبق سیکھ لیا ہوگا اور اب اگر تم

اپنے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کو تباہی سے بچانا چاہتے ہو تو بتاؤ کہ تھنڈر فلیش پسٹلز کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ تھنڈر فلیش پسٹلز میرے آفس کے ایک خفیہ سیف میں ہے۔ تم میرے ساتھ چلو۔ میں ابھی تمہیں دے دیتی ہوں''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے اس سیف کے بارے میں تفصیل بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ سیف کھلتا کیسے ہے۔ ساری تفصیل بتاؤ''...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا تو راج کماری چندر مکھی نے اسے سیف کے محل وقوع اور اس کے کھولنے کا کوڈ بتا دیا۔

''ٹائیگر''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''راج کماری چندر مکھی کے ہاتھ کھول دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا کر اس کے دونوں ہاتھ کھول دیئے۔ راج کماری چندر مکھی واقعی شکست خوردہ ہو چکی تھی وہ خاموشی سے عمران کی ہر بات مان رہی تھی۔

''اب تم تینوں اس کا خیال رکھنا''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران ایک بار پھر سرنگ میں داخل ہو گیا۔

''عمران اب تو تمہیں تھنڈر فلیش پسٹلز مل گئے ہیں۔ اب تو تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں آئندہ کبھی پاکیشیا

کے خلاف کوئی مشن سرانجام نہیں دوں گی اور میں تمہیں یہاں سے بحفاظت نکلنے میں بھی مدد دوں گی''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''تھنڈر فلیش پسٹلز آ جائیں اس کے بعد میں سوچیں گے''۔ کیپٹن شکیل نے سرد لہجے میں کہا تو راج کماری چندر مکھی خاموش ہو گئی۔

''ٹائیگر۔ تم جا کر کار یہاں لے آؤ تاکہ جیسے ہی عمران صاحب تھنڈر فلیش پسٹلز لے کر آئیں ہم فوری طور پر یہاں سے نکل سکیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو ٹائیگر سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کار لے کر وہاں پہنچ گیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد عمران واپس آ گیا۔ عمران کے ہاتھوں میں ایک بیگ تھا جس میں یقینی طور پر تھنڈر فلیش پسٹلز تھے۔

''اب چلو نکلو یہاں سے''...... عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''اس راج کماری کا کیا کرنا ہے''...... کیپٹن شکیل نے راج کماری چندر مکھی کے بارے میں پوچھا۔

''اسے بھی اپنے ساتھ لے لو''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل، راج کماری چندر مکھی کو دھکیل کر کار کی طرف بڑھا۔ اس نے راج کماری چندر مکھی کو بھی اپنے ساتھ پچھلی سیٹ پر بٹھا لیا۔ عمران، ٹائیگر کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا جبکہ صفدر، کیپٹن شکیل کے

ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ ان کے بیٹھتے ہی ٹائیگر نے کار آگے بڑھا دی۔ کافی دور جانے کے بعد عمران نے ٹائیگر کو کار روکنے کا کہا تو ٹائیگر نے سائیڈ پر کار روک لی۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور کار سے اتر گیا۔ اس نے تھیلا سیٹ پر رکھ دیا تھا۔

''اسے لے کر باہر آؤ''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور صفدر نے اثبات میں سر ہلائے اور کار سے اتر کر راج کماری چندر مکھی کو بھی باہر آنے کا کہا۔ وہ خاموشی سے باہر آ گئی اور پھر وہ سب عمران کے پیچھے چلتے ہوئے ایک پہاڑی کی طرف بڑھ گئے۔ عمران انہیں لے کر پہاڑی کی اونچی چٹان پر آ گیا۔ وہاں ہر طرف ویرانی پھیلی ہوئی تھی۔

''میں نے تمہارے ہیڈ کوارٹر کے اندر بلاسٹم بم لگا دیئے ہیں۔ یہ دیکھو۔ یہ ہے ان بموں کا ڈی چارجر۔ اب اس ڈی چارجر کو آن کرنے کی دیر ہے اور پھر میں نے ایک بٹن دبانا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک ہولناک دھماکا ہو گا اور پاکیشیا کی ائیر بس کی طرح تمہاری سپریم فورس کا یہ ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد بھاٹان سے سپریم فورس کا وجود ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک جدید ساخت کا ڈی چارجر نکال لیا۔ اس کی باتیں سن کر اور اس کے ہاتھ میں ڈی چارجر دیکھ کر راج کماری چندر مکھی کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں اور اس کا رنگ زرد ہو گیا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم میرا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دو گے''...... راج کماری چندر مکھی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ ضروری ہے۔ تمہارے ہیڈ کوارٹر کو میں نہیں چھوڑوں گا۔ اس کا تباہ ہونا ضروری ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ نن نن۔ نہیں نہیں۔ تم میرا ہیڈ کوارٹر تباہ نہیں کر سکتے۔ یہ غلط ہے۔ تمہیں تھنڈر فلیش پسٹلز مل گئے ہیں اب تو تم میرے ہیڈ کوارٹر کو تباہ نہ کرو اور میری حالت پر ترس کھاؤ۔ پلیز''...... راج کماری چندر مکھی نے کہا۔

''نہیں۔ راج کماری چندر مکھی، تم نے سوراج اور اس کی بہن پر ترس کھایا تھا۔ ان دونوں کو تم نے یقیناً انتہائی بے دردی سے ہلاک کیا ہو گا۔ تم نے قدم قدم پر ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ میں نے کئی بار تمہیں زندہ چھوڑا ہے کہ تم شاید سدھر جاؤ لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ کتے کی دم کو سیدھا کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا ہے۔ تمہاری بھی ایسی ہی حالت ہے اس لئے میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس بار تم سے کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔ تمہیں ہلاک کرنے سے پہلے میں تمہیں تمہارے ہیڈ کوارٹر کی تباہی دکھانا چاہتا ہوں جسے تم نے ناقابل تسخیر سمجھ لیا تھا۔ اب تم اپنے ہیڈ کوارٹر کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھو گی''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ فار گاڈ سیک۔ صرف آخری بار میری غلطی معاف

کر دو۔ میں اب سدھر جاؤں گی۔ پلیز میرا یقین کرو میں تمہارے اور پاکیشیا کے خلاف کبھی کوئی کام نہیں کروں گی۔ میرا وعدہ ہے تم سے پلیز پلیز''...... راج کماری چندر مکھی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''نو۔ سوری، اب کچھ نہیں ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔ اس نے ریموٹ کنٹرول آلے کا ایک بٹن پریس کیا تو اس پر لگا ہوا ایک بلب جل اٹھا۔ راج کماری چندر مکھی حیرت سے اس آلے کو دیکھ رہی تھی کہ عمران نے دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے آلے پر ایک لمحے کے لئے سرخ بلب روشن ہوا اور بجھ گیا۔ عمران نے اطمینان بھرے انداز میں ریموٹ کنٹرول نما آلہ ایک طرف اچھال دیا۔

''یہ لو راج کماری چندر مکھی تمہارے سپریم فورس کے سپریم ہیڈ کوارٹر کا قصہ تمام ہوا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ابھی اس کا فقرہ مکمل ہوا ہی تھا کہ یکلخت دور پہاڑیوں میں اس قدر ہولناک گڑگڑاہٹ سنائی دی جیسے اچانک کسی آتش فشاں کا دہانہ کھل گیا ہو اور زمین بری طرح سے لرزنے لگی تھی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے''...... راج کماری چندر مکھی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور وہ سب لڑکھڑا گئے۔ ساتھ ہی دور پہاڑیوں کے درمیان جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا تھا۔ آگ کے خوفناک شعلے آسمان کی طرف

بلند ہوتے ہوئے دکھائی دیئے اور ہر طرف گرد اور پتھروں کی بارش ہونا شروع ہو گئی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ......'' راج کماری چندر مکھی نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔

''یہی تھا تمہارا سپریم فورس کا نیا اور ناقابل تسخیر اور سیکرٹ ہیڈ کوارٹر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تم نے سب کچھ ختم کر دیا۔ سب تباہ و برباد ہو گیا۔ میرا سپریم ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا۔ میں برباد ہو گئی۔ تباہ ہو گئی۔ تم نے مجھے کسی قابل نہیں چھوڑا۔ اوہ اوہ''...... راج کماری چندر مکھی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

''اس کا یہی انجام ہونا تھا''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا ہے عمران۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ اب میں تم سب کو ساتھ لے کر مروں گی۔ تم میں سے اب کوئی زندہ نہیں بچے گا۔ تم سب کو اب میرے ساتھ مرنا ہو گا''...... راج کماری چندر مکھی نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر یکلخت عمران پر جھپٹتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ عمران کے قریب زمین پر گرتی چلی گئی۔ اسے عمران پر جھپٹتے دیکھ کر پیچھے موجود کیپٹن شکیل نے اس پر مشین گن کا برسٹ مار دیا تھا۔ راج کماری چندر مکھی چند لمحے زمین پر پڑی بری

طرح سے ہاتھ پاؤں مارتی رہی اور پھر ساکت ہو گئی۔

''راج کماری چندر مکھی کا بھی قصہ تمام ہوا۔ چلو اب نکل چلو یہاں سے ورنہ ابھی یہاں ہر طرف فورس پھیل جائے گی اور ہمارے بچ نکلنے کی راہ مسدود ہو جائے گی''...... عمران نے کہا تو وہ سب تیزی سے کار کی طرف دوڑ پڑے اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ کار میں بیٹھے وہاں سے اُڑے چلے جا رہے تھے۔

''ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب ہمیں تھنڈر فلیش پسٹلز یہاں سے بحفاظت لے کر نکلنا ہے۔ اس کے لئے آپ نے کیا پلان سوچا ہے عمران صاحب''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تھنڈر فلیش پسٹلز ہم اپنے ساتھ ہی لے کر جائیں گے اور ان کی حفاظت کے لئے ہمیں بحری سفر کرنا پڑے گا۔ شہاب کلب کا مالک شہاب زندہ ہے اور اس سلسلے میں وہی ہماری مدد کر سکتا ہے اور وہ ہمیں کسی بحری جہاز میں اسمگل کروا کر یہاں سے نکال سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا وہ ایسا کر سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ کیا وہ یہاں سے انسانی اسمگلنگ کر سکے گا''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس نے یہاں خاصے قدم جما رکھے ہیں۔ ایک مال بردار شپنگ کمپنی میں اس کی حصہ داری بھی ہے۔ وہ ہمیں کسی بھی مال بردار بحری جہاز کے ذریعے آسانی سے یہاں سے نکال سکتا

ہے۔ ہم مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے پاکیشیا پہنچیں گے۔ اس طرح پاکیشیا پہنچنے میں ہمیں وقت تو لگے گا لیکن بہرحال ہم تھنڈر فلیش پسٹلز حفاظت سے لے جانے میں کامیاب ہو جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ ان تھنڈر فلیش پسٹلز کو اگر کسی سیٹلائٹ سے چیک کیا گیا تو''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہ جس بیگ میں ہیں اس کی وجہ سے انہیں کسی بھی سیٹلائٹ یا سائنسی آلے سے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ بیگ سیلڈ ہے اور مخصوص فائبر آپٹیکل تھریڈ کا بنا ہوا ہے۔ جب تک اس کی سیل قائم ہے کسی کو اس بات کا پتہ نہیں چل سکتا کہ اس بیگ میں کیا ہے۔ مطلب یہ کہ تھنڈر فلیش پسٹلز کو کسی سیٹلائٹ یا سائنسی آلے سے چیک نہیں کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو کیا اب ہم یہاں سے شہاب کے کلب میں جائیں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔ اب ہمارا وہی ٹھکانہ ہے۔ سپریم فورس اور اس کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو چکا ہے۔ فی الحال اب ایسی کوئی ایجنسی نہیں ہے جسے یہ معلوم ہو کہ ہم یہاں آئے ہیں اور ہم نے ہی سپریم فورس اور اس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''چلیں۔ یہ قصہ تو تمام ہوا۔ اب تھنڈر فلیش پسٹلز اور اس کا

فارمولا ہمارے پاس ہے۔ جس کا فائدہ پاکیشیا ہی اٹھائے گا''۔ صفدر ۔نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے تو اب بس اس بات کا انتظار ہے کہ میں جلد سے جلد پاکیشیا پہنچوں اور اس مشن کے مکمل ہونے پر چیف سے بڑا سا چیک بنواؤں تاکہ آغا سلیمان پاشا خوش ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''سلیمان اگر خالی چیک دیکھ کر خوش ہو سکتا ہے تو پھر یقیناً چیف آپ کو ایک نہیں بلکہ کئی چیکس دے سکتے ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خالی چیک۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''یہ مشن آپ نے عام انداز میں ہی مکمل کیا ہے۔ اس کے لئے آپ کو زیادہ بھاگ دوڑ بھی تو نہیں کرنی پڑی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ چیف آپ کو سمپل مشن کا کوئی چیک نہیں دیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''سمپل مشن۔ یہ سمپل مشن تھا۔ یہ تو زیادتی ہے''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ حقیقت ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تو تمہیں یقین ہے کہ چیف مجھے چیک نہیں دے گا''۔ عمران نے مصنوعی غصے سے کہا۔

''ہاں۔ یقین ہے۔ چیف نہیں دیں گے آپ کو چیک''۔ صفدر

نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ میں وہاں جا کر دانش منزل کے سامنے دھرنا دے کر بیٹھ جاؤں گا۔ میں اس وقت تک وہاں سے نہیں اٹھوں گا جب تک چیف مجھے بھاری بھرکم چیک نہیں دے دیتا''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''آپ کا یہ احتجاج ایکسٹو کے سامنے کسی کام نہیں آئے گا''...... کیپٹن شکیل نے مسکرا کر کہا۔

''تو میں ایکسٹو کو ہی ہلاک کر دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''اس سے پہلے آپ کو چیف کو ڈھونڈنا ہو گا کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ چیف کون ہے''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''چیف کو بے نقاب کرنے کے لئے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے میں کروں گا اور اسے بے نقاب کر کے رہوں گا''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیسے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں پاکیشیا کے اخبارات اور میڈیا میں فرضی خبر چلا دوں گا کہ مجھے تمہارے چیف کی حقیقت کا پتہ چل گیا ہے۔ میں جلد ہی دنیا کے سامنے اسے بے نقاب کرنے والا ہوں۔ اگر اس نے مجھے اس سمپل مشن کا بڑا والا چیک نہ دیا تو اس کے سارے راز فاش ہو جائیں گے اور وہ کہیں کا نہیں رہے گا۔ چیف ڈر جائے گا اور جلد ہی مجھ سے رابطہ کرے گا اور پھر وہ سمپل مشن کے ساتھ ساتھ اپنی عزت اور جان بچانے اور خاص طور پر اپنا راز افشاء ہونے کے

خوف سے ایک نہیں دو چیک دے دے گا اور وہ بھی بلینک جس پر میں اپنی مرضی کی رقم بھروں گا اور پھر ساری زندگی عیش کروں گا''۔ عمران نے کہا۔

''ایسا کچھ کرنے سے پہلے ہی چیف کو تمہارے ارادوں کا علم ہو جائے گا پھر اس نے ٹیم کو تمہاری تلاش کا حکم دے دینا ہے اور جیسے ہی ٹیم کو حکم ملا وہ تمہاری تلاش میں نکل کھڑی ہو گی اور تم جہاں نظر آئے تمہیں گولی مار دی جائے گی اور دیکھ لینا ایسا حکم ملا تو تم پر سب سے پہلے گولی مس جولیا ہی چلائے گی''...... تنویر نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ارے باپ رے۔ پھر تو میں بے موت مارا جاؤں گا''۔ عمران نے بوکھلا کر کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''مس جولیا تو شاید ایسا نہ کر سکیں لیکن تنویر کو موقع مل گیا تو وہ اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھائے گا''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ناممکن۔ اس کا تو نشانہ ہی ٹھیک نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد